Maktaba Tul Ishaat.com

مکمل و مدلل

فتاویٰ دار العلوم دیوبند

جلد ۹

کتاب الطلاق مع فضائل

افادات

مفتی اعظم، عارف باللہ حضرت الحاج مفتی عزیز الرحمن صاحب عثمانی

مرتب

مولانا مفتی محمد ظفیر الدین صاحب

حسب ہدایت

حضرت العلامہ مفتی ابو الحسنات صاحب عثمانی مہتمم دار العلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ دار العلوم دیوبند

Maktaba Tul Ishaat

تمام فنون کے کتب ہمارے ویب سائٹ اور پلے سٹور سے فری ڈاون لوڈ کریں۔ ہم روزانہ کی بنیاد پر اس میں مزید نئے کتب شامل کر رہے ہیں نئے شامل شدہ کتب لیے روزانہ ہمارے پلے سٹور اور ویب سائٹ کو باقاعدگی سے چیک کیا کریں۔

اپنی کتاب کو ہمارے ویب سائٹ پر شائع کرنے کے لیے رابطہ کریں

تفاسیر	خطبات	منطق
احایث	سیرت	معانی
فقہ	تاریخ	تصوف
سوانح حیات	صرف	تقابل ادیان
درس نظامی	نحو	تجوید
لغت	فلسفہ	نعت
فتاوی	حکمت	تراجم
اصلاحی	بلاغت	تبلیغ و دعوت
آڈیو دروس	مناظرے	تمام فنون

maktaba.tul.ishaatofficial@gmail.com

Maktaba Tul Ishaat.com

مکمل و مدلل

فتاوی دار العلوم دیوبند

جلد ۹

کتاب الطلاق نصف اول

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب عثمانیؒ

مرتب

مولانا مفتی محمد ظفیر الدین صاحبؒ

حسب ہدایت

حضرت مولانا مفتی ابو القاسم صاحب نعمانی مہتمم دار العلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ دار العلوم دیوبند

Maktaba Tul Ishaat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین
فتاویٰ دار العلوم دیوبند مدلل و مکمل جلد نہم

کتاب الطلاق

باب اول وقوع طلاق کی شرطیں طلاق کب اور کیوں کر دیجائے اور کس کی طلاق واقع ہوتی ہے کس کی نہیں ۳۳

عورت کب طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے ۳۳

جب میاں بیوی میں میل نہ ہو تو کیا حکم ہے ۳۴

صرف دل میں بار بار خیال آنے سے کہ تین طلاق دیدی، طلاق نہیں ہوئی "

جب بیوی کی خبر گیری نہ کرے تو طلاق دینا واجب ہے ۔ ۳۵

آواز کا پردہ نہ کرے تو طلاق دیجائے یا نہیں "

بیوی متبع شریعت نہ ہو تو طلاق دینا کیسا ہے ۳۶

جان کے خوف سے جو طلاق دی گئی اس کا کیا حکم ہے ۳۷

طلاق شرعی اور بدعی میں فرق ہے یا نہیں "

جو بیوی اپنے شوہر کے باپ کی عزت نہ کرے اور باپ اپنے بیٹے سے طلاق کو کہے تو کیا کرنا چاہئے ۔ ۳۸

انگریزی لباس کیوجہ سے طلاق ضروری نہیں "

پاگل کی طلاق واقع نہیں ہوتی ۳۹

بیوی کو نفرت ہو تو طلاق دینے میں گناہ نہیں ہے ۔ ۴۰

صرف تحریری طلاق سے بھی طلاق ہو جاتی ہے "

صرف خیال کے تسلط سے طلاق واقع نہیں ہوتی "

محض خیال پیدا ہونے سے طلاق نہیں ہوتی ۴۱

اس کہنے سے طلاق نہیں ہوتی کہ میں کیا طلاق دلانا چاہتی ہو "

مرد کی طرح عورت مرد کو چھوڑ کر دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں ۔ ۴۲

عورت کی غیر موجودگی میں طلاق دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں "

Maktaba Tul Ishaat.com

مذاق سے جو تین طلاق دی ہے اس کے بعد رجعت جائز ہے یا نہیں ۴۲

بخار کی مدہوشی میں طلاق دینے سے طلاق ہوگی یا نہیں ۴۴

حالت حیض کی طلاق واقع ہوتی ہے اور رجعت کر سکتا ہے بلکہ واجب ہے "

باپ نے طلاق نامہ لکھا بیٹے نے دستخط کیا، کیا حکم ہے ۴۵

بلا اجازت بیوی کہیں جائے اس کو طلاق دینا کیسا ہے ۴۶

عورت نے کہا کہ میں نے شوہر سے قطع تعلق کر لیا، میں اس کی بہن وہ میرا بھائی اس کا کیا حکم ہے۔ "

خدا کی قسم اس کو کبھی نہ رکھوں گا کہنے سے طلاق نہیں پڑی۔ ۴۷

والدین کے کہنے سے نکاح کر لیا مگر پسند نہیں اب طلاق دے سکتا ہے یا نہیں "

زبردستی نکالدینے کی وجہ سے عورت اپنے باپ کے گھر آجائے تو یہ طلاق کیونکر نہیں ہو سکتی "

ایک طلاق کے بعد دوسری تیسری طلاق کب دی جائے ۴۸

بیماری کی طلاق بھی واقع ہوتی ہے ۴۹

غصہ میں بلا نیت کہا تم کو سو طلاقیں تو کیا حکم ہے "

بلا وجہ طلاق دینا کیسا ہے ۵۰

حالت حیض میں کہا طلاق، طلاق، طلاق اس کے بعد رکھ سکتا ہے یا نہیں ۵۰

استفہام اور جھوٹی خبر سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں ۵۱

ثقہ دو گواہی سے طلاق کا حکم کرنا درست ہے "

پسند نہ ہونے کی صورت میں بیوی کو طلاق دے سکتا ہے یا نہیں ۵۲

حیض و نفاس کی حالت میں بھی طلاق ہو جاتی ہے "

طلاق میں طا کی جگہ تا، یا قاف کی جگہ کاف نکل جائے تو کیا حکم ہے ۵۳

کیا طلاق کے وقت دو گواہ ہونے ضروری ہیں تنہائی میں طلاق ہوتی ہے یا نہیں "

تیرہ سالہ لڑکے کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں "

لکھا کہ مہر کا معافی نامہ بھیجدو تو میں طلاق لکھ کر بھیجتا ہوں، عورت نے بھیجدیا شوہر کا جواب نہیں آیا تو کیا حکم ہے ۵۴

بیماری کی حالت میں تین مرتبہ کہا کہ طلاق دی اب ساتھ رہنے کی کوئی صورت ہے یا نہیں "

ایک جلسہ میں تین طلاق پر اجماع ہے یا نہیں اور یہ واقع ہوتی ہے یا نہیں ۵۵

طلاق دیتے وقت کہتا ہے کہ مدہوش تھا مگر ظاہر علامتوں سے ایسا نہیں معلوم ہوتا اس کا ۵۶

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق غضبان	۵۶
غضب کے درجے اور اس حالت میں طلاق	۵۷
کم عقل کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں	〃
تیرہ چودہ سال کے لڑکے کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں	۵۸
جبراً طلاق دلانے سے پڑتی ہے یا نہیں	۵۹
زبان سے کہتے ہی طلاق ہوگئی تھی تحریر ضروری نہیں	〃
مجھے کہا گیا کہ لکھنے سے طلاق نہیں ہوتی لہٰذا میں نے طلاقنامہ لکھ دیا کیا حکم ہے	۶۱
طلاق نامہ کا مضمون لکھوا کر نقل کرنے سے طلاق ہوگئی	۶۲
بیوی نے شوہر سے کہا تو میرا باپ ہے اور میں تیری بیٹی اس کہنے سے طلاق نہیں ہوئی	〃
ولی کی طلاق واقع نہیں ہوتی	۶۳
بارہ سالہ لڑکے کی طلاق کا کیا حکم ہے	〃
جذام والی بیوی کو دباؤ کی وجہ سے طلاق دینا کیسا ہے	〃
زبردستی طلاق لے لی تو ہوئی یا نہیں	۶۴
جبر سے طلاق دینے سے بھی ہوجاتی ہے	۶۵
نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوئی اور نہ اس کی شادی اس کی چھوٹی بہن سے درست ہوئی	۶۶
لفظ تلاح کیساتھ طلاق دی تو ہوئی یا نہیں	〃
سترہ سالہ لڑکے کی طلاق درست ہے	۶۷
اس کہنے سے طلاق نہیں ہوئی کہ تجھ کو نہیں رکھوں گا	〃
میرا اور اس عورت (بیوی) کا نکاح سالم نہیں رہا کہنے سے طلاق نہیں ہوئی	〃
بیوی کا نام صغریٰ بنت پانچو تھا اور کہا ہاجرہ بنت چھدا کو طلاق دی تو طلاق ہوئی یا نہیں	۶۸
بلا طلاق چھوڑ دینے سے طلاق نہیں ہوئی	〃
حالت نشہ میں تین طلاق دی تو کیا حکم ہے	۶۹
زبردستی طلاق اضافی دلوائی تو ہوئی یا نہیں	۷۰
پندرہ سالہ لڑکے کی طلاق واقع ہوجاتی ہے	〃
کوئی دل میں طلاق دے زبان پر نہ لائے تو کیا حکم ہے	۷۱
تھانہ میں جو عمر لکھی ہوئی ہو اس کے حساب سے پندرہ سال پوری ہوجائے تو طلاق واقع ہوگی	۷۲
جس نام سے طلاق دی ہے اگر اس نام سے وہ جانی جاتی ہے تو طلاق واقع ہوگئی	۷۳
مجنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی	۷۴
شوہر کی نافرمان بیوی کیا نکاح سے باہر ہوجاتی ہے	〃
کیا طلاق پر کچھ مدت گذر جائے تو وہ تلوی ہوجاتی ہے	۷۵

Maktaba Tul Ishaat.com

پندرہ سالہ جوا بھی حقیقتاً بالغ نہیں ہوا ہے اس کی طلاق کا کیا حکم ہے ۷۶

پندرہ سالہ لڑکے کی طلاق کا کیا حکم ہے ″

بیوی سے کہا طلاق دیتا ہوں طلاق ہوئی یا نہیں ۷۷

جبراً طلاق دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں ″

دل کے دباؤ سے شوہر طلاق دے تو بھی ہو جائیگی ۷۸

بیوی کا نام بدل کر طلاق دی نیت طلاق نہیں ″

تحریر سے کو دھوکہ دینا تھا کیا حکم ہے ″

دوسری شادی کے لئے دھوکہ کے طور پر پہلی بیوی کا نام بدل کر طلاق دی تو کیا حکم ہے ۷۹

بغیر نام لے طلاق دینے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے ″

مندرجہ گالیوں سے نکاح ٹوٹتا ہے یا نہیں ۸۰

تلاک کے لفظ کے ساتھ طلاق دینے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے ″

طلاق دینے کی نیت سے کاغذ خریدا مگر نہ زبان سے کچھ کہا نہ کاغذ لکھا کیا حکم ہے ۸۱

ستانے والے شوہر کو مجبور کیا جائے کہ طلاق دیدے ″

مستقبل کے صیغہ سے طلاق دے تو واقع ہوگی یا نہیں ۸۲

طلاق دی مگر نیت کچھ نہیں تھی تو کیا حکم ہے ۸۳

نام بدل کر طلاق دے تو ہوتی ہے یا نہیں ″

جھوٹے انکار نکاح سے طلاق نہیں ہوتی ۸۴

جب غصہ میں ہوش وحواس نہ رہے اور طلاق دے تو کیا حکم ہے ۸۴

جب غصہ میں ہوش نہ تھا طلاق دی تو واقع ہوئی یا نہیں ″

طلاق میں بیوی کا سامنے ہونا یا خطاب کا پایا جانا ضروری نہیں ۸۵

جو عورت فسق وفجور میں مبتلا ہو جائے اس کو طلاق دینا کیسا ہے ″

جس بیوی کو چھوڑ رکھا ہے کیا اس کو طلاق دینا ضروری ہے ۸۶

شراب کے نشہ میں طلاق دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں ″

نشہ میں جو طلاق دیجائے اس کا کیا حکم ہے ۸۷

طلاق دیتے وقت گواہ ہونا ضروری نہیں ہے ۸۹

تنہائی میں طلاق دینے سے بھی واقع ہو جاتی ہے ″

بیوی جب اختیار میں نہ ہو تو شوہر کیا کرے ″

عورت کے بھاگ جانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا ۹۰

بیوی کا نام اختری تھا اور اس نے کہا کہ اتری کو طلاق دی تو کیا حکم ہے ″

بیوی کو زوجہ دیگر لکھا دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی ۹۱

Maktaba Tul Ishaat.com

حالت حمل میں طلاق ہوتی ہے یا نہیں	۹۲
شوہر نے کہا کہ جو بیوی شوہر کی بات نہیں مانتی اس پر طلاق ہو جاتی ہے اور پھر اس نے شوہر کی نصیحت پر عمل نہیں کیا	〃
بلا علم دھوکے سے اقرار نامہ لکھوا کر دستخط کرا لینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی	۹۳
فلاں کام کیا ہو تو میری بیوی پر طلاق پھر یاد آیا کہ کیا ہے اب کیا کرے	۹۴
کسی کی بیوی پر کوئی ناجائز قبضہ کرلے تو کیا بیوی والے پر طلاق دینا ضروری ہے	〃
بیوی کی خودکشی کے خوف کیوجہ سے طلاقنامہ لکھ دے تو طلاق ہوئی یا نہیں	۹۵
دل میں یہ سوچنے سے کہ طلاق ہے یا نہ کہ نہیں رکھوں گا طلاق نہیں ہوگی	۹۶
روپیہ اور زیور لے کر بھاگنے سے طلاق نہیں پڑتی	〃
پنسل سے کارڈ پر لفظ طلاق لکھ کر بیوی کو بھیجے تو طلاق ہو جائے گی	〃
سترہ سالہ لڑکے کی طلاق واقع ہوگئی	۹۷
حالت جنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی	〃
۱۴ سال دس دن کی عمر میں طلاق دی تو واقع ہوئی یا نہیں	۹۸
عورت نے زنا کرایا شوہر معاف کردے تو کیا حکم ہے	〃
ولی طلاق نہیں دے سکتا اور نہ اس کی طلاق واقع ہوتی ہے	۹۸
عورت بھاگ جائے تو شوہر کیا کرے	۹۹
طلاق کا معنی نہ جانتا ہو اور کہے طلاق دیدی تو بھی طلاق ہو جائے گی	〃
تین دفعہ کہا میں تجھ کو طلاق دوں گا طلاق ہوئی یا نہیں	〃
خیالات میں طلاق آیا پھر آہستہ زبان پر بھی آیا طلاق ہوئی یا نہیں	۱۰۰
عقل مختل ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں	〃
طلاق پر صرف دستخط کرنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں	۱۰۱
شراب پلا کر بلا اطلاع سادے کاغذ پر شوہر کا انگوٹھا لگوا لیا اور پھر اس پر طلاق نامہ لکھ دیا کیا حکم ہے	〃
خوف کی وجہ سے عدالت میں نکاح کا انکار کیا تو اس سے طلاق نہیں ہوئی	۱۰۲
عمر پندرہ سال ہو مگر ہمبستری کے قابل نہ ہو تو اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں	۱۰۳
نابالغ کی طلاق کسی صورت میں جائز ہے یا نہیں اور ضرورت کی مراد کیا ہے	۱۰۴
نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے اور نہ اس کے والدین کی	۱۰۵

Maktaba Tul Ishaat.com

نابالغ لڑکا یا اس کا باپ طلاق دے سکتا ہے یا نہیں	۱۰۶
نابالغ کی بیوی کو طلاق دینے کی کیا صورت ہے	〃
نابالغ کی طلاق کا جو تذکرہ اصول فقہ کی کتابوں میں ہے اس کی مراد کیا ہے	۱۰۷
مراہق کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں	۱۰۹
نابالغ کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں	۱۱۰
نابالغ اپنی بیوی کو طلاق دینے کے بعد اس کی بہن سے شادی کر سکتا ہے یا نہیں	〃
ضرورت کے وقت بچے کی طلاق جائز ہے یا نہیں	۱۱۱
نابالغ کی بیوی زنا میں مبتلا ہو جائے تو بھی کیا اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی	〃
گونگا شوہر کی بیوی طلاق کیسے حاصل کرے	۱۱۲
اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں	۱۱۳
نکاح کیا پھر باپ نے واپس لے لیا تو کیا اس سے طلاق ہوگئی	۱۱۴
مجنون کی طرف سے اس کے وارث طلاق نہیں دے سکتے ہیں	〃
بیوی کو خلع ظاہر کرنے سے طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں	۱۱۵
عورت بھاگ کر دوسرے کے پاس چلی گئی اور شوہر نے واپس لیجانے سے انکار کر دیا تو کیا حکم ہے	〃
مرگی والا حالت صحت میں طلاق دے گا تو واقع ہوگی	۱۱۶
اگر ایسا نہ کیا تو تجھ سے قطع تعلق کر لوں گا یہ جملہ بیوی سے کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں	〃
انتہائی غصہ کی حالت میں طلاق دی واقع ہوئی یا نہیں	۱۱۷
بوقت طلاق ایسا غصہ ہو کہ بدحواس ہو تو کیا حکم ہے	۱۱۹
غصہ کی طلاق پر سوال اور اس کا جواب	〃
نابالغ کے بھائی کے طلاقنامہ لکھنے سے طلاق نہیں ہوتی	۱۲۰
عورت شوہر کو بھائی یا والد کہہ دے تو کیا حکم ہے	۱۲۱
عورت کے ناجائز تعلق سے بچہ پیدا کرنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں	〃
تجھ کو لے جانا نہیں چاہتا کہنے سے طلاق ہوگی یا نہیں	〃
بیوی کے متعلق کہا اے خدا بھی جانتا ہو، اور رسول بھی پھر طلاق دی تو ہوئی یا نہیں	〃
نشہ کی حالت میں طلاق دی مگر شوہر کو خبر نہیں بیوی کہتی ہے گواہ بھی نہیں	۱۲۳
حالت غضب کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں	〃

Maktaba Tul Ishaat.com

زوج انکار کرے اور گواہ گواہی دیں تو کیا حکم ہے ۱۲۵

شوہر منکر ہو اور گواہوں میں اختلاف ہو تو کیا حکم ہے ۱۲۶

گونگا نے بزبان حال یعنی اشارہ سے بیوی کو چھوڑ دیا تو طلاق ہوئی یا نہیں

نشہ پلا کر جب ہوش نہ رہا طلاق دلوائی تو ہوئی یا نہیں

صرف دو عورتوں کی گواہی سے طلاق ثابت نہیں ہوتی ہے ۱۲۷

ایک شخص نے بیوی سے کہلوایا میں تیری عورت نہیں ہوں اور تو بھی میرا مرد نہیں ہے کیا حکم ہے ۱۲۸

غلط شہرت سے طلاق نہیں ہوتی ۱۲۹

شوہر طلاق کا انکار کرتا ہے دوسرا کہتا ہے مگر گواہ نہیں ہے تو کیا حکم ہوگا

جبراً طلاق دلوانے سے ہو جاتی ہے

صورت مسئولہ میں طلاق نہیں ہوئی ۱۳۰

طلاق کی طلب پر کہا انشاء اللہ طلاق، تو طلاق ہوئی یا نہیں۔

زید نے عمر کو اضافی طلاق دی تو کیا حکم ہے ۱۳۱

باپ نے شرط لکھ دی بیوی والے نے کہا اگر میں شرائط کے خلاف کروں تو جھوٹا ہوں صورت خلاف ورزی کیا حکم ہے

دو طلاق رجعی یکے بعد دیگرے دی اور رجعت کرلی تیسری بار انشاء اللہ کے ساتھ طلاق دی وہ واقع ہوئی یا نہیں ۱۳۲

بیوی کا نام بدل کر طلاق دی تو کیا حکم ہے ۱۳۳

جبراً طلاق دلانے سے ہوتی ہے یا نہیں

بیوی کے کلمۂ کفر زبان سے نکالنے کے بعد تین طلاق دی کیا حکم ہے ۱۳۴

شوہر کے دل کی طلاق اس کی بیوی پر واقع نہ ہوگی

طلاق دیتا ہوں کہا ہے تو طلاق ہوگئی

اوپر کے جواب کے متعلق سوال ۱۳۵

غصہ کی طلاق واقع ہو جاتی ہے

مجنون سے طلاق اس طرح لی کہ وہ سمجھ رہا تھا کیا حکم ہے ۱۳۶

بالغ ہو گیا تو طلاق ہوگی ۱۳۷

طلاق کے وقت شاہد اور قاضی کی شرط کہیں نہیں ہے ۱۳۸

گونگا تین کنکری پھینکے تو اس سے طلاق نہ ہوگی

طلاق دینے کے ساتھ لفظ انشاء اللہ آہستہ کہا تو کیا حکم ہے

نام بدل کر طلاق دی مگر پوچھنے پر کہتا ہے کہ میں نام نہیں جانتا تھا اس لئے ایسا کیا، کیا حکم ہے ۱۳۹

Maktaba Tul Ishaat.com

نافرمانی کی وجہ سے بحالت غصہ طلاق دی صحیح ہے یا نہیں ۱۳۹

نشہ میں طلاق دینے سے طلاق ہوگئی دو طلاق کے بعد دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے ۱۴۰

باب دوم

طلاق بذریعہ تحریر کن صورتوں میں واقع ہوتی ہے اور کن صورتوں میں نہیں ۱۴۱

طلاق نامہ لکھوایا مگر بیوی کو نہیں بتایا تو طلاق ہوئی یا نہیں "

لکھنے سے طلاق ہوجاتی ہے "

ایک شخص نے بیوی کے لئے تین طلاق لکھوائی اور کہا کہ رہنا ہے تو معافی مانگ ورنہ طلاق نامہ لے جا ۱۴۲

ایک کاغذ پر لکھا زید کی بیوی پر تین طلاق اور اس پر زید کا دستخط کرایا کیا حکم ہے "

شوہر کے رشتہ داروں نے طلاق لکھوایا اور شوہر سے دستخط کرادیا، اور انہی لوگوں نے بھیجا تو طلاق ہوئی یا نہیں ۱۴۳

طلاق نامہ کے لئے صرف اسٹامپ خریدنے سے طلاق نہیں ہوتی ۱۴۴

فریب سے انگوٹھا لگوا کر طلاقنامہ تیار کرلینے سے طلاق ہوئی یا نہیں "

سادے کاغذ پر انگوٹھا لگوالیا پھر طلاقنامہ تحریر کیا کیا حکم ہے ۱۴۵

جعلی طلاقنامہ خود لکھوانے سے بھی طلاق واقع ہوتی ہے ۱۴۶

پہلے دستخط کرایا بعد میں سنایا تو طلاق ہوئی یا نہیں ۱۴۷

جبراً طلاق نامہ لکھوانے سے طلاق ہوئی یا نہیں جبکہ لکھوانیوالا جبر کا انکار کرتا ہے ۱۴۸

صرف انگوٹھا لگوانے سے طلاق نہیں ہوئی ۱۴۹

طلاقنامہ لکھوا کر پھاڑ ڈالنے سے بھی طلاق ہوجاتی ہے ۱۵۰

ہندو کاتب سے طلاقنامہ لکھوانے سے طلاق ہوجاتی ہے "

شوہر کی طرف سے خط کی جگہ طلاقنامہ آئے تو اس سے مطلقہ ہوگی یا نہیں ۱۵۱

کوئی دوسرا کسی کے شوہر کی طرف سے طلاقنامہ لکھوا کر جعلی دستخط کرادے تو طلاق نہ ہوگی "

سادے کاغذ پر شوہر کا دستخط لے لیا اور اس کے علم کے بغیر اسکی بیوی کے لئے طلاقنامہ لکھوایا تو کیا حکم ہے ۱۵۲

طلاق لکھوا کر بھیجی اور شوہر نے دستخط کردیا طلاق ہوگئی یا نہیں "

طلاقنامہ لکھوا کر رکھ لیا بیوی سے نہیں کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں اور کونسی طلاق ہوئی "

Maktaba Tul Ishaat.com

مخالف نے طلاقنامہ لکھوایا اور شوہر نے سمجھا نہیں اور دستخط کردیا تو کیا حکم ہے ۱۵۳

کتاب القاضی الی القاضی والی شرط طلاق بالکتابۃ میں معتبر ہے یا نہیں ۱۵۴

زبردستی طلاقنامہ پر دستخط لینے سے طلاق نہیں ہوتی "

کاتب سے طلاقنامہ لکھنے کو کہا اور کوئی تفصیل نہیں بتائی تو کیا حکم ہے ۱۵۵

شوہر نے نصیحت آمیز خط لکھا بیوی نے عمل نہیں کیا تو اس سے طلاق نہیں ہوئی "

خط لکھا کہ تم کو چھوڑ دیا، دریافت کرنے پر شوہر حلف کیساتھ انکار کرتا ہے کیا حکم ہے ۱۵۶

طلاقنامہ لکھوایا اس پر انگوٹھا لگایا، دو گواہوں کی گواہی کرائی کونسی طلاق واقع ہوئی "

دھوکہ سے انگوٹھا لگوانے یا دستخط کرانے سے طلاق نہیں ہوتی ۱۵۷

ایک ماہ بعد میں نے تین طلاق دی اس جملہ کے لکھنے سے طلاق ہوئی یا نہیں "

بیوی نے کہا طلاق دیدو شوہر نے لکھا سب سے کہہ دو طلاق دیدی، کیا حکم ہے ۱۵۸

ثالث نے طلاقنامہ لکھوایا اور شوہر سے انگوٹھا لگوالیا کیا حکم ہے ۱۵۹

طلاقنامہ لکھوایا بیوی کو نہیں بھیجا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں ۱۶۰

اس کہنے سے کہ شادی نہیں ہوئی یا شادی کروں گا، طلاق واقع نہیں ہوتی ۱۶۱

بذریعہ خط بیوی کو طلاق دی تھی پھر ساتھ رہنے لگا اور طلاق کا انکار کیا، کیا حکم ہے "

طلاقنامہ کی بات طے کی مگر مسودہ میں ابھی طلاق کا لفظ نہیں آیا تھا کہ چھوڑ دیا تو طلاق ہوئی یا نہیں ۱۶۲

شوہر نے بخوشی طلاقنامہ لکھوایا مگر بیوی کے پاس نہیں بھیجا اور اب انکار کرتا ہے طلاق ہوئی یا نہیں ۱۶۴

طلاقنامہ پر دستخط کرنے سے طلاق ہوئی یا نہیں ۱۶۷

شوہر کہتا ہے معلق طلاق دی ہے قطعی طلاقنامہ پر دستخط سے انکار کردیا مگر کہنے سننے سے دستخط کردیا، کیا حکم ہے ۱۶۸

ایک طلاق دے کر سترہ سال چھوڑ دیا اب رکھنا چاہتا ہے، کیا کرے ۱۶۹

طلاقنامہ جبراً نقل کرایا تو طلاق ہوئی یا نہیں ۱۷۰

طلاقنامہ لکھوا کر بھیجا مگر وہ بیوی تک نہیں پہنچ سکا تو بھی طلاق ہوگئی "

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق نامہ لکھا اور بیوی کو نہیں سنایا کیا حکم ہے ۱۷۱

فارغخطی لکھوائی مگر پھر پھاڑ دیا طلاق ہوئی یا نہیں ۱۷۲

طلاقنامہ کا مسودہ تیار کیا اور کہا کہ اتنا روپیہ دے تو طلاقنامہ رجسٹری کرا دیا جائے کیا حکم ہے "

منصف کے سامنے کہوایا کہ چھ ماہ ہوا طلاق دی اس لئے تین طلاق لکھ دی کیا حکم ہے ۱۷۳

بغیر دستخط شوہر کا خط آیا بیوی کو میری طرف سے اجازت ہے کیا حکم ہے ۱۷۵

طلاق دینا ہے، یہ کہہ کر طلاقنامہ لکھوایا پھر پھاڑ دیا تو طلاق ہوئی یا نہیں ۱۷۶

طلاقنامہ لکھوایا اور دستخط بھی کیا تو طلاق ہو گئی ۱۷۷

اسٹامپ خرید کر طلاقنامہ لکھا مگر دستخط نہیں ہوئے تو طلاق ہوئی یا نہیں ۱۷۸

رخصتی سے پہلے طلاق درطلاق لکھوا کر بیوی کو بھیجدیا طلاق ہوئی یا نہیں ۱۷۹

طلاقنامہ شوہر نے لکھا اور زبان سے کچھ نہیں کہا تو کیا طلاق ہوئی یا نہیں ۱۸۰

کاتب سے کہا میری بیوی کیلئے طلاق لکھدو، کاتب نے لکھا کہ بوا کو تین طلاق کیا حکم ہے "

میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی ہے اس لکھنے سے طلاق ہو گئی۔ ۱۸۱

طلاقنامہ باضابطہ مکمل لکھوالیا تو طلاق ہوئی یا نہیں "

غصہ میں طلاقنامہ لکھوالیا مگر دستخط نہیں کئے کیا حکم ہے ۱۸۲

ایک طلاق لکھنے کا حکم دیا اور یہی سمجھ کر اس نے دستخط کیا مگر کاتب نے تین لکھ دیئے۔ کیا حکم ہے ۱۸۳

طلاقنامہ پر صرف انگوٹھا لگانے سے طلاق ہوگی یا نہیں ۱۸۴

زبردستی شوہر سے طلاقنامہ پر کوئی انگوٹھا لگوالے تو اس سے طلاق نہ ہوگی ۱۸۵

خسر کو لکھا کہ بروقت طلاق دختر آپ نے وعدہ فرمایا تھا اس سے طلاق ہوئی یا نہیں "

شوہر نے کہا تم لکھو میں دستخط کردوں گا بعد میں طلاقنامہ پر دستخط نہیں کیا تو طلاق ہوئی یا نہیں ۱۸۶

والدہ کو لکھا کہ دباؤ پڑے تو کہدو کہ ہمارے لڑکے نے طلاق دیدی ہے کیا حکم ہے ۱۸۷

بنت فلاں کو طلاق دینا لکھا تو بھی طلاق ہو گئی ۱۸۸

طلاقنامہ لکھوا کر جب انگوٹھا کا نشان لگا دیا جس کے دو گواہ بھی موجود ہیں تو طلاق ہو گئی "

Maktaba Tul Ishaat.com

شوہر نے لکھا کہ لفظ طلاق تین بار کہہ کر اپنی زوجہ کو حرام کرتا ہوں کیا حکم ہے ۱۸۹

باب سوم

طلاق صریح یعنی وہ الفاظ جن سے بلا نیت طلاق واقع ہوتی ہے ۱۹۰

بلا اضافت طلاق دے گا تو بھی واقع ہو جائیگی "

بیوی کا نام لکھ کر تلاک تلاک تلاک کیا تو کیا حکم ہے ۱۹۱

کسی کے کہنے سے کہا طلاق دادم اور معنی نہ جانتا ہو تو کیا حکم ہے "

بائن طلاق دے کر بلا نکاح ساتھ رہا اس زمانہ کی طلاق واقع نہیں ہوئی ۱۹۲

میری طرف سے اس کو طلاق ہے میں آباد نہیں کرنا چاہتا طلاق ہوئی یا نہیں "

مرتد ہونے کے بعد بیوی کو جو تین طلاق دی وہ واقع نہیں ہوئی ۱۹۳

بیوی کہتی ہے تین طلاق، شوہر ایک کہتا ہے کیا حکم ہے "

بیوی کے متعلق کہا کہ اگر اس کے ہاتھ کی روٹی کھاؤں تو میری ماں بہن پر طلاق ۱۹۴

طلاق دیتے ہیں کہنے سے طلاق ہو گئی "

شوہر کہتا ہے کہ میں نے کہا طلاق دی اور گواہ کہتے ہیں کہ لفظ دی تین مرتبہ کہا کیا حکم ہے ۱۹۵

طلاقنامہ میں فارغخطی کا لفظ نہ بھی ہو تو بھی طلاق ہو جاتی ہے

دو میں سے ایک عورت سے لڑائی ہوئی اس نے کہا طلاقتک ثلاثہ تو کیا حکم ہے

معافی مہر کے بعد طلاق دیتا ہوں کی تحریر سے کونسی طلاق واقع ہوگی

زبان سے نکلا طلاق دی تو کیا حکم ہے

کہا گیا طلاق دی شوہر نے کہا ہاں ایسا ہی سمجھو کیا حکم ہے

جبر کی وجہ سے جب بلا اضافت یہ کہے کہ طلاق ہے تو طلاق ہوگی یا نہیں

کہا کہ فلاں سے شادی کرے تو طلاق صحیح ورنہ نہیں، کیا حکم ہے

شوہر نے کہا چلنے کے دن طلاق دے چکا تھا اب عدت کب سے شمار ہوگی

عدت کے بعد نکاح کیا اور مرنے سے دو تین دن پہلے طلاق دیدی کیا حکم ہے

لفظ طلاق پانچ مرتبہ کہا کیا حکم ہے

صرف مسہر کے اس کہنے سے کہ میں نے سنا ہے طلاق دیدی طلاق نہ ہوگی

جب تک میرا روپیہ ادا نہ کرے گی تجھ پر طلاق، پھر کہا طلاق دے چکا ہوں کیا حکم ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

اگر فلاں کام کروگی تو طلاق دیدوں گا پھر بتلایا کہ بیوی کو شرطیہ طلاق دیدی کیا حکم ہے	۲۰۳
اگر نکاح کیا ہے تو طلاق بھوکہنے سے طلاق ہوگی یا نہیں	۲۰۴
دو آدمی کے سامنے کہا کہ میں نے تو طلاق دیدی کیا حکم ہے	〃
شوہر ایک طلاق دینا بیان کرے اور گواہ سات تو کیا کیا جائے گا	۲۰۵
پہلے طلاق کا شوہر اقرار کرتا رہا اب انکار کرتا ہے کیا حکم ہے	۲۰۶
ذیل کی صورت میں دونوں بیویوں کو طلاق پڑی یا ایک کو اور کتنی پڑی	〃
تجھ کو طلاق ہے چلی جا کہنے سے کون طلاق واقع ہوئی	۲۰۷
بیوی سے کہا کہ مجھے تم سے تعلق نہیں طلاق دیدی پھر خط کے ذریعہ دادا کو اطلاع دی کیا حکم ہے	〃
طلاق و حلف کے ساتھ سچ کہنے کو کہا گیا مگر پھر بھی جھوٹ کہا کیا حکم ہے	۲۰۸
طلاق کے بعد شوہر کے پاس جا سکتی ہے یا نہیں	〃
طلاق بائن دی اور تین مرتبہ کہا مگر تاکید کی نیت سے، کیا حکم ہے	〃
طلاق دیدی مندرجہ گواہی سے طلاق ثابت ہوگی یا نہیں	۲۰۹
تین لکیر کھینچی تیسرے پر کہا مجھ پر میری عورت حرام حرام حرام کتنی طلاق واقع ہوئی	۲۱۰
طلاق کا انکار کیا پھر کہا اگر طلاق نہیں دی تب بھی دی، کیا حکم ہے	۲۱۱
دوسرے سے کہا کہ اس کو طلاق دے چکا اس سے طلاق ہوئی یا نہیں	〃
عورت نے کہا شوہر نے طلاق دیدی اور عرصہ سے مجھے الگ کر رکھا ہے چنانچہ دوسرا نکاح کرلیا، شوہر اب انکار کرتا ہے کیا حکم ہے	〃
جن کے سامنے طلاق کا اقرار کیا ہے ان کی گواہی سے طلاق ثابت ہوگی یا نہیں	۲۱۲
دو طلاق بائن کے بعد تجدید نکاح کیا پھر چند ماہ بعد دو طلاق دی اب کیا حکم ہے	〃
دو طلاق بائن کے بعد نکاح جدید کیا پھر چند دن بعد دو طلاق دی کیا حکم ہے	۲۱۳
بیوی کو تلاک یا تیلاک یا انت مطلقہ کہا تو کیا حکم ہے	〃
ایک عورت بحیثیت گواہ تین طلاق بتاتی ہے بقیہ ایک کیا کیا جائے	۲۱۴
میاں بیوی ایک طلاق دینا بتاتے ہیں اور گواہ تین طلاق کیا کیا جائے	〃

Maktaba Tul Ishaat.com

کئی طلاق دی مگر یاد نہیں انکار کرتا ہے	۲۱۵
ایک شخص گواہ ہے طلاق ہوئی یا نہیں	
میں نے کل طلاق دیدی اس کے بعد تین	۲۱۶
مرتبہ کہا تمہاری صفائی دی کیا حکم ہے	
تین بار جواب دیا کہنے سے کونسی طلاق پڑیگی	〃
میں نے طلاق دی جہاں چاہے چلی جا	۲۱۷
کہا تو کیا حکم ہے	
نیچے لکھی ہوئی صورت میں طلاق	۲۱۸
ہوئی یا نہیں	
دو طلاق بائنہ کے بعد وطی حرام ہوئی اور	
عدت کے بعد تیسری طلاق واقع نہیں	۲۲۱
ہوئی دوبارہ نکاح کرسکتا ہے خواہ حل ہو	〃
مندرجہ ذیل صورت میں طلاق	۲۲۲
ہوئی یا نہیں	
بلا اضافت کسی کو لکھا کر چھوڑتا ہوں طلاق	۲۲۳
طلاق، طلاق نیت کچھ نہ تھی تو کیا حکم ہے	
بیوی سے کہا چھوڑ دیا اب انکار کرتا ہے	〃
کیا حکم ہے	
عورت کئی طلاق دینا بیان کرتی ہے اور شوہر	۲۲۴
صرف ایک کا اقرار کرتا ہے کیا حکم ہے	
اگر فلاں کام کروں تو بیوی پر تین طلاق ہیں	
کام کرنے سے پہلے اگر بیوی کو ایک طلاق دیدے	۲۲۵
اور عدت ختم کے بعد کرے پھر نکاح کرے تو کیا حکم ہے	

طلاق تو دی تھی دو مگر بیان میں جھوٹ	۲۲۶
تین کہدی، کتنی طلاق واقع ہوگی	
طلاق طلب کرنے پر کہا طلاق ہی سمجھ ہے	〃
اس سے طلاق ہوئی یا نہیں	
دو شخصوں نے بیوی کے بدلنے کا مصمم	۲۲۷
ارادہ کرلیا تو طلاق ہوئی یا نہیں	
طلاق دی، طلاق دی تین مرتبہ کہا اور	〃
کہنے والا کہتا ہے کہ مراد یا کید تھی کیا حکم ہے	
شوہر سے کہا گیا کہ تو کہہ فلاں کی لڑکی کو	۲۲۸
طلاق دی اس نے جواب میں کہا ہم	
نے قبول کیا تو کیا حکم ہے	
طلاق دی، دی دی کہا تو کونسی طلاق	〃
واقع ہوئی	
صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے	۲۲۹
طلاق اور دوسری شادی کے بعد بلوغ	۲۳۰
وعدم بلوغ میں اختلاف	
میاں بیوی طلاق کے منکر ہیں اور تین ماہ	۲۳۱
بعد گواہی دی جاتی ہے کیا حکم ہے	
طلاق دینے کے بعد بیوی سے مل گیا کیا حکم ہے	۲۳۲
دو طلاق دی اور بطور اطلاع باپ سے	۲۳۳
کہا طلاق دیدی کیا حکم ہے	
کئی دفعہ طلاق دے چکا مگر شوہر	〃
انکار کرتا ہے بیوی کیا کرے۔	
بلا ارادہ طلاق کہا اچھا حرام اچھا	۲۳۵
طلاق کیا حکم ہے	

Maktaba Tul Ishaat.com

بیوی کو طلاق کر کے خطاب کرنے سے طلاق ہوگی یا نہیں	۲۳۴
عورت کہتی ہے پانچ چھ مرتبہ طلاق دی اور شوہر انکار کرتا ہے۔ کیا حکم ہے	〃
میں نے بیوی کو طلاق دیدی، لوگوں کے پوچھنے پر اس جملہ کو دہرا دیا کیا حکم ہے	۲۳۸
صورت مسئولہ میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں	۲۳۹
طلاق کا لفظ کہا مگر تعداد یاد نہیں سننے والے کہتے ہیں ایک دو مرتبہ کہا کیا حکم ہے	۲۴۰
عدت کے بعد رجعی بائن ہو جاتی ہے	۲۴۱
ایک دو تین طلاق دی کہنے سے کتنی یا طلاق واقع ہوئی	〃
طلاق کی کتنی قسمیں ہیں	〃
ذیل کے منتر پڑھنے سے طلاق ہوئی یا نہیں	〃
اس وعدہ پر نکاح کیا کہ تیرے گھر نہ رہوں تو نکاح درست نہ رہے تخلاف ورزی پر کیا حکم ہے	۲۴۲
یہ ثابت ہو جائے تو گولی مار دینا اور یہی فیصلہ طلاق ہے کہنے کا کیا حکم ہے	〃
لکھا طلاق مسنونہ سے آزاد کر دیا اور یہی کہ جہاں چاہے شادی کرلے۔ اب اس کو رجوع کا حق ہے یا نہیں	۲۴۳
بیوی طلاق بائن کی دعویٰ کرتی ہے اور شوہر انکار کرتا ہے کیا کیا جائے	۲۴۵
کسی نے بیوی سے کہا طلاق دی طلاق بائن دی بعد میں انکار کرتا ہے کیا حکم ہے	۲۴۵
بغیر خطاب تین بار کہا طلاق دی تو کونسی طلاق واقع ہوئی	〃
خسر نے داماد سے اپنی لڑکی کو طلاق دلوائی مگر لڑکی شوہر اول کے ساتھ رہنا چاہتی ہے کیا حکم ہے	۲۴۶
طلاق دے چکا کہنے سے طلاق ہو گئی	۲۴۷
صرف ایک شخص کے کہنے سے طلاق ثابت نہیں ہوتی	〃
کہا کہ جب گھر سے نکال چکا تو پھر طلاق ہے طلاق دے چکا کیا حکم ہے	۲۴۸
بیوی سے کہا تجھ کو طلاق دیا تو مثل ماں کے ہے یہ تین مرتبہ کہا کونسی طلاق واقع ہوئی	〃
شوہر نے طلاق دی تھی مگر اب انکار کرتا ہے تو طلاق ہوگی یا نہیں	۲۴۹
بغیر اضافت کسی کے زور دینے سے صرف لفظ طلاق کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں	〃
شوہر طلاق کا اقرار کرے مگر لوگوں کے دباؤ کی وجہ سے سکوت اختیار کرے تو کیا حکم ہے	۲۵۰
غصہ میں طلاق دی مگر یہ یاد نہیں کہ دو دی یا تین تو کیا حکم ہے	〃

Maktaba Tul Ishaat.com

چھوڑنا صریح ہے یا کنایہ ۲۵۱

چار بیوی والے نے رات میں کسی کو دیکھ کر کہا تجھ پر طلاق کیا حکم ہے ″

طلاق دی مگر بیوی کی طرف نسبت نہیں کی کیا حکم ہے ۲۵۲

بانسابطہ طلاقنامہ کا جب تک شوہر انکار نہ کرے طلاق ہوگی ۲۵۳

بیوی طلاق کا دعویٰ کرے اور گواہ پیش کرے اور شوہر انکار کرے تو کیا حکم ہے ″

دو طلاق دی اس کے بعد اس کا تذکرہ کیا کیا حکم ہے ۲۵۴

صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے ۲۵۵

غصہ میں دفعۃً تین طلاق دی کیا حکم ہے ۲۵۹

زوجین طلاق کا انکار کریں اور تین شخص عداوۃً گواہی دیں تو کیا کیا جائے ″

مندرجہ صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں ۲۶۰

خلاف عہد سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں ″

پندرہ برس کی عمر میں طلاق دینے سے واقع ہو جاتی ہے ۲۶۱

طلاق بے نکل جانے سے کونسی طلاق واقع ہوگی ۲۶۲

غلط فہمی سے طلاق دی تو وہ بھی واقع ہوگئی ″

ایک طلاق دے کر جہت کرلی پھر قبول تو ایک طلاق دی اور بقول دیگرے تو کیا حکم ہے ۲۶۳

شوہر نے طلاق دی ہے مگر گواہ نہیں ہیں عورت کیا کرے ۲۶۴

میں نے طلاق دی کہا تو کیا حکم ہے ″

طلاق دی کہنا ایک مرتبہ یاد ہے، دو عورتیں تین کی گواہی دیتی ہیں کیا حکم ہے ۲۶۵

اقرار سے طلاق واقع ہوتی ہے ″

عداوت سے گواہی دے کہ طلاق دی ہے تو کیا حکم ہے ۲۶۶

گواہ جب موجود ہوں تو انکار سے کچھ نہیں ہوتا ″

جب شوہر کئی دفعہ کہے کہ ابھی طلاق دیتا ہوں تو کیا حکم ہے ″

کسی کے کہنے سے تین طلاق دفعۃً دیدے تو واقع ہوگی یا نہیں ۲۶۷

غصہ میں کہا ایک طلاق دو طلاق تین طلاق کیا حکم ہے ۲۶۸

بے نمازی کی گواہی سے طلاق ثابت نہ ہوگی ″

طلاق دیدوں گا کہنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں ۲۶۹

بیوی کہتی ہے کہ شوہر نے طلاق مغلظہ دی، شوہر منکر ہے کیا حکم ہے ″

دو مرتبہ کہا طلاق دیدیں گے اور ایک مرتبہ کہا طلاق دی کیا حکم ہے ۲۷۰

Maktaba Tul Ishaat.com

نفقہ نہ دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں	۲۷۰
بیوی سے کہا میری طرف سے طلاق ہے چلی جا، تو کونسی طلاق ہوئی	۲۷۱
پیر کے خوف سے طلاق دینے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں	۲۷۲
چلی جا تجھ پر طلاق، یہ جملہ کہا کیا حکم ہے	〃
تحریری طور پر اور زبانی دونوں طرح طلاق دینے سے طلاق ہوگئی	۲۷۳
تین طلاق دے کر پھر رکھ لیا کیا حکم ہے	۲۷۴
مفتی کو طلاق سے متعلق کچھ پوچھنے کی ضرورت ہے یا نہیں	〃
نشہ کی حالت میں طلاق دینے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے	۲۷۵
حاملہ اور حائضہ کو بھی طلاق ہو جاتی ہے	〃
بلا نیت بھی کہے کہ میں نے تم کو طلاق دی تو طلاق ہو جائے گی	〃
سالی کا نام لے کر بیوی کو طلاق دے تو کیا حکم ہے	۲۷۶
انشاء اللہ کے ساتھ طلاق ہوتی ہے یا نہیں	〃
جبراً طلاق دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں	〃
بعوض مال طلاق جائز ہے یا نہیں	۲۷۷
مہر ادا کرنے کی استطاعت نہ ہو تو طلاق ہوتی ہے یا نہیں	〃
طلاق بعد کہا تجھ کو رکھوں تو ماں بہن کو رکھوں کیا حکم ہے	۲۷۷
طلاق دی چلی جا دو مرتبہ کہا کیا حکم ہے	۲۷۸
طلاق بائن دی حرام ہوئی کہا کیا حکم ہے	〃
زبانی بھی کہا کہ طلاق دے چکا کیا حکم ہے	〃
احتلام والے چودہ سال کی طلاق واقع ہوتی ہے۔	۲۷۹
نشہ میں کہا طلاق کا طریقہ بتاؤ طلاق دیتے ہیں کیا حکم ہے	〃
طلاق دی کہنے سے طلاق ہوگئی	〃
تیری اجازت کے بغیر نکاح کروں یا کر چکا ہوں اس پر تین طلاق کیا حکم ہے	۲۸۰
اگر تیری اجازت کے بغیر دو برس سے زیادہ ٹھہروں تو تجھ کو طلاق کا اختیار ہے یہ کیا حکم ہے	〃
بیوی کہتی ہے طلاق دی شوہر انکار کرتا ہے کیا حکم ہے	〃
سب گھر والوں کو طلاق دی یکبارگی نے کہا تیری بیوی پر بھی طلاق پڑی، کہا پڑنے دو کیا حکم ہے	۲۸۱
صورت مسئولہ میں ایک رجعی طلاق پڑی	〃
طلاق دی گواہ موجود ہیں مگر زوجین انکار کرتے ہیں کیا حکم ہے	۲۸۲

Maktaba Tul Ishaat.com

تجھ کو طلاق، طلاق، طلاق، کونسی طلاق پڑی	۲۸۲
بیوی نے کہا تم بولو تو سات طلاق کیا حکم ہے	۲۸۳
مندرجہ مضمون سے طلاق نہیں ہوئی	//
مہر کے عوض طلاق دی تو کونسی طلاق ہوئی	//
بطور مثال بیوی سے سمجھانے کے طور پر کہا انت طالق کیا حکم ہے	۲۸۴
نکاح کے بعد کہا کہ میرے چھوٹے بھائی سے اس کا نکاح کردو کیا حکم ہے	//
غصہ میں طلاق	۲۸۶
طلاق کے لئے دو گواہ	//
یہ کہنا کہ میں نے خلع تین طلاق دی	۲۸۷
یہ کہا بغیر فلاں کے نکاح ثانی نہ کرونگا کروں تو اس کو طلاق کا اختیار ہے	//
شرائط کے خلاف پر طلاق	۲۸۸
طلاق دی مگر تعداد میں شبہ ہے کیا کرے	//
یہ کہا کہ طلاق دیدی ہے کیا حکم ہے	۲۸۹
شوہر دیوانہ ہوجائے تو بیوی کیا کرے	//
تین طلاقیں اور ان سے متعلق احکام و مسائل	۲۹۰
حلالہ کے شرائط	۲۹۰
حلالہ میں جماع شرط ہے	//
صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے	۲۹۱
اپنی بیوی سے کہا ایک طلاق، دو طلاق تین طلاق اور اذفاً تجھے ۔۔ کا نہیں کہا تو کیا حکم ہے	۲۹۱
بیوی سے کہا تین طلاق تے کیا حکم ہے	۲۹۲
ایک مجلس میں تین طلاق دے اور نیت ایک کی ہو تو کیا حکم ہے	//
ان پڑھ نے کہا تجھ کو ثلاثہ ایک طلاق دی نیت ایک کی تھی تو کیا حکم ہے	//
صورت مسئولہ میں کونسی طلاق واقع ہوگی	۲۹۳
پہلے بائن طلاق دی پھر عدت میں تین دی تو کونسی طلاق پڑی	//
تین طلاق دینے کے بعد شوہر انکار کرتا ہے حالانکہ تین شاہد موجود ہیں کیا حکم ہے	۲۹۴
مندرجہ ذیل صورت میں کتنی طلاق پڑی گی	//
حلالہ میں دخول کے بعد فوراً طلاق دیدے، تو عدت گذار کر پہلے شوہر سے نکاح کرسکتی ہے یا نہیں	۲۹۵
اپنی بیوی سے کہا یہ عورت مجھ پر تین طلاق	۲۹۶
طلاق ایک دفعہ ہے تو کیا حکم ہے	۲۹۷
صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے	۲۹۷
بچپن میں نکاح ہوچکا تھا بالغ ہونے پر پھر نکاح کیا بیوی کے دھوکہ میں آکر پہلے نکاح کی طلاق دی کیا حکم ہے	۲۹۸

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق دیتا ہوں تین مرتبہ لکھا کیا حکم ہے ۲۹۸
دو طلاق کے بعد رجعت کرلی تھی تیسری طلاق کے مطالبہ پر کہا "جاؤ ہم بھی دیدیا" کیا حکم ہے ″
والدین غصہ ہوئے اس پر بیوی والے لڑکے نے مطلقاً کہا طلاق، طلاق، طلاق کیا حکم ہے ۳۰۰
زید نے کہا حفیظ کو ایک دو تین طلاق کیا حکم ہے ″
بیوی سے کہا چلی جا تین طلاق کیا حکم ہے ۳۰۱
جھگڑے میں بیوی سے کہا تجھ کو سات طلاق بعد میں کہتا ہے کہ سات کہا طلاق نہیں ″
مگر گواہ ہیں کیا حکم ہے
کہا خدا مر گیا اس سے پہلے بیوی کو تین طلاق دی تھی کیا حکم ہے ۳۰۲
ایک مجلس کی تین طلاق کے بعد دوسرے مسلک پر عمل کر سکتا ہے یا نہیں ″
تین طلاق کے بعد نکاح درست نہیں ہے ۳۰۳
پہلے تعلیق کے الفاظ کہے پھر دریافت کرنے پر کہا طلاق دیدی کیا حکم ہے ۳۰۴
حیض کی حالت میں تین طلاق دی تو کیا رجعت کر سکتا ہے ۳۰۵
تین مرتبہ اپنی بیوی کو لفظ طلاق کہا طلاق ہوگی یا نہیں ″
تجھ کو ایک طلاق دو طلاق دی نیت دو کی بتاتا ہے کیا حکم ہے ۳۰۶
شمار ایک طلاق دو طلاق، تجھ کو چھوڑ دیا کہا تو کونسی طلاق واقع ہوئی ۳۰۷
شافعی المذہب نے اپنی زوجہ کو ایک مجلس میں تین طلاق دی، اب بغیر حلالہ مراجعت کر سکتا ہے ″
ایک مجلس کی تین طلاق کے باوجود بلا حلالہ رجوع کا فتوی کیسا ہے ۳۰۸
کہا کہ لوگوں کے کہنے سے تین طلاق دی کیا حکم ہے ۳۰۹
بیوی سے کہا ثلثہ طلاق کیا حکم ہے ″
ایک طلاق دی تھی مگر عدالت میں بیان کیا تین طلاق دیدی کیا حکم ہے ″
ایک طلاق دو طلاق تین طلاق کہا تو کونسی طلاق واقع ہوئی ۳۱۰
ایک طلاق دو طلاق بائن طلاق کہنے سے کتنی طلاق واقع ہوئی ″
حالت غضب میں بیوی کو تین طلاق دی ایک نے فتوی دیا کہ طلاق نہیں ہوئی دوسرے نے کہا دو طلاق ہوئی اور تیسرا کہتا ہے تین طلاق ہوئی کون صحیح ہے ۳۱۱
یکبارگی تین طلاق دی رجعت کر سکتا ہے یا نہیں ۳۱۲

Maktaba Tul Ishaat.com

کتنی طلاق سے عورت بلاحلالہ حرام رہتی ہے	۳۱۲
دس دفعہ طلاق کے بعد بلاحلالہ جائز نہیں ہے	۳۱۳
تین طلاق کے بعد بیوی کو رکھنا کیسا ہے	
اور اب جو اولاد ہوگی وہ وارث ہوگی یا نہیں	"
مدخولہ غیر مدخولہ حتی تنکح زوجا غیرہ میں برابر ہے	"
یا دونوں میں فرق ہے	
ایک دو تین طلاق، اور ایک طلاق دو	۳۱۴
طلاق تین طلاق ان میں کیا فرق ہے	
ایک طلاق دے کر چلا گیا مگر پوچھنے پر بتایا	"
کہ تین طلاقیں دی تو کیا حکم ہے	
شوہر نے جب تین طلاق کا اقرار کرلیا تو	۳۱۵
بعد عدت عورت دوسری شادی کرسکتی ہے	
طلاق دی، دی، دی کہنے سے کتنی طلاق	"
واقع ہوئی	
اگر کسی نے بیوی سے کہا طلاق دیدی، دیدی	۳۱۶
دیدی کتنی طلاق واقع ہوئی	
دو تین میں شک ہو تو کتنی طلاق	"
واقع ہوگی	
کہا طلاق دیتا ہوں، طلاق دی، نکل جا،	"
کونسی طلاق واقع ہوئی	
کہا طلاق دیدی لوگوں نے کہا ایسا مت کہو	
اس نے کہا سچ مچ طلاق دیدی، پھر دہرایا	۳۱۷
کتنی طلاق واقع ہوئی	

طلاق رجعی کے ساتھ طلاقنامہ تحریر	
کرایا کسی نے اصرار کرکے طلاق پر	۳۱۷
بنوا دیا کیا حکم ہے	
اس کو لے جاؤ تین طلاق ہے اس کہنے	۳۱۸
سے کتنی طلاق واقع ہوئی	
کہا میں نے آزاد کیا پھر کئی بار کہا طلاق	۳۱۹
دے چکا کیا حکم ہے	
غیر عورت کو سامنے لاکر کہا طلقت	
ثلثا تو بیوی پر طلاق ہوئی یا نہیں	"
سالی کی نیت کرکے بیوی کے چچی سے	۳۲۰
کہا تیری بھتیجی کو طلاق کیا حکم ہے	
بیوی کو کئی مرتبہ طلاق دی مگر اب منکر	
ہے گواہ طلاق کی گواہی دیتے ہیں کیا حکم ہے	"
تم ہم پر حرام ہے تم کو طلاق ہے، تین	
طلاق ہے اس جملہ سے کونسی طلاق	۳۲۱
واقع ہوئی	
طلاق بعد پھر نکاح کرنا چاہتے ہیں	"
کیا حکم ہے	
صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے	۳۲۲
صورت ذیل میں تین تین طلاق	۳۲۳
دونوں پر واقع ہوئی	
اسطرح طلاق دی، میں نے طلاق دی ایک	۳۲۴
دو تین، آدمی گواہ رہنا، کیا حکم ہے	

Maktaba Tul Ishaat.com

زبردستی صرف لفظ طلاق تین مرتبہ کہوالیا جائے تو کیا حکم ہے ۳۲۴

شادی شدہ نے اپنے کو مخاطب کرکے کہا اگر تمہاری شادی ہوگئی تو تمہاری بیوی کو تین طلاق کیا حکم ہے ۳۲۵

ایک مجلس کی تین طلاق پہلے ایک تھی اب اس حدیث کا ناسخ کون ہے ۳۲۶

ایک مجلس کی تین طلاق کے بارے میں ایک شخص کہتا ہے حضرت عمرؓ نے سیاسی حکم قائم کیا۔ کیا حکم ہے ″

حالت غضب میں مولانا عبدالحی کے فتوی کے متعلق سوال ۳۲۷

ایک مجلس میں تین طلاق دی تو کیا حکم ہے ۳۲۸

دو طلاق دے کر نکاح کرلیا سات سال بعد پھر دو طلاق دی اور نکاح کرنا کیا حکم ہے ۳۳۲

ایک شخص نے قال دیکھ کر تین طلاق دیدی میں نے اسی سے لکھوا کر بھیجدیا کیا حکم ہے ۳۳۳

تین طلاق کے بعد پھر بیوی کا شوہر کے پاس رہنا کیسا ہے

سہ طلاقہ دادم کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں ۳۳۵

میں تین طلاق شرعی کے ساتھ بندہ کو اپنے نفس پر حرام کیا۔ اس کہنے سے بندہ کو کے طلاق ہوئی ″

ایک مجلس میں تین طلاق دی۔ اب رجوع کرنا چاہتا ہے غیر مقلد کا فتوی پیش کرتا ہے کیا حکم ہے ۳۳۶

انا للہ پڑھ کر فوراً تین طلاق دی کیا حکم ہے ۳۳۷

سہ طلاقہ دادم کہنے سے طلاق ہوگی یا نہیں ۳۳۸

ایک طلاق دی اور پوچھنے پر اس کی حکایت کرتا رہا تو کیا حکم ہے ۳۳۹

ہنسی میں کہا بیوی کو چھوڑ دیا پھر کہا طلاق، طلاق، طلاق تو کیا حکم ہے ″

پانچ چھ بار کہا کہ تجھ کو طلاق دے چکا تو طلاق مغلظہ ہوگئی ۳۴۰

شوہر اہلحدیث ہے اور بیوی حنفی شوہر نے ایک وقت میں تین طلاق دی تو اب عدت کے بعد اس کی شادی جائز ہے یا نہیں ″

بارہ طلاق دی تو بعد عدت عورت دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں ۳۴۱

دو طلاق دی پوچھنے پر کہا کہ تین طلاق دیدی تو کیا حکم ہے ۳۴۲

تین طلاق فصل سے تین مرتبہ دی کیا حکم ہے ۳۴۳

Maktaba Tul Ishaat.com

گواہ کہتے ہیں تین طلاق دی اور شوہر کہتا ہے ایک طلاق دی اور ایک استعفا دیا کیا حکم ہے ۳۴۳

طلاق دو طلاق بائن طلاق کہا کیا حکم ہے ″

طلاق مغلظہ کہا تو کونسی طلاق ہوئی اور کتنی ۳۴۴

جب تین طلاق دی تو طلاق مغلظہ ہوئی ۳۴۵

بلا حلالہ جائز نہیں

تین طلاق کے بعد زبردستی بیوی رکھ لے ۳۴۶

تو کیا حکم ہے

ایک مجلس میں دو یا تین طلاق کا حکم

ایک مجلس میں تین طلاق ۳۴۷

یہ کہا کہ فارغ خطی لکھ چکا تو کیا حکم ہے ۳۴۸

ایک مرتبہ کہا طلاق دی اور پھر تین لکھ میں

کھینچی، کتنی طلاق واقع ہوئی

تین دفعہ سے زیادہ طلاق دے تو کونسی ۳۴۹

طلاق واقع ہوگی

جتنی شادیاں کریں سب کو تین طلاق ۳۵۰

ہے جب کوئی یہ کہے تو کیا حکم ہے

ایک مجلس میں تین طلاق دی تو کیا حکم ہے ″

خواہ نہ جانتا ہو مگر تین طلاق دینے سے ۳۵۲

تین ہی واقع ہوگی

دو لفظ طلاق اور ایک لفظ حرام سے کتنی ″

طلاق ہوئی

تین دفعہ کہا کہ طلاق دی تو تین ہی واقع ″

ہوئی

ایک طلاق دو طلاق پھر طلاق دادم ۳۵۴

سے کتنی طلاق واقع ہوئی

دو گواہوں کی گواہی سے تین طلاق ۳۵۵

ہوگی گو شوہر کو یاد نہ ہو

شوہر ثانی دخلی کے بعد طلاق دے تو ۳۵۶

شوہر اول کے لئے جائز ہے

پہلے شوہر کی طرف لوٹنے کے لئے حلالہ

یعنی نکاح اور دخلی ضروری ہے، اور ″

طلاق دیدوں گا کہنے سے طلاق نہیں ہوتی

ایک دفعہ میں تین طلاق دینے سے ۳۵۸

غیر مدخولہ کو بھی تین طلاق پڑتی ہے

بلا شرط تحلیل شوہر ثانی نکاح کرے ۳۵۹

تو کیا حکم ہے

حلالہ میں جب شوہر ثانی بلا دخلی طلاق

دے تو پہلے شوہر کیلئے حلال نہ ہوگا ″

حلالہ کرنے والے کا حکم

مطلقہ مغلظہ سے نکاح اور دخلی کے بعد ۳۶۰

طلاق دیدی تو وہ شوہر اول کیلئے جائز ہے

تین طلاق کے بعد حلالہ ضروری ہے اور ″

پندرہ سالہ بعد حلالہ درست ہے

مغلظہ حلالہ کے بعد جائز ہے ۳۶۱

حلالہ میں دخلی شرط ہے اگر بلا دخلی شوہر ثانی ″

طلاق دے گا تو پہلے شوہر کیلئے جائز نہ ہوگا

Maktaba Tul Ishaat.com

جولوگ ایک مجلس کی تین طلاق کو ایک کہتے ہیں حنفی ان کے متعلق کیا کہیں ۳۶۲

ایک طلاق دو طلاق تین طلاق دیں گے اگر یہ جملہ کہا تو کیا حکم ہے ۳۶۵

غصہ کی تین طلاق بھی تین ہی ہوتی ہے ″

تین طلاق دی تو تینوں ہی واقع ہوئی ۳۶۶

مطلقہ نکاح کرے اور دوسرا شوہر بغیر خلوت طلاق دیدے تو پہلے سے نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں ″

تین طلاق کی صورت میں مذہب شافعی پر عمل جائز ہے یا نہیں ″

ایک مجلس کی تین طلاق واقع ہوجاتی ہے ۳۶۷

غصہ کی حالت میں بیوی کو ماں بہن کہہ دے تو کیا حکم ہے ۳۶۸

غیر مدخولہ بیوی کو طلاق اور اس سے متعلق احکام و مسائل ۳۶۹

غیر مدخولہ بیوی کو ایک طلاق دی کیا حکم ہے ۳۶۹

غیر مدخولہ نے طلاق کا دعویٰ کیا اور جھوٹے گواہ بھی پیش کئے شوہر منکر ہے کیا حکم ہے ″

رخصتی سے پہلے ایک دو طلاق دی کیا حکم ہے ۳۷۰

بیوی سے کہا طلاق، طلاق، بائن طلاق دی، کتنی طلاق واقع ہوئی ″

غیر مدخولہ بیوی سے کہا تین طلاق دیتا ہوں اب دوبارہ نکاح کرسکتا ہے یا نہیں ۳۷۱

اگر میں نے کسی اور عورت سے نکاح کیا ہو اس پر آج سے ایک، دو، تین طلاق ہے ۳۷۲

پہلے نکاح میں آئی ہوئی غیر مدخولہ کو کتنی طلاق واقع ہوگی

غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاق مغلظہ دے تو کیا حکم ہے ″

صورت مسئولہ میں نکاح جدید بغیر حلالہ درست ہے ۳۷۳

اگر کوئی بیوی غیر مدخولہ کو تین طلاق متفرق دے تو ایک واقع ہوگی ″

باب چہارم کنایات

ایسے الفاظ سے طلاق دینا جن میں دوسرے معنی کے ساتھ طلاق کا معنی بھی پایا جاتا ہو ۳۷۴

اس کی مجھ کو کوئی ضرورت نہیں کا جملہ کنایہ ہے نیت سے طلاق ہوگی ۳۷۴

چھوڑ دیا اگر بہ نیت طلاق لکھا تو طلاق بائنہ واقع ہوئی ۳۷۵

طلاق کی نیت سے کہا کہ بیوی کو چھوڑ دیا تو تین دفعہ کہنے کے باوجود ایک طلاق بائنہ ہوگی ″

لفظ چھوڑا کہنے سے بائنہ طلاق ہوتی ہے صریح نہیں۔ ۳۷۶

Maktaba Tul Ishaat.com

کچھ تعلق نہیں کہنے سے نیت طلاق کی تھی تو طلاق ہوگئی ۳۷۷

لفظ چھوڑ دیا بائن ہے صریح نہیں ۳۷۸

مجھ سے تجھ سے کوئی واسطہ نہیں کا جملہ اگر طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق ہو جائے گی ۳۷۹

صورت ذیل میں نیت ہو تو طلاق ہو جائیگی جہاں تیرا دل چاہے چلی جا کہنے سے بشرط نیت طلاق ہو جائے گی ۳۸۰

شوہر جملہ کہنے سے انکار کرتا ہے اور گواہ نہیں ہیں تو طلاق نہ ہوگی ۳۸۱

گھر سے نکل تو میرے کام کی نہیں کہا تو کیا حکم ہے میرا نباہ دینا مشکل ہے لکھ دیا اور طلاق کی نیت نہیں تھی تو طلاق نہیں ہوئی ۳۸۲

تم نکاح کر لو بیوی کو لکھا تو طلاق ہوئی یا نہیں ۳۸۳

میری زوجیت سے باہر ہوگئی کہنے سے بشرط نیت طلاق ہو جائے گی ۳۸۲

جہاں چاہے چلی جائے کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں ۳۸۲

بیوی سے کہا کہ تو میری بہن کے برابر ہے تو اس سے طلاق ہوئی یا نہیں ۳۸۴

جس جگہ چاہے نکاح کر لینا کہنے اور لکھنے کا کیا حکم ہے ۳۸۵

تین مرتبہ کہا چھوڑ دیا تو کیا اس کے بعد نکاح ثانی ہو سکتا ہے ۳۸۵

تین پتھر پھینکے اور کہے چلی جا اس کا حکم کیا ہے ۳۸۵

میرے کام کی نہیں، سروکار نہیں کنایہ کے الفاظ ہیں نیت سے طلاق ہوگی ۳۸۶

میرے لائق نہیں، میری عورت نہیں وغیرہا کنائے کے الفاظ ہیں نیت سے طلاق ہوگی ورنہ نہیں ۳۸۷

اپنی زوجیت سے علیحدہ کر دیا کا جملہ لکھنے سے طلاق ہوئی یا نہیں ۳۸۸

چھوڑ دینے کے لفظ سے طلاق بائنہ ہوتی ہے ۳۸۸

ہم کو ضرورت نہیں کا جملہ کنایہ ہے نیت ہوگی تو طلاق ہوگی ۳۸۸

مطلب نہیں رکھتا، میری طبیعت اس کی طرف سے صاف نہیں کے جملے کنائے ہیں ۳۹۰

تین دفعہ کہا مجھ پر حرام پھر نکاح کیا تو کیا حکم ہے ۳۹۰

بیوی کے متعلق کہا میں اس کو نہیں رکھتا میرے لائق نہیں کیا حکم ہے ۳۹۱

تو میری عورت نہیں کا جملہ کیا حکم ہے ۳۹۲

لفظ چھوڑا کہنے کے بعد رجوع جائز ہے یا نہیں ۳۹۳

میرے یہاں سے نکل جانے میں طلاق کی نیت تھی تو ہوگئی ۳۹۳

Maktaba Tul Ishaat.com

تجھ سے کچھ تعلق نہیں لکھنے سے بشرط نیت طلاق ہو جائے گی ۳۹۴

حرام کے لفظ سے طلاق ہوئی یا نہیں ″

صورت ذیل میں کتنی طلاق ہوئی ۳۹۵

چھوڑ دیا کے لفظ سے بشرط نیت طلاق ہوگی ۳۹۶

صورت مذکورہ میں نیت طلاق کی تھی تو طلاق ہو گئی ″

مدہم تعلق کا جملہ کہنے سے نیت کے وقت طلاق ہوگی ۳۹۷

بیوی سے کہا کہ وہ سراسر جھوٹ کہہ دو تو اس کا کیا حکم ہے ۳۹۸

جا دور ہو چلی جا یہ کنائے ہیں نیت سے طلاق ہوگی ۳۹۹

کوئی واسطہ تعلق نہیں کا جملہ کنایہ ہے نیت سے طلاق ہوگی ″

تو بیوی نہیں کہا تو کیا حکم ہے ۴۰۰

جہاں تیری مرضی ہو چلی جا کا جملہ کنایہ ہے نیت سے طلاق ہوگی ۴۰۱

صورت مذکورہ میں طلاق نہیں ہوئی ″

مہر دلادو اور طلاق تحریری لے لو کہنے سے طلاق نہیں ہوئی ۴۰۲

صورت ذیل میں طلاق نہیں ہوئی ″

بیوی سے کہا کہ جہاں جی چاہے چلی جا کیا حکم ہے ۴۰۳

خسر سے کہا کہ میری طرف سے اجازت ہے جہاں چاہیں اپنی لڑکی کا نکاح کر دیں ۴۰۳

کیا حکم ہے

بیوی سے کہا تیری ہی پیداکر تجھ کو اپنے گھر میں آنے دیں کیا حکم ہے ″

جہاں چاہے چلی جا کا جملہ کہنے سے طلاق ہوگی یا نہیں ۴۰۴

میرا کچھ تعلق نہیں جدھر چاہے چلی جا کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں ″

مندرجہ ذیل جملے سے بلا نیت طلاق واقع نہیں ہوئی ۴۰۵

ہمارے یہاں سے چلی جا کچھ واسطہ نہیں کہنے میں نیت کی ضرورت ہے ۴۰۶

جہاں مرضی ہو چلی جا کہنے سے نیت ہو تو طلاق ہوگی ورنہ نہیں

آزاد کر دیا تین مرتبہ کہا تو کونسی طلاق ہوئی ۴۰۷

کچھ واسطہ نہیں بلا نیت طلاق کہا تو کیا حکم ہے ۴۰۸

لفظ چھوڑتی ہے بائنہ طلاق ہوتی ہے لہذا دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے ۴۰۹

چھوڑتا ہوں کے جملہ سے بشرط نیت طلاق ہوگی ″

Maktaba Tul Ishaat.com

میرے مکان سے چلی جا، یا تو بجائے والدہ ہے ان جملوں کا کیا حکم ہے ۴۰۹

مابین فریقین کوئی قصہ زوجیت نہیں ہے کے جملے سے بشرط نیت یا قرینہ طلاق ہوگی ۴۱۰

موطوئہ سے تین مرتبہ کہا تم کو چھوڑا کیا حکم ہے ۴۱۱

میں اس کا شوہر نہیں ہوں کنایہ ہے بشرط نیت طلاق واقع ہوگی

تیرا جی چاہے جہاں چلی جا کہنے میں نیت کے بغیر طلاق نہ ہوگی ۴۱۲

مذکورہ صورت بشرط نیت تفویض ہے ۴۱۳

گھر سے نکل جا کہنے سے طلاق بوقت نیت ہوگی

بیوی سے کہا کہ تو ماں کے گھر گئی تو میرے نکاح سے خارج، اب ماں کے گھر جانے کی تدبیر کیا ہے ۴۱۴

حرام کے لفظ سے کونسی طلاق واقع ہوتی ہے ۴۱۵

تحریری طلاق دی بعد میں رجوع کرنا چاہتا ہے کیا حکم ہے

چھوڑ دیا کے لفظ سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

شوہر نے طلاق دی اور بیوی نے مہر اور ایام عدت کا نان نفقہ معاف کر دیا کونسی طلاق ہوئی ۴۱۶

بیوی کے متعلق کہا کردہ حرام ہوگئی کیا حکم ہے

چھوڑی کے لفظ سے کونسی طلاق واقع ہوتی ہے اور تین بار کہا تو کتنی طلاق ہوئی ۴۱۷

لفظ آزاد کر دیا کنایہ ہے اس سے بوقت نیت طلاق بائنہ واقع ہوگی ۴۱۸

لفظ چھوڑا کہا پھر طلاق رجعی کا لفظ کہا کیا حکم ہے

نابالغہ بیوی کو چار پانچ مرتبہ طلاق دی تو کتنی طلاق واقع ہوگی ۴۱۹

دین مہر کے عوض میں جو طلاق دی وہ بائنہ ہوئی ۴۲۰

تین طلاق بائنہ کہنے سے کتنی طلاق واقع ہوتی ہے ۴۲۱

غیر مدخولہ کو طلاق، طلاق، طلاق کہنے سے کونسی طلاق واقع ہوئی اور کتنی ۴۲۲

غیر مدخولہ سے تین طلاق کے بعد بغیر حلالہ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں ۔ ۴۲۳

دور ہو نکل جا کہنے میں اگر نیت طلاق کی تھی تو طلاق بائنہ ہو جائے گی

فلانہ علی حرام کہنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں ۴۲۴

میرا تجھ سے کوئی تعلق نہیں کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں ۴۲۵

میری طرف سے جواب ہے اس سے طلاق ہوئی یا نہیں ۴۲۶

Maktaba Tul Ishaat.com

کبھی میرے پاس نہ آنا کہنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں ۴۲۷

میں نے چھوڑی کہنے سے طلاق ہوگی یا نہیں ۴۲۸

دختر تو مرا نہ باید بگیر ایں فارغطی وسہ سنگ ریزہ داد کیا حکم ہے ۴۲۹

طلاق دی کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں ″

بیوی سے کنایہ اور صریح الفاظ کہے اور تعلیقاً بھی تو کیا حکم ہے ۴۳۰

تجھ کو تراق میرے گھر سے نکل جا کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں ۴۳۱

چھوڑ دیا صریح ہے یا کنایہ، بنگال میں اسی کے کہنے کا رواج ہے ۴۳۲

ماں کے دباؤ کی وجہ سے بیوی کو فارغطی لکھ دی دو سال بعد دونوں مل گئے کیا حکم ہے ″

اسے لے جا اور جہاں چاہے نکاح کر دے میری طرف سے طلاق، اس سے کونسی طلاق واقع ہوئی ۴۳۳

بیوی سے کہا تو مجھ پر حرام ہے شوہر کہتا ہے تنبیہاً کہا طلاق کی نیت سے نہیں کہا کیا حکم ہے ″

بیوی کے متعلق کہا کہ نکاح کرنا چاہے تو کرے اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں ۴۳۴

میرا زیور واپس آزاد کر دوں گا کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں ۴۳۵

لکھا کہ زوجیت سے علیحدہ کر دیا کیا حکم ہے ″

بھیج دو ورنہ میں جواب دیدوں گا کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں ۴۳۶

دو طلاق پہلے دے چکا تھا کئی سال بعد تیسری دفعہ کہا کہ تم سے مجھے کوئی واسطہ نہیں کیا حکم ہے ″

بلا نیت غصہ میں کہا میرے مکان مت آنا مجھ سے قطع تعلق، کیا حکم ہے ۴۳۷

کہا گیا کہ اتنے دن تک خبر نہیں لی تو پھر تمہاری بیوی نہیں رہے گی شوہر نے منظور کر لیا کیا حکم ہے ″

بیوی سے کہا میں نے تجھکو چھوڑ دیا کیا حکم ہے ۴۳۸

بغیر طلاق دوسری کی بیوی سے خفیہ نکاح حرام ہے اور عدت میں نکاح حرام ہے ۴۳۹

اور یہ کہنا کہ بیوی سے سروکار نہیں بلا نیت اس سے طلاق نہیں ہوتی

مجھ کو اس سے واسطہ نہیں آپ کو دیتا ہوں اختیار ہے یہ کہا تو کیا حکم ہے ۴۴۰

بیماری کی حالت میں طلاق دی مگر تعداد یاد نہیں کیا حکم ہے ″

طلاق بائنہ میں تجدید نکاح ضروری ہے راضی نامہ کافی نہیں ۴۴۱

حرام کر لیا سے مراد اگر طلاق تھی واقع ہو گئی نہیں تو جب تحریری طلاق دی تب واقع ہوئی ″

بیوی کو لکھا تم کو طلاق دیتا ہوں میرا تمہارا کوئی متعلق نہیں کونسی طلاق واقع ہوئی ۴۴۲

Maktaba Tul Ishaat.com

جہاں چاہے چلی جا، مجھے صورت نہ دکھانا	۴۴۳
کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں	
غصہ میں کہا ایک، دو، تین، تو میری ماں	〃
بہن ہے لفظ طلاق نہیں کہا کیا حکم ہے	
تو مجھ پر حرام کہنے سے کتنی طلاق پڑی، اور چند	۴۴۴
بار کہے تو کیا حکم ہے	
شوہر کا یہ جملہ کہ جس طرح لائے تھے نکال دو	〃
طلاق کے لئے کنایہ نہیں ہے	
طلاق دیدوں گا کہنے سے طلاق نہیں ہوئی	۴۴۵
پہلے کہا حرام پھر کہا طلاق کیا حکم ہے	۴۴۶
کہا کہیں چلی جا مجھے ضرورت نہیں کیا حکم ہے	۴۴۷
میرا کسی قسم کا تعلق نہیں رہا یکھے تو کیا حکم ہے	〃
چھوڑ چکا ہوں اگر بیوی کے متعلق کہا تو کیا حکم ہے	۴۴۸
فارغخطی لکھ چکا ہوں، میرے لئے حرام ہے	〃
یہ لکھا تو کیا حکم ہے	
مندرجہ اشعار بیوی کو لکھے اس سے طلاق	۴۴۹
ہوئی یا نہیں	
چلی جا میرے کام کی نہیں ان الفاظ کا کیا حکم ہے	〃
تو مجھ سے علیحدہ ہو تیری ضرورت نہیں	۴۵۰
یہ کہا تو کیا حکم ہے	
میرے گھر سے نکل جاؤ، یہ جملہ بیوی کو لکھا	〃
تو کیا حکم ہے۔	
اب تو یہ بے کام کی نہیں رہی نکل جا یہ	۴۵۱
کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں	
بیوی سے کہا چھوڑ دیا طلاق ہوگی یا نہیں	〃
کہا تو کسی سے نکاح کرلے کیا حکم ہے	۴۵۲
کہا تو میری عورت نہیں ہے کیا حکم ہے	〃
جا نکل جا طلاق دی کہنے سے بائنہ طلاق	۴۵۳
واقع ہوئی۔	
جلد تم کو چھوڑ کر جاتا ہوں، کہا تو کیا حکم ہے	۴۵۳
چھوڑی سہ بار	۴۵۴
انت لی حرام کہا کیا حکم ہے	〃
فلاں مجھ پر حرام ہے میں اسے بیچ دوں گا	〃
کہنے سے کونسی طلاق واقع ہوئی	
کہا تو جان اور تیرا کام کیا حکم ہے۔	۴۵۵
چلی جا، نکل جا، بیوی سے کہنا	۴۵۶
تجھ سے کچھ واسطہ نہیں نکل جا سے طلاق	〃
تیرا میرا کچھ تعلق نہیں کہنا	〃
یہ کہنا مجھ کو اس کی زوجیت کا دعویٰ نہیں	۴۵۷
بیوی سے کہا جس سے چاہے ہمبستر ہو	〃
مجھ سے تجھ سے کوئی واسطہ نہیں	〃
یہ کہا کہ تجھ کو چھوڑ دیا کیا حکم ہے	۴۵۸
دوسرے کو لکھا کہ میری بیوی کو فارغ البال	〃
کردیں کیا حکم ہے	
کہا کہ میرے کام کی نہیں طلاق دے چکا	۴۵۹
کیا حکم ہے	
کہا کہ جہاں تیری مرضی ہو چلی جا کیا حکم ہے	۴۶۰
سروکار نہیں کا جملہ طلاق کی نیت سے	〃
کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں	
"دوسرا خاوند کرنے" کہنے سے بشرط	〃
نیت طلاق ہوگئی	
"میں اس کو اپنی عورت نہیں سمجھتا" کہنے	۴۶۱
سے طلاق کی نیت ہوگی تو طلاق ہوگی	
کسی اور شخص سے شادی کرلو" کہنے سے	۴۶۲
بغیر نیت طلاق نہ ہوگی	
بیوی سے کہا "تو میری ہمشیرہ ہے" تو	〃
کیا حکم ہے	
ایک جملہ کا مطلب	〃

Maktaba Tul Ishaat.com

ایک طلاق کے بعد رجعت کا حق ہے لیکن اگر "چھوڑ دیا" کہا تو پھر بائنہ ہوگئی رجعت نہیں ہو سکتی ۴۶۳

بیوی سے کہا "تو میری بہن ہو چکی ہے جہاں چاہے نکاح کرلے" کیا حکم ہے ″

کسی نے ہنسی سے کہا بیوی چھوڑ دی کیا حکم ہے ۴۶۴

اچھا جاؤ قطع تعلق کے جواب میں کہا مگر نیت طلاق کی نہ تھی کیا حکم ہے ″

بلا نیت طلاق غصہ میں بیوی سے کہا تم آزاد ہو تو کیا حکم ہے ۴۶۵

لے فارغ خلی لے طلاق کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں ″

طلاق دیتا ہوں، اپنے نفس پر حرام کرلیا، جہاں چاہے چلی جا طلاقنامہ میں لکھا کیا حکم ہے ۴۶۶

بیوی سے کہا میں تیرے لائق نہیں تم دوسرا انتظام کرلو کیا حکم ہے ″

صورت ذیل میں کیا حکم ہے ۴۶۷

زندگی بھر ہم سے تم سے کوئی تعلق واسطہ نہیں کہا تو کیا حکم ہے ″

پانچ برس تو جی آئے کرنا کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں ۴۶۸

طلاق چاہتی ہے بیوی نے کہا ہاں شوہر نے کہا جا چلی جا کیا حکم ہے ″

ساس کو لکھا کہ اپنی نورچشمی کا عقد کہیں کردیں کیا حکم ہے ۴۶۹

اپنے اوپر حرام کیا کہنے کیا کیا حکم ہے ″

بیوی کے رشتہ داروں سے کہا عورت میرے کام کی نہیں بس یہی میری طلاق وفارغ خلی سمجھو کیا حکم ہے ۴۷۰

ایک مرتبہ طلاق کہا اور تین مرتبہ چھوڑ دی تو کتنی طلاق پڑی ″

کنایہ کے مختلف جملے کہے تو کتنی طلاق واقع ہوئی ۴۷۱

تو میرے گھر سے نکل جا، طلاق کی نیت سے کہے تو طلاق ہو جائے گی ″

تو مجھ پر حرام ہے کہنے کے دو گواہ ہوں تو طلاق بائنہ ہوگئی ۴۷۲

طلاق شرعی دیتا ہوں جہاں چاہے نکاح کرلیوے کہا تو کونسی طلاق ہوئی ۴۷۳

تو مجھ پر حرام ہے جب تک ایسا نہ ہو، کہا۔ کیا حکم ہے ″

تین لکیر کھینچ کر کہا جا تجھ کو چھوڑا، کیا حکم ہے ۴۷۴

اگر اتنے دن نہ آؤں تو میں لاوعوئی ہوں، اس صورت میں کیا حکم ہے ۴۷۵

تجھ کو نہیں رکھوں گا، تجھ کو چھوڑ دیا کہا تو کیا حکم ہے ۴۷۶

دو طلاق رجعی کے بعد کہا جواب ہے تو کیا حکم ہے ۴۷۷

نکال دو جہاں جی چاہے چلی جا کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں ۴۷۸

غصہ میں سرحتک، فارتک کہا تو کیا حکم ہے ″

Maktaba Tul Ishaat.com

ایسا نہ کیا تو آزاد سمجھی جاؤ گی لکھا نہیں	۴۷۹
نیت طلاق کی نہیں تھی تو کیا حکم ہے	
خرچہ کے مطالبہ پر چھوڑی کہنے سے	
طلاق ہوتی ہے یا نہیں	
تو کہیں جاویں اگر طلاق کی نیت ہو تو	
طلاق ہوگی اور اعلام سے طلاق	۴۸۰
واقع نہیں ہوتی	
اپنی لڑکی کو جس جگہ چاہو دیدو، مجھ کو	
ضرورت نہیں اگر طلاق کی نیت سے	۴۸۱
کہے گا طلاق ہو جائے گی	
ہمیں اس کے رکھنے کی ضرورت نہیں	
واسطہ نہیں جیسے جاؤ میں نیت سے	″
طلاق ہوتی ہے	
جہاں چاہو شادی کر دو کہنے سے بشرط	
نیت طلاق ہو جائے گی	۴۸۲
اس کو نہ جاؤ اس سے نکاح کر دیا	
اگر طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق	۴۸۳
واقع ہو گئی	
میری طرف سے اجازت ہے رکھو	
یا عقد کرا دو لکھنے سے طلاق ہوگی	″
یا نہیں	
تم آزاد ہو دو مرتبہ کہا کونسی طلاق ہوئی	۴۸۴
یہ میرے تصرف کی نہیں، اس بنا میں	
طلاق کی نیت کا اعتبار ہے	″
میں نے اپنی زوجیت سے علیحدہ کر دیا	
کہنے سے طلاق	۴۸۵
صورت مذکورہ میں طلاق ہوئی	
یا نہیں	″
میں نے تمہاری صفائی کر دی کہہ کر علیحدہ	
کر دے تو طلاق ہوگی یا نہیں	۴۸۷

Maktaba Tul Ishaat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد نہم ارباب فضل و کمال، علماء و مشائخ اور عام مسلمانوں کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے خاکسار مرتب کا دل حمد و شکر سے لبریز ہے کہ رب العالمین نے اپنے ایک بے مایہ بندہ کو علمی اور دینی خدمت کی توفیق بخشی اور اس میں کامیابی سے ہمکنار فرمایا۔

فتاویٰ کی ابتدائی جلدوں کے تین اڈیشن آچکے ہیں: اس سے اس کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ خواص و عوام میں یہ سلسلہ مقبول ہے، اور وہ اس سے برابر مستفید ہو رہے ہیں، یقیناً یہ سب دارالعلوم دیوبند کا فیض ہے۔

پیش نظر جلد طلاق کے مسائل و احکام پر مشتمل ہے، اور یہ ظاہر ہے کہ نماز، روزہ کے بعد نکاح و طلاق کے مسائل ہی ایسے ہیں جن کی عام طور پر بکثرت ضرورت پیش آتی ہے توقع ہے کہ یہ جلد پہلی جلدوں کی طرح ہاتھوں ہاتھ لی جائے گی۔

کون ایسا انسان ہے جس سے غلطی نہیں ہوتی، اور خاکسار مرتب تو ایک ادنیٰ درجہ کا طالب علم ہے اس سے اگر غلطی سرزد ہوئی ہو تو تعجب کی کوئی بات نہیں ہے، باقی اپنی حد تک فتاویٰ کی ترتیب، مکررات کے حذف، حوالجات کی تلاش و جستجو اور کتابت و طباعت کی نگرانی میں کوتاہی نہیں ہونے دی ہے، علماء سے درخواست ہے کہ جہاں کوئی غلطی نظر آئے بلا تامل اطلاع دیں تاکہ دوسرے اڈیشن میں اس کی تصحیح کر دی جائے۔

اخیر میں سرپرست شعبہ سیدی حکیم الاسلام حضرت مولانا القاری محمد طیب صاحب مدظلہ العالی مہتمم دارالعلوم دیوبند، اپنے شفیق اساتذہ کرام، اور اراکین شوریٰ کی خدمات بابرکات میں ہدیہ امتنان و تشکر پیش کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جن کی توجہات، دعاؤں اور حوصلہ افزائیوں کے صدقہ میں یہ خدمت انجام پا رہی ہے، اللہ تعالیٰ خاکسار کی یہ حقیر خدمت قبول فرمائے۔ اور دنیا و آخرت کی نیک انجامیوں اور کامیابیوں سے متمتع فرمائے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

طالب دعاء: محمد ظفیر الدین غفرلہ

۲۵ ذی قعدہ ۱۳۸۴ھ دارالعلوم دیوبند

Maktaba Tul Ishaat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین و علی الہ وصحبہ اجمعین

کتاب الطلاق

باب اول وقوع طلاق کی شرطیں، طلاق کب اور کیوں کر دی جائے، اور کس کی طلاق واقع ہوتی ہے کس کی نہیں

عورت کب طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے

سوال (۱) عورت کس صورت میں طلاق طلب کر سکتی ہے۔

الجواب:۔ اگر باہم زوجین میں نااتفاقی ہو، اور کوئی صورت موافقت کی نہ ہو، اور حقوق طرفین ادا نہ ہو سکتے ہوں تو عورت طلاق طلب کر سکتی ہے اور خلع کرا سکتی ہے[1] لیکن اس میں اختیار عورت کا کچھ نہیں ہے، مرد کو اختیار ہے کہ وہ طلاق دے یا نہ

[1] ولا باس بہ عند الحاجۃ للشقاق بعد الوفاق بما یصلح للمعبر (درمختار) ای بوجود الشقاق وھو الاختلاف والتخاصم وفی القہستانی عن شرح الطحاوی السنۃ اذا وقع بین الزوجین اختلاف ان یجتمع اھلہما لیصلحوا بینہما فان لم یصطلحا جاز الطلاق والخلع اھ وھذا ھو الحکم المذکور فی الآیۃ وان خفتم شقاق بینہما فابعثوا حکما من اھلہ وحکما من اھلہا ان یریدا اصلاحا یوفق اللہ بینہما۔ النساء (درالمختار باب الخلع ص۲۰۴ ج۱ ظفیر)

Maktaba Tul Ishaat.com

دے اور خلع کرے یا نہ کرے۔[1]

جب میاں بیوی میں میل نہ ہو تو کیا حکم ہے

سوال (۲) زوجین میں اتفاق نہیں ہے، کیا ہونا چاہیے۔

الجواب:- شوہر کو چاہیے اتفاق کرے، ورنہ طلاق دیدیوے[2]۔ فقط

صرف دل میں بار بار خیال آنے سے کہ تین طلاق دے دی طلاق نہیں ہوتی

سوال (۳)- محمد ابراہیم کو ایک دن بے روزگاری کی وجہ سے یہ خیال آیا کہ میری حالت تو ایسی تنگدستی کی ہے اور میں نے اپنے ساتھ اپنی زوجہ کی حالت بھی تباہ کردی، میں نے ناحق اپنی شادی کی۔ اس کے ساتھ ہی دل میں خیال آیا کہ تین طلاق دیدی لیکن زبان سے کوئی کلمہ نہیں نکالا نہ اس کی نیت طلاق کی تھی، جب یہ خیال دل میں آیا تو فوراً زبان سے استغفار اور لاحول پڑھا، لیکن شیطانی خیال ہے کہ بار بار وہی خیال آتا ہے کہ میں نے طلاق دیدی مگر زبان سے کوئی کلمہ نہیں نکالا، کیا اس خیال سے نکاح میں کوئی خلل واقع ہوا یا نہیں۔

الجواب:- حدیث صحیح میں ہے ان اللہ تجاوز عن امتی ما وسوست به صدورها ما لم تعمل بها او تتکلم بها رواه الشیخان[3]۔ پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں محمد ابراہیم کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی[4]۔

---

[1] فان خفتم الا یقیما حدود اللہ فلا جناح علیهما فیما افتدت به تلك حدود اللہ فلا تعتدوها (البقرہ ۲۔ ۲۹) ظفیر۔ [2] الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسریح باحسان (البقرہ ۲۔ ۲۹) وامساکه فالحاجة الی الخلاص عند تباین الاخلاق وعروض البغضاء الموجبة عدم اقامة حدود اللہ الخ ویکون واجبا اذا فات الامساك بالمعروف البحر الرائق کتاب الطلاق ص۳۲۵ ج۳) ظفیر [3] مشکوٰة باب الوسوسة ص۱۷ الفصل الاول۔ ظفیر [4] فقد افاد ان رکنه (ای الطلاق) اللفظ الدال علی ازالة حل المحلیة (البحر الرائق کتاب الطلاق ص۳۲۵ ج۳) وشرعا رفع قید النکاح الا بلفظ مخصوص هو ما اشتمل علی الطلاق ورکنه لفظ مخصوص (درمختار) واراد اللفظ ولو حکما لیدخل الکتابة المستبینة واشارة الاخرس (الخ ردالمحتار کتاب الطلاق ص۲۳۲ ج۳ وص۲۳۴ ج۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

جب بیوی کی خبر گیری نہ کرے تو طلاق دینا واجب ہے

سوال (۴)۔ ایک شخص صاحب ملکیت نے اپنی عورت کو گھر سے الگ کر دیا ہے، خرچ بھی کچھ نہیں دیتا، اب وہ نہایت مصیبت سے زندگی کے دن کاٹ رہی ہے، شخص مذکور نے اپنی ملکیت بھی دوسرے کے نام کر دی ہے، اس لئے بذریعہ عدالت انگریزی بھی کچھ چارہ جوئی نہیں ہو سکتی، اب وہ عورت اس بے کسی کی حالت میں طلاق لینے کی مستحق ہو سکتی ہے یا بدستور اس فاقہ کشی اور بے کسی میں مبتلا رہ کر جان بحق تسلیم ہو جائے، اگر کوئی صورت طلاق کی نکل سکے تو تحریر فرما دیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں بیشک شوہر کے ذمہ لازم ہے کہ جب کہ وہ امساک بالمعروف نہیں کرتا اور اپنی زوجہ کو نفقہ نہیں دیتا اور اس کے حقوق ادا نہیں کرتا تو اس کو طلاق دیدے، اور اس مصیبت سے اس کو خلاصی دیوے، قال اللہ تعالیٰ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ[۱]۔ درمختار میں ہے ویجب لفظا الامساک بالمعروف[۲] الخ پس معلوم ہوا کہ ایسی حالت میں شوہر مجبور کیا جاوے گا طلاق دینے پر لیکن عورت خود بلا طلاق شوہر کے اس کے نکاح سے علیحدہ نہیں ہو سکتی اور تفریق نہیں کرا سکتی، قال فی الدر المختار ولا یفرق بینهما بعجزه عنها[۳] ولا بعدم ایفائه[۴] حقها[۵] الخ۔

آواز کا پردہ نہ کرے تو طلاق دیجائے یا نہیں

سوال (۵)۔ ایک شخص کی زوجہ نماز تو پڑھتی ہے لیکن محبت سے نہیں پڑھتی، اور نامحرم سے آواز کا پردہ نہیں کرتی، ایسی بیوی کو شوہر طلاق دے یا کیا کرے۔

---

[۱] البقرہ۔ ۲۹۔ ظفیر۔ [۲] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۰۲ ج۲۔ ظفیر [۳] ولذا قالوا اذا فاته الامساک بالمعروف ناب القاضی منابه فوجب التسریح باحسان۔ البحر الرائق کتاب الطلاق ص۲۵۵ ج۳۔ ظفیر۔ [۴] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقة ص۲۰۲ ج۲ مطلب فسخ النکاح بالعجز عن النفقة ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:۔ ایسی عورت کو طلاق دینے کا حکم نہیں ہے[۱]، شوہر کے ذمہ اتنا ہی ہے کہ اس کو نصیحت کرتا رہے، اور وہ نماز پڑھتی ہے اسی کو غنیمت سمجھے، نماز پڑھتے پڑھتے محبت بھی ہو ہی جائے گی، زیادہ تشدد نہ کرے، اور آواز کا ایسا گہرا پردہ نہیں ہے، بلکہ بضرورت بولنا غیر محرم سے درست ہے، کذا فی الشامی[۲]۔ فقط۔

بیوی متبع شریعت نہ ہو تو طلاق دینا کیسا ہے

سوال (۶)۔ اگر کوئی عورت باوجود ہر قسم کی فہمائش کے اپنے اخلاق اعمال درست نہ کرے، اور کفر و شرک کی رسوم اور باتوں کو نہ چھوڑے، اور اس کا شوہر متبع شریعت ہے، اور اس کو اپنی عورت سے محض اسی بناء پر رنج رہتا ہے تو کیا وہ طلاق دے سکتا ہے۔

الجواب:۔ طلاق دینا ایسی صورت میں واجب نہیں ہے، لیکن اگر طلاق دیوے درست ہے اور بہتر یہ ہے کہ اس کو سمجھاتا رہے اور طلاق نہ دیوے[۳]۔

---

[۱] الاصح خطرہ الا لحاجۃ اہ بل یستحب لموذیۃ او تارکۃ صلاۃ ومفادہ لا اثم بمعاشرۃ من لا تصلی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۷۲ ج۲) ظفیر

[۲] خلا الرجم والکفین او صوتہا علی الراجح (درمختار) قولہ صوتہا معطوف علی المستثنی یعنی انہ لیس بعورۃ اذ فانا تجیز الکلام مع النساء للاجانب ومعاوزتہن عند الحاجۃ ان ذلک ولا نجیز لہن رفع اصواتہن وتلیطہا ولا تلیینہا الا رد للمختار باب شروط الصلوٰۃ مطلب فی ستر العورۃ ص۲۷۶ ج۱) ظفیر۔ [۳] وقولہم الاصل فیہ ای فی الطلاق الحظر معناہ ان الشرع ترک ہذا الاصل فاباحہ بل یستحب لموذیۃ او تارکۃ صلاۃ ومفادہ ان لا اثم بمعاشرۃ من لا تصلی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۷۲ ج۲ وص۵۷۳ ج۲) لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ ولا علیہا تسریح الفاجر الا اذا خافا ان لا یقیما حدود اللہ فلا باس ان یتفرقا ایضا فصل فی المحرمات ص۳۰۲ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

جان کے خوف سے طلاق دی گئی اس کا کیا حکم ہے

سوال (۷)۔ ایک شخص نے اپنے بھائی کو مارا کہ تو اپنی زوجہ کو طلاق دیدے، اس نے جان کے خوف سے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ عند الحنفیہ اکراہ سے بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے، کذا فی الدر المختار[1]۔ فقط۔

طلاق شرعی اور بدعی میں فرق ہے یا نہیں

سوال (۸)۔ طلاق شرعی اور بدعی، غیر شرعی کی تعریف حسب تشریح فقہاء کیا ہے، اور دونوں کا حکم ایک ہے یا فرق ہے، اس پر ایک بنگالی مولوی نے یہ جواب لکھا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اگر تین طلاق بدعی ہوں تو حلالہ کی ضرورت نہیں، تجدید نکاح کافی ہے۔ اس پر حضرت مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

الجواب:۔ اقول قال فی الدر المختار والبدعی ثلاث متفرقۃ او ثنتان بمرۃ او مرتین فی طهر واحد لا رجعۃ فیہ الی قال شارحہ العلامۃ الشامی قولہ ثلث متفرقۃ وکذا بکلمۃ واحدۃ بالاولی وعن الامام مما لا یقع بلفظ الثلث ولا فی حالۃ الحیض لانہ بدعۃ محرمۃ وعن ابن عباس یقع بہ واحدۃ الخ وذهب جمهور الصحابۃ والتابعین ومن بعدهم من ائمۃ المسلمین الی انہ یقع ثلث (الی ان قال) وقد ثبت النقل عن اکثرهم صریحا بایقاع الثلث ولم یظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال الی آخر ما نقل عن الکمال ابن الهمام صاحب فتح القدیر فعلم ان الطلاق البدعی

---

[1] ویقع طلاق کل زوج عاقل بالغ ولو عبدا او مکرها فان طلاقہ صحیح لا اقرارہ بالطلاق (درمختار) وفی البحر ان المراد الاکراہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق (رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۴۱ ج۲ ظفیر۔ [2] رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۴۱ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ایضا واقع ومن طلقت ثلثا بالطلاق البدعی فقد حرمت علی الزوج بالحرمۃ الغلیظۃ حتی لا تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ کما قال اللہ تعالی فان طلقھا فلا تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ[1] فھذہ الآیۃ باطلاقھا تدل علی ان المطلقۃ الثلاثۃ بای وجہ کان لا تحل للزوج الاول حتی تنکح زوجا غیرہ ھذا فقط۔

جو بیوی اپنے شوہر کے باپ کی عزت نہ کرے اور باپ اپنے بیٹے سے طلاق کو کہے تو کیا کرنا چاہئے

سوال (۹)۔ میری عورت میرے والد صاحب کی بہت بے عزتی کرتی ہے، والد مجھے مجبور کرتا ہے کہ تم دوسری شادی کرو، اور اس عورت کو طلاق دیدو، چھ ماہ سے میں نے اس کو نکال دیا ہے، اپنے بھائی کے پاس رہتی ہے۔ میں کچھ خرچ وغیرہ اس کو نہیں دیتا اگر طلاق دیدوں تو والد میرا مجھ سے خوش ورنہ ناراض اور عورت زبان درازی سے ہرگز باز نہیں آتی، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے، اور طلاق دینے کی کیا ترکیب ہے۔

الجواب:۔ ایسی حالت میں طلاق دینا درست بلکہ مناسب[2] ہے، اور طلاق دینے کی اچھی صورت یہ ہے کہ جب وہ عورت پاک ہو، یعنی اس کو حیض نہ آتا ہو اس وقت اس کو ایک طلاق دیدی جاوے، یعنی اس طرح اس عورت سے کہدیا جاوے کہ میں نے تجھ کو ایک طلاق دی[3]۔ فقط

انگریزی لباس کی وجہ سے طلاق ضروری نہیں

سوال (۱۰)۔ ایک عورت انگریزی لباس پہنتی ہے، اگر وہ انگریزی لباس کو نہ چھوڑے تو اس کو طلاق دینا لازم ہے؟ یا کیا۔

---

[1] سورۃ البقرہ۔ ۲۹۔ ظفیر [2] وایقاعہ ای الطلاق مباحا الی قولہ یستحب لو مودیۃ (درمختار) قولہ لو مودیۃ اطلقہ فشمل المودیۃ لہ او لغیرہ بقولھا او بفعلھا (ردالمحتار کتاب الطلاق ۳/۲۴۵ و ۲۴۶) ظفیر۔ [3] وترکہ لفظ مخصوص خال عن الاستثناء طلقۃ رجعیۃ فقط فی طھر لا وطء فیہ وترکھا حتی تمضی عدتھا احسن الدر المختار علی ھامش ردالمحتار کتاب الطلاق ۳/۲۴۵ و ۲۴۶) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: - اس وجہ سے طلاق نہ دینا چاہئے[۱]۔

پاگل کی طلاق واقع نہیں ہوتی | **سوال (۱۱)** - ایک شخص ہے اگر اس کی پیشانی پر کسی نے ہاتھ رکھ دیا تو کہتا ہے کہ اس نے میرے اوپر جادو کر دیا، اور اگر اس کے سامنے پانی ڈالدیا تو کہتا ہے کہ جادو کر دیا، اس کے گھر والوں نے میلاد کرایا تو کہتا ہے دیکھو جادو کر دیا، اگر اس کی عورت کو اس کے پاس لایا جاتا ہے تو اس کو کھانے پینے کو بالکل نہیں دیتا، اگر اس کی عورت کے سامنے کتا، بلی نکل جاوے تو عورت کو مار پیٹ کرتا ہے اور رات کو چارپائی پر سجدہ کرتا رہتا ہے اور نماز بھی چارپائی پر پڑھتا ہے، اگر کوئی چیز آسمان میں نظر آتی ہے تو کہتا ہے دیکھو جادو آیا، اور گھر والوں کو مارتا ہے، آیا شخص مذکور دیوانہ ہے یا نہیں اگر اس کو دیوانہ کہیں گے تو اس کی طلاق پڑے گی یا نہیں۔

الجواب: - ایسی باتیں وہمی بھی کہہ سکتا ہے، لہٰذا محض ان باتوں کی وجہ سے اس کو مجنون نہ کہیں گے، اور اگر جملہ حرکات و افعال سے اس کا مجنون ہونا اور دیوانہ ہونا لوگوں کو معلوم ہو تو اس وقت اس کو مجنون اور دیوانہ کہیں گے اور شریعت میں مجنون اور دیوانہ کی طلاق واقع نہیں ہوتی[۲]، اور جو مجنون نہ ہو محض وہمی اور کم عقل ہو اس کی طلاق واقع ہو جاتی ہے[۳] قال علیہ الصلوٰۃ والسلام رفع القلم عن ثلثۃ وعد منھم المجنون[۴] الحدیث

---

[۱] قیل الاصح حظرہ ای منعہ الا لحاجۃ، ومفادہ ان لا اثم بمعاشر من لا تصلی، الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ج۲ ص۵۲۲ وج۳ ص۵۲۲، لباس اگر ساتر اور پردہ پوش ہے تو اس میں کوئی مخصوص تراش خراش منصوص نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے باہمی تعلقات بگاڑ لئے جائیں۔ ظفیر۔ [۲] لا یقع طلاق الموفی علی امرأۃ غیرہ والمجنون ولو مراھقا، الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ج۲ ص۵۲۵ وج۳ ص۵۲۲، ظفیر۔ [۳] یقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبدا او مکرھا او سفیھا خفیف العقل ایضا ج۲ ص۵۲۲، ظفیر۔ [۴] مشکوۃ باب الخلع والطلاق فصل ثانی ص۲۸۳ وسنن ابن ماجہ باب طلاق المعتوہ ص۱۵۱۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بیوی کو نفرت ہو تو طلاق دیدینے میں گناہ نہیں ہے

سوال (۱۲)۔ شوہر اپنی بیوی جس قدر محبت کرتا ہے، بیوی اسی قدر نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور بھاگتی ہے، اور سرزنش کرنے پر دن بدن رنجش بڑھتی جاتی ہے، تو اگر شوہر طلاق دیدے تو اس کو گناہ ہوگا یا نہیں۔

الجواب:۔ جب کہ یکجائی بود و باش اور باہمی اتحاد کی کوئی صورت نہیں تو مرد طلاق دے سکتا ہے، اس معاملہ میں اس کے ذمہ کچھ گناہ نہیں ہے بلکہ یہی شکل بہتری کی ہے[۱]۔ فقط۔

صرف تحریر طلاق سے بھی طلاق ہو جاتی ہے

سوال (۱۳)۔ کریم گوجر نے عورت مدخولہ منکوحہ خود کو تحریری طلاق لکھوا کر دی مگر زبانی کچھ نہیں کہا، طلاق اس صورت میں واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ تحریری طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے، خود لکھ دے یا کسی سے لکھوا دے اس سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، کذا فی الشامی[۲]۔ فقط۔

صرف خیال کے تسلط سے طلاق واقع نہیں ہوتی

سوال (۱۴)۔ ایک شخص کو خیال قلبی پیدا ہوا کہ اگر بکر سے بولوں تو میری زوجہ کو تین طلاق، اب اس کی یہ حالت ہے کہ جب سانس لیتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ "طلاق دی" نکل رہا ہے، تھوک نکلتے اور لقمہ نگلتے زبان سے یہ

---

[۱] فی الشمستانی عن شرح الطحاوی السنۃ اذا وقع بین الزوجین اختلاف ان یجتمع اهلهما ليصلحوا بينهما فان لم يصطلحا جاز الطلاق والخلع (رد المحتار باب الخلع ص۲۶۲ ج۲) بل يستحب (الطلاق) لو موذية (درمختار) اطلقه فشمل الموذية له او لغيره بقولها او بفعلها (رد المحتار كتاب الطلاق ص۲۵۲ ج۲) ظفير۔ [۲] كتب الطلاق ان مستبينا على نحو لوح وقع ان نوى وقيل مطلقا (درمختار) لو قال للكاتب اكتب طلاق امرتي كان اقرارا بالطلاق وان لم يكتب (رد المحتار كتاب الطلاق ص۲۵۹ ج۲) ظفير۔

Maktaba Tul Ishaat.com

آواز محسوس ہوتی ہے کہ "طلاق دی" کہہ رہا ہے، آیا کسی صورت میں طلاق واقع ہوتی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس واقع میں کسی صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی، اور محض لفظ "طلاق دی" برسبیل تذکرہ کہنے سے جب کہ اس کی نیت اپنی زوجہ کو طلاق دینے کی نہ ہو، طلاق واقع نہیں ہوتی، (سوال میں جتنے الفاظ ہیں وہم پر دلالت کرتے ہیں، اور خیال ووسوسہ سے طلاق واقع نہیں ہوتی، ظفیر)

محض خیال پیدا ہونے سے طلاق نہیں ہوتی

سوال (۵۸):۔ اگر کسی شخص کو محض خیال قلبی پیدا ہوا کہ اگر میں دوسری شادی کروں تو اس پر تین طلاق، اس صورت میں دوسری زوجہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں اس عورت پر طلاق واقع نہ ہوگی[1]۔ فقط۔

اس کہنے سے طلاق نہیں ہوتی کہ "طلاق دلانا چاہتی ہو"

سوال (۱۶):۔ اگر شوہر اپنی زوجہ کو صرف یہ لفظ کہے "کیا طلاق دلانا چاہتی ہو" تو اس کہنے سے اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس قدر شوہر کے کہنے سے کہ کیا طلاق دلانا چاہتی ہو طلاق واقع نہیں ہوتی، ہکذا فی عامۃ کتب الفقہ[2]۔

---

[1] عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تجاوز عن امتی ما وسوست بہ صدورھا مالم تعمل بہ او تتکلم متفق علیہ (مشکوٰۃ باب الوسوسہ فصل اول ص۲۹) ولکنہ ای رکن الطلاق لفظ مخصوص (درمختار) ھو ما جعل دلالۃ علی معنی الطلاق من صریح او کنایۃ الخ وارادۃ اللفظ ولو حکما (رد المحتار کتاب الطلاق ج۲ ص۲۷۴) وکرر مسائل الطلاق بحضرۃ زوجتہ ولا ینوی لا تطلق (البحر الرائق کتاب الطلاق ج۳ ص۲۷۵) ظفیر۔ [2] اس کے لئے دیکھئے اوپر والا حوالہ۔ ظفیر ۱۲۔

Maktaba Tul Ishaat.com

مرد کیطرح عورت مرد کو چھوڑکر دوسری شادی کرسکتی ہے یا نہیں

سوال (۱۷):- جس طرح مرد کو اختیار ہے کہ اپنی زوجہ کو بلاحصول اس کی رضاء کے بذریعہ طلاق اپنی زوجیت سے خارج کرسکتا ہے، اسی طرح عورت بھی مرد کی بدکاری وغیرہ سے مجبور ہوکر بلاحصول اس کی رضامندی کے شرعاً اس کی زوجیت سے علیحدہ ہوکر نکاح ثانی کرسکتی ہے۔

الجواب:- طلاق کا اختیار شریعت سے مرد کو ہی دیا گیا ہے، عورت کو یہ اختیار نہیں دیا گیا، حدیث الطلاق لمن اخذ الساق[1] وغیرہ اس پر شاہد ہیں اور آیت الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ[2] وغیرہ سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے، اس لئے حنفیہ کا مذہب مفتی بہ یہ ہے کہ عورت باختیار خود علیحدگی نہیں کرسکتی، البتہ بصورت ناموافقت وعدم ادائے حقوق مرد کو شرعی حکم یہ ہے کہ وہ اپنی زوجہ کو کالمعلقہ نہ چھوڑے بلکہ یا خبر گیری کرے ورنہ طلاق دیدیوے[3] اور حاکم شوہر کو اس پر مجبور کرسکتا ہے[4] فقط۔

عورت کی غیر موجودگی میں طلاق دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۱۸):- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو اس کی عدم موجودگی میں طلاق دیدی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ طلاق دینے کے وقت عورت کا سامنے ہونا اور پاس ہونا ضروری نہیں ہے۔

طلاق رجعی جو تین طلاق دی ہے اسکے بعد رجعت جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۹):- زید کے دوست نے

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۵۸ ج۲ وابن ماجہ ص۱۵۱۔ ظفیر۔

[2] سورۃ النساء ۳۴ اس کے علاوہ یہ آیت بھی سامنے رکھی جائے: اذا طلقتم النساء فبلغن اجلہن فامسکوہن بمعروف۔ اور ولہن مثل الذی علیہن بالمعروف (بقرہ ۲۸) سے معلوم ہوا کہ حق طلاق صرف مرد کو ہے۔ ظفیر

[3] یجب ای الطلاق لو فات الامساک بالمعروف الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۵۸ ج۲ ظفیر [4] ولنا اقالہ اذا فاتہ الامساک بالمعروف من باب القاضی مناب موجب التسریح بالاحسان (البحر الرائق کتاب الطلاق ص۳۲۵ ج۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

زید سے زید کی بی بی کے بارہ میں مذاق کیا، زید نے مذاقاً تین دفعہ یہ کہدیا کہ طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی، مولوی عبداللہ ٹونکی نے فتویٰ دیا کہ طلاق واقع نہیں ہوئی دوسرے ایک مولوی نے فتویٰ دیا کہ طلاق واقع ہوگئی، لیکن رجوع کر سکتے ہو، چنانچہ زید نے رجوع کرلیا، اور جس وقت زید نے لفظ طلاق کہا تھا، اس کی نیت طلاق کی نہیں بلکہ مذاقاً کہا تھا۔ اور زید نے مشکوٰۃ کے ترجمہ کو دیکھا، اس میں لکھا ہے کہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تین بار کہنے سے ایک بار سمجھا جاتا تھا، اس لئے رجوع جائز ہے، اور یہی حال حضرت عمر فاروق اعظمؓ کے زمانہ تک رہا، آیا شرعاً رجوع کرنا زید کو صورت مسئولہ میں جائز ہے۔

الجواب: - چونکہ پہلے سے ذکر زید کی زوجہ ہی کا تھا، لہذا الفاظ مذکورہ سے زید کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہوگئی، اور صریح الفاظ میں نیت کی ضرورت نہیں ہے اور اضافت صریح کی بھی حاجت نہیں ہے[۱] بلکہ قرائن سے واضح ہے کہ زید اپنی زوجہ ہی کی نسبت کہہ رہا ہے کہ طلاق دی الخ اور تین بار لفظ طلاق کہہ کر رجوع کرنا درست نہیں ہے، اور نکاح بدون حلالہ کے جائز نہیں، کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره[۲] اور اجماع صحابہ اس پر ہوگیا ہے کہ مطلقہ ثلثہ سے اگرچہ بلفظ واحد ہو، بدون حلالہ نکاح درست نہیں[۳]، فقط۔

---

[۱] ويقع بما اى بجملة الالفاظ وما بمعناها من الصريح الخ فلا فرق بين عالم وجاهل (درمختار) ولا يلزم كون الاضافة صريحة فى كلامه (رد المحتار باب الصريح ص۵۹ ج۳) والحاصل ان قولهم الصريح لا يحتاج الى النية (البحر الرائق كتاب الطلاق ص۳۴ ج۳ ظفير

[۲] سورة البقرة ۲۳۰. ظفير [۳] والبدعى ثلاث متفرقة وكذا بكلمة واحدة فى الاولى (الى) بمذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم عن ائمة المسلمين انه يقع ثلاث (الى) وقد ثبت النقل عن اكثرهم صريحا بايقاع الثلث ولم يظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال (رد المحتار كتاب الطلاق ص۲۴۴ ج۳) وان كان الطلاق ثلثا فى الحرة وثنتين فى الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها (عالمگيرى مصرى ص۴۷۳ ج۱) ظفير

Maktaba Tul Ishaat.com

بخار کی بدہوشی میں طلاق دینے سے طلاق ہوگی یا نہیں

سوال (۲۰):- ایک شخص کی نسبت محلہ والے یہ دعوے کر رہے ہیں کہ دو تین برس ہو چکے کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دیدی ہے، پھر اس مطلقہ کو گھر میں رکھ کر بود و باش کر رہا ہے اور وہ شخص بہت دنوں سے بیمار تھا، طلاق کے وقت بھی اس کو بخار لاحق تھا، بعض شاہد یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ طلاق دینے کے وقت بخار کی شدت سے کانپ رہا تھا، دوسرے روز جب اس سے پوچھا گیا کہ تم نے کیوں طلاق دی تو جواب دیا کہ میں نے کیا کہا اور کیا کیا مجھے کچھ بھی معلوم نہیں میں بخار کی وجہ سے بدہوش ہو گیا تھا، اب قول اس کا معتبر ہوگا یا نہیں، سوال یہ ہے کہ تین برس تک شہادت نہ دینا اور طلاق کو ظاہر نہ کرنا بلکہ اس کی ساتھ موا کلمت و مشارت کرتے رہنا، اب طلاق کو ثابت کرتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- ویجب الاداء بلا طلب لو الشهادة في حقوق الله تعالیٰ وسق آخر شاهد الحسبة شهادته بلا عذر فسق فترد کطلاق امرأة[1]

اس سے معلوم ہوا کہ گواہان طلاق کا بلا عذر تاخیر شہادت کرنا موجب فسق و ردّ شہادت ہے، لہذا اس صورت میں گواہوں کی گواہی معتبر نہ ہوگی، اور شوہر جب کہ منکر ہے طلاق سے یا یہ کہتا ہے کہ مجھ کو یاد نہیں ہے تو اس صورت میں طلاق ثابت نہ ہوگی[2]۔

حالت حیض کی طلاق واقع ہوتی ہے اور رجعت کر سکتا ہے بلکہ واجب ہے

سوال (۲۱):- اگر کسے زوجہ خود را در حالت حیض طلاق دہد واقع شود یا نہ و رجوع تواند کرد یا نہ

الجواب:- طلاقش واقع شود و رجعتش واجب است، اگر ایک دو

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الشهادات ص۵۱۴ ج۴ - ظفیر

[2] لا یقع طلاق المولی علی امرأة عبده ولا المجنون والمعتق المغمی علیه والمدهوش طلاق النائم الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۴۲ ج۳ و ص۲۴۶ ج۳ ولا یقع طلاق الصبی وان یعقل والمجنون والنائم والمبرسم والمغمی علیه والمدهوش مکذا فی فتح القدیر والعالمگیری مصری ص۳۶۷ ج۱ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق دادہ است و در طلقات ثلثہ آں زن مغلظہ می شود، بدوں حلالہ نکاح باو جائز نیست، در مختار میں ہے، او واحدۃ فی حیض موطوۃ لزوجب رجعتھا علی الاصح فیہ ای فی الحیض رفعاً للمعصیۃ[1] اھ

باپ نے طلاق نامہ لکھا بیٹے نے دستخط کیا کیا حکم ہے

سوال (۲۲):- شخصے بر پسر خود خشم گرفتہ گفت کہ زوجہ خود را طلاق بدہ یا باوے برجائے دیگر برو پسر گفت کہ شما طلاق نامہ نوشتہ طلاق دہند، پدر طلاق نامہ نوشتہ پسرے داد کہ برو دستخط کن، پسر طلاق نامہ خواندہ بر آں دستخط کرد، واز زبان ہیچ نگفت بعد چند روز پسری گوید کہ من جبراً اکراہاً بر طلاق نامہ دستخط کردہ بودم۔

الجواب:- دریں صورت طلاق واقع شود کہ طلاق مکرہ ہم واقع است کذا فی الدر المختار[2] وفی الحدیث ثلاث جدھن جد وھزلھن جد[3] الحدیث (لیکن صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہ ہوئی، اس لئے اکراہ اور زبردستی زبان سے کہلوا دینے سے تو طلاق واقع ہوتی ہے، زبردستی لکھوانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی ہے، فقہاء نے صراحت کی ہے وفی البحر ان المراد الاکراہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق لان الکتابۃ اقیمت مقام العبارۃ باعتبار الحاجۃ ولا حاجۃ ھنا کذا فی الخانیہ دیکھئے رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۹ ج۲ ظفیر۔)۔

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۷۶ ج۲ ظفیر۔ [2] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل اھ ولو عبدا او مکرھا فان طلاقہ صحیح ای طلاق المکرہ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۹ ج۲ ظفیر۔ [3] مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص۲۸۴۔ آگے ان تین کی صراحت ہے النکاح والطلاق والرجعۃ (ایضاً) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بلا اجازت بیوی کہیں چلی جائے تو اس کو طلاق دینا کیسا ہے

سوال (۲۳):- ایک عورت بلا اجازت اپنے شوہر کے اپنے بہنوئی کے ساتھ چلی گئی تو شوہر کو طلاق دینا واجب ہے یا نہ۔

الجواب:- طلاق دینا واجب نہیں، لیکن اگر طلاق دے گا واقع ہو جاوے گی[1]

عورت نے کہا کہ میں نے شوہر سے قطع تعلق کر لیا میں اس کی بہن وہ میرا بھائی اس کا کیا حکم ہے

سوال (۲۴):- مطیع اللہ خاں اور ان کی زوجہ زمرد بیگم دس بارہ برس سے خانگی معاملات پر ناچاقی ہو کر مسماۃ والدین کے گھر رہنے لگی، مطیع اللہ خاں اس کو لینے اور رضامند کرنے کی غرض سے گئے، مگر مسماۃ رضامند نہیں ہوئی، اور یہ کہا کہ آج کے دن سے ہم نے اپنا تعلق مطیع اللہ خاں سے قطع کر دیا، آج سے میں ان کی بہن وہ میرے بھائی ہیں، آیا عورت کو یہ حق ہے کہ وہ مرد کو چھوڑ دے اور تعلق قطع کر دے اور عورت اس صورت میں مہر پانے کی مستحق ہے یا نہیں۔

الجواب:- عورت کو یہ اختیار نہیں ہے کہ باختیار خود اپنا تعلق زوجیت اپنے شوہر سے منقطع کر لیوے، طلاق دینے اور قطع تعلق کرنے کا اختیار شرعاً شوہر کو ہے کما ورد "الطلاق لمن اخذ الساق" رواہ ابن ماجۃ[2] پس قول عورت کا لغو ہے، اس سے قطع تعلق نہیں ہوا اور طلاق واقع نہیں ہوئی، اور مہر مؤجل کا مطالبہ عورت بعد طلاق یا موت کے کر سکتی ہے، اور ابھی چونکہ طلاق واقع نہیں ہوئی اور زوجین زندہ ہیں تو عورت مطالبہ ادائے مہر مؤجل کا نہیں کر سکتی[3]۔ فقط

---

[1] وھو مفادہ ان لو اشہر بمعاشرۃ من لا تصلی (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۲۷۲ ج ۲) لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ (ایضاً فصل فی المحرمات ص ۲۰۲ ج ۲) ظفیر [2] سنن ابن ماجہ باب طلاق العبد ص ۱۵۱، اس کے الفاظ یہ ہیں انما الطلاق لمن اخذ بالساق۔ ظفیر [3] الاتا جیل فی الطلاق او موت (درمختار) فالمختار انہ لا یطالب بالمہر المؤجل الی الطلاق (رد المحتار باب المہر ص ۲۹۳ ج ۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

خدا کی قسم اس کو کبھی نہیں رکھوں گا کہنے سے طلاق نہیں پڑی

سوال (۲۵):- زید نے اپنی منکوحہ کو مار پیٹ کر گھر سے نکال دیا اور یہ الفاظ کہے تجھ کو خدا کی قسم اس عورت کو میں کبھی نہیں رکھوں گا، چنانچہ عرصہ چار سال کا ہو گیا کہ نان و نفقہ نہیں دیا، تو زید کے ایسے صاف الفاظ ہوتے ہوئے بھی کیا اس کی نیت بابت طلاق دریافت کی جاوے گی یا کیا؟

الجواب:- اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی اور نیت کے دریافت کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ صیغہ استقبال میں اگر صریح الفاظ طلاق کے ساتھ بھی تکلم کرلے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی مثلاً اگر یوں کہے کہ خدا کی قسم میں تجھ کو یا اس کو طلاق دیدوں گا، تو اس سے بھی طلاق نہیں پڑتی، کذا فی العالمگیریہ[۱]

والدین کے کہنے سے نکاح کرلیا مگر پسند نہیں اب طلاق دے سکتا ہے یا نہیں

سوال (۲۶):- ماں باپ نے لڑکے کا نکاح کیا اور لڑکا ناراض ہے کہ یہاں نہ کرو، اب ان دونوں میں ناراضی رہتی ہے، اب اگر یہ طلاق دیوے تو کچھ مواخذہ تو نہیں۔؟

الجواب:- بہتر یہ ہے کہ ماں باپ کی اطاعت کرے طلاق نہ دے[۲]، لیکن اگر موافقت کی کوئی صورت نہ ہو تو طلاق دینا جائز ہے کچھ مواخذہ اس میں نہیں ہوگا[۳]۔

زبردستی نکال دینے کی وجہ عورت اپنے باپ کے گھر آجائے تو یہ طلاق کی وجہ نہیں ہو سکتی

سوال (۲۷):- اگر کوئی شخص اپنی بیٹے کی بیوی کو مار کر باہر نکال دے اور جہاں وہ

---

[۱] بخلاف قولہ کنہ لانہ استقبال ولم یکن تحقیقا بالتشکیک وفی المحیط لو قال بالعربیۃ اطلق او یکون طلاقا الا اذا غلب استعمالہ للحال فیکون طلاقا عالمگیری مصری ج۱ ص۳۷۳ ظفیر

[۲] عن ابی الدرداء قال اوصانی خلیلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتسع لا تشرک باللہ شیئا وان قطعوک او حرقوک بالنار واطع والدیک وان امراک ان تخرج من دنیاک فاخرج لہما (الادب المفرد باب یبر والدیہ مالم یکن معصیۃ) ظفیر

[۳] ای ایقاع الطلاق وقیل الاصح حظرہ الا لحاجۃ (درمختار) لما فیہ من کفران نعمۃ النکاح (رد المحتار کتاب النکاح ج۲ ص۲۷۴) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

رہتی ہو، وہاں تالا لگا دے اور عورت مذکور والدین کے مکان پر آجائے تو یہ عورت قابل طلاق ہے یا نہیں بوجہ نکلنے کے، اور نکاح سے باہر ہو جاتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- جب کہ بہ مجبوری باہر نکلی اور اپنے والدین کے گھر گئی تو اس وجہ سے وہ عورت نافرمان اور ناشزہ شرعاً نہیں ہوئی، لہٰذا اس وجہ سے وہ مستحق طلاق کی نہیں ہے[1] اور اس نکلنے کی وجہ سے اس پر طلاق واقع نہیں ہوگی[2]۔ فقط

ایک طلاق کے بعد دوسری تیسری طلاق کب دی جائے

سوال (۲۸):- بار اول طلاق دینے کے بعد دوسری و تیسری طلاق دینے کے لئے کتنے وقفہ کی ضرورت ہے

الجواب:- زوجہ مدخولہ کے لئے طریقہ طلاق سنی کا یعنی موافق سنت کے یہ ہے کہ اس کو تین طلاق تین طہر میں دیجاویں، لیکن اگر ایک دفعہ میں تین طلاق دیدے گا تب بھی تینوں طلاق واقع ہو جاویں گی، اور اس طرح طلاق دینے والا مرتکب فعل خلاف سنت کا ہوگا[3]۔ فقط۔

---

[1] فتجب (ای النفقۃ) الزوجۃ علی زوجہا او لو ھی فی بیت ابیھا اذا لم یطالبھا الزوج بالنقلۃ بہ یفتی وکذا اذا طالبھا ولم تمتنع (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب النفقۃ ص۵۹۹ ج۲) اس سے معلوم ہوا کہ جب اس نے خود نکال دیا تو عورت کا کوئی گناہ نہیں وہ بے قصور ہے لہٰذا بلا کسی وجہ کے طلاق منع ہے (لاصحہ حظرہ ای منعہ الا لحاجۃ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۶۵۰ ج۲) ظفیر [2] الطلاق شرعاً رفع قید النکاح الخ بلفظ مخصوص ھو ما یشتمل علی الطلاق (درمختار) ای علی مادۃ ط ل ق، ثم صریحا او کنایۃ الخ (رد المحتار کتاب الطلاق ص۶۵۰ ج۲) ظفیر [3] اما الطلاق السنی فی العدد والوقت فنوعان حسن واحسن فالاحسن ان یطلق امرأتہ واحدۃ رجعیۃ فی طہر لم یجامعھا فیہ ثم یترکھا حتی تنقضی عدتھا والحسن ان یطلقھا واحدۃ فی طہر لم یجامعھا فیہ ثم فی طہر آخر اخری ثم فی طہر آخر اخری واما البدعی ان یطلقھا ثلاثا فی طہر واحد بکلمۃ واحدۃ او بکلمات متفرقۃ الخ فاذا فعل ذلک وقع الطلاق وعصی (ھندیہ صیار عالمگیری مصری کتاب الطلاق ص۳۰۲ ج۱ و ص۳۰۳ ج۱) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بیمار کی طلاق بھی واقع ہوتی ہے

سوال (۲۹):- ایک شخص مریض نے کسی وجہ سے اپنی زوجہ کو گواہوں کے روبرو تین طلاق دیدی تو یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں، دوبارہ اس کو رکھ سکتا ہے یا نہ۔

الجواب:- اس صورت میں تین طلاق واقع ہوگئی[۱] اور بدون حلالہ کے شوہر اول اس عورت مطلقہ کو نکاح میں نہیں لاسکتا[۲]۔ فقط

غصہ میں بلا نیت کہا تم کو سو طلاقیں تو کیا حکم ہے

سوال (۳۰):- ایک شخص نے تکرار میں اپنی زوجہ کو کہا کہ میں نے تم کو سو طلاقیں دی، اب وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے غصہ کی حالت میں بلا نیت طلاق یہ الفاظ کہے تھے تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- صریح طلاق میں نیت کی ضرورت نہیں ہے، بدون نیت کے طلاق واقع ہوجاتی ہے[۳] اور غصہ کی حالت میں طلاق واقع ہوجاتی ہے بلکہ ظاہر ہے کہ اکثر غصہ ہی سبب طلاق دینے کا ہوتا ہے، اور بعض کنایات میں فقہاء کا حالت غضب کو قرینہ وقوع طلاق کا بلا نیت کے کرنا اس کی دلیل کافی ہے، اور شامی میں غایہ حنبلیہ سے نقل کرکے لکھا ہے ویقع طلاق من غضب خلافا لابن القیم وھذا الموافق عندنا[۴]۔ فقط

---

[۱] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبدا او مکرھا او مریضا الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۵۹ ج۲ ظفیر [۲] وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بھا ثم یطلقھا او یموت عنھا کذا فی الھدایہ ولا فرق فی ذلک بین کون المطلقۃ مدخولا بھا او غیر مدخول بھا کذا فی فتح القدیر فی تغییری مصری باب الرجعۃ ص۲۵۰ ج۳ ظفیر [۳] لان الصریح لا یحتاج الی النیۃ رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ص۲۵۹ ج۲ ظفیر [۴] رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۵۸ تحت مطلب فی طلاق المدھوش۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

بلا وجہ طلاق دینا کیسا ہے

سوال (۳۱):- ایک شخص کی شادی نو برس کی عمر میں ہوئی اور فقیری و گوشہ نشینی کی غرض سے اپنی عورت سے مباشرت کرکے ۱۰ برس کی عمر میں طلاق دیدی، عورت میں نہ کچھ عیب ہے نہ دھبہ لگا ہے تو وہ شخص گنہگار ہے یا نہیں اور اس کی فقیری پر طلاق کا کیا اثر پڑے گا، اور بذریعہ خط اور تنہائی میں طلاق کا کیا حکم ہے۔

الجواب:- اگر بلا کسی وجہ کے بھی طلاق دیوے تو گنہ نہیں ہے، البتہ بلا کسی وجہ کے طلاق دینا بہتر نہیں ہے، درمختار میں ہے وایقاعہ مباح عند العامۃ لاطلاق الآیات[۱] اس پر شامی نے نقل کیا ہے، لاطلاق قولہ تعالیٰ فطلقوھن لعدتھن لاجناح علیکم ان طلقتم النساء۔ ولانہ صلی اللہ علیہ وسلم طلق حفصۃ لاالی بیۃ ولاکبرو کذا فعلہ الصحابۃ[۲] اور پس معلوم ہوا کہ صورت مذکورہ میں اگر شوہر نے بعد بالغ ہونے کے طلاق دی ہے تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی اور طلاق دینے والا مرتکب کسی گنہ کا نہیں ہوا، اور اس کی فقیری میں اس وجہ سے کوئی فرق نہیں آیا، اور خط کے ذریعہ سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے[۳]، اور تنہائی میں طلاق دینے سے بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے، اگرچہ سوائے شوہر کے کسی کو خبر نہ ہو، فقط

حالت حیض میں کہا طلاق، طلاق، طلاق اس کے بعد رکھ سکتا ہے یا نہیں،

سوال (۳۲):- ایک شخص نے اپنی بیوی سے بحالت حیض جھگڑے کے وقت یہ کہا کہ تجھ کو طلاق، طلاق، طلاق، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں، شوہر پھر اس کو رکھ سکتا ہے یا نہیں، اور عدت کب سے شمار ہوگی۔

---

[۱] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۵۶ ج۲۔ ظفیر [۲] رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۵۶ ج۲۔ ظفیر [۳] کتب الطلاق ان مستبینا علی نحو لوح وقع ان نوی وقیل مطلقا (درمختار) المراد بہ فی الموضعین نوی اولم ینو (رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۵۶ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: - اس عورت پر اس صورت میں تین طلاق واقع ہوگئی اور حالت حیض میں طلاق واقع ہوجاتی ہے، اگرچہ بُرا ہے مگر طلاق ہوگئی[1]، اور وہ بائنہ مغلظہ ہوگئی، بدون حلالہ کے وہ عورت شوہر سابق کے لئے حلال نہ ہوگی[2] اور عدت طلاق کی وقت طلاق دینے سے شمار ہوگی[3] فقط۔

استفہام اور جھوٹی خبر سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۳۳): - استفہام اور خبر کاذب سے طلاق واقع ہوجاتی ہے یا نہیں، مثلاً کسی نے ایک شخص سے کہا کیا تم نے اپنی زوجہ کو طلاق دی ہے، اس نے کہا ہاں دی ہے۔

الجواب: - استفہام کے جواب میں یہ کہنے سے کہ ہاں دی ہے یا جھوٹ کہدینے سے کہ ہاں دی ہے، طلاق واقع ہوجاتی ہے، کذا فی الشامی[4]۔ فقط۔

فقد دو گواہی سے طلاق کا حکم کرنا درست ہے

سوال (۳۴): - ایک لڑکی کی شادی عرصہ چھ سات سال کا گذر چکا کسی جگہ ہوئی تھی، یہ لڑکی اپنے خاوند کے یہاں ایک مرتبہ جاکر دوبارہ نہیں گئی، نہ اس کے خاوند نے اس کو طلاق دی تھی۔ اب لڑکی کے والد نے اس کا نکاح دوسری جگہ لائق کی وجہ سے کردیا ہے، یہاں پر مولانا مولوی شمس الدین نے جس کے یہاں اب نکاح ہوا ہے اسی کے رشتہ داروں کی تین شہادت لیکر

---

[1] والبدعی ثلاث متفرقۃ (وکذا بکلمۃ واحدۃ) فی طہر واحد او فی حیض موطوأۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۷۰ ج۲ ظفیر [2] وینکح مبانتہ بما دون الثلاث فی العدۃ وبعدہا بالاجماع لاینکح مطلقۃ من نکاح صحیح نافذ بہا ای بالثلاث حتی یطلہا غیر الزوج بنکاح نافذ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص۳۲۰ ج۲ وص۳۲۱ ج۲ ظفیر [3] یلزم المرأۃ بعد زوال النکاح (عالمگیری معروف بالفتاوی ص۴۷۹ ج۱) ظفیر [4] لو اقر بالطلاق کاذبا او ہازلا وقع قضاء لا دیانۃ (رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۷۹ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

نکاح جائز کر دیا ہے، یعنی دو چچا حقیقی اور ایک پھوپھا حقیقی کی شہادت لے کر نکاح جائز کر دیا ہے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اگر دو گواہ طلاق کے معتبر و ثقہ ہیں تو عدت طلاق کی جو کہ حائضہ کے لئے تین حیض ہیں پوری کر کے دوسرا نکاح اس عورت مطلقہ کا درست ہے، چچا اور پھوپھا کی شہادت معتبر و مقبول ہوتی ہے[1]۔ فقط

پسند نہ ہونے کی صورت میں بیوی کو طلاق دے سکتا ہے یا نہیں

سوال (۳۵):۔ اگر مرد عورت کو نہ چاہے، اگر عورت مرد کو جھوٹ الزام لگا دے، جس سے مرد کو نقصان ہوا ہو، اور مرد بدنام ہوتا ہو، مرد کی کچھ خطا نہ ہو، ایسی صورت میں طلاق دیوے یا نہ دیوے؟

الجواب:۔ طلاق دیدیوے تو درست ہے[2]، لیکن بہتر یہ ہے کہ طلاق نہ دے اور تصور اس کا معاف کرے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حیض و نفاس کی حالت میں بھی طلاق ہو جاتی ہے

سوال (۳۶):۔ اگر کسی نے بحالت حیض یا نفاس اپنی عورت کو ایک طلاق یا تین طلاق دے دی تو واقع ہوں گی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق ہو جاتی ہے، لیکن ایسی حالت میں طلاق بدعت و مکروہ ہے، اور اگر طلاق ثلاثہ نہ ہوں تو رجعت کرنا اس میں لازم ہے[3]، مگر تین طلاق کے بعد رجعت کی کوئی صورت نہیں ہے۔ اور بدون حلالہ کے دوبارہ اس مطلقہ ثلثہ کو شوہر اول نکاح میں نہیں لا سکتا[4]۔

---

[1] یعمل بقولهما الرجل لاخیه وعمه لانعدام التهمة الخ (ہدایہ ص۱۶۲)

[2] وفی غایة البیان یستحب طلاقها اذا کانت سلیطة مؤذیة (البحر الرائق کتاب الطلاق ص۲۵۲ ظفیر) [3] وطلاق المدخولة حائضا بدعی فیراجعها ویطلقها فی طهر ان شاء (البحر الرائق کتاب الطلاق ص۲۵۲ ظفیر) [4] وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرة او ثنتین فی الامة لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره نکاحا صحیحا ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها (عالمگیری مصری کتاب الطلاق باب الرجعة ص۴۷۰ ظفیر)

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق میں طا کی جگہ تا، یا قاف کی جگہ کاف نکل جائے تو کیا حکم ہے

سوال (۳۷):- طلاق کے لفظوں میں حروف ط، ت، ق، ک کی بھی امتیاز ہوتی ہے بتلایئے۔

الجواب:- اس میں کچھ فرق نہیں سب الفاظ سے طلاق واقع ہوجاتی ہے[1]

کیا طلاق کے وقت دو گواہ ہونے ضروری ہیں تنہائی میں طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۳۸):- کیا طلاق دیتے وقت گواہوں کا ہونا ضروری ہے یا ایسا بھی دے سکتا ہے۔

الجواب:- ضروری نہیں ہے طلاق تنہائی میں دینے سے بھی واقع ہوجاتی ہے[2]، گواہوں کا ہونا ثبوت طلاق عند القاضی کیلئے بوقت انکار شوہر ضروری ہے۔

تیرہ سالہ لڑکے کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۳۹):- لڑکا کس وقت بالغ ہوتا ہے، اگر ۱۳ سال کا لڑکا اپنی منکوحہ کو طلاق دیدے تو معتبر ہوگا یا نہیں۔

الجواب:- اگر کوئی علامت بلوغ کی مثل احتلام وغیرہ لڑکے میں ظاہر نہ ہو تو فتویٰ اس پر ہے کہ پندرہ برس کی عمر پوری ہونے پر وہ بالغ شمار ہوگا کذا فی الدر المختار[3]، پس جس لڑکے میں کوئی علامت بلوغ کی نہ ہو، اور وہ تیرہ برس کا ہو

---

[1] یقع الطلاق بای لغۃ کانت الالفاظ وما بمعناھا من الصریح وھو مشتمل نحو طلاغ وتلاغ وطلاك وتلاث او طـ ل ق او طلا بالشین بلا فرق بین عالم وجاھل وان قال تعمدت تخویفا لم یصدق قضاء (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ص ۵۹۰ ج ۲ و ص ۵۹۱ ج ۲) ظفیر [2] ذھب جمھور الفقھاء من السلف والخلف الی ان الطلاق یقع بدون اشھاد لان الطلاق من حقوق الرجل ولا یحتاج الی بینۃ کی لا یضاع حقہ ولم یرد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن الصحابۃ ما یدل علی مشروعیۃ الاشھاد قال اللہ تعالی یا ایھا الذین آمنوا اذا نکحتم المومنات ثم طلقتموھن وقال اللہ تعالی اذا طلقتم النساء فبلغن اجلھن فامسکوھن بمعروف او فارقوھن بمعروف ظفیر [3] بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال الا فان لم یوجد فیھما شیئ فحتی یتم لکل منھما خمس عشرۃ سنۃ بہ یفتی (الدر المختار علی ھامش رد المحتار فصل بلوغ الغلام ص ۵۹۲ ج ۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

تو اس کی طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی، کذا فی کتب الفقہ۔[1]

لکھا کہ مہر کا معافی نامہ بھیجدو تو میں طلاق لکھ کر بھیجتا ہوں عورت نے بھیجدیا شوہر کا جواب نہیں آیا تو کیا حکم ہے

سوال (۴۰۷۴):- زید ہندہ کو اس کے میکہ میں چھوڑ کر ملایا ٹاپو چلا گیا، جس کو عرصہ زائد نو سال سے ہوتا ہے، اور اس دوران میں ہندہ کی کچھ خبر نان ونفقہ وغیرہ کی نہ لی، اب زید نے بذریعہ خط ہندہ کو اطلاع دی کہ اگر ہندہ بذریعہ خط اپنا مہر بخش کر اور دو گواہان سے دستخط ثبت کرا کر میرے پاس بھیجدے تو میں ہندہ کو طلاق لکھ کر بھیجتا ہوں، چنانچہ ہندہ نے ایسا ہی کیا جس کو عرصہ دو ماہ سے زائد ہوا، مگر اب تک زید نے کوئی جواب ہندہ کو نہیں دیا تو ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- زید نے جو کچھ خط میں لکھا ہے، اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر ہندہ مہر کی معافی لکھ بھیجے گی تو میں طلاق لکھ بھیجوں گا، پس یہ وعدہ ہوا زید کی طرف سے طلاق دینے کا مہر کی معافی پر ہے پس زید کو چاہئے کہ موافق اپنے وعدہ کے طلاق دیدیوے اور لکھ بھیجے، لیکن جب تک زید طلاق نہ دے گا، اس وقت تک طلاق واقع نہ ہوگی اور نہ مہر معاف ہوگا، کیونکہ معافی مہر کی طلاق دینے پر معلق ہے بالعرض بدون طلاق دینے زید کے طلاق واقع نہ ہوگی، زید کو پھر لکھا جائے کہ وہ کچھ جواب دیدیوے۔ فقط

بیماری کی حالت میں تین مرتبہ کہا کہ طلاق دی، کیا اب ساتھ رہنے کی کوئی صورت ہے

سوال (۴۱):- زید نے بحالت غضب و بیماری تب ولرزہ اپنی زوجہ کو تین مرتبہ بہ تکرار یہ الفاظ کہے کہ میں نے تجھ کو طلاق دی، آیا زید کی زوجہ کسی طرح اس کے نکاح میں

---

[1] ولا یقع طلاق الصبی والمجنون والنائم (ہدایہ کتاب الطلاق ص۳۲۳ ج۲) ظفیر [2] ولیس منہ اطلقک بصیغۃ المضارع الا اذا غلب استعمالہ فی الحال کما فی فتح القدیر (البحر الرائق باب الصریح ص۳۲۳ ج۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

رہ سکتی ہے یا نہیں ۔

الجواب:۱- اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی[1] بدون حلالہ کے زید اس سے دوبارہ نکاح نہیں کرسکتا، اور کیفیت حلالہ کی یہ ہے کہ عورت مطلقہ بعد گذرنے عدت طلاق کے جو کہ حائضہ کے لئے تین حیض ہیں، دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ شوہر ثانی بعد وطی وصحبت کے طلاق دیوے پھر اس کی عدت بھی گذر جاوے، اس وقت شوہر اول اس سے نکاح کرسکتا ہے کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[2] الآیہ فقط ۔

ایک جلہ میں تین طلاق ہماجماع ہے یا نہیں اور واقع ہوتی ہے یا نہیں

سوال(۴۲):- طلاق ثلاثہ جملۃً واحدۃً پر اجماع ہے یا نہیں جو شخص اجماع کی مخالفت کرے اس پر شرعاً کیا حکم ہے، غصہ میں جو عوام الناس اکثر تین طلاق دیتے ہیں واقع ہوتی ہے یا نہ

الجواب:- اس پر اجماع ہے اور مخالف اور منکر اس اجماع کا گمراہ ہے فتح القدیر میں اس اجماعی مسئلہ کو لکھ کر لکھا ہے فماذا بعد الحق الا الضلال[3]۔

---

[1] یقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبدا او مکرھا او مریضا (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۶۷۸ ج۲) ویقع طلاق من غضب خلافا لابن القیم (رد المحتار کتاب الطلاق ص۶۷۸ ج۲) ظفیر [2] وان کان الطلاق ثلثا فی الحرۃ لم تحل حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بھا ثم یطلقھا او یموت (عالمگیری مصری باب الرجعۃ ص۱۱۳ ج۱) ظفیر [3] سورۃ البقرۃ رکوع ۲۹-۳۰ ظفیر [4] والبدعی ثلث متفرقۃ وکذا بکلمۃ واحدۃ بالاولی اذا ذھب جمھور الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم من ائمۃ المسلمین انہ یقع ثلثا اذ قد ثبت النقل عن اکثرھم صریحا بایقاع الثلاث ولم یظھر لھم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال ومن ھذا قلنا لو حکم حاکم بانھا واحدۃ لم ینفذ حکمہ لانہ لا یسوغ الاجتھاد فیہ (رد المحتار کتاب ص۶۷۶ ج۲ و ص۶۷۸ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق دیتے وقت کہتا ہے کہ مدہوش تھا مگر ظاہری علامتوں سے ایسا نہیں معلوم ہوتا کیا حکم ہے

سوال (۴۳):- کسی نے حالت غضب میں طلاق دی دو شاہد نے گواہی دی، لیکن ظاہری علامتوں سے اس کا مدہوش ہونا معلوم نہیں ہوتا، لیکن وہ دعوی مدہوش ہونے کا کرتا ہے، ایسی حالت میں اس کا قول معتبر ہوگا یا شاہدوں کا۔

الجواب:- جب کہ ظاہری علامت سے اس کا مدہوش ہونا معلوم نہیں ہوتا تو قاضی اس کے قول کا اعتبار نہ کرے گا، لیکن اگر وہ خود سمجھتا اور جانتا ہے کہ میں مدہوش تھا اور کچھ خبر نہ تھی تو دیانۃً طلاق واقع نہ ہوگی[۱]۔

طلاق غضبان

سوال (۴۴):- غضبان کے ظاہری اقوال وافعال میں جب مجنونیت پائی جاوے تب وہ مدہوش کہلا سکتا ہے، یہ حق ہے یا نہیں، یا صرف اس کے قول کی تصدیق کی جاوے گی۔

الجواب:- جب کہ اس کے ظاہری اقوال وافعال نے اس کا مدہوش ومجنون ہونا معلوم ہو تو ظاہر ہے کہ اس کی طلاق کے وقوع کا حکم نہ ہوگا اور جب کہ ایسا نہ ہو تو اگر وہ مدہوش ہونے کا مدعی ہو تو قول اس کا معتبر ہوگا ورنہ نہیں کذا فی الشامی[۲]۔

---

[۱] لایقع طلاق المولی علی امرأۃ عبدہ والمجنون والصبی والمعتوہ والمغمی علیہ والمدہوش والنائم لانتفاء الارادۃ (درمختار) علی ثلثۃ اقسام احدھا ان یحصل لہ مبادی الغضب بحیث لا یتغیر عقلہ ویعلم ما یقول ویقصدہ وھذا لا اشکال فیہ (ای نفذ طلاقہ) الثانی ان یبلغ النھایۃ فلا یعلم ما یقول ولا یریدہ فھذا لا ریب انہ لا ینفذ شئی (ای لا یقع طلاقہ) (ردالمحتار کتاب الطلاق ص۲۹۵ ج۲ ظفیر) [۲] قلت للحافظ ابن القیم الحنبلی رسالۃ فی طلاق الغضبان قال فیھا انہ علی ثلثۃ اقسام احدھا ان یحصل لہ مبادی الغضب بحیث لا یتغیر عقلہ ویعلم ما یقول ویقصدہ وھذا لا اشکال فیہ الثانی ان یبلغ النھایۃ فلا یعلم ما یقول ولا یریدہ فھذا لا ریب انہ لا ینفذ شئی من اقوالہ الثالث من توسط بین المرتبتین بحیث لم یصر کالمجنون فھذا محل النظر والادلۃ تدل علی عدم نفوذ اقوالہ ام لکن اشار فی الغایۃ الی مخالفۃ الثالث حیث قال یقع طلاق من غضب خلافا لابن القیم وھذا ھو الموافق عندنا لما مر (ردالمحتار کتاب الطلاق ص۲۹۵ ج۲ ظفیر)

Maktaba Tul Ishaat.com

غضب کے درجے اور اس حالت میں طلاق

سوال (۴۵):- غضب کے تین درجہ ہیں، مبادی، متوسط، نہایت، اول کے دو درجوں میں وقوع طلاق کا فتویٰ دینا صحیح اور حق ہے یا نہ۔

الجواب:- حنفیہ کا مذہب ایسا ہی معلوم ہوتا ہے اور علامہ شامی نے اس میں کچھ بحث کی ہے اور پھر اس پر اشکال بھی پیش کیا ہے اور جواب بھی دیا ہے جو خالی اشکال سے نہیں[1] ہے۔

کم عقل کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں

سوال (۴۶):- ایک شخص بات چیت عقلمندوں کی سی کرتا ہے اور کپڑے وغیرہ بھی اچھے پہنتا ہے، لیکن معاملات میں بہت نقصان اٹھاتا ہے، مثلاً پندرہ کی چیز پانچ میں فروخت کر دیتا ہے، اور اگر کوئی کہے کہ بیوی کو طلاق دیدو، تو تعجب نہیں کہ ایسا بھی کرے اور لالچ میں طلاق دیدے، اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب:- یہ شخص مجنون نہیں ہے جس کی طلاق واقع نہ ہو، بلکہ طلاق ایسے کی واقع ہو جاتی[2] ہے، فقط

---

[1] لکن اشار فی الغایۃ الی مخالفۃ الثالث حیث قال ویقع طلاق من غضب خلافا لابن القیم (ایضا) اس سے پہلے حاشیہ کی تفصیل سے معلوم ہوا کہ غصہ کے مبادی میں بھی طلاق واقع ہوتی ہے اور متوسط میں بھی، البتہ درجہ نہایت میں نہیں واقع ہوتی۔ ظفیر

[2] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبدا او ہازلا او سفیہا خفیف العقل (درمختار) وشرح السفہ فی اللغۃ الخفۃ وفی اصطلاح الفقہاء خفۃ تبعث الانسان علی العمل فی مالہ بخلاف مقتضی العقل (ردالمحتار کتاب الطلاق ص۵۸۲ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

تیرہ، چودہ سال کے لڑکے کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں

سوال (۴۷۱):- ایک لڑکے کا عرصہ آٹھ نو سال سے ایک لڑکی سے نکاح کیا ہوا ہے، لڑکے کی عمر تخمیناً تیرہ، چودہ سال ہے، اور لڑکی کی عمر بیس پچیس برس ہے، لڑکی جوان کا سخت خطرہ ہے، لہٰذا سب فریق متفق ہیں کہ ان میں جدائی کی جاوے، اور لڑکے کا نکاح اس کی زوجہ کی بہن سے کردیا جاوے اور لڑکی منکوحہ کو طلاق دلا کر کسی دوسری جگہ ہم عمر کے ساتھ اس کا نکاح کردیا جاوے، شرعاً لڑکا طلاق دے سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- شرعاً عمر بلوغ کی پندرہ سال ہیں، اگر اس سے پہلے کوئی علامت بلوغ کی مثلاً انزال و احتلام لڑکے میں ظاہر نہ ہو تو پندرہ سال پورے ہونے پر وہ بالغ ہوگا اور اسی وقت اس کی طلاق واقع ہوسکتی ہے، اس سے پہلے اس کی طلاق واقع نہ ہوگی، کما صرح بہ الفقہاء من ان طلاق الصبی غیر واقع[1] در مختار وغیرہ وفی الحدیث رفع القلم عن ثلثۃ وعد صلی اللہ علیہ وسلم منہم الصبی[2] اور نابالغ کی طرف سے اس کا ولی بھی طلاق نہیں دے سکتا، نہ باپ دادا نہ کوئی دوسرا ولی عصبہ لحدیث ابن ماجہ انما الطلاق لمن اخذ الساق درمختار[3] پس جب تک کہ وہ لڑکا بالغ ہوکر طلاق نہ دیدیوے، اس وقت تک دوسرا نکاح اس لڑکی منکوحہ بالغہ کا درست نہ ہوگا، لیکن یہ سب اس وقت ہے کہ اس نابالغ کا نکاح اس کے ولی جائز نے کیا ہو، اور اگر غیر ولی نے اس کا نکاح کیا ہے تو وہ ولی کی اجازت پر موقوف ہے، اور اگر ولی نہ ہو تو باطل ہے، پھر طلاق کی ضرورت نہیں، فقط

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب ج۳ ص۲۳۹ ظفیر [2] مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص۲۸۲۔ ظفیر [3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ج۳ ص۲۳۹۔ سنن ابن ماجہ ص۱۵۱۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

جبراً طلاق دلانے سے پڑتی ہے یا نہیں

سوال (۴۸):- ایک شخص نے ایک بیوہ سے نکاح کرلیا تھا مگر اس کے خسر نے جبراً طلاق دلادی تو طلاق پڑگئی یا نہیں، وہ دونوں پھر اسی نکاح میں رہ سکتے ہیں یا نہیں، اور رجوع کریں یا دوسرے مرد سے نکاح کرانے کی ضرورت ہوگی۔

الجواب:- اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ جبراً طلاق دلوانے سے بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے[۱]، لیکن اگر ایک طلاق دی ہے تو عدت کے اندر بلا نکاح کے وہ شخص اپنی زوجہ مطلقہ کو رجوع کرسکتا ہے[۲]، اور اگر عدت گذر چکی ہے تو نکاح جدید کے ساتھ لوٹا سکتا ہے، حلالہ کی ضرورت نہیں ہے[۳]، فقط۔

زبان سے کہتے ہی طلاق ہوگئی تحریر ضروری نہیں

سوال (۴۹):- زید نے ہندہ کو تین اشخاص کے روبرو دو مرتبہ طلاق دی مگر مولوی صاحب نے فرمایا کہ طلاق تحریر ہوگی، اور وہ اولیٰ متصور ہوگی، عدت تاریخ تحریر سے شروع ہوگی، چنانچہ زید نے تحریر طلاق بھی لکھ دی، ایک حیض گذر جانے کے بعد زید نے دوسرا طلاق نامہ لکھ کر روانہ کردیا، اس کے بعد ہندہ کے بھائی نے تجدید نکاح کرنے پر مجبور کیا تو زید نے کہا کہ مقررہ طلاق سے زائد ہوچکی ہے، اب کوئی گنجائش نہیں ہے، بغیر حلالہ کے جائز نہیں ہوسکتا، مگر مولوی صاحب نے تاریخ تحریر سے طلاق اولیٰ وثانی کا اعتبار

---

[۱] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبدا او مکرها فان طلاقه ای المکره صحیح (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۴۹ ج۲) ظفیر [۲] اذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یراجعها فی عدتها رضیت بذلک او لم ترض (هدایه باب الرجعة ص۳۶۲ ج۲) ظفیر [۳] واذا کان الطلاق بائنا دون الثلث فله ان یتزوجها فی العدة وبعد انقضائها لان حل المحلیة باقی لان زواله معلق بالطلقة الثالثة فینعدم قبله (هدایه. باب الرجعة ص۳۶۹ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کر کے تجدید نکاح کی رائے دی اسی بناء پر تجدید نکاح ہوگئی، زبانی طلاق دینے کی تاریخ سے طلاق عائد ہوگی اور عدت شروع ہوگی یا تاریخ تحریر سے، اور یہ تجدید نکاح درست ہوئی یا نہیں، کیا ان میں تفریق کرادی جاوے۔

الجواب:- اس صورت میں طلاق اسی وقت ہوگئی تھی، جس وقت زید نے زبانی دو مرتبہ طلاق دی تھی، یہ قول غلط ہے کہ بدون تحریر طلاق کا اعتبار نہیں ہوتا بلکہ زبانی طلاق شریعت میں معتبر[1] ہے اور عدت بھی اسی وقت سے شروع ہوجاتی ہے جس وقت زید نے زبانی طلاق دی تھی[2]، پھر ایک حیض کے بعد جو زید نے دوسرا طلاق نامہ لکھ کر روانہ کردیا، اس سے غرض زید کی انشاء طلاق جدید تھی تو زید کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہوگئی، پھر بدون حلالہ کے زید سے اُس عورت کا نکاح صحیح نہیں ہوا... تفریق اور علیحدگی کرادی جائے، جیسا کہ خود زید کے قول سے ثابت ہے اور باوجود تصریح زید کے کہ مقررہ طلاق سے زائد ہوچکی ہے، مولوی صاحب کا تجدید نکاح کرانا اور اس کی اجازت دینا سخت غلطی[3] ہے، البتہ اگر زید کہتا کہ دوسرے طلاق نامہ میں جو طلاق لکھی گئی ہے اس سے اسی سابق دو طلاق کی خبر دینا مقصود ہے، انشاء طلاق جدید مراد نہیں ہے تو پھر حکم تجدید نکاح بلاحلالہ کے صحیح ہوگا، مگر جب کہ خود زید کے قول سے انشاء طلاق جدید ثابت ہے تو پھر کسی تاویل کی گنجائش نہیں ہے، کذا فی عامۃ کتب الفقہ۔

---

[1] ویقع طلاق کل زوج اذا کان عاقلا بالغا (ھدایہ کتاب الطلاق ص۳۳۹ ج۲) فالصریح قولہ انت طالق و مطلقۃ وطلقتک فھذا یقع بہ الطلاق الرجعی ولا یفتقر الی النیۃ لانہ صریح فیہ لغلبۃ الاستعمال (ھدایہ باب ایقاع الطلاق ص۳۲۹ ج۲) ظفیر

[2] العدۃ ھی انتظار مدۃ معلومۃ یلزم المرأۃ بعد زوال النکاح (عالمگیری مصری ص۵۲۹ ج۱) ظفیر

[3] وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بھا ثم یطلقھا او یموت (عالمگیری مصری ص۵۰۱ ج۱) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

مجھے کہا گیا کہ لکھنے سے طلاق نہیں ہوتی لہذا میں نے طلاق نامہ لکھ دیا کیا حکم ہے

سوال (۵۰):- میں نے اپنی منکوحہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ نکاح کر لیا۔ مگر میری منکوحہ باوجود اس کے میرے انتظار میں بیٹھی رہی، آخر لوگوں کے کہنے سننے سے نکاح کی تیاری ہوئی مگر عین موقع پر اس کے والد نے کہا کہ پہلی زوجہ کو طلاق دیدو، مجھے نہایت رنج ہوا۔ اور صاف انکار کر دیا۔ ایک روز ایک مولوی نے کہا کہ تم کاغذ لکھ دو تو ان کی زبان بند ہو، اور وقت گذر جائے گا، اور صرف لکھنے سے طلاق نہیں ہوتی جب تک زبان سے نہ کہی جاوے، مولوی کے کہنے پر مجھے یقین ہوا کہ صرف لکھنے سے طلاق نہیں ہوگی چنانچہ مولوی مضمون بتلاتا تھا اور میں لکھتا تھا، لفظ سہ طلاق کا بھی لکھوایا اور زوجہ کا نام وغیرہ بھی لکھا گیا۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- طلاق جس طرح زبان سے کہنے سے واقع ہوتی ہے لکھنے سے بھی ہو جاتی ہے، پس جب کہ اس مولوی نے باقاعدہ آپ کے قلم سے طلاق نامہ لکھوایا اور آپ نے لکھا تو آپ کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی۔ اس مولوی نے آپ کو دھوکہ دیا چنانچہ اس کی تحقیق شامی میں ہے کہ کتابت سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے[۱] اور حدیث شریف میں آیا ہے ثلث جدھن جد وھزلھن جد الحدیث[۲] اس سے معلوم ہوا کہ ہنسی اور مذاق سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور بلا نیت بھی صریح طلاق واقع ہو جاتی ہے[۳]، فقط۔

---

[۱] کتب الطلاق ان مستبینا علی غیر لوح وقع ان نوی وقیل مطلقا (درمختار) ثم المرسومۃ لا تخلو اما ان ارسل الطلاق بان کتب اما بعد فانت طالق فکما کتب ھذا یقع الطلاق وتلزمھا العدۃ من وقت الکتابۃ (رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ۳/۲۴۵) ظفیر

[۲] مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص۲۸۴ - ظفیر

[۳] ولا یفتقر الی النیۃ لانہ صریح فیہ لغلبۃ الاستعمال (ھدایہ باب ایقاع الطلاق ۲/۳۵۴) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق نامہ کا مضمون لکھوا کر نقل کرنے سے طلاق ہوگئی

سوال (۵۱):- زید سے زید کے بھائی نے کہا کہ اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق دیدو، زید نے انکار کیا، بھائی نے ناراضی ظاہر کی، زید نے بھائی کی ناراضگی دور کرنے کے لئے یہ کہا کہ آپ طلاق نامہ کا مضمون بنا دیں میں نقل کردوں، چنانچہ زید نے نقل کر دیا اور زبان سے نہیں کہا، ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں زید کے زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی کیونکہ صریح لفظ طلاق میں نیت کی ضرورت نہیں ہے اور دوسرے شخص کو کہنے سے کہ تو طلاق نامہ لکھ لے میں اس کی نقل کردوں گا، اس سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، حدیث شریف میں ہے ثلث جدھن جد وھزلھن جد الحدیث[۱] اور شامی میں ہے ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارًا بالطلاق وان لم یکتب[۲] ص۲۲۹ جلد ثانی شامی۔ فقط۔

بیوی نے شوہر سے کہا تو میرا باپ ہے اور میں تیری بیٹی اس کہنے سے طلاق نہیں ہوئی

سوال (۵۲):- ایک شخص شراب خوار جب شراب پی کر گھر میں آیا اور اپنی زوجہ سے سختی کی تو اس کی زوجہ نے یہ کہا کہ تو میرا باپ ہے اور میں تیری بیٹی تو اس کہنے سے اس پر طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں عورت مذکورہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ صورت کے اس کہنے سے کہ تو میرا باپ ہے اور میں تیری بیٹی ہوں، طلاق نہیں ہوئی اور کچھ گناہ اس میں نہیں ہے، لیکن آئندہ ایسا لفظ نہ کہے[۳]۔ فقط۔

---

[۱] مشکوٰۃ المصابیح باب الخلع والطلاق ص۲۸۴۔ ظفیر [۲] ردالمحتار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ج۲ ص۲۵۹۔ ظفیر۔ [۳] طلاق کا حق شوہر کو ہے بیوی کو نہیں، اس لئے بیوی کا اس طرح کا کوئی جملہ بھی اثر نہیں رکھتا، جس سے طلاق کا شبہ ہو سکتا ہے۔ باقی ایسا کہنا بدزبانی ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ولی کی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے

سوال (۵۳):- زید نابالغ کا نکاح اس کے ولی نے قریشہ نابالغہ سے کیا اور چند روز بعد کسی وجہ سے کہ ابھی تک دونوں نابالغ ہیں زید کے ولی نے قریشہ کو طلاق دیدی، یہ طلاق جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- یہ طلاق نہیں ہوئی[۱]

بارہ سالہ لڑکے کی طلاق کا کیا حکم ہے

سوال (۵۴):- ۱۲ سالہ لڑکے نے اپنی عورت کو طلاق دی ہے، علامت بلوغ انزال وغیرہ کوئی ظاہر نہیں تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- بارہ سال کی عمر کا لڑکا جس کو علامت بلوغ انزال وغیرہ کچھ نہ ہو، وہ شرعاً نابالغ ہے، اس کی طلاق واقع نہیں ہوئی کما فی الحدیث رفع القلم عن ثلثۃ الحدیث[۲] وھکذا فی الدر المختار[۳] والشامی۔ فقط۔

جذام والی بیوی کو دباؤ کی وجہ سے طلاق دینا کیسا ہے

سوال (۵۵):- زید کی عورت کو جذام ہوگیا ہے محلہ والے اس سے نفرت کرتے ہیں، اور زید پر دباؤ ڈالتے ہیں کہ عورت کو طلاق دیدے اور اس کے ہاتھ کا کھانا پسند نہیں کرتے، یہ جائز ہے یا نہ۔

---

[۱] ولا یقع طلاق المولی علی عبدہ لحدیث ابن ماجہ انما الطلاق لمن اخذ بالساق الدر مختار کنایۃ عن ملک المتعۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۵۵ ج۲) ظفیر۔ [۲] پوری حدیث اس طرح ہے عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع القلم عن ثلثۃ عن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یبلغ وعن المعتوہ حتی یعقل رواہ الترمذی وغیرہ (مشکوۃ باب الخلع والطلاق ص۲۸۳) ظفیر

[۳] لا یقع طلاق المولی علی عبدہ الا والمجنون والصبی ولو مراھقا او اجازہ بعد البلوغ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۵۵ ج۲ و ص۲۸۶ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:۔ عورت کے جذامی ہونے سے نکاح فسخ نہیں ہوتا، اور محلہ والے جبراً شوہر سے طلاق نہیں دلوا سکتے اور محلہ والوں کو اس عورت کے نکالنے کا حق نہیں ہے، البتہ اس سے علیحدہ رہیں اور کھانا اس کے ہاتھ کا نہ کھاویں یہ درست ہے۔ لیکن شوہر کو طلاق دینے پر مجبور نہیں کر سکتے اور نہ شوہر کے ذمہ طلاق دینا اس کا ضروری ہے البتہ اس سے احتیاط رکھنا چاہیے اور کھانا وغیرہ اس کے ہاتھ کا پکا ہوا نہ کھانا چاہیے اور توکلاً علی اللہ اگر کھالیوے تو کچھ ممانعت نہیں ہے۔ الغرض یہ امر شوہر کی طبیعت پر موقوف ہے جس طرف اس کی طبیعت راغب ہو وہ امر کرے، شریعت کسی امر پر اس کو مجبور نہیں کرتی۔

زبردستی طلاق لے لی تو ہوئی یا نہیں

سوال (۵۶):۔ زید اپنے سسر بکر کے پاس دار جلنگ رہتا تھا، عرصہ چار ماہ کا ہوا، اپنے وطن کو بایں وجہ چلا آیا کہ اس کے سسر بکر اور اس کے لڑکے دونوں نے انواع اقسام کی دھمکی جان دے کر محض ایک سادہ کاغذ پر زید سے دستخط کرا کر انگوٹھ لگوالیا ہے اور طلاق دلوادی، ایسی حالت میں زید کا طلاق دینا صحیح ہوا یا نہیں، اور بکر کا طلاق لینا اپنی لڑکی بالغ کی جانب سے شرعاً جائز ہوا یا نہ۔

الجواب:۔ اگر زید کو مجبور کر کے زبردستی اس سے لفظ طلاق کا کہلا لیا ہے اور اس نے مجبور ہو کر اپنی زوجہ کو طلاق دیدی ہے، تب تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی، اب کچھ نہیں ہو سکتا، کیونکہ مکرہ کی طلاق بھی عند الحنفیہ واقع ہو جاتی ہے[1] اور اگر زید نے زبان سے طلاق نہیں دی محض سادہ کاغذ پر زید سے دستخط اور انگوٹھ کرا لیا ہے۔ اور پھر اس کاغذ پر کسی سے طلاق لکھوالی ہے تو اس صورت میں

[1] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبدا او مکرہا فافت طلاق صحیح (درمختار) ای طلاق المکرہ صحیح (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۲۷۵ ج ۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

جبر سے طلاق دینے سے بھی ہوجاتی ہے | **سوال** (۵۷):- ایک شخص کی شادی ایک عورت سے ہوئی، دین مہر پانسو روپیہ ایک اشرفی قرار پایا، اس عورت کے دین مہر میں اس کے شوہر نے اپنا مکان اور اپنی کاشتکاری جو دین مہر کی قیمت کا تھا لکھ دیا، اور اس سے چار پانچ لڑکے بھی ہوئے، اس کے بعد اس کی ماں اپنے گھر لے گئی، جب اس کا شوہر رخصتی کے لئے گیا تو لڑکی نہیں آئی، اور دین مہر کا دعوی کر دیا، لڑکی کے وکلاء نے شوہر کے وکلاء سے ظاہر کیا کہ طلاق دلا دیجائے، اور ہم دین مہر معاف کرا دیتے ہیں، شوہر کو یہ منظور نہ تھا، مگر وکلاء نے اس کو زبردستی دبا کر صلحنامہ پر دستخط کرا دیئے اور اس نے اپنی زبان سے طلاق نہیں دی، دوسرے دن عورت اجلاس پر گئی اور پیشکار نے صلحنامہ پڑھ کر سنا دیا، اور اس نے کچھ نہیں کہا، اس صورت میں عورت مطلقہ ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- حنفیہ کے نزدیک جبر و اکراہ سے بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے اور استدلال اس کا اس حدیث سے ہے ثلث جدھن جد وھزلھن جد الحدیث[1]، لیکن اگر شوہر زبان سے طلاق دے اور دوسرے لوگ طلاق نامہ لکھ کر جبراً اس کے دستخط کرالیں، اور اس کو اقرار اس کا نہ ہو کہ یہ طلاق نامہ میں نے

---

[1] وفی البحر ان المراد الاکراہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق لان الکتابۃ اقیمت مقام العبارۃ باعتبار الحاجۃ ولا حاجۃ ھنا کذا فی الخانیۃ (رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۷۹ ج۲) ظفیر۔ [2] مشکوۃ المصابیح باب الخلع والطلاق ص۲۸۲۔ ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو مکرھا فان طلاقہ ای المکرہ صحیح لانہ اقدام علی الطلاق (رد المحتار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۷۹ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

لکھوایا ہے تو پھر طلاق واقع نہیں ہوئی، درمختار میں ہے ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل الزوج ولو عبدا او مکرھا فان طلاقہ صحیح لانہ اقرارہ بالطلاق قولہ لانہ اقرارہ بالطلاق، وفی البحر ان المراد الاکراہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق[1] اشامی

نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوئی اور نہ اس کی شادی اس کی چھوٹی بہن سے درست ہوئی

سوال (۵۸):- ایک لڑکے نابالغ کا نکاح ایک لڑکی سے ہوا، لڑکی بالغ ہوگئی، اور لڑکا ہنوز نابالغ ہے اور اس کے باپ کا انتقال ہوگیا ہے، لڑکی کے والدین نے لڑکے کو بلاکر اس سے طلاق لے لی، اور چھوٹی لڑکی کا نکاح اس سے کردیا، یہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوئی[2]، اور اس زوجہ کی چھوٹی بہن سے نکاح بھی نہیں ہوا[3]۔ فقط۔

لفظ تلاخ کے ساتھ طلاق دی تو ہوئی یا نہیں

سوال (۵۹):- ایک شخص نے بحالت غصہ شدید اپنی زوجہ کو کہا تلاخ دی میں نے تلاخ دی تلاخ اس صورت میں وہ عورت کو رکھ سکتا ہے یا۔

الجواب:- اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی[4]، بدون

---

[1] دیکھئے ردالمحتار کتاب الطلاق ص۵۹۰ ج۲، ظفیر [2] لانہ یقع طلاق الصبی والمجنون والنائم لقولہ علیہ السلام کل طلاق جائز الا طلاق الصبی والمجنون ولان الاھلیۃ بالعقل المیزوم عدیم العقل والنائم عدیم الاختیار (ھدایہ کتاب الطلاق ص۳۳۴ ج۲) ظفیر [3] قرآن میں حرمت علیکم امھاتکم جہاں آیا ہے وہیں یہ بھی ہے وان تجمعوا بین الاختین (النساء رکوع ۴) جب پہلی بہن نکاح میں باقی رہی تو دوسری سے نکاح صحیح ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ظفیر [4] ویقع بما ای بمدۃ الالفاظ وما بمعناھا من الصریح ویدخل نحو طلاغ وتلاغ وطلاق وتلاق وطلاق باش بلا فرق بین عالم وجاھل (درمختار) وقال فی البحر ومنہ الالفاظ المصحفۃ وھی خمسۃ فزاد علی ما ھنا تلاق وزاد فی النھر ابدال القاف لاما قال ط وینبغی ان یقال ان فی الکلمۃ اما طا او تا واللام اما قاف او عین او غین او کاف او لام واثنان فی خمسۃ عشر وتسعۃ منھا مصحفۃ (ردالمحتار کتاب الطلاق باب الصریح ص۵۹۰ و ص۵۹۱ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

حلال کے وہ اس عورت سے دوبارہ نکاح نہیں کرسکتا۔ فقط

سترہ سالہ لڑکے کی طلاق درست ہے

سوال (۶۰):- تقریباً ۱۷ سال کی عمر کا لڑکا اگر اپنی زوجہ کو طلاق دیوے تو صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:- پندرہ برس کی عمر میں شرعاً حکم بلوغ کا ہوجاتا ہے اور اسی پر فتوی ہے، کذا فی الدر المختار، پس سولہ سترہ برس کی عمر میں اگر شوہر طلاق دیوے گا تو واقع ہوجاوے گی[۱]۔ فقط۔

اس کہنے سے طلاق نہیں ہوئی کہ تجھ کو نہیں رکھوں گا

سوال (۶۱):- اگر کوئی شخص اپنی عورت سے کہے میں تجھ کو نہیں رکھوں گا، تو طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی[۲]۔ فقط۔

میرا اور اس عورت (بیوی) کا نکاح سالم نہیں رہا کہنے سے طلاق نہیں ہوئی

سوال (۶۲):- اگر کوئی اپنی عورت کے بارے میں کسی دوسرے شخص سے مخاطب ہوکر کہے کہ میرا اور اس عورت کا نکاح سالم نہیں ہوا تو کیا دوبارہ نکاح کی ضرورت ہے اگر بغیر دوبارہ نکاح کے تبستر ہوگیا تو کیا حکم ہے۔

الجواب:- جب کہ نکاح پہلے ہوچکا ہے تو اس کہنے سے طلاق نہیں ہوئی[۳]۔ اور دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں ہے، اور مقاربت درست ہے۔

---

[۱] وبلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال لهن لم يوجد فيهم حتى فحتى يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به يفتى (الدر المختار على هامش رد المحتار فصل فى بلوغ الغلام ص۱۳۲ ج۵) ويقع طلاق كل زوج بالغ عاقل (ايضاً كتاب الطلاق ص۲۵۹ ج۵) ظفير

[۲] اس میں کوئی لفظ طلاق کے معنی کا نہیں، دوسرے صیغہ مستقبل کا ہے اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ ظفیر

[۳] یہ جملہ باب الکنایات سے نہیں ہے ۱۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

بیوی کا نام صغریٰ بنت پانچو تھا اور کہا کہ ہاجرہ بنت چھدا کو طلاق دی تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۶۳):- ایک شخص نے دوسرا نکاح کیا، بایں طور کہ اس منکوحہ کا نام پیدائشی صغریٰ بی بنت پانچو ہے اور بلا نام لے کر پکاری جاتی ہے، چنانچہ نکاح کے وقت صغریٰ بی بنت چھدا سوتیلے باپ کا نام لیا گیا تھا، زوجہ اولیٰ کے باپ اور اپنے بھائی کے دباؤ سے نادم نے زوجہ ثانیہ کو طلاق دی، بایں طور کہ منکوحہ کا ایک تیسرا نام جو نہ پیدائشی ہے نہ پکارا جاتا ہے، ہاجرہ بنت چھدا کہہ کر طلاق دیدی، اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی یا نہیں۔

الجواب:- درمختار میں ہے غلط وکیلها بالنکاح فی اسم ابیها بغیر حضورها لم یصح وکذا لو غلط فی اسم بنته الا اذا کانت حاضرة واشار الیها فیصح[1] اس سے معلوم ہوا کہ اگر لڑکی مجلس نکاح میں حاضر نہ ہو اور گواہان و وکیل اس کی طرف اشارہ نہ کریں تو پھر باپ کا نام غلط لینے سے یا اس لڑکی کا نام غلط لینے سے نکاح نہیں ہوتا، لہٰذا صورت مسئولہ میں نہ نکاح صحیح ہوا، اور نہ طلاق واقع ہوئی۔ فقط۔

بلا طلاق چھوڑ دینے سے طلاق نہیں ہوتی

سوال (۶۴):- زنے خود را از خانہ خود بسبب تنازع و تکرار بیروں می کند، عرصہ دوازدہ سال بداں منقضی می شود، نہ او را خرچ نان و نفقہ می دہد و نہ باوے جمع آید، نہ طلاق دہد، لیکن بزعم خود زن خود را مطلقہ می پندارد، دریں صورت شرعاً چہ حکم است۔

الجواب:- بدون طلاق دادن او را مطلقہ پنداشتن معتبر نخواہد شد، باید کہ او را طلاق دہد، بعد طلاق و گذشتن عدت نکاح ثانی می تواں کرد و نکاح اول فسخ خواہد شد، ہنوز نکاحش باقی است، از اخراج و عدم ادائے نفقہ طلاق

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص۲۷۲ ج۲ - ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

واقع نمی شود، ومطلقہ پنداشتن اورا لغو است[1]۔ البتہ اگر بوقت اخراج بنیت طلاق اورا گفتہ است کہ برو واز خانہ بدر شو، یا غیر آں از الفاظ کنایہ و نیت طلاق کردہ است طلاق واقع شود۔

سوال (۶۵): حالت نشہ میں تین طلاق دی تو کیا حکم ہے | زید کا نکاح نشہ کی حالت میں قاضی نے پڑھادیا، بعد دو برس کے نشہ کی حالت میں ایک جلسہ میں تین طلاق دیدی، بعد نشہ زائل ہونے کے نہایت افسوس کر کے اپنے گناہ سے توبہ کی، اب دوبارہ ان کا عقد جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: حالت نشہ میں اگر شوہر اپنی زوجہ کو طلاق دیوے تو طلاق واقع ہوجاتی ہے جیسا کہ درمختار میں ہے ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو تقدیرا لیدخل السکران ولو عبدا او مکرھا ادھازلا او سفیھا او سکران درمختار ملخصا قولہ لیدخل السکران فانہ فی حکم العاقل زجرا لہ فلا منافاۃ بین قولہ عاقل وقولہ الآتی او سکران[2] انتہی شامی۔ پس اگر شوہر نے تین طلاق دی ہیں تو بلا حلالہ کے مطلقہ ثلثہ کا نکاح اس سے نہیں ہو سکتا قال اللہ تعالیٰ فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[3] الآیۃ اور طریق حلالہ

---

[1] اس لئے کہ نہ صریح طلاق کا لفظ کہا اور نہ کنایہ کا کوئی لفظ صرف نہ لانا طلاق نہیں ہے ۱۲ ظفیر

[2] رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۵۹ ج۲۔ قولہ سکران السکر سرور یزیل العقل فلا یعرف بہ اسماء من الارض وقالوا بل یغلب علی العقل فیھذی فی کلامہ الاوبین فی التحریر حتمہ انہ ان کان سکرہ بطریق محرم لا یبطل تکلیفہ فتلزمہ الاحکام وتصح عباراتہ من الطلاق والعتاق والبیع والاقرار وتزویج الصغار من کفوء والاقراض والاستقراض لان العقل قائم انتہی (رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۵۹ ج۲) ظفیر۔

[3] سورۃ البقرہ رکوع ۲۹۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کا یہ ہے کہ وہ عورت بعد گذرنے عدت کے جو کہ تین حیض ہیں (اس عورت کے لئے جس کو حیض آتا ہو، اور تین ماہ ہیں، اس کے لئے جس کو حیض نہ آتا ہو) دوسرے شخص سے نکاح کرے اور وہ شخص بعد وطی کے طلاق دیوے، اور اس کی عدت گذر جاوے اس وقت شوہر اول نکاح کر سکتا ہے[1] فقط۔

زبردستی طلاق اضافی دلوائی تو ہوئی یا نہیں

سوال (۶۶):- زید نے عمر سے بطور اکراہ طلاق اضافی کہلا دی، آیا کوئی صورت حلت نکاح کی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- اکراہ سے طلاق کہہ دینے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے[2]، اور طلاق اضافی بھی عقد بطریق تعلیق صحیح ہے، مثلاً یہ کہے کلما تزوجت امرأۃ فہی طالق تو جس وقت کسی عورت سے نکاح کرے گا۔ اس پر طلاق واقع ہو جاوے گی[3] کذا فی الدر المختار[4]۔ فقط۔

پندرہ سال لڑکے کی طلاق واقع ہو جاتی ہے

سوال (۶۷):- لڑکا ۲۱ مارچ ۱۹۰۶ء کو تولد ہوا ہے، اب ہم لوگوں نے حساب کیا ہے، پورے پندرہ برس ہوتے ہیں۔

---

[1] وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا و یدخل بہا ثم یطلقہا او یموت (عالمگیری مصری ص۴۷۰ ج۱) ظفیر [2] وقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبدا او مکرہا فان طلاقہ ای المکرہ صحیح (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۷۹ ج۲) ظفیر [3] اذا اضاف الطلاق ای النکاح وقع عقیب النکاح نحو ان یقول لامرأۃ ان تزوجتک فانت طالق وکل امرأۃ اتزوجہا فہی طالق الخ واذا اضافہ الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا مثل ان یقول لامرأتہ ان دخلت الدار فانت طالق (عالمگیری مصری فصل فی تعلیق الطلاق ص۴۷۵ ج۱) ظفیر۔ [4] یعنی الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ص۶۷۲ ج۲۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اس کی طلاق جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر قمری حساب سے پورے پندرہ برس کی عمر پوری ہوجاوے تو وہ لڑکا شرعاً بالغ ہے، اس کی طلاق واقع ہوجاتی ہے[1]، اور تاریخ وسن ولادت عیسوی سے جو آپ نے ۲۱ مارچ ۱۹۰۵ء لکھی اس کے حساب سے ۱۹۱۹ء کی ۳۱ مارچ تک چودہ سال عیسوی ہوئی اور اکتوبر ۱۹۱۹ء کی ۲۱ تک چودہ برس سات ماہ پورے ہوں گے، اور سنہ قمری کے حساب سے ایک سال میں دس دن کا فرق ہوتا ہے، پس جنتری میں حساب دیکھ لیا جاوے کہ ۲۱ مارچ ۱۹۰۵ء کو قمری کونسا مہینہ اور کیا تاریخ تھی اس سے حساب لگ جاوے گا، فقط

کوئی دل میں طلاق دے زبان پر نہ لائے تو کیا حکم ہے

سوال (۶۸):۔ زید کے دل میں وساوس اس قسم کے آتے ہیں کہ اپنی زوجہ کو طلاق دیدوں گا۔ یا دیدی، خلاصہ یہ ہے کہ کلام نفسی میں اگر کوئی شخص طلاق دے اور الفاظ طلاق زبان سے نہ نکلیں تو طلاق پڑجائے گی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس سے کچھ نہیں ہوتا یعنی طلاق واقع نہیں ہوتی[2]۔

---

[1] بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال فان لم یوجد فیهما شئ فحتی یتم خمس عشرة سنة به۔ (رد المحتار فصل فی بلوغ الغلام ص۲۹۴ ج۵) ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۷۹ ج۲) ظفیر۔

[2] وا هن الشرع انما یتعارفون الاشهر والسنین بالاهلة فاذا اطلقوا السنة انصرف الی ذلک ثم یصرحوا بخلافه فتح (رد المحتار باب العنین وغیره ص۲۹۳ ج۵) ظفیر

[3] ان الله تجاوز عن امتی ما وسوست به صدورها ما لم تعمل به او تتکلم به رواه الشیخان (مشکوة باب الوسوسة ص۲۰) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

تھانہ میں جو عمر لکھی ہوئی ہو اس کے حساب سے پندرہ سال پوری ہو جائے تو طلاق واقع ہو گئی

سوال (۶۹):- یک طفل است علامت بلوغ از احتلام واحبال وغیرہ در وظاہر نیست وجسم او وقد او قصیر معلوم می شود، عمر او بموجب تحریر چوکیدار علاقہ کہ در تھانہ و دفتر سرکاری می باشد بموجب سن انگریزی عمر او چودہ سال شش ماہ و شش روز می شود، و بموجب سن ہجری عمر او ۱۴ سال ۱۱ ماہ و ۱۷ روز می شود، تحریر چوکیدار در بارہ طلاق معتبر است یا نہ دیگر شہادت وغیرہ سوائے تحریر مذکور بر سن تولد او موجود نیست. بیان فرمایند کہ بعد کامل شدن پندرہ سال سن طفل مذکور بموجب تحریر مذکورہ طلاق او نافذ گفتہ آید یا ثبوت شہادت ضروری است چونکہ شہادت موجود نیست تا ظہور علامت بلوغ توقف کردہ آید یا چگونہ پانزدہ سال مکمل بموجب سن عیسوی کردہ شوند یا بموجب سن ہجری. بعد اتمام پانزدہ سال کامل بموجب تحریر چوکیدار حکم بموجب سنہ ہجری شہادۃ تولد حکم بلوغ او کردہ وطلاق از و گرفتہ منکوحہ او دیگر جا نکاح کند یا نہ۔

الجواب:- در شامی جلد رابع باب کتاب القاضی تصریح وتحقیق ایں امر کردہ کہ تحریرات دفاتر سلاطین وحکام دفتر بیاع وصراف وغیرہ معتبر است للعرف[1]، پس سنہ وتاریخ ولادت اطفال کہ در دفتر سرکار است معتبر ومسلم خواہد شد اگرچہ بذریعہ چوکیدار باشد کہ عرفا ہمیں معتبر ومسلم گردیدہ است وحکام آں را مسلم شمردہ واز اں تاریخ پانزدہ سال عمرش اگر تمام گردیدہ حکم بلوغش حسب

---

[1] یجوز الرجوع فی الحکم الی دواوین من کان قبلہ من الامناء لان مسجل القاضی لا یتذکر عادۃ حیث کان محفوظا عند الامناء (رد المحتار کتاب القضاء ص ۴۲۸ ج ۴) وابن الشحنۃ وابن وھبان جزما بالعمل بدفتر الصراف ونحوہ وقال ان ھذہ العلۃ فی الدفاتر السلطانیۃ اولی لانہا مما خط البیاعۃ والصراف والسمسار فہو حجۃ (اکتاب القاضی ص ۲۰۹ ج ۴) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

تصرتہ فقہاء کردہ خواہد شد، فی الدر المختار، فان لم یوجد فیھما یعتبر ما ذکر فحتی یتم لکل منھما خمس عشرۃ سنۃ بہ یفتی[۱] پانزدہ سال قمری بحساب شہور و سنین اسلامیہ گرفتہ خواہد شد کہ ہمیں حساب معتبر در شرع است[۲] قال اللہ تعالیٰ یسئلونک عن الاھلۃ قل ھی مواقیت للناس[۳]۔ پس طلاق کسے کہ بعمر پانزدہ سال بحساب اہلہ رسیدہ است واقع است، فقط۔

جس نام سے طلاق دی ہے اگر اس نام سے وہ جانی جاتی ہے تو طلاق واقع ہو گئی

سوال (۱۰۰):۔ ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی، چنانچہ عورت اور اس کے باپ کا نام جو بوقت نکاح کہا گیا تھا بوقت طلاق طالق نے وہ نام نہیں لئے بلکہ بخلاف ان دونوں ناموں کے منکوحہ اور اس کے باپ کے دوسرے نام لے کر طلاق دی۔ آیا طلاق ہو گئی یا نہیں۔

الجواب:۔ جو نام اس منکوحہ کا اور اس کے باپ کا لے کر طلاق دی ہے اگر اس نام سے وہ پکاری جاتی ہے اور ارادہ کی جاتی ہے، اگرچہ بوقت نکاح وہ نام نہ لیا گیا ہو تو طلاق اس منکوحہ پر واقع ہو جاوے گی ورنہ طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ نام بدل جانے سے وہ اجنبیہ کے حکم میں آگئی[۴]۔ فقط۔

---

[۱] رد المحتار فصل فی بلوغ الغلام ص۲۴۲ ج۵۔ ظفیر [۲] واصل الشرع انما یتعارفون الاشھر والسنین بالاھلۃ (رد المحتار باب العنین وغیرہ ص۲۱۲ ج۲) ظفیر

[۳] سورۃ البقرۃ۔ رکوع ۲۴۔ ظفیر [۴] ماحصل یہ ہے کہ جب طلاق بیوی کو ہی دی اور وہ اس نام سے جانی پہچانی جاتی ہے جس نام سے طلاق دی ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی، اور اگر ایسا نہیں ہے تو طلاق واقع نہیں ہوگی (جل قال امرأتہ عمرۃ بنت صبیح طالق وامرأتہ عمرۃ بنت حفص ولا نیۃ لہ لا تطلق امرأتہ وان کان صبیح زوج ام امرأتہ وکانت تنسب الیہ وھی فی حجرہ الا الاصل انہ متی وجدت النسبۃ وغیرا اسمھا بغیر ما یقع لان التعریف لا یحصل (البحر الرائق باب الطلاق الصریح ص۲۷۲ ج۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

مجنوں کی طلاق واقع نہیں ہوتی

سوال (۷۱)۱- ایک شخص حالت جنون میں اپنی زوجہ کو تین طلاق دی تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- حالت جنون میں طلاق واقع نہیں ہوتی قال فی الدر المختار وغیرہ لا یقع طلاق المجنون والصبی[1] ۱ فقط۔

شوہر کی نافرمان بیوی کیا نکاح سے باہر ہو جاتی ہے

سوال (۷۲)۱- جو عورت بلا رضامندی اپنے خاوند کے اپنے رشتہ دار کے یہاں سکونت اختیار کرے خاوند کے بار بار آنے پر بھی خاوند کے گھر واپس نہ آوے، مشکوک لوگوں کے سامنے بے پردہ آوے، بلکہ خاوند کے رنج پہنچانے کی نیت سے خاوند کے دشمنوں سے میل ملاپ رکھے، خاوند پر ناجائز تہمت رکھے اور مقابلہ سے پیش آوے، بہر صورت خاوند کی اطاعت سے باہر ہو آیا ایسی عورت نکاح سے باہر ہو چکی یا نہیں۔

الجواب:- ایسی عورت جو خاوند کی نافرمانی کرے، اور اچھے کاموں میں اس کا کہنا نہ مانے اور معصیت کا ارتکاب کرے سخت گنہ گار فاسقہ فاجرہ ہے اور نان ونفقہ اس کا شوہر کے ذمہ سے ساقط ہے، جب تک کہ وہ شوہر کی فرماں برداری نہ کرے گی، اور جہاں وہ رکھے وہاں نہ رہے گی، اس وقت تک اس کا نفقہ نہ ملے گا[2] اور نکاح فسخ نہیں ہوا، وہ عورت بدستور اپنے شوہر کی زوجہ ہے، دوسرا نکاح کسی

---

[1] لا یقع طلاق المولی علی امرأۃ عبدہ ۱ھ والمجنون ۱ھ والصبی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۸۶ ج۲) ظفیر

[2] لا نفقۃ لخارجۃ من بیتہ بغیر حق وھی الناشزۃ (درمختار) ای بالمعنی الشرعی اما فی اللغۃ فھی العاصیۃ علی الزوج المبغضۃ لہ ۱ھ وللزوج ان یمنع امرأتہ عما یوجب خللا فی حقہ (رد المحتار باب النفقہ ص۹۳ ج۲ ومص۵۹۱ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

دوسرے شخص سے نہیں کر سکتی[1]۔ فقط

کیا طلاق پر کچھ مدت گذر جانے تو وہ تمادی ہو جاتی ہے

سوال (۷۳)۱- ایک ملا شخص جس سے ایک مسئلہ طلاق کا پوچھا جاوے اور عرض بھی کر دی جاوے کہ فلاں شخص نے اپنی عورت کو باوجود طلاق دینے کے اپنے پاس رکھ رکھا ہے اور اس سے ہم بستر ہوتا ہے، ملا صاحب ثبوت شہادت لے کر اپنی زبان سے اقرار فرماویں کہ شہادت طلاق معتبر ہے، اور طلاق کا دینا ثابت ہو چکا ہے، مگر چونکہ طلاق دیے ہوئے عرصہ زیادہ گذر چکا ہے، اس واسطے طلاق کی معیاد باقی نہیں رہی جو طلاق چھ سات مہینہ کی معیاد گذرنے کے بعد پوچھی جاوے وہ طلاق ہرگز نہیں پڑتی ہے۔ یعنی اس طلاق کی معیاد گذر چکی ہے، آیا یہ صحیح ہے یا غلط۔

الجواب:- طلاق جس وقت واقع ہو جاتی ہے، پھر اس کی معیاد نہیں ہے کہ اس معیاد کے بعد حکم طلاق کا نہ رہے، یہ غلطی اور جہالت اس ملا کی ہے جو ایسا کہتا ہے، البتہ طلاق رجعی ہو، بائنہ اور مغلظہ نہ ہو تو اس میں عدت کے اندر رجعت بدون نکاح کے درست ہے اور عدت کے بعد نکاح جدید کے ساتھ رجوع کر سکتا ہے[2] اسی

---

[1] طلاق شوہر کے ہاتھ میں ہے یا بعض اوقات فسخ نکاح قاضی کے ہاتھ میں، کہا گیا ہے، بیوی اپنی غلط حرکتوں سے بطور خود نکاح سے باہر نہیں ہو سکتی ہے۔ الطلاق حق من حقوق الزوج لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأۃ سألت زوجہا طلاقا من غیر باس فحرام علیہا رائحۃ الجنۃ رواہ اصحاب السنن (مشکوۃ باب الخلع والطلاق ص۲۸۳) ولان الطلاق لا یکون من النساء (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص۵۳۲ ج۲) ظفیر [2] واذا طلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ رجعیۃ او تطلیقتین فلہ ان یراجعہا فی عدتہا رضیت بذلک او لم ترض لانہا انقطعت الدم من الحیضۃ الثالثۃ بعشرۃ ایام انقطعت الرجعۃ (ہدایہ باب الرجعۃ ص۲۴۴ ج۲) عدت ختم ہونے کے بعد بائنہ ہو جاتی ہے اور بائنہ میں سے کم طلاق کی صورت میں بغیر حلالہ کے نکاح جدید ہو سکتا ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

طرح طلاق بائنہ میں بھی نکاح جدید ہو سکتا ہے[۱]، اور طلاق مغلظ یعنی تین طلاق میں بدون حلالہ کے شوہر اول نکاح نہیں کر سکتا، ہکذا فی کتب[۲] الفقہ۔ فقط

پندرہ سالہ جو ابھی حقیقتاً بالغ نہیں ہوا ہے اس کی طلاق کا کیا حکم ہے،

سوال (۷۴):- ایک لڑکا پندرہ سال کا ہو گیا ہے، مگر بالغ نہیں ہوا ہے، اس کی طلاق جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- جب کہ عمر اس کی پندرہ برس کی پوری ہو گئی ہے تو شرعاً وہ بالغ سمجھا جاتا ہے، اگرچہ احتلام وغیرہ نہ ہوا ہو[۳]، پس اس کی طلاق شرعاً واقع ہو جاوے گی[۴]۔ فقط

چودہ سالہ لڑکے کی طلاق کا کیا حکم ہے

سوال (۷۵):- لڑکے چودہ سالہ غیر محتلم ممیز کی طلاق شرعاً واقع ہو جاتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی اگرچہ وہ مراہق یعنی قریب البلوغ ہو اور ممیز ہو[۵]، اور چودہ سال کی عمر میں شرعاً بلوغ کا حکم نہیں دیا جاتا، جب کہ احتلام وغیرہ علامت بلوغ ظاہر نہ ہو، درمختار میں ہے والصبی ولو مراهقا

---

[۱] وان کان الطلاق بائنا دون الثلث فله ان یتزوجها فی العدة وبعد انقضائها (ایضاً ص۳۶۹ ج۲)، ظفیر [۲] وان دون الطلاق ثلثا فی الحرة لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره نکاحا صحیحا ویدخل بها ثم یطلقها او یموت (ایضاً ص۳۶۹ ج۲)، ظفیر [۳] وبلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال الا فان لم یوجد فیهما شیئ فحتی یتم خمس عشرة سنة به یفتی (رد المحتار فصل فی بلوغ الغلام ص۱۳۲ ج۵)، ظفیر [۴] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۳۵ ج۲)، ظفیر [۵] لا یقع طلاق المولی علی عبده الا والمجنون والصبی ولو مراهقا او اجازه بعد البلوغ (ایضاً ص۵۸۲ ج۲)، ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اور اجازہ بعد البلوغ شامی میں ہے قولہ اور اجازہ بعد البلوغ لانہ حین وقوعہ وقع باطلاً والباطل لا یجاز[1]۔

بیوی سے کہا طلاق دیتا ہوں طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۷۶):- ایک شخص نے اپنی بیوی کو دس آدمیوں کے روبرو یہ الفاظ کہے کہ میں تجھ کو طلاق دیتا ہوں۔ شرعاً طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں طلاق صحیح ہوگئی اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی[2]۔

جبراً طلاق دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۷۷):- زید پر سخت تشدد کیا گیا کہ وہ اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق دیدے، چنانچہ اس نے لکھ دیا کہ بمجبوری میں تین طلاق دیتا ہوں، اور باکراہ یہ ہی الفاظ تلوار کی چھاؤں میں زید سے کہلوائے گئے، کیا ایسی صورت میں عند الشرع طلاق واقع ہوگئی۔

الجواب:- اگر شوہر پر جبر و اکراہ کرکے اور ڈرا دھمکا کر طلاق دلوائی جائے تو طلاق واقع ہوجاتی ہے، جیسا کہ درمختار میں ہے اومکرھا فان طلاقہ صحیح[3] انتہ اور شامی میں بحر سے نقل کیا ہے کہ زبان سے اگر جبراً طلاق دلوائی جاوے تو واقع ہوجاتی ہے، لیکن اگر جبراً طلاق لکھوائی جائے، اور شوہر زبان سے کچھ نہ کہے تو طلاق واقع نہ ہوگی، فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امراتہ فکتب لا تطلق[4] انتہ۔

---

[1] دیکھئے رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۵۶ ج۲۔ ظفیر [2] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبدا اومکرھا انتہ الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۵۹ ج۲ ظفیر [3] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۵۹ ج۲۔ ظفیر [4] رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۵۹ ج۲۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ولی کے دباؤ سے شوہر طلاق دے تو بھی ہو جائے گی

سوال (۷۸):- ایک لڑکے بالغ نے ولی کے تشدد کی وجہ سے اپنی بیوی کو طلاق دیدی تو واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی کما فی الدر المختار ویقع طلاق کل زوج عاقل بالغ ولو مکرہا[1] انتہی ملخصاً فقط

بیوی کا نام بدل کر طلاق دی، نیت طلاق نہیں تھی، دوسرے کو دھوکہ دینا تھا کیا حکم ہے

سوال (۷۹):- بدر الحق نے اپنی زوجہ کو طلاق اس طرح پر دی کہ نواب کی لڑکی سکینہ جو ہماری زوجیت میں ہے، تین طلاق دیا، حالانکہ سکینہ اس کی بیوی نہ تھی، بلکہ اس کی بیوی کا نام حبیبہ ہے، اور نیت طلاق دینے کی نہ تھی اور یہ حیلہ اس لئے کیا کہ بدر الحق دوسری شادی کر رہا تھا، اس بناء پر لوگوں نے کہا کہ تم پہلی بیوی کو طلاق دیدو، لہذا اس نے اس حیلے سے طلاق دی، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں بدر الحق کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوئی وہ بدستور اس کی منکوحہ ہے، کتب فقہ میں تصریح ہے کہ تغیر اسم کی صورت میں نسبت الی الاب کچھ مفید نہیں ہے، کیونکہ جب اس نے نام بدل دیا تو اس تبدیلی نام سے وہ ایک اجنبی عورت سمجھی جاوے گی، اور باپ کی طرف جو نسبت کی گئی ہے وہ غلط ہے اور بے معنی ہے علی الخصوص ایسی حالت میں کہ ایقاع طلاق کی نیت بھی نہ ہو، نقل صاحب البحر عن المحیط وفی المحیط الاصل انہ متی وجدت النسبۃ وغیر اسمہا بغیرہ لا یقع لان التعریف لا یحصل بالتسمیۃ متی بدل اسمہا لان بذلک الاسم تکون امرأۃ اجنبیۃ بحر الرائق[2] جلد ۳ وفی العالمگیریۃ عن الذخیرہ ولو قال امرأتہ

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۳ ص ۲۳۵ ظفیر۔ [2] البحر الرائق باب الطلاق المصریۃ ج ۳ ص ۲۳۵ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الحبشية طالق ولا نية له في طلاق امرأته وامرأته ليست بحبشية لا يقع عليهما وعلى هذا اذا سمى بغير اسمها ولا نية له في طلاق امرأته[1]۔ عالمگیریہ جلد ۲۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

تمت

دوسری شادی کیلئے دھوکے طور پر پہلی بیوی کا نام بدل کر طلاق دی تو کیا حکم ہے

سوال (۸۰):- ایک شخص دوسرا نکاح کرنے گیا تو اولیاء مخطوبہ نے کہا کہ تم اپنی بی بی مسماۃ افروزہ خاتون بنت ابو میاں کو طلاق دو، ہم نکاح کردیں گے۔ تب اس نے تسمیہ میں قصداً غلطی کرکے کہا کہ عافیہ خاتون بنت ابو میاں کو میں نے تین طلاق دی تو اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:- نام کی غلطی سے جس طرح کہ نکاح منعقد نہیں ہوتا، طلاق بھی واقع نہ ہوگی، پس اس صورت میں اس کی زوجہ افروزہ خاتون پر طلاق واقع نہ ہوگی[2] غلط وكيلها بالنكاح في اسم ابيها بغير حضورها لم يصح للجهالة وكذا لو غلط في اسم بنته الدر مختار[3]۔ فقط۔

بغیر نام لئے طلاق دینے سے بھی طلاق ہوجاتی ہے

سوال (۸۱):- ایک شخص نے اپنی عورت کا نام نہیں لیا، اور بدون نیت طلاق کے یوں کہا کہ ایک طلاق، دو طلاق تین طلاق

---

[1] عالمگیری مصری باب ایقاع الطلاق ص۳۶۲ ج۱ ظفیر۔ [2] ولو قال امرأتا الحبشية طالق وامرأته ليست بحبشية لا يقع الخ وفي المحيط، الاصل انه متى وجدت النسبة وغير اسمها بغيره لا يقع لان التعريف لا يحصل بالتسمية متى بدل اسمها لان بذلك الاسم تكون امرأة اجنبية (البحر الرائق باب الطلاق الصريح ص۳۲۳ ج۳) ظفير۔ [3] الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص۳۷۸ ج۲۔ ظفير۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اس وقت اس کی بیوی موجود نہیں تھی، اس صورت میں اس کی بی بی مطلقہ ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ وقوع طلاق کے لئے زوجہ کا موجود ہونا شرط نہیں ہے اسی طرح لفظ طلاق میں نیت کی بھی شرط نہیں ہے۔ بدون نیت کے بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے کما فی الدر المختار ویقع بہا ای بھذہ الالفاظ وما بمعناہا من الصریح ولو ان لزی خلافہا او لم ینو شیئا[1] درمختار۔ پس اس صورت میں اگر زید زوجہ کا حاضر تھا یا اس پر غصہ تھا یا کسی نے سوال طلاق زوجہ کا کیا تھا، اس پر زید نے کہا ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق، تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوں گی، اور وہ مطلقہ ثلاثہ ہوگئی، بدون حلالہ کے اس سے نکاح نہیں کرسکتا۔

مندرجہ گالیوں سے نکاح ٹوٹتا ہے یا نہیں

سوال (۸۲):۔ آج کل دیہات میں مستورات کی گالی اپنی اولاد کو یہ ہے کہ باپ اور بھائی کو خاوند کی جگہ سمجھتی ہیں، اور اولاد کو باپ، بھائی کا چودا بناتی ہیں، ایسی گالیوں سے نکاح ٹوٹتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ایسی گالیوں سے نکاح نہیں ٹوٹتا[2] مگر سخت گنہ ہوتا ہے، توبہ کرنی چاہئے اور آئندہ گالی گلوچ زبان سے نہ نکالنی چاہئے کہ یہ جاہلوں اور فاسقوں کا کام ہے۔ فقط

طلاک کے لفظ کے ساتھ طلاق دینے سے بھی طلاق ہوجاتی ہے

سوال (۸۳):۔ زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو تین دفعہ لفظ "تا" کے ساتھ طلاق دی تو واقع ہوئی یا نہیں۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹ و ص ۵۶ ظفیر [2] بنیادی بات یہ تو ہمیشہ رہے کہ عورت نکاح توڑنے پر بطور خود سوائے ردت کے کسی جملہ سے قادر نہیں ہے، طلاق مرد کا حق ہے عورت کا نہیں۔ لان الطلاق لا یکون من النسہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۲۵) باقی گالم گلوچ بری بات ہے حدیث میں ہے سباب المسلم فسوق رواہ الشیخان متفق علیہ مشکوۃ باب حفظ اللسان ص ۴۱۱ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی کیونکہ کتب فقہ میں تصریح ہے کہ تاء کے ساتھ طلاق دینے سے بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے درمختار میں ہے ویدخل نحو طلاقٍ وتزاغ وطلاك وتدلك الخ اور شامی میں ہے قال فی البحر ومنہ الالفاظ المصحفۃ وھی خمسۃ فمن اراد علی ما ھنا تلاق الخ فقط

طلاق دینے کی نیت سے کاغذ خریدا مگر زبان سے کچھ کہا اور نہ کاغذ لکھا کیا حکم ہے

سوال (۸۴):- ایک شخص اپنی عورت منکوحہ غیر مدخولہ کو طلاق دینے کا ارادہ کرتا ہے اور تمسک کے لئے کاغذ اسٹامپ عدالت والا بھی خرید کرتا ہے۔ اس وقت تک کوئی لفظ طلاق صراحتاً یا کنایۃً زبان سے ظاہر نہیں ہوا، لیکن کسی وجہ سے اس نے طلاق نہیں دی اور اسٹامپ تحریر کیا، کیا اس ارادہ قلبی اور اسٹامپ کے خریدنے پر بغیر تلفظ لفظ طلاق کے طلاق واقع ہوجاتی ہے۔

الجواب:- اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی، ارادہ طلاق سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

ستانے والے شوہر کو مجبور کیا جائے کہ طلاق دیدے

سوال (۸۵):- میں نے اپنی بیٹی کا نکاح ایک شخص سے کردیا تھا، اس نے بہت تکالیف دیں، جس کو عرصہ دس بارہ سال کا ہوگیا کہ برابر تکلیف برداشت کرتی رہی۔ وہ گھبرا کر میرے مکان پر چلی آئی اور اس نے ایک مرتبہ یہ بھی کہا تھا کہ تو میری ماں ہے اور میں تیرا بڑا لڑکا ہوں۔

لہ دیکھئے ردالمحتار رشتہ کی باب الصریح ۳ پ ۹ و ۱۰ تفسیر ۲ کتاب الطلاق رفع قید النکاح ۱۲ منہ

ع خ ص ھو ما اللہ ضمن معنی الطلاق الدر المختار علی ھامش ردالمحتار کتاب الطلاق ۳ پ ۹ و ۱۰ تفسیر ۲ قول لفظ مخصوص ھو جعل زائدۃ حتی معنی الطلاق من تزیح ۱۲ منہ تواردا فاتحد ولو حکما لیدخل الکنایۃ المستبینۃ الخ ردالمحتار کتاب الطلاق پ ۹ و ۱۰ تفسیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اب مقدمہ عدالت میں پیش ہے، عدالت کہتی ہے کہ تم فتویٰ شرعی منگادو، ورنہ عورت کو زبردستی اس کے خاوند کے یہاں بھیجدیا جاوے گا، لہذا جو حکم شریعت کا ہو، وہ تحریر فرمادیں، تاکہ فتویٰ عدالت میں پیش کیا جائے اور لڑکی عذاب سے نجات پاوے، فقط۔

الجواب:۔ ماں کہنے سے طلاق نہیں ہوتی[1]، البتہ ایسی حالت میں کہ زوجین میں موافقت نہیں ہے اور شوہر طرح طرح کی تکالیف اپنی زوجہ کو پہنچاتا ہے، زوجہ کو اس کے پاس نہ بھیجنا چاہئے، بلکہ شوہر کو مجبور کیا جاوے کہ یا طلاق دے کر اس کو رہا کرے یا نان نفقہ کی خبر لے اور حقوق زوجیت ادا کرے[2] فقط

سوال (۸۶):۔ ان سئل زید ہل تقع طلقة واحدة اذا قال لزوجته انت طالق واحدة ثم قال ثانیا ساطلقك ثلاثا، نوی بالقولین الاستقبال، هل تقع الفرقة بینهما ام لا ویرجع بعد الیومین الیها هل یکون العاصی۔

الجواب:۔ لا تقع الفرقة بالقولین لان معنی الاستقبال

---

[1] وان بانت علی مثل ادکامی وکذا الوحذف علی برا الاظهارا او طلاقا ضعت نیته ووقع ما نواه لانه کنایة والا ینو شیئا او حذف الکاف لغا وتعین الادنی ای البریعنی الکرامة ویکره قوله انت امی ویا ابنتی ویا اختی ونحوه (درمختار) قوله او حذف الکاف بان قال انت امی، قوله لغا لانه مجمل فی حق التشبیه لا یحکم شئی (رد المحتار باب الظهار ص۴۹۲ ج۲) ظفیر۔ [2] ویجب الطلاق لو فات الامساك بالمعروف (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۷۲ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

فی الثانی ظاہر بالسین وفی الاول لما اراد الاستقبال لم یقع بہ ایضاً وان وقع فالرجعۃ جائزۃ فیہ فلا یکون عاصیاً بالرجعۃ قال فی الدر المختار واذا اطلق نفسی لم یقع لانہ وعد[1] وھکذا صرح فی العالمگیریۃ بانہ لا یقع الطلاق باطلاقک لانہ وعد[2]۔

طلاق دی مگر نیت کچھ نہیں تھی تو کیا حکم ہے

سوال (۸۷):- اگر کوئی یہ کہے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیا، اور نیت کچھ نہ ہو تو کیا حکم ہے۔

الجواب:- اس صورت میں صرف ایک طلاق رجعی واقع ہوگی، چاہے نیت کرے یا نہ کرے، ایسی صورت میں نیت کا اعتبار نہیں[3] بخلاف ما اذا قال انت طالق للسنۃ ولم ینو علی الثلاث لانتفاء نیۃ الجمع فیہ کذا فی الھدایۃ[4]۔

نام بدل کر طلاق دے تو ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۸۸):- اگر کوئی شخص نام بدل کر طلاق دے تو واقع ہو جاتی ہے یا نہیں، اگر سہواً نام بدل دے تو کیا حکم ہے۔

الجواب:- اس صورت میں سہواً نام بدلا ہو یا عمداً طلاق واقع نہیں ہوئی، سئل عمن اراد ان یقول لزینب طالق فجری علی لسانہ عمرۃ علی ایھما یقع الطلاق، فقال فی القضاء تطلق التی سمی وفیما بینہ وبین اللہ تعالیٰ لا تطلق واحدۃ منھما کذا فی الشامی[5]۔

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب تفویض الطلاق ص۳۶۲ ج۲ ظفیر [2] عالمگیری مصری کتاب الطلاق ص۳۸۳ ج۱ ظفیر [3] صریحہ ما لم یستعمل الا فیہ کطلقتک وانت طالق ومطلقۃ یقع بھا ای بھذہ الالفاظ وما بمعناھا من الصریح واحدۃ رجعیۃ وان نوی خلافہ من البائن او الثنتین او شبہ (درمختار) لم یحتج الی نیۃ (رد المحتار باب الصریح ص۴۹۰ ج۲) ظفیر [4] ھدایہ کتاب الطلاق ص۳۱۴ ج۲ ظفیر [5] رد المحتار کتاب الطلاق ص۴۹۲ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

جھوٹے اقرار نکاح سے طلاق نہیں ہوتی

سوال (۸۹):- زید اور ہندہ نے کسی مصلحت سے حاکم کے سامنے جھوٹا اقرار کیا کہ ہم میں نکاح نہیں ہوا تو نکاح ٹوٹ گیا یا قائم ہے

الجواب:- زید اور ہندہ کا نکاح قائم ہے، جھوٹ اقرار کرنے سے کہ ہم میں نکاح نہیں ہوا، طلاق نہیں پڑتی، فقط۔

جب غصہ میں ہوش حواس نہ رہے اور طلاق دے تو کیا حکم ہے

سوال (۹۰):- ایک شخص کا اپنے سالہ کے ساتھ بہت جھگڑا و نزاع ہوا، نوبت یہاں تک پہنچی کہ وہ شخص غصہ میں بدحواس ہو گیا، اور الفاظ بیہودہ و ناگفتہ بہ اور فحش اپنی زبان سے بکنے لگا، منجملہ اور الفاظ فحش کے لفظ طلاق بھی اس کی زبان سے اسی بے ہوشی کی حالت میں نکلا، آیا ایسے جنون کی سی حالت میں لفظ طلاق کہنے اور زبان سے نکلنے میں طلاق واقع ہوتی ہے یا نہ۔

الجواب:- جب غصہ اس درجہ پہنچ جاوے کہ کچھ ہوش و حواس نہ رہیں تو ایسے حالت کی طلاق واقع نہیں ہوتی، کذا حققہ فی الشامی حیث قال الثانی ان یبلغ النہایۃ فلا یعلم ما یقول ولا یرید فہذا الذی یب انہ لا ینفذ شئی من اقوالہ[1] وقال قبیلہ نقلاً عن الخیریۃ وسئل نظماً فیمن طلق زوجۃ ثلاثاً فی مجلس القاضی وہو مغتاظ مدہوش فاجاب نظماً ایضاً بان الدہش من اقسام الجنون فلا یقع[2] الخ۔

جس غصہ میں ہوش نہ تھی طلاق دی تو واقع ہوئی یا نہیں

سوال (۹۱):- عبد العزیز نے اپنی زوجہ کے قصور پر اس کو مارا، اور تین طلاق دیں، لیکن غصہ میں اس کو خبر طلاق کی نہ تھی، عبد العزیز اس امر کا اقرار کرتا ہے کہ میں نے

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق مبحث مطلب فی طلاق المدہوش۔ ظفیر۔

[2] رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی طلاق المدہوش ص ۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اپنی زوجہ کو لکڑی سے تین بار مارا، اس کے بعد مجھے کچھ بھی خبر نہ رہی بوجہ غصہ کے۔ آیا اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ قال فی ردالمحتار نقلاً عن الخیریہ وسئل نظماً فیمن طلق زوجتہ ثلثاً فی مجلس القاضی وھو مغتاظ مدھوش فاجاب نظماً ایضاً بان المدھوش من اقسام المجنون فلا یقع واذا کان یعتادہ بان عرف منہ المدھوش مرۃً یصدق بلا برھان[1] اھ پس ہرگاہ مسمی عبدالعزیز طالق مدعی اس امر کا ہے کہ مجھے بوجہ غایت غیظ و غضب کے کچھ خبر طلاق کی نہیں رہی تو مابینہ و بین اللہ اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی، اور اگر اس کی عادت سے اس کا ایسا غصہ معروف ہے تو قاضی بھی اس کے قول کی تصدیق کرے گا بلا برہان کے کما مر عن الخیریہ۔

طلاق میں بیوی کا سامنے ہونا یا خطاب کا پایا جانا ضروری نہیں

سوال (۱۹۲):۔ طلاق میں خطاب ہونا اور سامنے ہونا زوجہ کا شرط ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ خطاب ہونا اور رو برو ہونا زوجہ کا شرط نہیں، اگر زوجہ غائب ہو اور اس کو خطاب نہ کیا جاوے، اور غائبانہ طلاق دی جاوے تب بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے[2]۔ فقط

جو عورت فسق و فجور میں مبتلا ہو جائے اس کو طلاق دینا کیسا ہے

سوال (۱۹۳):۔ ایک شخص اپنی عورت کو پردہ میں رہنے کی اور نماز کی تاکید کرتا تھا، اس پر عورت ناراض ہو کر خاوند کے گھر سے باپ کے گھر چلی گئی اور فسق و فجور و شرک و کفر کے کام کرنے لگی۔ جھوٹی قبر چلہ سالار مدار پر غلاف، مالیدہ، گھونگی وغیرہ چڑھاوا

---

[1] ردالمحتار کتاب الطلاق ۲/۲۵۹، ظفیر [2] ولا یلزم کون الاضافۃ صریحۃ فی کلامہ کما فی البحر لو قال طالق فقیل لہ من عنیت فقال امرأتی طلقت امرأتہ (ردالمحتار باب الصریح ۲/۲۹۵، ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

پڑھائی ہے، اور ہنود کے میلوں میں جاتی ہے، بے پردہ پھرتی ہے اور طلاق چاہتی ہے، اور خاوند طلاق نہیں دیتا. اس امر میں کیا حکم ہے، اور عورت مذکورہ باوجود ارتکاب امور مذکرہ بالا مہر کی مستحق ہے یا نہیں؟

الجواب:- ایسی صورت میں طلاق دیدینا مناسب ہے، اگرچہ واجب نہیں ہے، قال فی الدر المختار لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ الا اذا خافا ان لا یقیما حدود اللہ فلا باس ان یتفرقا[۱]۔ لیکن شامی نے یہ تحقیق کیا ہے کہ جب امساک بالمعروف فوت ہوجاوے تو طلاق دینا واجب ہے[۲] مقتضی اس کا یہ ہے کہ اس صورت میں طلاق دینا ضروری ہے، مگر یہ کہ عورت تائب ہو تو پھر طلاق دینا ضروری نہیں ہے، اور عورت اگر مدخولہ ہے تو کل مہر واجب ہے، اور اگر قبل دخول وخلوۃ طلاق دے گا تو نصف مہر لازم ہوگا۔

جس بیوی کو چھوڑ رکھا ہے کیا اس کو طلاق دینا ضروری ہے

سوال (۹۴):- عرصہ دو برس سے میں نے اپنی زوجہ کو چھوڑ رکھا ہے، طلاق نہیں دی، اور وہ طلاق چاہتی ہے کیا طلاق دینا ضروری ہے۔

الجواب:- درمختار میں ہے ویجب لو فات الامساک بالمعروف[۳] یعنی زوجہ کو اچھی طرح نہ رکھ سکے اور اس کے حقوق ادا نہ کرے تو طلاق دینا ضروری ہے۔ فقط

شراب کے نشہ میں طلاق دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۹۵):- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو شراب کے نشہ میں تین طلاق دی، حالت نشہ میں طلاق واقع ہوجاتی

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۲۰۲ ج۲ ظفیر [۲] ویجب لو فات الامساک بالمعروف فالظاہر انہ استعمل لا باس ابتداً ہنا للوجوب الخ رد المحتار فصل فی المحرمات ص۲۰۲ ج۲ ظفیر [۳] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۷۲ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی جیسا کہ شامی میں ہے، وفی التتارخانیہ طلاق السکران واقع اذا سکر من الخمر او النبیذ وھو مذھب اصحابنا[1]۔

نشہ میں جو طلاق دی جائے اس کا کیا حکم ہے

سوال(۹۶۱):۔ زید نشہ پی کر اپنی زوجہ کو طلاق طلاق بکتا ہے، اور لوگوں کی ار پیٹ کرنے کی وجہ سے طلاق طلاق کہتا ہوا چلا جاتا ہے، تین دن کے بعد اپنی بی بی سے قصور کی معافی چاہتا ہے۔ اور طلاق کی وجہ دریافت کرنے پر لاعلمی ظاہر کرتا ہے، غرضکہ حالت نشہ میں متعدد مرتبہ اپنی بیوی کو طلاق طلاق کہا ہے، یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر ہوئی تو کونسی ہوئی، مجنون وسکران میں کیا فرق ہے، اردو کی کتابوں میں لکھا ہے کہ مجنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور سکران کی طلاق واقع ہو جاتی ہے حالانکہ دونوں فاتر العقل ہیں۔

الجواب:۔ شامی میں ہے وفی التاتارخانیۃ طلاق سکران واقع اذا سکر من الخمر او النبیذ وھو مذھب اصحابنا[2] پس بموجب اس روایت کے صورت مسئولہ میں زید کی زوجہ مطلقہ ہوگئی، پھر اگر زید نے لفظ طلاق تین مرتبہ یا اس سے زیادہ کہا ہے تو اس کی زوجہ مغلظہ بائنہ ہوگئی، رجعت اس سے درست نہیں، اور نکاح جدید بھی بلا حلالہ کے درست نہیں ہے اور اگر لفظ طلاق دو مرتبہ کہا ہے تو اس میں رجعت عدۃ کے اندر صحیح ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید ہو سکتا ہے، لیکن ظاہر سوال سے زید کا چار دفعہ لفظ طلاق کہنا معلوم ہوتا ہے کہ دو مرتبہ خود بخود حالت نشہ میں لفظ طلاق کہا اور دو مرتبہ لوگوں کی ار پیٹ پر

---

[1] ردالمحتار کتاب الطلاق ج۲ ص۲۴۲ ظفیر [2] ردالمحتار کتاب الطلاق ج۲ ص۲۴۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

تو اگر فی الواقع ایسا ہی ہے، اور یہ تکرار عبارت نہیں ہے تو اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی، اور رجعت و نکاح جدید بلا حلالہ کے درست نہیں ہے، اور گو اس میں شک نہیں کہ مجنون کی طرح سکران بھی فاتر العقل ہے۔ لیکن مقدمہ طلاق میں اس کا یہ سکر جس کی صحیح تعریف یہ ہے کہ بوجہ نشہ کے آسمان کو زمین سے فرق نہ کرے[۱]۔ زجر اور توبیخ کی غرض سے غیر قابل اعتبار تصور کیا گیا ہے، اور بجائے فاتر العقل کے قائم العقل قرار دیا گیا ہے جیسا کہ در مختار کی اس عبارت ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل، ولو تقدیراً لیدخل السکران[۲] سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ سکران لزوم احکام میں زجراً بمنزلہ ہوشیار کے اور حکم میں عاقل کے ہے بخلاف مجنون کے یعنی ایسا شخص جس کی دماغ میں خلقی طور پر کوئی نقصان ہو، یا کسی آفت اور صدمہ کی وجہ سے ایک ایسا خلل واقع ہو گیا ہو کہ جس کی وجہ سے بھلے اور برے میں اس کو کوئی امتیاز باقی نہ رہے، نہ کسی کام میں اس کی نظر نفع نقصان پر ہو کہ وہ بحکم حدیث رفع القلم عن الثلاثۃ[۳]، اس حکم سے خارج ہے جیسا کہ در مختار کی اس عبارت سے ظاہر ہے، پس اس کی طلاق کا کوئی اعتبار نہیں، اور اسی وجہ سے حالت جنون میں مجنون کی طلاق کے متعلق عدم وقوع کا حکم دیا گیا ہے[۴]۔

---

[۱] السکر سرور یزیل العقل فلا یعرف بہ السماء من الارض وقالا بل یغلب علی العقل فیہذی فی کلامہ الا قال فی البحر والمعتمد فی المذہب الاول (رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۵۸ ج۲ ظفیر) [۲] الدر المختار علی ما ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۵۸ ج۲ وقولہ لیدخل السکران فانہ فی حکم العاقل (رد المحتار ایضاً) ظفیر [۳] مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص۲۸۳۔ ظفیر [۴] ولا یقع طلاق المولی علی عبدہ او المجنون (در مختار) قال فی التلویح الجنون اختلال القوۃ المیزۃ بین الامور الحسنۃ والقبیحۃ الخ (رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۵۸ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق دینے وقت گواہ ہونا ضروری نہیں ہے | **سوال** (۹۷):- جس طرح صحت عقد کے واسطے شہادت شاہدین لابدی ہے طلاق کے باب میں کیوں حضور شاہدین ضروری نہیں سمجھا جاتا ہے اور ادنیٰ اسباب سے بھی طلاق ثابت ہو جاتی ہے۔

الجواب:- حکم شریعت اسی طرح ہے کہ نکاح بلا شاہدین صحیح نہیں ہے، اور طلاق کے لئے یہ شرط نہیں ہے[۱]۔ اور ہم لوگوں پر احکام شریعت کی پابندی لازم ہے، چون و چرا کی اجازت نہیں ہے نکاح میں اعلان ضروری ہے تاکہ وہ ناجائز تعلق سے ممتاز ہو جائے، طلاق میں ایسی کوئی ضرورت نہیں ہوتی، (نظیر)۔

تنہائی میں طلاق دینے سے بھی واقع ہو جاتی ہے | **سوال** (۹۸):- اگر طلاق اور کسی کے سامنے نہیں دی، تو واقع ہو جاتی ہے یا نہیں، اور مہر دینا پڑتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- طلاق ہر طرح واقع ہو جاتی ہے، کوئی پاس ہو یا نہ ہو[۲]، مہر لازم ہے۔

بیوی جب اختیار میں نہ ہو تو شوہر کیا کرے | **سوال** (۹۹):- کسی کی بیوی اگر اس کے اثر میں نہ ہو، اور علی الاعلان خلاف شریعت امور کا ارتکاب کرے تو مرد کو کیا کرنا چاہئے۔

الجواب:- اس کو سمجھانا چاہئے اور زدوکوب سے ایسی حالت میں تنبیہ کرنا درست ہے، اور طلاق دینا شرعاً ایسی حالت میں واجب نہیں ہے بلکہ جہاں تک ہو اصلاح کی جائے اور اس کو سمجھایا جاوے[۳]۔

---

[۱] وفی البحر قیدنا الاشہاد بانہ خاص بالنکاح (رد المحتار کتاب النکاح ص۳۴ ج۳) نظیر [۲] وقوع طلاق کیلئے کسی کا پاس ہونا شرط نہیں ہے، نظیر [۳] قال اللہ تعالیٰ والتی تخافون نشوزہن فعظوہن واہجروہن فی المضاجع واضربوہن فان اطعنکم فلا تبغوا علیہن سبیلا (سورۃ النساء) لایجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ ولا علیہا تسریح الفاجر الا اذا خافا ان لا یقیما حدود اللہ فلا باس ان یتفی فادیۃ (مختار) الفجور المعصیۃ کما فی المغرب (رد المحتار فصل فی المحرمات ص۱۰۲ ج۲) بل یستحب لہ مواعظتہا وتذکیرہا صلوۃ ومفادہ ان لا اثم بعاشرۃ من لا تصلی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۳۵ ج۲)

Maktaba Tul Ishaat.com

عورت کے بھاگ جانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا

سوال (۱۰۰):- ایک عورت شوہر کے گھر سے بھاگ کر ماں باپ کے یہاں چلی گئی، نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں، اور مہر ساقط ہو گیا یا باقی ہے۔

الجواب:- ایک گھر سے دوسرے گھر میں چلے جانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا اور نکاح میں کچھ فرق نہیں آتا[۱]، لہذا اس صورت میں نکاح قائم ہے، فسخ نہیں ہوا، مگر ایسا کرنا بُرا ہے، البتہ اتنے دن کا نفقہ ساقط ہو جائے گا[۲]۔

بیوی کا نام اختری تھا اور اس نے کہا کہ اتری کو طلاق دی تو کیا حکم ہے

سوال (۱۰۱):- عبدالکریم نے اپنی بیوی مسماۃ اختر النساء کو اس عنوان سے الفاظ طلاق کہے کہ میں نے اتری کو تین طلاق دی ہے، لیکن بیوی کا نام اختر النساء ہے، بچپن میں لوگ اختری کہا کرتے تھے اور اس کی بیوی اتری کے نام سے مشہور نہیں، اور عبدالکریم بسوگند شدید کہتا ہے کہ مجھے تطلیق زوجہ کی اصلاً نیت نہ تھی، اس لئے تہدیداً میں نے اختری کے بجائے اتری کہہ کر طلاق دی ہے تاکہ میری بیوی ڈر جائے، اس صورت میں عبدالکریم کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اگر اتری کے نام سے وہ نہ پکاری جاتی تھی تو اتری کو تین طلاق دینے سے عبدالکریم کی زوجہ اختر النساء یا اختری پر تین طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ اضافۃ الی الزوجہ وقوع طلاق کے لئے ضروری ہے اگرچہ اضافۃ معنویہ ہو کالخطاب والاشارہ، درمختار میں ہے۔ قید بخطابہا لانہ لو قال ان خرجت یقع الطلاق الخ لم یقع لترک الاضافۃ الیہا الخ وفی ردالمحتار

---

[۱] نکاح شوہر ہی توڑ سکتا ہے، یا بوقت ضرورت قاضی، اور اسی وجہ سے عورت کے ہاتھ یہ معاملہ نہیں رکھا گیا ہے، لان الطلاق لا یکون من النساء (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار ص۲۷۲ ج۲) ظفیر۔ [۲] نفقہ لخارجۃ من بیتہ بغیر حق ہی الناشزۃ (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب النفقہ ص۹۱ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ لترکہ الاضافۃ ای المعنویۃ فانہا الشرط والخطاب من الاضافۃ المعنویۃ انتہی وکذا الاشارۃ نحو ہذہ طالق وکذا نحو امرأتی طالق و زینب طالق[1] الخ ص۲۲۵ جلد ثانی کتاب الطلاق، شامی۔ البتہ اگر شوہر یہ کہتا کہ میں نے اپنی زوجہ اتری کو تین طلاق دی تو اس کی زوجہ مطلقہ ثلاثہ ہو جاتی۔

بیوی کو زوجہ دیگر لکھا دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی

سوال (۱۰۲)۔ ہندہ زید کے نکاح میں تھی، بعدہ زید نے ہندہ کو طلاق دیدی، ہندہ نے عدت گزار کر بکر سے نکاح کرلیا اب بکر زوج حالیہ نے کسی مصلحت سے کرایہ نویسی یا سرکاری بہی میں ہندہ زوجہ زید لکھا دیا اور قصد بکر کا طلاق کا نہ تھا اور نہ ہے، بکر کی اس مصلحت جوئی یا تدبیر کا یہ نتیجہ تو نہ ہوگا کہ ہندہ کو بکر کی طرف سے طلاق پڑ جائے۔

الجواب:۔ ہندہ زوجہ زید لکھ دینے سے ہندہ پر بکر شوہر حال کی طرف سے طلاق واقع نہیں ہوئی، اور یہ لکھ دینا لغو ہے یا باعتبار سابق کے ہے، یعنی مطلب اس کا یہ ہے کہ ہندہ زوجہ سابقہ زید، درمختار میں ہے کہ اگر اپنی زوجہ کسی دوسرے سے نکاح بھی کردے تو بدون نیت طلاق کے اس پر طلاق واقع نہ ہوگی، اور اس غیر سے نکاح اس عورت کا صحیح نہ ہوگا وفی القنیہ زوج امرأتہ من غیرہ لم یکن طلاق ثم رقم ان نوی طلقت، درمختار[2] مگر اس صورت میں یہ بھی

---

[1] دیکھئے رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ص۲۶۵ ج۲، الاصل انہ متی وجدت النسبۃ و غیرا اسمہا بغیرہ لا یقع (الطلاق) لان التعریف لا یحصل (البحر الرائق باب الطلاق الصریح ص۲۵۴ ج۳) ظفیر۔ [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکنایات ص۲۵۲ ج۲، سئل ألک امرأۃ فقال لا لا تطلق اتفاقا وان نوی (درمختار) ومثلہ قولہ لما تزوجک او لم یکن بیننا نکاح الا والاصل ان نفی النکاح اصلا لا یکون طلاقا بل یکون جحودا (رد المحتار باب الصریح ص۲۷۲ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

نہیں ہوا کہ غیر سے اس کا نکاح کیا جاتا، لہذا یہاں کسی طرح طلاق واقع نہ ہوگی۔

حالت حمل میں طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۱۰۳):- ایک عورت مرض دیوانگی میں مبتلا ہوئی، وہ مکان میں نہیں ٹھہرتی تھی، ادھر اُدھر آزادی سے پھرتی تھی۔ حالت علالت میں وہ عورت حاملہ ہوئی، اس کے بعد وہ عورت اچھی ہوگئی، اب اس کا شوہر حاملہ ثابت ہونے پر طلاق دینا چاہتا ہے تو طلاق جائز ہے یا نہیں،

الجواب:- حالت حمل میں طلاق واقع ہو جاتی ہے، اور عدت اس کی وضع حمل[1] ہے اور وہ حمل شوہر کا ہی سمجھا جاوے گا یعنی اس بچہ کا نسب شوہر سے ثابت ہوگا۔ اور تفصیل اس میں یہ ہے کہ اگر طلاق رجعی ہے تو دو برس اور اس سے زیادہ تک بھی اگر وضع حمل ہو تو نسب بچہ کا اس سے ثابت ہوگا بشرطیکہ عورت نے عدت گذرنے کا اقرار نہ کیا ہو، اور اگر طلاق بائنہ ہے تو دو برس سے کم میں اگر بچہ پیدا ہو تو نسب اس سے ثابت ہوگا ورنہ نہیں، کذا فی الدر[2] المختار۔

شوہر نے کہا کہ جو بیوی شوہر کی بات نہیں مانتی اس پر طلاق ہو جاتی ہے اور پھر اس نے شوہر کی نصیحت پر عمل نہیں کیا

سوال (۱۰۴):- زید سفر کو جاتے وقت اپنی زوجہ کو نصیحت

---

[1] (وفی حق الحامل) مطلقا ولو امۃ او کتابیۃ او من زنا بان تزوج حبلی من زنا ودخل بھا ثم مات او طلقھا فتعتد بالوضع (وضع جمیع حملھا) (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدۃ ص۵۳۶ ج۲) ظفیر [2] فیثبت نسب ولد معتدۃ الرجعی الا وان ولدت لاکثر من سنتین ولو لعشرین سنۃ فاکثر لاحتمال امتداد طھرھا وعلوقھا فی العدۃ مالم تقر بمضی العدۃ وکانت الولادۃ رجعۃ لو فی الاکثر منھما لا فی الاقل کما فی مبتوتۃ جاءت لاقل منھما من وقت الطلاق ولم تقر بمضیھما ولو لتمامھما لا یثبت النسب (ایضا فصل فی ثبوت النسب ص۵۵۶ ج۲ و ص۵۵۵ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کی کہ تمہارے بھائی کی شادی ہوگی، اگر وہاں کوئی کام خلاف شرع ہو تو تم وہاں سے چلی آنا اور یہ بھی کہا کہ جو عورت اپنے خاوند کی بات نہیں سنتی اس پر طلاق ہو جاتی ہے، زوجہ نے اس نصیحت کو قبول کر لیا، زید کے سفر میں جانے کے بعد نئی بی شادی میں گئی اور خلاف شرع امور یہ وہاں سے نہیں آئی تو طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی[1]۔

بلا علم دھوکے سے اقرار نامہ لکھوا کر دستخط کرا لینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی

سوال (۱۰۵):۔ زید کی شادی بکر کی لڑکی زبیدہ سے ہوئی، اور قبل عقد ایک زردین مہر کا بیع مقاسہ اور اس کے ساتھ ایک اقرار نامہ بزبان بنگلہ رجسٹری کرایا گیا، زید کو دونوں کاغذ پڑھ کر سنائے گئے، مگر زید بنگلہ سمجھنے سے قاصر تھا، زید نے تصور کیا کہ صرف دین مہر کی رجسٹری کی گئی ہے، حاصل کلام یہ ہے کہ اقرار نامہ جعلی وفریبی ہے، عرصہ ہو گیا بکر نے لڑکی کو رخصت نہیں کیا اور مہر کی نالش کر کے ڈگری حاصل کر لی ہے، بکر کہتا ہے کہ از روئے اقرار نامہ طلاق واقع ہو گئی، اب رخصت نہیں ہو سکتی، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ جب تک زید کو یہ علم نہ ہو کہ اس اقرار نامہ میں کیا شرائط ہیں تو وہ اقرار نامہ زید کی طرف سے زید کا مسلمہ نہ سمجھا جاوے گا، اور

---

[1] نصیحت کی خلاف ورزی سے طلاق واقع نہیں ہوتی وشرعاً رفع قید النکاح فی الحال بالبائن او المآل بالرجعی بلفظ مخصوص ھو ما اشتمل علی الطلاق (درمختار) ای علی مادۃ ط۔ل۔ق صریحا مثل انت طالق او کنایۃ کمطلقۃ بالتخفیف (ردالمحتار کتاب الطلاق ج۲ ص۵۷۰ و ص۵۷۱) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

جب کہ وہ شرائط زید کو تسلیم نہیں ہیں تو تحقق شرط سے طلاق واقع نہ ہوئی۔

فلاں کام کیا ہو تو میری بیوی پر طلاق پھر یاد آیا کہ کیا ہے۔ اب کیا کرے

سوال (۱۰۶): ۔ زید نے قسم کھائی کہ اگر میں نے فلاں کام کیا ہو تو میری بیوی پر طلاق ہے بوقت حلف اس کو یقین کامل تھا کہ میں نے یہ کام نہیں کیا، چنانچہ اسی یقین پر اس نے یہ قسم کھائی تھی۔ کچھ دنوں کے بعد اس کو یاد آیا کہ میں نے وہ کام قسم کھانے سے پہلے کر لیا تھا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب: ۔ اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق ہو گئی، کما فی الدر المختار۔ ولو الحالف مکرھا او مخطئا او ذاھلا او ناسیا الخ۔

کسی کی بیوی پر کوئی ناجائز قبضہ کرے تو کیا بیوی کو اس پر طلاق دینا ضروری ہے

سوال (۱۰۷): ۔ زید کی زوجہ ہندہ کو عمر ناجائز طور سے عرصہ دراز سے اپنے یہاں رکھتا ہے، عمر زید سے کہتا ہے کہ تو اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق دیدے، زید نہیں مانتا اور کہتا ہے کہ میری زوجہ ہندہ کو میرے سپرد کردو، لیکن عمر ہنوز ایسا کرنے کو تیار نہیں۔ اس صورت میں زید کو دیوث کہا جائے گا یا نہیں، اور شرعاً زید پر طلاق دینا واجب ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ اس صورت میں عاصی و فاسق و ظالم عمر ہے، زید مظلوم

لہ واستکتب من آخر کتاب الطلاق قولہ او قرأہ علی الزوج وختمہ وعنونہ ودفعہ الیہما وان لم یقر انہ کتابہ ولم تقم بینۃ لکنہ وصف الامر علی وجھہ لا تطلق قضاء ولا دیانۃ وکذا کل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لایقع الطلاق ما لم یقر انہ کتابہ (رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ج ۲) ظفیر

م۲ دیکھئے الدر المختار علی ھامش رد المحتار ج ۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے، اس کی زوجہ اسی کو ملنی چاہیئے، اور زید کے ذمہ طلاق دینا اس کا لازم وواجب نہیں ہے قال فی الدر المختار لایجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ[۱] اھ (اس میں گناہگار اور ظالم وہ شخص ہے جس نے دوسرے کی بیوی پر زبردستی قبضہ کر رکھا ہے اور زنا کا مرتکب ہے، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایزنی الزانی حین یزنی وھو مومن فایاکم ایاکم متفق علیہ مشکوٰۃ باب الکبائر ص۴۱۰ ظفیر۔)۔

بیوی کی خودکشی کے خوف کی وجہ سے طلاق نامہ لکھ دے تو طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۱۰۸۱):۔ ایک شخص کی بیوی کو اخر جنون ہے، ایک روز خاوند اور بیوی میں تکرار ہوا، بیوی نے خاوند سے کہا کہ مجھ کو طلاق نامہ لکھ دو، میں تمہارے یہاں نہیں رہوں گی، اور تلوار ہاتھ میں لے کر کہا کہ اگر طلاق نامہ نہیں لکھو گے تو اپنا گلا کاٹ کر خودکشی کرلوں گی، خاوند کا ارادہ ولی طلاق دینے کا نہیں تھا، بیوی کے اصرار پر طلاقنامہ لکھ دیا اور تین طلاقیں لکھ دی، اور بی بی کو پڑھ کر سنادیا اور یہ کہا کہ اس پر گواہی کرا کر دوں گا، بخیال اس کے کہ بی بی کی حالت مجنونانہ ہے، جب جنون اور غصہ کم ہوجاویگا سمجھ میں آجاوے گی، جب زوجہ کا غصہ فرو ہوگیا تو افسوس کرنے لگی، اس صورت میں بیوی خاوند پر مباح ہے یا نہ۔

الجواب:۔ اس صورت میں اس شخص کی بیوی پر تین طلاق واقع ہوگئی[۲] لقولہ علیہ السلام ثلث جدھن جد وھزلھن جد الحدیث[۳] بدون

---

[۱] الدر المختار علی ھامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۲۰۲ ج۲، وفوزت امرأۃ رجل لم تحرم علیہ وجاز لہ وطؤھا عقب الزنا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۵۶ ج۲) ظفیر [۲] کتب الطلاق ان مستہینا علی مخدومہ وقع وقیل مطلقا (در مختار) نوی او لم ینو (رد المحتار کتاب الطلاق ص۳۵۹ ج۲) ظفیر [۳] مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص۲۸۳۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ملا لے وہ عورت اپنے خاوند پر حلال نہیں ہے۔ فقط۔

دل میں یہ سوچے کہ طلاق ہے یا یہ کہ نہیں رکھوں گا۔ طلاق نہیں ہوگی۔

سوال (۱۰۹):۔ ایک لڑکا جس کی عمر ۱۴ یا ۱۵ سال کی ہے، اس نے اپنی زوجہ پر غصہ میں دل میں یہ خیال کیا کہ اب اس کو نہیں رکھوں گا، اور اس کو طلاق ہے، دو چار روز کے بعد اس نے عورت سے صحبت کر لی آیا طلاق ہوئی یا نہ۔

الجواب:۔ اگر محض دل میں یہ خیال کیا تھا کہ اب اس کو نہیں رکھوں گا اور اس کو طلاق ہے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی، اور اگر یہ لفظ کہ اس کو طلاق ہے زبان سے کہا تو ایک طلاق رجعی واقع ہوئی، پھر جب اس نے اس سے صحبت کر لی رجعت ہو گئی، لہذا اب وہ اس کی زوجہ ہے۔ فقط

روپیہ اور زیور لے کر بھاگنے سے طلاق نہیں پڑتی

سوال (۱۱۰):۔ میری زوجہ صبح کے وقت بلا اطلاع میرے مکان سے سات سو روپیہ نقد میرا اور میرے والدین کا نیز اپنا زیور اور میری ضعیف والدین کا زیور قریب چار سو روپیہ تالا توڑ کر اپنی والدین کے مکان پر لے کر چلی گئی، کوشش کرنے پر زیور اور چہار صد روپیہ تو ملا باقی نہیں ملا، اس صورت میں یہ عورت میرے نکاح میں ہے یا خارج ہو گئی۔

الجواب:۔ نکاح قائم ہے۔

پنسل سے کارڈ پر لفظ طلاق لکھ کر بیوی کو بھیجے تو طلاق ہو جائے گی

سوال (۱۱۱):۔ ایک لڑکا عمر ۲۰

۱؎ وان کان الطلاق ثلثا فی الحرۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بھا ثم یطلقھا او یموت عنھا والاصل فیہ قولہ تعالی فان طلقھا فلا تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ (ھدایہ باب الرجعۃ ص۲۶۹ ج۲ ظفیر)

۲؎ عورت کی اس حرکت سے طلاق نہیں واقع ہوئی، اس لئے کہ طلاق کا حق مرد کو حاصل ہے۔ البتہ اس کی یہ حرکت باعث بدنامی ہے بچنا چاہئے لان الطلاق لا یکون من النساء (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج۲ ص۳۵۶ ظفیر)

Maktaba Tul Ishaat.com

سال اور لڑکی عمر ۱۰ سال جس کا کہلاوہ بھی نہیں ہوا۔ لڑکے نے ایک کارڈ پینسل کا لکھا ہوا جس میں ایک لفظ طلاق کا لکھ کر روانہ کر دیا۔ یا رنج میں ایک دفعہ طلاق لکھ دیا تو طلاق واقع ہوگی یا نہ۔

الجواب:۔ پنسل سے لکھا ہو یا رنج کی وجہ سے لکھا ہو۔ جب کہ شوہر نے لفظ طلاق اپنی زوجہ کو لکھ کر بھیجا یا خواہ کسی کے پاس بھیجا۔ اس سے ایک طلاق واقع ہوگی[1]۔ اور زوجہ چونکہ غیر مدخولہ ہے۔ اس لئے ایک طلاق سے وہ بائنہ ہوگئی۔ اور عدت لازم نہیں ہے اور رجعت بلا نکاح کے اس سے نہیں ہو سکتی۔ اور نکاح جدید بلا محلل کے ہو سکتا ہے[2]۔

سترہ سالہ لڑکے کی طلاق واقع ہوگئی

سوال (۱۱۲):۔ زید کی عمر سترہ برس کی ہے۔ زید نے اپنی زوجہ کو طلاق دی تو واقع ہوگئی یا نہیں۔ زید کو نابالغ کہتے ہیں۔

الجواب:۔ شرعاً پندرہ برس کی عمر پوری ہونے پر بالغ ہو جاتا ہے[3]۔ پس زید جب کہ سترہ برس کا ہے طلاق اس کی واقع ہوگئی۔ کذا فی الدر المختار[4]۔ فقط۔

حالت جنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی

سوال (۱۱۳):۔ ایک شخص نے جنون کی حالت میں بی بی کو طلاق دی۔ طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ حالت جنون میں طلاق واقع نہیں ہوتی قال علیہ الصلوٰۃ والسلام رفع القلم عن ثلثۃ عن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یبلغ وعن المجنون حتی یفیق[5] او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم فقط۔

---

[1] وان کانت من سومۃ یقع الطلاق نوی او لم ینو (درمختار) و المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۵۹، ظفیر

[2] قال لزوجتہ غیر المدخول بھا انت طالق ثلثا وقعن وان فرق بانت بالاولی (الدر المختار علی حاشیہ ردالمحتار باب طلاق غیر المدخول بھا ج ۲ ص ۵۹۱، ویکم بانت بلا دون الثلاث فی العدۃ وبعدھا بالاجماع ومنع غیرہ فیھما (ایضاً باب الرجعۃ ج ۲ ص ۵۹۲) ظفیر

[3] بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال فان لم یوجد فیہ ما شئی فحتی یتم لہ خمس عشرۃ سنۃ بہ یفتی (الدر المختار علی حاشیہ ردالمحتار فصل بلوغ الغلام ج ۲ ص ۱۳۲) ظفیر

[4] ویقع طلاق کل زوج اذا کان عاقلا بالغا ولا یقع طلاق الصبی والمجنون (ھدایہ کتاب الطلاق ج ۲ ص ۳۳۰) ظفیر

[5] دیکھئے مشکوۃ باب الخلع والطلاق مکتبہ ۲۸۳ ولا یقع طلاق الصبی والمجنون (ھدایہ ص ۳۳۰) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

۱۴ سال دس دن کی عمر میں طلاق دی تو واقع ہوئی یا نہیں

سوال (۱۱۴):- ایک شخص کی عمر ۱۴ سال ۱۰ دن کی ہے، اس نے اپنی زوجہ کو طلاق دی واقع ہوئی یا نہ۔

الجواب:- اگر کوئی علامت بلوغ کی مثل انزال وغیرہ نہ پائی جاوے تو لڑکا پورے پندرہ برس کی عمر میں شرعاً بالغ شمار ہوتا ہے، اس سے پہلے بالغ شمار نہیں ہوتا، پس اگر اس میں کوئی علامت بلوغ کی مثل انزال واحتلام پایا گیا ہے تو طلاق اس کی واقع[1] ہے اور اگر کوئی علامت بلوغ کی نہیں پائی گئی تو چودہ سال دس دن والے کی طلاق واقع نہ ہوگی[2]۔ فقط۔

عورت نے زنا کرایا شوہر معاف کردے تو کیا حکم ہے

سوال (۱۱۵):- ایک عورت نے اپنے دیور سے زنا کیا، عورت کے خاوند نے کہا کہ تو مجھ سے طلاق لے کر اس سے نکاح کرلے۔ عورت شوہر سے قصور کی معافی چاہتی ہے تو مرد کو اس صورت میں کیا کرنا چاہیے۔

الجواب:- جب کہ وہ عورت توبہ کرتی ہے تو اس کو چھوڑنا اور طلاق دینا ضروری نہیں ہے[3]، اس کا قصور معاف کردے، اور آئندہ کو اس سے توبہ کرالیوے اور اللہ سے بخشش چاہے۔ فقط۔

ولی طلاق نہیں دے سکتا اور نہ اس کی طلاق واقع ہوتی ہے

سوال (۱۱۶):- جس کی ولایت سے نکاح ہوجاتا ہے اس سے یا اس کے بعد جو ولی جائز موجود ہو، اس سے طلاق وخلع وغیرہ ہوسکتا ہے یا نہیں۔

---

[1] بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال ان فان لم یوجد فیهما شئ فحتی یتم لکل منهما خمس عشرة سنة به یفتی (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل بلوغ الغلام ص ۱۳۲ ج ۵)

ویقع طلاق کل زوج اذا کان عاقلا بالغا (هدایه کتاب الطلاق ص ۳۳۸ ج ۲) ظفیر [2] ولا یقع طلاق الصبی والمجنون والنائم (هدایه کتاب الطلاق ص ۳۳۵ ج ۲) ظفیر [3] ولا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرة (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۲۰۲ ج ۲) لو زنت امرأة رجل لم تحرم علیه وجاز له وطؤها عقب الزنا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۲۰۲ ج ۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: ۔ طلاق کا اختیار سوائے زوج کے اور کسی کو نہیں قال فی الدر المختار ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل اھ ولا یقع طلاق الولی الصبی ولو عن اھقا[1] اور حدیث ابن ماجہ میں ہے انما الطلاق لمن اخذ الساق الحدیث[2] پس کوئی ولی شوہر صغیر کی طرف سے طلاق کا مجاز نہیں ہے۔

عورت بھاگ جائے تو شوہر کیا کرے

سوال (۱۱۷): ۔ ایک شخص کی عورت زیور کپڑے برتن لے کر رات کو بھاگ گئی، اس کے شوہر کو کیا کرنا چاہئے، اس کو رکھے یا نہ۔

الجواب: ۔ ایسی عورت کو اگر رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے، شریعت میں طلاق دینا اس کا واجب اور لازم نہیں ہے، اور اگر بوجہ موافقت نہ ہونے کے اور اس سے نفرت کرنے کے اس کو طلاق دیدے تو یہ بھی درست[3] ہے فقط۔

طلاق کا معنی نہ جانتا ہو اور کہے طلاق دیدی تو بھی طلاق ہو جائے گی

سوال (۱۱۸): ۔ اگر زوج اپنے عرف میں طلاق کا ذکر کر رہا ہو، اور لفظ کے معنی بالکل نہیں جانتا، عورت نے اس کو کہا کہ تین مرتبہ مجھے مخاطب کر کے طلاق دیدے۔ طلاق کے معنی بالکل نہیں سمجھتا۔ طلاق ہو جائے گی یا نہیں۔

الجواب: ۔ لفظ طلاق کہنے سے بے سمجھے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے[4]۔

تین دفعہ کہا میں تجھ کو طلاق دوں گا طلاق ہوئی یا نہیں

سوال ۱۱۹: ۔ زید نے اپنی بیوی بندہ کو غصہ کی حالت میں تین دفعہ یہ الفاظ کہے کہ میں تجھ کو طلاق دوں گا آیا طلاق ہوئی یا نہ۔

---

[1] دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۵۹ و ص۲۶۰ و ص۲۶۱ طفیر

[2] دیکھئے ابن ماجہ ابواب الطلاق ص۱۵۱، طفیر [3] ولا یجب علی الزوج تطلیق المرأۃ الا ان یحلف ان لا یقربہا حدود اللہ فلا بأس ان یتمہل الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی الحیل ص۲۶۲ ج۳ طفیر

[4] صریح مالا یستعمل الا فیہ کطلقتک وانت طالق ویقع بہا ای بمجرد الالفاظ وہی بمعناہا من الصریح وہی خمسۃ ولا فرق فیہا بین عالمہ وجاہلہ الدر المختار کتاب الطلاق باب الصریح ص۲۶۰ ج۳ طفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:۔ الفاظ مذکورہ کہنے سے بندہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ مستقبل کے لفظ کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی[1] کذا فی العالمگیریہ وغیرہا لانہ وعد[2]. فقط

خیالات میں طلاق آیا پھر آہستہ زبان پر بھی آیا طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۱۲۰):۔ نکاح ہونے سے تھوڑی دیر بعد اس کے دل و زبان پر شیطانی وسوسہ خیالات فاسدہ آپ ہی آپ بلانیت و قصد و ارادہ کے جاری ہو گئے ہوں کہ تو نے فلاں کو قبول کیا یا نہیں، میں نے نہیں کیا یا میں نے اس کو ترک کیا اور دل میں خیالات فاسدہ ہو کر بلا ارادہ کے آہستہ زبان سے کوئی لفظ طلاق وغیرہ کا بھی نکل گیا ہو تو اس شخص کا نکاح صحیح رہا یا نہیں۔

الجواب:۔ ایسے وساوس اور خیالات اور حرکت لسانی وہمی سے طلاق واقع نہیں ہوتی اور نکاح نہیں ٹوٹتا جیسا کہ درمختار میں ہے وادنی المخافۃ السماع نفسہ ومن یقربہ الویجری ذلک المذکور فی کل ما یتعلق بنطق کتسمیۃ علی ذبیحۃ الوعتاق وطلاق[3] الخ فقط۔

عقل مختل ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۱۲۱):۔

جواب فتویٰ پہنچا، آپ کی تحریر سے دو وجہ طلاق نہ ہونے کی پائی جاتی ہیں، ایک یہ کہ نہ دو گواہ طلاق کے ہیں، دوسرا یہ کہ نہ شوہر مقر ہے، گواہ تو دو ہیں ایک بڑا بھائی جس کا بیان تحریر کیا گیا ہے، اور دوسرا اس کا رشتہ دار یعنی جس نے طلاق کہا اور حقیقت میں مرض سخت میں وہ ضرور مبتلا تھا، اب کیا حکم ہے۔

---

[1] اذا انا اطلق نفسی لم یقع لانہ وعد (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص۶۵ ج۲) ظفیر۔

[2] عالمگیری مصری ص۳۸۴ ج۱۔ ظفیر

[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی القراۃ ص۴۹۶ ج۱ و ص۴۹۹ ج۱ ۱۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:۔ اقول وباللہ التوفیق شامی میں ہے وکذا یقال فیمن اختل عقلہ لکبر او لمرض او لمصیبۃ فاجأتہ فمادام فی حال غلبۃ الخلل فی الاقوال والافعال لاتعتبر اقوالہ[1] پس جب کہ بوجہ شدت مرض کے اس کی عقل اس وقت مختل تھی، اور بقول طبیب حاذق وہ مرض بھی ایسا ہی تھا تو اس حالت میں اس کی طلاق واقع نہیں ہوئی، فقط

طلاق پر صرف دستخط کرنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۱۲۲):۔ ایک شخص نے اپنی عورت کو زبان سے لفظ طلاق نہیں کہا بلکہ مصدی نے جو طلاقنامہ لکھا تھا، اس پر دستخط کئے کیا اس پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ طلاقنامہ کا مضمون سن کر بطریق تصدیق مضمون، دستخط کرنے سے شرعاً طلاق واقع ہو جاتی ہے کذا فی الشامی[2] (اگر اس نے یہ دستخط بخوشی کیا ہے اور کسی دباؤ کا نتیجہ نہیں ہے۔ ظفیر)۔

شراب پلا کر بلا اطلاع سادے کاغذ پر شوہر کا انگوٹھا لگوا لیا اور پھر اس پر طلاقنامہ لکھ دیا کیا حکم ہے

سوال (۱۲۳):۔ ایک شخص کے دشمنوں نے ایک وثیقہ فروش اور عرضی نویس سے مل کر ایک موقع پر اس شخص کو شراب پلا کر اس کی طرف سے ایک وثیقہ طلاق نامہ خریدا اور اس سے اس نشہ ہی کی حالت میں رجسٹر اور وثیقہ سفید پر اس کا انگوٹھا لگوایا اور پھر ان اہل مشورہ نے اس کی طرف سے اس کی عورت منکوحہ کو طلاق لکھ دی، لیکن اس کو اور اس کی عورت کو اس وثیقہ اور طلاق کی کچھ خبر نہیں، غرض جملہ کارروائی فرضی اور دھوکے ہے، اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں، اور جو کچھ اولاد اس

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی طلاق المدہوش ص۵۵۸ ج۲ ظفیر [2] ولو استکتب من آخر کتابا الطلاق فجاء وقرأہ علی الزوج فاخذہ الزوج وختمہ ومنونہ او وقع ان اقر الزوج انہ کتابہ (رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۵۹ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قصہ کے بعد ہوئی اس کا کیا حکم ہے۔

الجواب: ۔ فرضی طور سے کسی کی طرف سے طلاق نامہ لکھ دینے سے اور بدون اطلاع اس امر کے کہ اس کاغذ میں طلاق لکھی ہوئی ہے، شوہر کا انگوٹھا لگوا لینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اسی طرح سفید سادہ کاغذ پر کسی حیلہ سے شوہر کا انگوٹھا لگوا کر بعد میں اس کاغذ میں طلاق لکھ دینے سے شوہر کی طرف سے طلاق واقع نہ ہوگی کما فی حدیث ابن ماجہ الطلاق لمن اخذ الساق[1] اھ اور شامی میں ہے وکذا اکل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق ما لم یقر انہ کتابہ[2] اھ پس اس صورت میں شوہر کی طرف سے طلاق نہیں ہوئی اور اولاد ثابت النسب اور ولد الحلال ہے۔

خوف کی وجہ سے عدالت میں نکاح کا انکار کیا تو اس سے طلاق نہیں ہوئی

سوال (۱۲۴): ۔ ہندہ بیوہ کا نکاح زید کے ساتھ روبرو سے گواہان و وکیل ہوا ہے، لیکن مجلس نکاح میں صرف یہ ہی چند اشخاص تھے جو مذکور ہوئے ہیں، عام طور سے یہ مجلس نکاح منعقد نہ تھی، کیونکہ ہندہ کا خاوند سابقہ بکر کی جائداد زرعی تھی، وہ تمام ہندہ کے نام پر درج تھی، یہ اخفا صرف محرومی وارثان بازگشت کے لئے کیا گیا تھا، جب منجانب وارثان مقدمہ دائر عدالت ہوا، گواہان نے ہندہ کے نکاح صحیح ہونے کا بیان ہمراہ زید کے کیا ہے۔ زید کے نطفہ اور بطن ہندہ سے ایک لڑکی بھی تولد ہوئی ہے جو موجود ہے، مگر ناکح نے

---

[1] ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقها و قرأه علی الزوج فاخذ الزوج وختمه وعنونه وبعث به الیها فاتاها ولم تقم ان اقر الزوج انه کتابه ولم تقم بینة لکنه عصف الامر علی وجهه لا تطلق قضاء و لا دیانة وکذا اکل کتاب لم یکتبه بخطه ولم یملله بنفسه لا یقع الطلاق ما لم یقر انه کتابه اھ درمختار والمختار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابة ص۲۸۵ ظفیر [2] دیکھئے ابن ماجہ ابواب الطلاق ص۱۵۱ والدر المختار علی ما ھش ردالمحتار کتاب الطلاق ص۲۸۵ ظفیر [3] ردالمحتار کتاب الطلاق ص۲۸۵ ۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بوجہ خوف عدم اندراج رجسٹر کرنے کے اور عائد ہونے جرم کے اور منکوحہ بوجہ نائل ہونے ملکیت کے اپنے عقد نکاح صحیح سے رو برو ئے عدالت منکر ہو گیا ہے اور کہتا ہے کہ ہمارا کوئی عقد نہیں ہوا، کیا اس کا انکار معتبر ہوگا یا نہیں یعنی نکاح جائز ہوتا یا نہیں۔

الجواب: ۔ درمختار میں ہے او سئل الملک امرأۃ فقال لا لا تطلق اتفاقا وان نوی لان الیمین والسوال قرینتا ارادۃ النفی فیهما اور فی ردالمحتار قوله لا تطلق اتفاقا وان نوی، ومثله قوله لما تزوجك او لم یکن بیننا نکاح او لا حاجة لی فیك بداهم الی ان قال والاصل ان نفی النکاح اصلا لا یکون طلاقا قابل یکون جحودا[1] الخ پس معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں نکاح ہونا تو شرعاً ثابت و محقق ہے، پس انکار اس سے کذب اور جحود ہے، طلاق نہیں ہے، لہذا صورت مسئولہ میں نکاح مابین زید و ہندہ قائم ہے اور طلاق واقع نہیں ہوئی، فقط

عمر پندرہ سال ہو مگر ہم بستری کے قابل نہ ہو تو اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں

سوال (۱۲۵۱): ۔ بکر کی عمر پندرہ سال کی ہے مگر عورت سے ہم بستری کے قابل نہیں۔ اس کی طلاق ہوگی یا اس کا باپ دے گا، دوسرا نکاح عورت کا کیسے کیا جاوے۔

الجواب: ۔ اگر بکر کی عمر پندرہ برس پوری ہے تو وہ شرعاً بالغ ہے اور اس کی طلاق واقع ہوگی، باپ کی طلاق واقع نہیں ہوتی[2]۔ اس سے طلاق لی جاوے بغیر طلاق علیحدگی کی کوئی صورت نہیں (پندرہ سال جب عمر پوری ہو جاتی ہے، لڑکا لڑکی کو شرعاً بالغ قرار دیدیا جاتا ہے، خواہ اس وقت تک ہم بستری پر پوری قدرت ہو یا نہ ہو، اور

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار قبیل باب طلاق المریض ص۳۵۴ ج۲ ۔ ظفیر

[2] یقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبدا او مکرها ولا یقع طلاق المولی امرأۃ عبده لحدیث ابن ماجه الطلاق لمن اخذ الساق (درمختار) کنایة عن ملك المتعة (دیکھئے رد المحتار کتاب الطلاق ص۴۵۹ ج۲ و ص۴۵۸ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اگر بارہ سال کے بعد احتلام، انزال ہونے لگے، اور خواہ پندرہ سال کی عمر نہ ہوئی ہو تو بھی شرعاً بالغ قرار پاتا ہے[1]، واللہ اعلم، نظیر

نابالغ کی طلاق کسی صورت میں جائز ہے یا نہیں اور ضرورت کی مراد کیا ہے

سوال (۱۲۶):- دربارہ طلاق صغیر اہل علم ایں جا مختلف شدہ اند، فریق اول می گوید کہ کبر سن زوجہ وخوف زنا وپشیمانی عورت ووالدین وخوف فسادات زمانہ داخل شد ضرورت است، پس طلاق صبی واقع است وضرورت حاکم مجاز وقاضی شرعی درفسخ نیست خود صغیر مالک طلاق است از وطلاق گرفتہ بدیگرجا نکاح جائز است، فریق ثانی می گوید ضرورت آں باشد کہ در کتب مصرح است وایں ضرورت است مذکورہ در کدام کتاب مصرح نیست، ہرکس مجاز ایجاد ضرورات نیست، وبالفرض اگر ضرورت تسلیم کنیم قضاء قاضی شرط است، ہرکس مجاز نیست، فریق اول می گوید کہ بایں ضرورات مذکورہ ترک مذہب جائز است، بر مذہب غیر عمل جائز است، فریق ثانی منکر اند ترک تقلید بایں ضرورت جائز دارند ودلائل ہر فریق مفصل ابلاغ اند، بوقت ضرورت طلاق صبی واقع می شود یا نہ، مراد از ضرورت کدام ضرورت است، ہرکس مجاز اختراع ضرورت است یا ہرچہ در کتب مصرحہ باشد، ضرورات مصرحہ فریق اول واقعی ضرورت اند بایں طلاق صبی جائز است وعمل بمذہب غیر جائز است یا نہ، قضائے قاضی دریں مسئلہ شرط است یا ہرکس را اختیار است کہ از صبی طلاق دہاندہ نکاح دیگر نمایند، امثال مایاں مقلداں را ترک مذہب باختراع ضرورت از خود جائز است یا ہماں وقت کہ تصریح در کتب فقہ یافتہ شود وبوقت اشد ضرورت دریں معاملہ ترک مذہب خود وعمل بمذہب غیر

[1] بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال لزنا لم یحدهما شئ فحتی یتم لکل منهما خمس عشرة سنة به یفتی وادنی مدته اثنا عشرة سنة ولها تسع سنین (درمختار) قوله فان لم یوجد فیهما ای فی الغلام والجاریة شئ مما ذکر (رد المحتار کتاب الحجر فصل بلوغ الغلام ص ۱۳۲ ج ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

جائز است، چنانچہ در بارہ زوجہ مفقود و معتد الظہر مصرح است تحریر مولوی محمد بخش در امتناع طلاق صغیر صحیح است یا چہ۔

الجواب: ۔ طلاق صبی واقع نیست[۱] و او محل ایقاع طلاق نیست لحدیث رفع القلم عن ثلثۃ الحدیث[۲] ولما صرح بہ الفقہاء قاطبۃ[۳] وتفریق قاضی کہ در مواقع منصوصہ در بعض اقوال طلاق کردہ شدہ است آں در حقیقت ایقاع طلاق از صبی نیست بلکہ تفریق قاضی را حکم طلاق دادہ شد، پس تفریق قاضی دراں مواقع ہم ضروری است بلکہ اصل ہماں است و ہماں تفریق قاضی را طلاق نام کردہ اند نہ آنکہ طلاق صبی بدون تفریق قاضی واقع شود، و مواقع تفریق قاضی ہماں است کہ فقہا تصریح آں فرمودہ اند[۴] نہ آنکہ بخلاف مواقع مذکورہ حکم جواز طلاق صبی کنیم و ضرورت مجوزہ فریق اول دراں داخل نیست و تفریق قاضی ضروری است کہ ہر کس را اختیار نیست کہ بموقع ضرورت از صبی طلاق دہاینده نکاح ثانی کند و ترک مذہب و مقلداں را سوائے مواقع کہ فقہا دراں مواقع بمذہب غیر عمل را تجویز فرمودہ اند جائز نیست۔

پس تحریر مولوی محمد بخش صاحب در بارہ عدم وقوع طلاق صبی صحیح و معتبر است و تحریر مجوزین طلاق صبی صحیح و معتبر نیست۔

نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے اور نہ اس کے والدین کی

سوال (۱۲۷): ۔ ایک لڑکے کا نکاح بحالت نابالغی ہوا، والدین نے ایجاب وقبول کیا، اب وہ لڑکا طلاق دے سکتا ہے یا نہیں، لڑکے نے طلاق نہیں دی تو لڑکی کو اس کے ساتھ رخصت کرنا

---

[۱] ولا یقع طلاق الصبی والمجنون والنائم (ہدایہ کتاب الطلاق ص۳۳۲ ظفیر [۲] مشکوۃ باب الغلہ والطلاق ص۲۸۳ ظفیر [۳] ولا یقع طلاق المولی علی امرأۃ عبدہ ولا طلاق المجنون والصبی ولو مراہقا ولا اجازۃ بعد البلوغ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۵۳ ج۲ ظفیر [۴] الا اذا کان مجبوبا وفرق بینہما او اسلمت زوجتہ فعرض الاسلام علیہ ممیزا فابی وقع الطلاق (رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۵۶ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

چاہیئے یا نہیں۔

الجواب: صورت مسئولہ میں نکاح ہوگیا، نابالغ کی طرف سے اس کے والدین ایجاب وقبول کرسکتے ہیں اور نکاح ہوجاتا ہے، لیکن نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور نہ اس کے والدین طلاق دے سکتے ہیں[۱]، پس اس لڑکی کو اس کے شوہر کے گھر رخصت کردینا چاہیئے۔

نابالغ لڑکا یا اس کا باپ طلاق دے سکتا ہے یا نہیں

سوال (۱۲۸): میرے لڑکے نابالغ چار سال کا نکاح ایک لڑکی پندرہ سالہ بالغہ سے ہوا تھا، ایک سال ہوا، اب لڑکی کی عمر ۱۶ سال ہے اور لڑکا پانچ سال کا ہے، لڑکی کا گذارہ مشکل ہے، اب مجھے اپنی عزت کا ڈر ہے، میں چاہتا ہوں کہ اس کو طلاق دیدوں، ایسی حالت میں لڑکا یا میں اس کو طلاق دے سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب: باپ کی طلاق بیٹے کی زوجہ پر نہیں پڑسکتی اور نابالغ کی بھی طلاق واقع نہیں ہوتی، پس جب تک لڑکا بالغ نہ ہو کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہے هکذا فی الدرالمختار[۲] وغیرہ۔

نابالغ کی بیوی کو طلاق دینے کی کیا صورت ہے

سوال (۱۲۹): ایک شخص نے اپنے پسر نابالغ کا نکاح عرصہ سے کسی نابالغہ سے کیا تھا، اور اب عرصہ دو سال سے عورت بالغہ ہے اور لڑکا نابالغ، اب کسی وجہ سے باپ یہ چاہتا ہے کہ نکاح فسخ ہوجاوے، اب کوئی ایسی صورت بتادیں کہ حیلہ سے نکاح فسخ ہوجاوے تاکہ لڑکی کا نکاح اور کہیں کردے

---

[۱] لایقع طلاق المولی علی امراۃ عبدہ لحدیث ابن ماجہ الطلاق لمن اخذ بالساق او عقدۃ النکاح المجنون والصبی ولو مراھقا (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳/۲۴۵ و ۳/۲۴۶) ظفیر

[۲] لایقع طلاق المولی علی امراۃ عبدہ لحدیث ابن ماجہ الطلاق لمن اخذ بالساق او عقدۃ النکاح المجنون والصبی ولو مراھقا (ایضاً کتاب الطلاق ۳/۲۴۵ و ۳/۲۴۶) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اور حیلہ کرنا شرعاً جائز ہے کہ ناجائز ہے، اور فسخ نکاح اس وجہ سے پایا جاتا ہے کہ کہیں یہ لڑکی حرام میں مبتلا نہ ہو جاوے۔

الجواب: ۔ اقول وباللہ التوفیق جاء فی الحدیث الطلاق لمن اخذ الساق الکتاب الطلاق[۱] وفی درالمختار من کتاب الماذون وکذا لا یقع من غیرہ کابیہ ووصیہ والقاضی للضرورۃ وسیجئی ھذہ العبارات بتمامھا وفی الدرالمختار والصبی ولو مراھقا ای لا یقع طلاقہ الخ درمختار[۲] کتاب الطلاق وفی کتاب الماذون وتصرف الصبی والمعتوہ ان کان نافعا محضا کالاسلام والاتھاب صح بلا اذن الخ وان ضارا کالطلاق والعتاق الخ لا وان اذن بہ ولیھما الخ (درمختار) قولہ وان اذن بہ ولیھما لاشتراط الاھلیۃ الکاملۃ وکذا الوجازہ بعد بلوغہ الا اذا کانت بلفظ یصلح لابتداء العقد کأوقعت الطلاق والعتاق وکذا لا تصح من غیرہ کابیہ ووصیہ والقاضی للضرورۃ قلت ومواضع الضرورۃ مستثناۃ عن قواعد الشرعیۃ کما لو کان مجبوبا او ارتد او اسلمت امرأتہ وابی الاسلام او کاتب ولیہ حظہ من عبد مشترک واستوفی بدلہ فقد صار الصبی مطلقا فی قول[۳] الخ پس در قولیکہ صبی دریں مواقع منصوصہ مطلق گفتہ اند مطلبش ہمیں است کہ دریں موضع خاصہ الطلاق مطلق برو کردہ خواہد شد نہ آنکہ در غیر ایں مواقع منصوصہ طلاق واقع کنند پس کدام حیلہ است کہ در صورت مسئول بکار آید و طلاق صبی واقع شود۔ ایں محال است و خیال۔

نابالغ کی طلاق کا جو تذکرہ اصول فقہ کی کتابوں میں ہے اس کی مراد کیا ہے **سوال** (۱۳۰۰):۔ زید نے

---

[۱] الدرالمختار علی رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۵۵ ج۲ ط غفیر [۲] ایضاً ص۲۳۴ ج۲ ط غفیر

[۳] رد المحتار کتاب الماذون مبحث فی تصرف الصبی ص۱۵۰ ج۵ ط غفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اپنے بیٹے عمر کا نکاح جس کی عمر تخمیناً چھ سال کی ہے بکر کی لڑکی کے ساتھ جس کی عمر تخمیناً بارہ سال ہے کر دیا، زید مذکور دو سال کے بعد مرگیا، اس وقت چونکہ ناکح (لڑکے) کی عمر آٹھ سال ہے، اور منکوحہ (لڑکی) کی عمر چودہ سال ہے، زید کے وارث اس خیال سے کہ لڑکا نابالغ ہے اور لڑکی بالغہ ہو چکی ہے، اس حالت میں اگر میل کرا دیا جائے تو اتحاد کی صورت نظر نہیں آتی بلکہ ناکح کا ضرر جانتے ہیں، بنا بریں چاہتے ہیں کہ منکوحہ کا نکاح فسخ کرا کر دوسری جگہ کر دیا جائے اور اس عوض دوسرا بازو (دوسری لڑکی) لڑکے کی عمر کے برابر ناکح (لڑکے) نابالغ سے کر دیا جائے، اس صورت میں طلاق نابالغ کی جائز ہو سکتی ہے یا نہیں؟ کتاب نور الانوار مطبع یوسفی ص۲۸۵ میں یہ روایت ہے وان طلاق الصبی واقع الخ اور کتاب تلویح میں ہے قال شمس الائمۃ الحق انہ لا ضرورۃ فی اثبات الخ اور کتاب نامی شرح حسامی مطبع مجتبائی دہلی جلد ثانی ص۸۰ میں درج ہے ان الطلاق والعتاق الخ فقط۔

الجواب:۔ صبی کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور نہ اس کا ولی طلاق دے سکتا ہے، درمختار میں ہے لا یقع طلاق المولی (الی ان قال) والصبی، قال الشامی قولہ والصبی۔ الا اذا کان مجبوبا الخ (شامی ص۲۵۷ ج۲) پس معلوم ہوا کہ طلاق صبی واقع نہیں ہوتی، اور نور الانوار وغیرہ کی عبارتوں کا مطلب وہی ہے جو شامی نے بیان فرمایا، پھر یہ ایک اصولی بحث ہے کہ ابا عن الاسلام وغیرہ کو طلاق سمجھنا چاہئے یا نہیں، پس کتب مذکورہ کی عبارتوں کا مطلب یہ ہے کہ ان مواقع خاصہ میں بضرورت طلاق کا حکم کیا جاتا ہے، یہ حکم دوسری جگہ جاری نہیں ہو سکتا، نیز یہ کتابیں اصول فقہ کی ہیں، فتاوی کی کتابیں نہیں ہیں کہ ان سے فتوی دیا جائے۔ فقط واللہ اعلم (اصول فقہ کی وہ بحث یہ ہے وفی شرح التحریر قال صاحب الکشف وغیرہ المراد من عدم شرعیۃ الطلاق او العتاق فی حق الصغیر عدمھا عند

Maktaba Tul Ishaat.com

عدم الحاجة فاما عند تحققها فمشروع، قال شمس الائمة السرخسی زعم بعض مشائخنا ان هذا الحکم غیر مشروع اصلا فی حق الصبی حتی ان امرأته لا تکون محلا للطلاق وهذا وهم عندی فان الطلاق یملک بملک النکاح اذ لا ضرر فی اثبات اصل الملک بل الضرر فی الایقاع حتی اذا تحققت الحاجة الی صحة ایقاع الطلاق من جهته لدفع الضرر کان صحیحا فاذا اسلمت زوجته وابی فرق بینهما وکان طلاقا عند ابی حنیفة ومحمد واذا ارتد والعیاذ باللہ وقعت البینونة وکان طلاقا فی قول محمد واذا وجدته مجبوبا فخاصمته فرق بینهما الخ (درمختار باب الکافر ص۵۳۶ ج۲) ظفیر۔

مراہق کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۱۳۱):۔ چہ می فرمایند علماء دین ومفتیان شرع متین اندریں کہ شخصے پسر نابالغ را با دختر نابالغہ تزویج نمودہ وآن پسر دختر را سہ طلاق داد، عام است کہ آں پسر نابالغ عاقل است یا نہ، برتقدیر اول مراہق است یا غیر ازاں، موافق شریعت غرا وملت بیضا وقوع طلاق خواہد شد یا نہ؟ پس از انقضائے مدت چند برمساوات آنکہ قبل بلوغ باشد یا بعد ازاں والدین دختر مرا در نکاح شخص دیگر آوردہ اند، پسر ازاں دختر اولاد ہویدا شد نکاح ثانی منعقد شد یا نہ؟ برتقدیر ثانی تفریق میاں شاں لابد است یا نہ؟ اگر لابد است حکم اولاد شاں چہ؟ بموقف حلال گردید یا نہ؟ فقط۔

الجواب:۔ طلاق صبی نابالغ غیر صحیح وغیر واقع است اگرچہ صبی مراہق وعاقل باشد وہرگاہ طلاق واقع نہ شد، نکاح آں دختر بشخص دیگر ناجائز وباطل است قال اللہ تعالیٰ حرمت علیکم امہاتکم والمحصنات من النساء الایة و صبی نابالغ مرفوع القلم است بنص حدیث۔ پس طلاقش علی الصحیح غیر صحیح است و خلافِ آں معتبر نیست وہرگاہ نکاح ثانی ناجائز وباطل است تفریق میانِ شاں

Maktaba Tul Ishaat.com

لازم است واولاد ولدِ حرام است فقط واللہ اعلم (فی العالمگیریہ ولا یقع طلاق الصبی وان کان یعقل ۱ جلد ۱ ص۳۳۳ مصری

کتبہ عزیز الرحمٰن مفتی مدرسہ

نابالغ کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۱۳۳۲):۔ اگر نابالغ اپنی منکوحہ کو طلاق دیوے تو واقع ہو جاوے گی یا نہیں۔ مولوی سراج احمد بھاولپوری فتوی وقوع کا دیتے ہیں۔

الجواب:۔ نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی کما فی الدر المختار لا یقع طلاق المولی علی امراۃ عبدہ ولو المجنون والصبی ولو مراھقا او اجازہ بعد البلوغ لانہ حین وقوعہ وقع باطلا والباطل لا یجاز[۱] (شامی ص۴۲۶ ج۲) پس معلوم ہوا کہ فتوی وقوع طلاق صبی کا دینا غلط ہے عند الحنفیہ صحیح نہیں ہے۔

نابالغ اپنی بیوی کو طلاق دینے کے بعد اس کی بہن سے شادی کر سکتا ہے یا نہیں

سوال (۱۳۳۳):۔ ایک نابالغ نے اپنے باپ کے ذریعہ سے اپنی بیوی کو طلاق دی، اسی وقت ایک مولوی نے اس شخص کا نکاح اس عورت کی ہمشیرہ کے ساتھ کر دیا یہ نکاح وطلاق صحیح ہے یا نہ۔

الجواب:۔ نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی[۲]، اور نابالغ کا باپ یا دوسرا ولی نابالغ کی زوجہ کو طلاق نہیں دے سکتا لحدیث ابن ماجہ الطلاق لمن اخذ بالساق کذا فی الدر المختار[۳]، پس نکاح اس لڑکے نابالغ کا اس کی زوجہ کی ہمشیرہ سے بحالت موجودہ صحیح نہیں ہے بلکہ باطل ہے قال اللہ تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین الآیۃ[۴]

---

[۱] ردالمحتار کتاب الطلاق ج۲ ص۴۲۶ و ج۳ ص۱۲ [۲] تنویر [۳] لا یقع طلاق الصبی ہدایہ کتاب الطلاق ج۲ ص۳۸ [۴] تنویر [۵] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الطلاق ج۲ ص۱۲ [۶] سورۃ النساء رکوع ۳ تنویر

Maktaba Tul Ishaat.com

ضرورت کے وقت بچے کی طلاق جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۳۴۴):- طلاق صبی عند الضرورت جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- طلاق صبی واقع نہیں ہوتی کما فی الدر المختار والصبی ولو مراھقا او اجازہ بعد البلوغ[1]، اور وہ جو بعض مواقع میں صبی کی زوجہ کو اس سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے اور قاضی تفریق کر دیتا ہے، جیسے مجبوب کی زوجہ کو اس سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے یا مرتد کی زوجہ کو علیحدہ کر دیا جاتا ہے تو وہ درحقیقت صبی کی طلاق نہیں ہے اور اگر اس کو مجازاً طلاق صبی کہا جاوے تو ان مواقع پر اور کسی موقع کو قیاس نہیں کر سکتے، کیونکہ وہ تفریق حسب تصریح فقہاء ان ہی مواقع کے ساتھ خاص ہے[2] کما لو کان مجبوبا او ارتد او اسلمت امراتہ والی الاسلام (ز شامی)[3]۔

نابالغ کی بیوی زنا میں مبتلا ہو جائے تو بھی کیا اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی

سوال (۱۳۴۵):- کریم بخش نابالغ تین سال کا نکاح مسماۃ زینب بالغہ سے کیا گیا تھا وہ عورت مذکورہ چونکہ بالغہ تھی کہنے لگی کہ اس لڑکے نابالغ سے طلاق لے کر کسی بالغ مرد سے نکاح کر دو، نہیں رہا جاتا زنا ہو جائے گا، چونکہ طلاق صبی کی غیر نافذ تھی، یہ معاملہ نہ کیا گیا، مسماۃ زینب نے زنا شروع کر دیا، چنانچہ زنا سے ایک لڑکا پیدا ہو کر مر گیا اور ایک لڑکی ابھی چار سالہ موجود ہے، عورت مذکورہ اب بھی خواہاں ہے کہ طلاق دلا دو، میں کسی سے نکاح کر لوں اور لڑکا کریم بخش جو عاقل غیر بالغ ہے عجز سے طلاق دینے پر ہر وقت طیار ہے، ایسی صورت میں طلاق نابالغ کی جائز ہو سکتی ہے یا کیوں کر۔ کتب فقہ میں ہے کہ طلاق صبی کی عند الضرورت جائز ہے، ان ضرورت سے کیا مراد

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۲۵۶ ظفیر [2] وفرع فی المسائل الاربع للحاجۃ ودفع الضرر لا ینافی عدم اھلیتہ للطلاق فی غیرھا کما مر تحقیقہ فی نکاح الکافر رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۲۵۶ ظفیر [3] ایضاً کتاب الطلاق ج ۲ ص ۲۵۶ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے۔ جس عورت بالغہ کا زنا ہو جانے کا سخت اندیشہ ہو، اور ابھی ہوا نہ ہو۔ وہ اپنے ناکح نابالغ سے طلاق لے سکتی ہے اور اس نابالغ کی طلاق جائز ہو سکتی ہے یا نہیں

الجواب: ۔ طلاق نابالغ کی کسی طرح صحیح نہیں ہے اور وہ جو بوجہ عنین ہونے یا مجنون ہونے یا مقطوع الذکر ہونے شوہر کے یا اسلام لانے زوجہ نابالغ کے اور انکار کرنے شوہر کے اسلام سے قاضی بضرورت تفریق کرا دیتا ہے وہ درحقیقت ایقاع طلاق از جانب نابالغ نہیں ہے اور ماسوا ان مواقع کے جن میں فقہاء نے تفریق کی تصریح کی ہے دوسرے موقع میں فقہاء عدم وقوع طلاق صبی کی تصریح فرماتے ہیں کہ ماسوا مسائل اربعہ کے صبی میں اہلیت طلاق کی نہیں ہے۔ قال فی الشامی و وقوع فی المسائل الاربع للحاجۃ ودفع الضرر لا ینافی عدم اھلیتہ للطلاق فی غیرھا کما مر تحقیقہ فی باب نکاح الکافر[1] وایضاً فی الشامی فی کتاب الماذون ومواضع الضرورۃ مستثناۃ عن قواعد الشرع کما لو کان مجبوبا او ارتد او اسلمت امرأتہ والی الاسلام او کاتب ولیہ حظہ من عبد مشترک واستوفی بدلھا فقد صار الصبی مطلقا فی قول کما صار معتقا[2] فقط

سوال (۱۳۶۱): ۔ ایک شخص نے اپنی لڑکا شوہر کی بیوی طلاق کیسے حاصل کرے

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۸۲ نکاح کافر میں یہ بحث اس طرح ہے وھو من اغرب المسائل حیث یقع الطلاق من صغیر ومجنون زیلعی ثم قال وفیہ نظر اذ الطلاق من القاضی وھو علیھما لا منھما فلیسا باھل للایقاع بل للوقوع کما لو ورث قریبہ (رد مختار) قولہ فلیسا باھل للایقاع ای ایقاع الطلاق منھما بل ھما اھل للوقوع ای حکم الشرع بوقوعہ علیھما عند وجود موجبہ (رد المحتار کتاب نکاح الکافر ص۵۳۶ ج۲) ظفیر [2] رد المحتار کتاب الماذون ص۱۵۰ ج۵ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

دختر کا نکاح زمانہ طفولیت میں ایک لڑکے سے کر دیا تھا، اس وقت لڑکے میں کوئی عیب نہیں تھا۔ بعد بلوغ لڑکے میں چند عیوب پیدا ہو گئے، منجملہ ان کے ایک عیب یہ ہے کہ لڑکا نامرد ہے اور گونگا بھی ہے، اس وجہ سے لڑکی کا والد چاہتا ہے کہ اس کا دوسرا نکاح کر دوں مگر لڑکا بوجہ گونگا ہونے کے طلاق نہیں دے سکتا، اس وجہ سے اس کا دوسرا نکاح درست ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ گونگے کی طلاق اشارہ سے پڑ جاتی ہے، اور تحریر سے پڑ جاتی ہے، اگر وہ لکھ سکتا ہے تو اس سے طلاق لکھائی جاوے اور نہ اشارہ سے طلاق دلوائی جائے۔ بدون طلاق کے دوسرا نکاح اس لڑکی کا درست نہیں[1] ہے۔ فقط

اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۱۳۷):۔ ہندہ نے بعد وفات شوہر کے دوسرا نکاح خالد سے کیا، زمیندار نے نکاح کے دس برس بعد بربنا اس قانون کے کہ جب عورت بیوہ اپنا نکاح کر لیوے تو زمیندار کو اختیار ہے کہ اس کی اراضی سے شوہر اول کی بیدخلی کر دے، استغاثہ بیدخلی ہندہ نے عدالت میں کیا، خالد نے یہ بیان کیا کہ میرا نکاح ہندہ سے نہیں ہوا، اور ہندہ نے بھی یہ ہی جواب دہی کی تو اس سے نکاح باقی رہا یا نہیں۔

الجواب:۔ خالد کے اس بیان سے اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی جیسا کہ شامی میں ہے قولہ لا تطلق (اتفاقاً) ومثلہ قولہ لم اتزوجک، والاصل

---

[1] او اخرس ولو طارئا باشارتہ المعہودۃ فانہا تکون کعبارۃ الناطق استحسانا (در مختار) یقع طلاق الاخرس بالاشارۃ یرید بہ الذی ولد وہو اخرس او طرأ علیہ ذلک ودام حتی صارت اشارتہ مفہومۃ والا لم تعتبر فتح کافی الحاکم الشہید ملخصہ فافہم کالاخرس لا یکتب ویکون لہ اشارۃ تعرف فی طلاقہ ونکاحہ وشرائہ وبیعہ فہو جائز الا فصل بینہ وبین الاخرس الا ان یقدر علی الکتابۃ فیفید انہ ان کان یحسن الکتابۃ لا تجوز اشارتہ (درمختار کتاب الطلاق ص ۲۷۶ ج ۲)

Maktaba Tul Ishaat.com

ان نفی النکاح اصلا لا یکون طلاقا بل یکون جحودا[1] الزمہ ۵۲ شامی فقط

نکاح کیا پھر باپ نے واپس لے لیا تو کیا اس سے طلاق ہو گئی

سوال (۱۳۸):۔ ایک شخص نے اپنی لڑکی دوسرے کے لڑکے کے نکاح میں دینا کیا، اور اس کی لڑکی اپنے لڑکے کے نکاح میں لینا کیا نابالغ لڑکی کا نکاح نابالغ لڑکے سے پہلے ہوا، اور بعد میں دوسرے لڑکے لڑکی کا نکاح ہوا، نکاح ہو جانے کے بعد معلوم ہوا کہ لڑکی بالکل دیوانی ہے اس لئے اس نے اس لڑکی دیوانی کو واپس کر دیا اور اپنی نابالغ لڑکی کو واپس لے لیا، اب وہ لڑکی بالغ ہے اور نکاح کرنا چاہتی ہے، کیا اس کو طلاق لینا ضروری ہے یا اس کے باپ کا واپس کرنا ہی اس کے لئے طلاق ہے۔

الجواب:۔ دونوں لڑکیوں کا نکاح ہو گیا، ان میں سے کوئی بھی واپس نہیں ہو سکتی اور دونوں کا نکاح قائم ہے، جب تک شوہر بالغ ہو کر طلاق نہ دے، اس وقت تک کوئی لڑکی اپنے شوہر کے نکاح سے خارج نہ ہوگی اور دوسری جگہ نکاح درست نہ ہوگا، اور باپ کی طلاق واقع نہیں ہوتی[2]۔ فقط

مجنوں کی طرف سے اس کے وارث طلاق نہیں دے سکتے ہیں

سوال (۱۳۹):۔ مجنوں کی طلاق اس کے وارثوں کی طرف سے یعنی بھائی یا والد کیجانب سے ہو سکتی ہے یا نہیں اور اس پر عدت ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ مجنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور اس کا ولی مثلاً بھائی وغیرہ بھی طلاق نہیں دے سکتا لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الطلاق

---

[1] ردالمحتار قبیل باب طلاق المریض ص۶۲۳ ج۲ طفیر [2] نکاح جب باضابطہ ہو چکا تو اب دونوں میں علیحدگی کی صورت اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ شوہر بالغ ہو کر طلاق دے اسلئے کہ نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور نہ اسکے باپ کی طلاق اسکی بیوی پر واقع ہوگی ولا یقع طلاق المولی علی امرأۃ عبدہ او المعتوہ والصبی وان کان مراھقا او اجازہ بعد البلوغ خانیۃ تاتارخانیۃ علی ہامش ردالمحتار کتاب الطلاق ص۲۸۶ ج۲

Maktaba Tul Ishaat.com

لمن اخذ الساق[1] البتہ امام محمدؒ یہ فرماتے ہیں کہ عورت اگر تفریق چاہے تو قاضی مجنون کو ایک برس کی مہلت بغرض علاج دیوے اس کے بعد اگر وہ اچھا نہ ہو تو ان میں تفریق کرادے، بعد تفریق کے عورت عدت گذار کر نکاح ثانی کر سکتی ہے[2]

بیوی کو خنثی ظاہر کرنے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں

سوال (۱۴۰): - زید نے دو چار آدمیوں کے سامنے اپنی زوجہ کو خنثی ظاہر کیا کہ میری زوجہ میرے کام کی نہیں ہے، کیا زید کی اس گفتگو سے اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور اس کی زوجہ مہر پانے کی مستحق شرعاً ہے یا نہیں۔

الجواب: - اس گفتگو سے زید کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی[3] اور مہر موجل کا مطالبہ بھی قبل طلاق یا موت کے نہیں ہو سکتا[4]۔

عورت بھاگ کر دوسرے کے پاس چلی گئی اور شوہر نے واپس لیجانے سے انکار کر دیا تو کیا حکم ہے

سوال (۱۴۱): - ایک عورت اپنے شوہر کے گھر سے بھاگ کر دوسرے شخص کے پاس چلی گئی، جب اس کے شوہر سے کہا گیا کہ تو عورت کو لے جاؤ اس نے لے جانے سے

---

[1] ولا یقع طلاق المولی علی امرأۃ عبدہ او المجنون والصبی (رد المحتار کتاب الطلاق ج۳ ص۲۳۲) ابن ماجہ ص۱۵۰ ظفیر [2] ولا تخیر احد الزوجین بعیب الآخر ولو فاحشا کجنون وجذام وبرص وقرن وخالف الائمۃ الثلاثۃ فی الخمسۃ لو بالزوج وللقضی بالرد صحح (درمختار) ومحمد فی الثلاثۃ الاول لو بالزوج کما یفہم من البحر (رد المحتار باب العنین ص۲۲۴) تفصیل کیلئے دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للتھانوی اور للرحمانی ۔ ظفیر [3] طلاق جب شوہر دے گا واقع ہوگی، البتہ یہ مسئلہ ذہن میں رہے کہ خنثی مشکل سے نکاح منعقد نہیں ہوتا ہے وعقد یفید ملک المتعۃ ای حل استمتاع الرجل (درمختار) او لا یمنع من نکاحہما ما لم یتبین شرعی فخرج الذکر والخنثی المشکل (درمختار) ای ایرادا العقد علیہما لا یفید ملکہ استمتاع الرجل بہما لعدم تحلیتہما لہ، لو زوجہ ابوہ او مولاہ لامرأۃ او رجلا لا یحکم بصحتہ (رد المحتار کتاب النکاح ج۲ ص۳۵۶) ظفیر [4] وھذا لان الغایۃ معلومۃ فی نفسہا وھو الطلاق او الموت (تاتارخانیہ مصری باب المہر ج۴ ص۳۰۰) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

انکار کر دیا، تو کیا نکاح فسخ ہو گیا، اور اس عورت کا نکاح ثانی جائز ہے یا نہیں،

الجواب: ۔ اس صورت میں نکاح فسخ نہیں ہوا، اور طلاق واقع نہیں ہوئی، اس کے شوہر سے کہا جاوے کہ یا اس عورت کو طلاق دیوے یا لے جاوے اور نان نفقہ کی خبر گیری کرے، بدون طلاق کے دوسرا نکاح کرنا عورت کو جائز نہیں[1]

مرگی والا حالت صحت میں طلاق دے گا تو واقع ہو گی

سوال (۱۴۲): ۔ زید کا نکاح ہندہ سے بحالت نابالغی زوجین ہوا، زید نکاح کے بعد ایک سال تندرست رہا، بعدہ اس کو مرض مرگی لاحق ہوا جس کا دورہ وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے اب زید کی عمر ۱۷ سال نو ماہ کی ہے، اگر زید اپنی زوجہ کو طلاق دیدے تو ہو جاوے گی یا نہ۔

الجواب: ۔ زید اگر حالت افاقہ میں طلاق دے گا تو طلاق صحیح ہے واقع ہو جاوے گی[2]۔

اگر ایسا نہ کیا تو تجھ سے قطع تعلق کر لوں گا یہ جملہ بیوی سے کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۱۴۳): ۔ ہندہ زوجہ حاملہ زید کی بیان کرتی ہے کہ بوقت روانگی جائے ملازمت تاریخ ۲۴ مارچ ۱۹۳۸ء میرے شوہر زید نے کہا کہ اگر وضع حمل میری ماں کے پاس نہ کیا تو تجھ سے قطع تعلق کر دوں گا، اور زید ان الفاظ کے کہنے سے منکر ہے، دوسرے ایک خط نو بت سابق کا آیا ہوا زید کا بنام والدہ ہندہ کے آیا تھا، اس کا اول و آخر علیحدہ کر کے جس ورق کی ایک سطر میں عبارت "اگر آپ کی ذات کو میری ذات سے دھبہ لگتا تھا" اس سے پہلے اور بعد کی عبارت لعاب دہن سے حذف کر کے آگے

---

[1] ویجب الطلاق لوفات الامساک بالمعروف (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۳ ص ۲۴۳) ظفیر

[2] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو مریضا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۳ ص ۲۴۴) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

صرف منقطع تعلق کر دیا" درج ہے، والدہ ہندہ پیش کرتی ہے، جس کو زید کا زبردستی مٹانا لعاب دہن سے ظاہر کرتی ہے۔ اس صورت میں زوجہ زید پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ موافق اس تحریر کے جو ہمرشتہ ہے، ہندہ زوجہ زید پر طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ جو کچھ بیان ہندہ کا ہے اس کے موافق تو اس وجہ سے طلاق واقع نہیں ہوئی کہ زید نے موافق قول ہندہ کے شرطیہ یہ کہا ہے کہ اگر ایسا ہوا تو تجھ سے تعلق قطع کر دوں گا، تو اس لفظ سے اگر شرط بھی پائی جائے تو طلاق واقع نہیں ہوئی لانہ یلفظ المستقبل ولا یقع الطلاق بلفظ المستقبل لانہ وعد کذا فی کتب[1] الفقہ۔ اور والدہ ہندہ جو خط مشتبہ پیش کرتی ہے، اس سے بھی طلاق واقع نہیں ہو سکتی اس لئے کہ اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ زید نے کس کو یہ لفظ لکھا ہے اور نیت اس لفظ سے کیا ہے۔ اگر بالفرض یہ لفظ زید نے اپنی زوجہ ہی کو لکھا ہو تو چونکہ یہ کنایہ ہے اور کنایہ میں اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں، لہذا یہ تحریر بھی موجب وقوع طلاق نہ ہوئی قال فی الدر المختار علم انہ حلف ولم یرد بطلاق او غیرہ لغا کما لو شک اطلق اھ[2] ۱۲

انتہائی غصہ کی حالت میں طلاق دی واقع ہوئی یا نہیں

سوال (۱۴۴۷):۔ زید حلفاً اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ بکر سے عمر خسر بکر نے نہایت جاہلانہ مناقشہ کیا بکر کو جو ایک معزز شخص ہے کچھ کہہ کر مخاطب کیا اور بہت سے الفاظ ایسے کہے جس کی باعث بکر پر ایسا غصہ طاری ہوا کہ تمام بدن کانپنے لگا، جس کی بابت یہ مشہور ہے کہ وہ نہایت مورد الغضب مغلوب المزاج شخص بکر نے عمر کو جواب

---

[1] اذا اطلق نفسی لم یقع لانہ وعد (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب تفویض الطلاق ج ۲ ص ۶۵۵ طفیر) [2] ایضاً کتاب الطلاق باب الصریح ص ۶۴۳ ج ۲ ۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ترکی بہ ترکی جواب دینا شروع کیا۔ زید متحیر ہوا کہ یہ کیا جہالت ہے، بکر کو کیا ہو گیا ہے کہ جو شاہد پر ایک معزز شخص ہو کر ایسی جہالت کر رہا ہے، اسی بحثا بحثی میں عمر خسر بکر نے پانچ سات مرتبہ ایک ایک نقص و عیب کو جتلا کر طلاق مانگی وہ عمر کی طرف دیکھتے تھے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بکر متجہ مبہوت ہے ایسی مبہوتی میں طلقت طلقت طلقت کہا زید کے ساتھ دیکھنے والے کئی شخص تھے، بعد اس کے بکر کا نشہ اترا، اور آدمی کیطرح باتیں کرنے لگا ورنہ زید کو قطعی یقین تھا کہ بکر کی یہ غضب آلودگی اور مجنونانہ حرکات ہاتھا پائی کی نوبت لائے گی، آیا بکر کی اہلیہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں بینوا توجروا

اس پر مولوی محمد شبلی مدرس ندوہ نے یہ جواب لکھا ہے کہ صورت مسئولہ میں طلاق نہیں پڑی، کیونکہ مدہوش کی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور عبارت شامی جلد دوم ص۲۶۲ کی وسئل فیمن طلق زوجتہ ثلاثا فی مجلس القاضی وھو مدھوش فاجاب بان الدھش من اقسام الجنون فلا یقع[1] پیش کی ہے، اس پر حضرت مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے جواب تحریر فرمایا ہے

الجواب:۔ اقول وباللہ التوفیق یہ ظاہر ہے کہ طلاق اکثر غصہ ہی کی حالت میں دی جاتی ہے اور غصہ ہی موجب اور باعث طلاق دینے کا غالباً ہوتا ہے چنانچہ کنایات میں حالت غضب کو قرینہ وقوع طلاق کا بعض کنایات میں کرنا اس کی دلیل بیّن ہے کہ حالت غضب میں طلاق واقع ہو جاتی ہے اور سوال میں بکر کا کچھ بیان بھی مذکور نہیں ہے، مثلاً یہ کہ میں نہایت غضب سے مدہوش ہو گیا تھا، اور مجھ کو کچھ خبر نہیں ہے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں وغیرہ، پھر حکم عدم وقوع طلاق کا کرنا اس صورت میں مشکل ہے اور مدہوش قرار دینا بکر کو اس کی حالت ظاہری کو دیکھ کر درست نہیں ہے، اور باب الطلاق میں احتیاط لازم ہے کہ تحلیل حرام کی طرف مقتضی نہ ہو، اور

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی طلاق المدھوش ص۲۶۲ ج۲ ۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

صورت مذکورہ میں تین طلاق دینا مذکور ہے، لہٰذا حکم یہ ہے کہ بدون حلالہ کے وہ مطلقہ شوہر اول کے لئے حلال نہیں[1] ہے فقط۔

بوقت طلاق ایسا غصہ ہو کہ بدحواس ہو تو کیا حکم ہے

سوال (۱۴۵):- مکرر متعلقہ ماقبل مندرجہ جلد ہذا جناب کے اس جملہ پر کہ سوال میں بکر کا کچھ بیان بھی مذکور نہیں، بکر سے دریافت کیا جاتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے کہ بیشک مجھ پر ایسا غصہ طاری ہوا کہ بدحواسی و بےہوش میں تھا، اب کیا حکم وقوع طلاق کے بارے میں ہوگا۔

الجواب:- قاضی تو اس کو نہ مانے گا اور حکم وقوع طلاق کا کرے گا۔ البتہ دیانۃً موافق اختیار شامی طلاق واقع نہ ہوگی اور بندہ کو اس میں تامل ہے کیونکہ باب التعلیق کی عبارت ہر حال میں وقوع طلاق کو چاہتی ہے اور محققین مثل صاحب فتح وخانیہ نے اس کو اختیار فرمایا ہے اور یہ عبارت احقر کی اور سوال میں بکر کچھ بیان علی سبیل التنزل تھی کہ اختیار شامی کے موافق ہے، جب کہ وہ کہتا ہے کہ مجھ کو کچھ خبر نہیں کہ میری زبان سے کیا نکلا۔ فقط۔

غصہ کی طلاق پر سوال اور اس کا جواب

سوال (۱۴۶):- جناب نے استفتاء میں یہ تحریر فرمایا کہ سوال میں بکر کا کچھ بیان بھی مذکور نہیں مثلاً یہ کہ میں غایت غضب سے مدہوش ہو گیا تھا اور مجھ کو کچھ خبر نہیں ہے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ اگر بکر خود ظاہر کرے کہ میری یہ حالت تھی اسی وقت عدم وقوع طلاق کا حکم لگایا جا سکتا ہے اگر دوسرے لوگ اس کو ظاہری حالت و قرینہ سے اس کی بدحواسی کو بیان کریں تو وہ حکم نہیں دیا جائے گا، اگر مدہوشی اسی قسم کے نہ ہو کہ جو کچھ وہ کہے اس سے بےخبری رہے تو کیا طلاق واقع ہو جاوے گی، اگر ایسا ہے تو شامی کی اس عبارت کے اس حصہ کی تردید

---

[1] ویقع طلاق من غضب خلافا لابن القیم هذا هو الموافق لمذهبنا المختار کتاب الطلاق ص۲۸۴ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کیسے ہوگی جسے مفتی صاحب ندوۃ العلماء نے پیش کیا ہے وہ یہ ہے لایلزم فیہ ان یکون بحیث لایعلم مایقول بل یکفی فیہ بغلبۃ الھذیان واختلاط الجد والھزل[1] فقط بینوا توجروا۔

الجواب:۔ خود کہنے سے بھی معلوم ہوسکتا ہے اور بعض دفعہ دوسرے لوگ بھی قرائن سے معلوم کرسکتے ہیں مثلاً ایسے امور اس سے سرزد ہوں کہ ان کو وہ حالت ہوش میں نہیں کرسکتا جیسا کہ دیوانوں اور باؤلوں کو دیکھا جاتا ہے اور شامی کی عبارت مذکورہ پر جو خود اس نے اشکال پیش کیا ہے نعم یشکل علیہ ملسیاتی فی التعلیق عن البحر وصرح بہ فی الفتح والخانیہ وغیرھما الخ اور اس پر فرمایا ہے وھذا مشکل جداً، سو درحقیقت مذہب حنفیہ کا وہی ہے جو فتح القدیر وخانیہ وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ طلاق غضبان واقع ہے اور تمام تفریعات فقہیہ طلاق غضبان کے وقوع کی مثبت ہیں اور جو جواب شامی نے اشکال مذکور کا دیا ہے وہ کافی نہیں ہے اور باب حرمت فروج میں احتیاط تام لازم ہے لہٰذا سوال مذکور میں جو صورت بیان کی گئی ہے جو کہ غضب میں ہوتی ہے اس کا جواب یہی ہونا چاہئے کہ طلاق واقع ہے۔ فقط

نابالغ کے بھائی کے طلاق نامہ لکھنے سے طلاق نہیں ہوتی

سوال (۱۴۷۱):۔ ایک نابالغ کی زوجہ کو اس کے بڑے بھائی نے دوسرے شخص کے بہکانے سے طلاق نامہ لکھ دیا، کیا نابالغ کی طلاق واقع ہوجاتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور نہ اس کا ولی یعنی بھائی باپ وغیرہ طلاق دے سکتا ہے درمختار میں ہے لایقع طلاق المولی علی امرأۃ عبدہ والمجنون والصبی[2] الخ اور حدیث شریف میں ہے الطلاق

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق ج۲ ص۲۵۵ ۱۲ ظفیر [2] ایضاً کتاب الطلاق ج۲ ص۲۵۵ ۱۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

لمن اخذ الساق المحدث

عورت شوہر کو بھائی یا والد کہدے تو کیا حکم ہے

سوال (۱۴۸): - اگر عورت اپنے شوہر کو بھائی یا والد کہدیوے تو طلاق پڑی یا نہیں۔

الجواب: - اس صورت میں طلاق نہیں ہوتی۔

عورت کے ناجائز تعلق سے پیدا کرنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۱۴۹): - اگر عورت آوارہ ہو اور حرام کا بچہ پیدا ہوا ہو تو طلاق پڑتی ہے یا نہیں۔

الجواب: - اس سے بھی طلاق نہیں پڑتی۔

میں تجھ کو لے جانا نہیں چاہتا کہنے سے طلاق ہوگی یا نہیں

سوال (۱۵۰): - اگر شوہر یہ کہدے کہ میں تجھ کو لے جانا نہیں چاہتا تو طلاق پڑے گی یا نہیں۔

الجواب: - اس میں بھی بدون نیت کے طلاق نہیں ہوتی۔

بیوی کے متعلق کہا اسے خدا بھی جانتا ہوں اور رسول بھی پھر طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۱۵۱): - غلام رسول ۱۹۳۴ء میں بیہودہ بکواس کرتا بلکہ کلمات کفر بھی اس کی زبان سے نکلے مثلاً یہ کہ میں خان بانو لڑکی کو جسے چاہتا تھا خدا بھی جانتا ہوں، رسول بھی جانتا ہوں، والعیاذ باللہ، پھر ۳۰ جولائی ۱۹۳۵ء کو اس نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظ

لھا الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۲۰۲ ظفیر ۲ لا یقع الطلاق لا یقع من النساء (ایضا باب ما لا یکفر ص ۲۵۶) ظفیر ۳ لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ (ایضا فصل فی المحرمات ص ۲۰۲) لو زنت امرأۃ رجل لم تحرم علیہ (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۲۰۲) ظفیر ۴ فی حالۃ الرضاء ای غیر الغضب والمذاکرۃ تتوقف الاقسام الثلثۃ (من الکنایات المذکورۃ) علی نیتہ للاحتمال القول لہ بیمینہ فی عدم النیۃ وفی الغضب توقف الاولان ان نوی وقع والا لا، وفی مذاکرۃ الطلاق یتوقف الاول فقط ویقع بالاخیرین وان لم ینو (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکنایات ص ۲۶۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

دیا، اس بارہ میں مولوی احمد دین کا جواب یہ ہے کہ یہ الفاظ کفر ہیں، قائل مرتد ہے اور مرتد کی طلاق واقع ہوجاتی ہے، اس لئے بلاحلالہ کے اس کی عورت اس پر جائز نہ ہوگی، اس کے علاوہ دوسرا، اور تیسرا جواب عدم وقوع طلاق کا ہے، اس صورت میں آپ کی کیا تحقیق ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں احقر کے نزدیک پہلا جواب صحیح ہے، یعنی حکم ارتداد کا اس صورت میں کیا جاوے گا۔ اور بدون حلالہ کے شوہر اول اس عورت مطلقہ ثلثہ سے نکاح نہ کرسکے گا جیسا کہ درمختار و شامی میں تصریح ہے کہ ردۃ حکم طلاق کو باطل نہیں کرتی۔

درمختار و شامی میں تصریح ہے فلا یحلها وطؤ المولی ولا ملك امة بعد

لہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ کلمات کفریہ کی وجہ سے غلام رسول مرتد ہوگیا اور ابھی تجدید ایمان نہیں کی تھی کہ سال بھر بعد اس نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دیدی، تو حالت ارتداد میں اس نے جو طلاق دی وہ اس کی بیوی پر واقع ہوگئی، اب تجدید ایمان کے بعد اس سابقہ بیوی کو بغیر حلالہ وہ نہیں رکھ سکتا ہے ویقع طلاق زوج المرتدۃ علیها ما دامت فی العدۃ لان الحرمۃ بالردۃ غیر موبدۃ فانها ترفع بالاسلام فیقع طلاقه علیها فی العدۃ الاولیٰ وهذا اذا لم تلحق بدار الحرب ففی الخانیۃ قبیل الکنایات المرتد اذا لحق بدار الحرب فطلق امرأته لا یقع وان عاد مسلما وهی فی العدۃ فطلقها یقع والمرتدۃ اذا لحقت فطلقها زوجها ثم عادت مسلمۃ قبل الحیض فعنده لا یقع وعندهما یقع (ردالمحتار باب نکاح الکافر ص۳۹۹ ج۲) اس سے معلوم ہوا کہ ارتداد کے بعد بھی عدت میں طلاق واقع ہوتی ہے، لیکن ارتداد کے بعد عدت کے گذر جانے کے بعد اگر مرتد اپنی بیوی کو طلاق دیدیا تو اوپر کی تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوگی، صورت مسئولہ میں غلام رسول نے کلمات کفریہ کے ایک سال بعد طلاق دی ہے اسلئے جواب میں یہ صراحت ضروری ہے کہ اس نے عدت ختم ہونے سے پہلے اگر طلاق مغلظہ دی تھی تو واقع ہوگئی اور اب حلالہ ضروری ہے اور اگر عدت گذر چکنے کے بعد یہ طلاق مغلظہ ہوئی ہے تو یہ طلاق واقع نہ ہوگی، واللہ اعلم، فقیر مفتی

Maktaba Tul Ishaat.com

طلقتین اخرۃ بعد ثلث ورد بہ وسبتی الخ (درمختار) قال فی الشامی ای ولو طلقہا ثنتین وہی امۃ ثم ملکہا او ثلاثا وہی حرۃ فارتدت ولحقت بدار الحرب ثم سبیت وملکہا لا یحل لہ وطؤہا بملک الیمین حتی یزوجہا فیدخل بہا الزوج ثم یطلقہا کما فی الفتح ثم قال بعد اسطر فوجہ الشبہ بین مسئلتین ان الردۃ واللحاق والسبی لم تبطل حکم الظہار واللعان کما لم تبطل حکم الطلاق ۱ھ ص ۵۳۹ جلد ۲ شامی۔

نشہ کی حالت میں طلاق دی مگر شوہر کو خبر نہیں بیوی کہتی ہے گواہ بھی نہیں

سوال (۱۵۲):۔ ایک شخص نے حالت نشہ میں اپنی بی بی کو تین بار نام لے کر لفظ طلاق کا کہا کہ جا میں نے تجھ کو طلاق دیا، مگر مرد کو اپنا کہنا معلوم نہیں صرف عورت کہتی ہے کہ مجھ کو ایسا کہا اور اس کا کوئی دوسرا گواہ بھی نہیں ہے، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ سکران کی طلاق صحیح مذہب کے موافق ہو جاتی ہے، پس صورت مسئولہ میں جب کہ عورت اس کا اقرار کرتی ہے اور شوہر بھی انکار نہیں کرتا تو عورت پر تین طلاق واقع ہو گئی، اب بدون حلالہ کے اس کے درمیان علت کی کوئی صورت نہیں، ہدایہ میں ہے طلاق السکران واقع لانہ زال عقلہ بسبب ہو معصیۃ فجعل باقیا حکما زجرا لہ[۲] فقط

حالت غضب کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۱۵۳):۔ زید نے جو پارسا آدمی ہے، اپنی منکوحہ موطوءہ کو حالت شدت غضب وغصہ میں کہا تجھ کو ایک طلاق، زوجہ نے کہا مجھ کو طلاق کی کوئی ضرورت نہیں ہے، پھر زید نے سخت غصہ میں کہا کہ تین طلاق تین طلاق، سو طلاق، اس اثنار میں زید کی بہن آگئی، اور زید سے کہا ہوش میں آ تیرے

[۱] دیکھئے رد المحتار باب الرجعۃ ص ۴۱۲ ج ۲۔ نظیر [۲] ہدایہ کتاب الطلاق ص ۲۳۶ و ص ۲۳۷ ج ۲۔ نظیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوش قائم نہیں ہیں، زید نے کہا میرے ہوش قائم ہیں، منصہ فرد ہونے کے بعد زید نے اپنی ہمشیرہ سے کہا کہ تو نے مجھ کو ہوش میں آ، اور میں نے میرے ہوش قائم ہیں" نہیں کہا، زید کی نیت بھی طلاق کی نہیں تھی، اور دو عورتوں اور ایک مرد کی شہادت سے معلوم ہوا کہ زید کے ہوش و حواس باختہ تھے، آنکھیں سرخ تھیں، دستار سر سے اتری ہوئی تھی، ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے، لیکن زید کہتا ہے مجھ کو طلاق کا علم ہے، طلاق ہوئی یا نہیں، واقع ہے تو شامی جلد ثانی مصری ۳۰۸ھ میں جو حالت غضب کی تشریح کی ہے اس کا کیا مطلب ہے۔

الجواب: - اس بارہ میں علامہ شامی نے اولاً حافظ ابن قیم سے نقل کر کے تحقیق کیا ہے، اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر غصہ و غضب اس درجہ پر پہنچ گیا کہ اس کی حالت بالکل مجنونانہ ہو گئی ہے اور اس کو کچھ ہوش و خبر نہیں کہ وہ کیا کر رہا ہے تو اس حالت میں طلاق واقع نہیں ہوتی، اگر مبادی غضب اور منتہائے غضب کے درمیان اس کی حالت ہے جیسا کہ صورت مسئولہ سے معلوم ہوتا ہے تو ابن قیم اس میں بھی عدم وقوع طلاق راجح سمجھتے ہیں اور حنفیہ کا مذہب اس صورت میں وقوع طلاق کا ہے کما فی الشامی لکن اشار الی مخالفتہ فی الثالث حیث قال و یقع طلاق من غضب خلافا لابن القیم[1] اور آخر میں علامہ شامی نے فتح القدیر اور بنانیہ سے ایک مسئلہ نقل کیا ہے جو اس پر دلالت کرتا ہے کہ حالت غضب کی طلاق واقع ہوتی ہے اور صورت مسئولہ اس کے مطابق ہے، وہ مسئلہ یہ ہے لو طلق فشھد عندہ اثنان انہ استثنیت و ھو غیر ذاکر ان کان بحیث اذا غضب لا یدری ما یقول وسعہ الاخذ بشھادتھما حالا[2] ثم ذکر الاشکال و الجواب عنہ فراجعہ حاصلہ وقوع الطلاق فی مثل الصورۃ المسئولۃ منہا[3]، الغرض صورت مسئولہ میں تین طلاق واقع ہو گئیں،

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۷۲ ج۲ ظفیر [2] رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۷۲ ج۲ ظفیر

[3] دیکھئے رد المحتار للشامی کتاب الطلاق ص۲۷۲ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بغیر حلالہ کے حلت شوہر اول کے لئے کوئی صورت نہیں ہے، فقہاء کرام رحمہم اللہ جو اقسام کنایات اور اقسام مطلق کی تفصیل فرماتے ہیں، اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ حالت غضب کی طلاق واقع ہوتی ہے، باقی وہ غضب جو بالکل مجنونانہ حالت بنادے اس کو البتہ خارج کیا جائے گا کہ وہ جنون ہے، اور آنکھوں کا سرخ ہونا وغیرہ اس حالت میں دلیل نہیں ہے غصہ میں ایسا اکثر ہوتا ہے، احادیث میں ہے الا ترٰی الی انتفاخ اوداجہ واحمرار عینیہ الحدیث[1] او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم، ابوداؤد میں ہے استب رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل احدھما تحمر عیناہ و تنتفخ اوداجہ الحدیث[2] زوج انکار کرے اور گواہ گواہی دیں تو کیا حکم ہے

سوال (۱۵۴):- ایک شخص کی بابت چار گواہ گواہی دیتے ہیں کہ اس نے اپنی زوجہ کو طلاق دی، اور دیگر لوگ کہتے ہیں ہم نے نہیں سنی، طلاق واقع ہوگی یا نہیں اور زوج انکار کرتا ہے۔

الجواب:- اگر گواہوں میں دو گواہ بھی عادل[3] ہیں تو طلاق واقع ہوجائے گی اور انکار زوج مقبول نہیں ہوگا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

شوہر منکر ہو اور گواہوں میں اختلاف ہو تو کیا حکم ہے

سوال (۱۵۵):- عورت بولتی ہے کہ میرے شوہر نے تین طلاقیں دی ہیں اور زوج منکر ہے اور دو شاہد ہیں مگر اس وقت وہ ہر دو موجود نہ تھے، دوسری مجلس میں ان کے سامنے زوج نے اقرار کیا ہے، اور ان میں سے ایک طلاق کا مقر ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ طلاق کا اقرار نہیں کیا بلکہ کہا عورت نہیں رکھونگا آیا طلاق ہوگئی یا نہیں؟

---

[1] مشکوٰۃ باب الامر بالمعروف ص۴۲۳۔ ظفیر

[2] ابوداؤد باب ما یقال عند الغضب ص۳۰۳۔ ظفیر۔

[3] ونصابھا لغیرھا من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیرہ کنکاح وطلاق ووکالۃ الا رجلان او رجل وامرأتان (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الشھادات ص۴۵۱ ج۴) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:۔ جب کہ زوج منکر طلاق ہے اور گواہان میں باہم اختلاف ہے لہٰذا صورت مسئولہ میں طلاق ثابت نہ ہوگی، زوجہ کا دعویٰ لغو ہے اور قول شوہر کا معتبر ہے کما فی الشامی شرح قول الدر المختار وکذا تجب مطابقۃ الشہادتین لفظا او معنی بطریق الوضع قولہ بطریق الوضع ای بمعناہ المطابقی وھذا جعلہ الزیلعی تفسیرا للموافقۃ فی اللفظ[1] افاد فقط۔

گونگا بزبان حال یعنی اشارہ سے بیوی کو چھوڑ دیا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۱۵۶):۔ زید پیدائشی گونگا ہے مگر عقل و سمجھ اور نفع و نقصان اور حرام و حلال کی بھی کسی قدر تمیز رکھتا ہے اور صوم و صلوٰۃ اشارہ سے ادا کر لیتا ہے، گھر اور محلہ کے لوگ اس کے اشارہ کو سمجھ لیا کرتے ہیں، شب کے وقت اپنی اہلیہ سے کسی امر نامشروع کے صادر ہوتے دیکھ کر غصہ میں آکر اپنے باپ اور بھائی اور چند مستورات سے اشارہ اور زبان سے کہا کہ اس کو چھوڑ دیا اور نکال دیا آیا اس کی اہلیہ مطلقہ ہوگئی یا نہیں۔

الجواب:۔ طلاق اخرس باشارۃ المعہودہ واقع است کما فی الدر المختار او اخرس ولو طاریا ان دام للموت بہ یفتی افاد واستحسن الکمال اشتراط کتابۃ باشارۃ المعہودۃ فانہا تکون کعبارۃ الناطق[2] افاد وفی الشامی وطلاقہ المفہوم بالاشارۃ اذا کان دون الثلث فہو رجعی کذا فی المضمرات[3] (معلوم ہوا کہ اس کے متعین اشارہ سے طلاق ہو جائے گی، ظفیر)۔

نشہ پلا کر جب ہوش نہ رہا طلاق دلوائی تو ہوئی یا نہیں

سوال (۱۵۷):۔ زید کو چند لوگوں نے گانجا جو نشہ آور چیز ہے بقدر زاید پلوایا جس سے اس کے ہوش و حواس جاتے رہے، حالت سکر میں اس کی عورت کو اس کے سامنے بلوایا اور کہا کہ

---

[1] دیکھئے رد المحتار للشامی کتاب الشہادۃ باب الاختلاف فی الشہادۃ ص۵۳۹ ج۲ ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ج۲ ص۶۰۰ ظفیر [3] رد المحتار کتاب الطلاق ج۲ ص۶۰۵ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اس کو طلاق دیدو، چنانچہ حالت سکر میں زید نے اس کو طلاق دیدی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب: ۔ نشہ کی حالت میں طلاق دینے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے کذا فی کتب الفقہ پس اس شخص کی زوجہ پر اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی[1] فقط۔

صرف دو عورتوں کی گواہی سے طلاق ثابت نہیں ہوتی ہے

سوال (۱۵۸۱): ۔ مسماۃ اللہ رکھی کہتی ہے کہ مجھ کو میرے شوہر نے طلاق دیدی، لیکن اس مجلس میں خود موجود نہیں تھی بلکہ مسمی عبدالوحید اور مقبول احمد اور مسماۃ خورشیدی و بیگم و زینب و حسینہ موجود تھی، سب کا بیان ہے کہ ہمارے رو برو طلاق دی ہے، یہ بھی عرض ہے کہ مسماۃ حسینہ و خورشیدی پابند نماز ہیں اور زینب و بیگم و عبدالوحید غیر پابند نماز ہیں، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں، بیانات گواہان منسلکہ استفتاء ہیں۔

الجواب: ۔ اس صورت میں نصاب شہادت شرعیہ موجود نہیں، کیونکہ محض دو عورتیں نمازی ہیں حسینہ و خورشیدی، سو ان کی شہادت کافی نہیں ہے، لہذا قول

---

[1] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو سکران ولو بنبیذ او حشیش او افیون او بنحو زجرا بہ یفتی تصحیح القدوری واختلف التصحیح فیمن سکر مکرہا (درمختار) وفی التتارخانیہ طلاق السکران واقع اذا سکر من الخمر او النبیذ وھو مذھب اصحابنا (رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۵۲ ج۲ و ص۲۵۳ ج۲) اگر نشہ زبردستی پہ آگیا ہو تو اس حالت کی طلاق میں اختلاف ہے مگر راجح یہ ہے کہ واقع نہیں ہوتی فصحح فی التحفۃ وغیرھا عدم الوقوع وجزم فی الخلاصۃ بالوقوع قال فی الفتح والاول احسن لان موجب الوقوع عند زوال العقل لیس الا التسبب فی زوالہ بسبب محظور وھو متف وفی النھر عن تصحیح القدوری انہ التحقیق۔ (رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۵۳ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

شوہر معتبر ہے اور طلاق ثابت نہ ہوگی، فقط

ایک شخص نے بیوی سے کہلوایا میں تیری عورت نہیں ہوں اور تو بھی میرا مرد نہیں ہے کیا حکم ہے

سوال (۱۵۹):۔ ایک شخص نے اپنی زوجہ سے غصہ کی حالت میں تین دفعہ یہ الفاظ کہلائے کہ میں تیری عورت نہیں ہوں، اور تو بھی میرا مرد نہیں ہے تو اس کہنے سے طلاق پڑی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس کہنے سے کچھ نہیں ہوا، طلاق واقع نہیں ہوئی، آئندہ ایسے کلمات سے احتراز کرنا چاہئے۔

غلط شہرت سے طلاق نہیں ہوتی

سوال (۱۶۰):۔ مصاحب علی اور ان کی بیوی میں عرصہ سے رنجش تھی، چند اشخاص نے مصاحب علی کی بیماری میں اور تندرستی میں دریافت کیا کہ کیا تم نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی ہے، انھوں نے جواب دیا کہ نہ میں نے انکو طلاق دی اور نہ میں ان سے ناراض ہوں، صرف وہ اپنے باپ کے یہاں گئی ہوئی ہیں، جس وقت ان کا جی چاہے چلی آویں ان کا گھر موجود ہے مگر بعد وفات مصاحب علی کے غلام مصطفےٰ کو جس کو مصاحب علی نے کل جائداد ہبہ کی ہے، انھوں نے غلط یہ مشہور کیا کہ ہم نے سنا ہے کہ مصاحب علی نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی ہے، آیا اس غلط شہرت کرنے سے طلاق ثابت ہوگی اور عورت اپنے شوہر کے ترکہ سے محروم ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں شوہر کے مرنے کے بعد لوگوں کا یہ مشہور کرنا کہ متوفی نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی تھی، حالانکہ زوجہ متوفی کی اس سے انکار کرتی ہے لغو اور

لہ ونضابها لغیرها صحا لحقوق ترکتها وطلاق (بحر ۱۰ اور جل وامرأتان ۱۲ ولا تقبل شهادة اجیر بلا وجل (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الشهادات ۱۲ ۵ و ۱۲ ۱۶ بتغیر ۱۲ طلاق کالک ونہ ہے عورت نہیں لہذا عورت کے اس جملہ کے کہنے سے طلاق واقع ہونے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا، انما الطلاق لمن اخذ الساق (ابن ماجہ ص ۱۵) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

باطل ہے، لوگوں کے کہنے سے بعد مرنے شوہر کے طلاق ثابت نہیں ہوسکتی، خصوصاً جب کہ خود عورت ان کی معلوم ہو، علاوہ بریں اگر مرض الموت میں شوہر کا طلاق دینا بھی ثابت ہوجاوے اور قبل اختتام عدت شوہر فوت ہوجاوے تو عورت پھر بھی وارث ترکہ شوہر سے ہوتی ہے کما فی الدر المختار فلو ابانها وهو كذلك ومات فيه بذلك السبب ورثت منه[1] الخ فقط

شوہر طلاق کا انکار کرتا ہے، دوسرا کہتا ہے مگر گواہ نہیں ہے تو کیا حکم ہوگا

سوال (۱۶۱):- زید کے ایک ہی بیٹا ہے زید اس سے ناراض رہتا ہے، زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو بیٹے سے کہدینا کہ اگر تو نگینہ میں صورت دکھادے تو تیری ماں پر تین طلاق زید اور اس کی بیوی کے سوا تیسرا شخص موجود نہ تھا، اور زید کی بیوی نے اپنے بیٹے سے یہ پیام پہنچادیا، اور بیٹا اس کا نگینہ سے باہر چلا بھی گیا، بیان مذکور زید کی بیوی، زید یہ کہتا ہے کہ میں نے ماں کا لفظ نہیں کہا بلکہ یہ کہا کہ تو اس سے کہدینا اگر وہ یہاں صورت دکھادے تو اس پر تین طلاق ہیں۔

الجواب:- جب کہ دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں لفظ ماں کہنے کی گواہ نہیں ہیں، اور زید اس لفظ سے انکار کرتا ہے تو قول زید کا معتبر ہے اور زید کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی، هكذا في كتب الفقه۔

جبراً طلاق دلوانے سے ہو جاتی ہے

سوال (۱۶۲):- زید غصہ سے ناچتا گاتا ڈھول بجاتا ہے۔

---

[1] الدر المختار على هامش رد المحتار باب طلاق المريض ۳/۲۴۰، اذا طلق الرجل امرأته في مرض موته طلاقا بائنا فمات وهي في العدة ورثته (هداية باب طلاق المريض ۲/۳۴۰، ظفير) [2] ومنها بما لغير ما من الحقوق سوا. كان الحق مالا او غيره كنكاح وطلاق (از رجلين او رجل وامرأتان (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الشهادات ۴/۵۱۵) ظفير۔

Maktaba Tul Ishaat.com

زوجہ کے حقوق میں بیشکی کرتا ہے، وارثان مسماۃ کو جبراً زید سے طلاق دلوادینے کا کیا حکم ہے۔

الجواب: ۔ زید سے اگر جبراً طلاق دلوائی جاوے تو وہ طلاق واقع ہوجاتی ہے کما صرح بہ فی الدر المختار وغیرہ[۱] فقط۔

صورت مسئولہ میں طلاق نہیں ہوئی

سوال (۱۶۳): ۔ ایک عورت شوہر سے چھپ کر مکان پر باپ کے چلی گئی، ایک سال کے بعد شوہر کو نوٹس دیا کہ تم نے مجھ کو طلاق دے دی ہے اگر تم طلاق سے انکار کرتے ہو تو یہاں آکر فیصلہ کراو، آٹھ روز کی مہلت ہے اگر ایک ہفتہ میں تم نہ آئے تو مجھے نکاح کرنے کا اختیار ہے، شوہر نے اس تحریر کا کچھ جواب نہیں دیا اور نہ خود گیا تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب: ۔ اگر واقع میں شوہر نے پہلے طلاق نہیں دی تھی اور شوہر کو طلاق سے انکار ہے تو محض عورت کے لکھنے سے اور شوہر کے اوپر نوٹس کرنے سے اور کچھ جواب نہ دینے سے کسی قسم کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اور عورت کا یہ کہنا لغو ہے کیونکہ عورت کو کوئی اختیار طلاق کا بلا اختیار دینے شوہر کے نہیں ہے[۲]۔ فقط

طلاق کی طلب پر کہا انشاءاللہ طلاق، تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۱۶۴): ۔ بندہ زوجہ زید نے زید سے طلاق مانگی زید نے کہا انشاءاللہ تجھ کو طلاق، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

---

[۱] و یقع طلاق کل زوج عاقل بالغ ولو مکرھا فان طلاقہ صحیح للاقرارہ بالطلاق (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۷۹ ج۲) ظفیر۔ [۲] حدیث نبوی ہے انما الطلاق لمن اخذ بالساق (ابن ماجہ ص۱۵۰) طلاق مرد کا حق ہے، عورت کے کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: ۔ اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی نکاح باقی ہے۔[1] فقط

زید نے عمر کو اضافی طلاق دی تو کیا حکم ہے

سوال (۱۶۵): ۔ زید نے عمر کو طلاق اضافی دی اور عمر مفہوم طلاق موصوف سے بالکل لاعلم ہے تو طلاق اضافی واقع ہوتی ہے یا نہ اور مذہب امام ابوحنیفہ یا صاحبین بنا بر طلاق اضافی کے کوئی چیز ایسی ہے کہ وہ عمل کرسکتا ہے یا بوجہ بے خبری کے دیگر مذاہب پر عمل ہوسکتا ہے۔

الجواب: ۔ شامی میں اس کے متعلق یہ تحقیق کی ہے کہ امام محمدؒ سے جو اس بارہ میں روایت عدم وقوع طلاق کی ہے وہ ضعیف ہے، اس پر فتویٰ نہ دیا جاوے لایقال اذا کان ذلک قول محمد فکیف لا یفتیہ بہ لما علمت فی ان ذلک روایۃ عن محمد وان قولہ کقول الشیخین بالوقوع وان ما فی الظہریۃ لا ینافی ذلک کما قررناہ[2] نفاولیس للمفتی الافتاء بالروایۃ الضعیفۃ وکونہا افتی بہا کثیر من ائمۃ خوارزم لا ینفی ضعفہا ولذا تقدم عن الصدر انہ لا یعمل لاحد ان یفعل ذلک[3] الخ اور اس سے کچھ پہلے یہ لکھا ہے یعنی ان المفتی لا یفتی صاحب الحادثۃ بما یتوصل بہ الی فسخ الیمین فلا یقول لما رفع الامر الی شافعی او حکمہ فی ذلک او استفتہ بل یقول یقع علیک الطلاق لان علیہ ان یجیب بما یعتقدہ[4] الخ۔ فقط

باپ نے شرائط لکھ دی، بیوی والے نے کہا اگر میں شرائط کے خلاف کروں تو جھوٹا ہوں بصورت خلاف ورزی کیا حکم ہے

سوال (۱۶۶): ۔ زید کے باپ خالد نے یہ اقرار نامہ ہندہ کی ماں کو لکھ دیا کہ جب تک ہندہ کی ماں چاہے ہندہ کو زید کے نکاح میں رکھے جب چاہے علیحدہ

---

[1] واذا قال لامرأتہ انت طالق ان شاء اللہ تعالیٰ متصلا لم یقع الطلاق لقولہ علیہ السلام من حلف علی طلاق او عتاق فقال ان شاء اللہ متصلا بہ لا حنث علیہ رمدیہ یعنی فی الامر تسہیل ۔ ظہیر

[2] دیکھئے رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی فسخ الیمین بالاضافۃ الی الملک ۔ ج ۲ ۔ ظہیر [3] ایضاً ظہیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کرلے، زید نے یہ الفاظ کہے کہ جو کچھ میرے باپ نے اقرار نامہ میں شرائط لکھی ہیں اگر میں کوئی جھگڑا خلاف ان شرائط کے کروں تو جھوٹا ہوں، زید اب تک اپنی شرائط پر قائم رہا۔ مگر اب وہ اپنی عورت ہندہ کو خلاف شرائط اقرار نامہ اپنے مکان علاقہ غیر لے جانا چاہتا ہے تو بربنائے خلاف ورزی اقرار نامہ طلاق عائد ہوگی یا کیا حکم ہوگا۔

الجواب:۔ شرعاً اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ زید شوہر کے باپ خالد کا اقرار دربارۂ طلاق معتبر نہیں ہے، اور زید نے ان الفاظ سے شرطیں قبول کی ہیں کہ اگر میں کوئی جھگڑا خلاف ان شرائط کے کروں تو جھوٹا ہوں، اس میں ذکر طلاق کا نہیں ہے، لہٰذا اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع نہ ہوگی۔

سوال (۱۶۷):۔ زید نے اپنی عورت ہندہ کو ایک طلاق رجعی دی اور اسی وقت رجعت کرلی، دو ایک ماہ بعد پھر ایک طلاق رجعی دے کر اسی وقت رجعت کرلی ایک سال بعد زید نے پھر اسی عورت کو کہا کہ تجھ کو طلاق انشاء اللہ، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

دو طلاق رجعی کے بعد دیگرے دی اور رجعت کرلی تیسری بار انشاء اللہ کے ساتھ طلاق دی وہ واقع نہیں ہوئی

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی کذا فی الدر المختار۔[۲]

---

[۱] اذا اضاف الطلاق الی النکاح وقع عقیب النکاح الا اذا اضافہ الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا مثل ان یقول لامرأتہ ان دخلت الدار فانت طالق (عالمگیری کشوری الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق ص۳۵۴ ج۲) اور یہاں نکاح کی طرف اضافت ہے نہیں، اس لئے طلاق واقع نہیں ہوگی، واللہ اعلم ۱۲ ظفیر [۲] قال لما نت طالق ان شاء اللہ متصلا لا یسمع ما بحیث لو قرب شخص اذنہ الی فیہ یسمع لا یقع للشک (درمختار) قولہ بحیث اشار بہ الی ان المراد بالسمع ما شانہ ان یسمع وان لم یسمعہ المنشی لکثرۃ اصوات مثلا (رد المحتار کتاب الطلاق مطلب الاستثناء ص۴۳۲ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بیوی کا نام بدل کر طلاق دی تو کیا حکم ہے **سوال** (۱۱۶۸)۔ زید نے بوقت نکاح ثانی منکوحۂ اولیٰ کو طلاق مغلظہ دیدی، لیکن زید نے منکوحۂ اولیٰ کے نام میں عند الطلاق تبدیلی کی مثلاً منکوحہ کا نام ہندہ تھا اور کلثوم نام لے کر طلاق دی گئی مگر منکوحۂ اولیٰ کے والد اور مولد کا نام زید نے صحیح طور پر لیا وقت طلاق کے، آیا منکوحہ کے نام کے تبدیل کرنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہ۔

الجواب:۔ جب کہ نہ وہ حاضرہ ہو، اور نہ اس کی طرف اشارہ کیا گیا اور نام دوسرا لیا گیا تو اس کی زوجہ سابقہ پر اس صورت میں طلاق واقع نہ ہوگی جیسا کہ درمختار میں ہے غلط وکیلها بالنکاح فی اسم ابیها بغیر حضورها لم یصح للجهالة وکذا الغلط فی اسم بنته الا اذا کانت حاضرة واشار الیها فیصح[۱] پس جیسا کہ نکاح میں تسمیہ غلط سے نکاح نہیں ہوتا۔ ایسا ہی طلاق میں بھی طلاق واقع نہ ہوگی۔

جبراً طلاق دلانے سے ہوتی ہے یا نہیں **سوال** (۱۱۶۹):۔ اگر کوئی شخص کسی سے جبراً اس کی بیوی کو طلاق دلاوے تو واقع ہوگی یا نہیں، اگر واقع ہوگی تو ابن ماجہ کی اس حدیث کا کیا مطلب ہوگا، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میری امت سے بھول چوک اور جو امر زبردستی سے صادر ہو معاف کیا۔

الجواب:۔ طلاق اس کی واقع ہو جاتی ہے[۲]، کیونکہ دوسری حدیث شریف میں ہے ثلاث جدهن جد وهزلهن جد الحدیث[۳] اس میں آنحضرت صلی اللہ

---

[۱] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۶۴ [۲] ظفیر [۳] بخلاف الهازل واللاعب فانه یقع قضاء وديانة لان الشارع جعل هزله به جد افتح الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۳ ص ۲۳۰ ظفیر [۴] مشکوٰة باب الخلع والطلاق فصل ثانی ص ۲۸۵ اگلے الفاظ جن کی تشریح خود حدیث میں موجود ہے النکاح والطلاق والرجعة رواه الترمذی وابوداؤد ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

علیہ وسلم نے طلاق کو بھی شمار فرمایا ہے۔

بیوی کے کلمہ کفر زبان سے نکالنے کے بعد تین طلاق دی کیا حکم ہے

سوال (۱۷۰):۔ زید نے اپنی بیوی کو کلمہ کفر بولنے کے بعد تین طلاق ایک جلسہ میں دیدی اور سال بھر کے بعد زید نے اسی بیوی سے بلا گواہ کے خود عقد کر لیا جائز ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ کلمہ کفر سے تفریق ہو جاتی ہے[1]، پھر طلاق واقع نہیں ہوتی اور اگر کلمہ کفر سرزد نہ ہوتا تو ایک جلسہ میں تین طلاق دینے سے تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں[2]، اور بدون حلالہ کے شوہر اول کے لئے وہ عورت حلال نہیں ہے۔ فقط

شوہر کے دی کی طلاق اس کی بیوی پر واقع نہ ہوگی

سوال (۱۷۱):۔ اگر زید اور اس کی منکوحہ کی عمر پانچ چھ سال کی ہے۔ اور زید کے باپ دادا یا چچا نے زید کی منکوحہ کو تین طلاق دیدی تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں، وہ لوگ رجوع بھی کر سکتے ہیں یا نہیں

الجواب:۔ نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور نہ نابالغ کے باپ دادا وغیرہ کی طلاق واقع ہوتی ہے۔ پس رجوع کی ضرورت نہیں ہے، نکاح ان کا قائم ہے قال علیہ الصلوٰۃ والسلام الطلاق لمن اخذ الساق[3] وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام رفع القلم عن ثلاثۃ الحدیث[4]۔

طلاق دیتا ہوں کہا ہے تو طلاق ہوگئی

سوال (۱۷۲):۔ زید کا لڑکا خالد اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ میں تم کو طلاق دیتا ہوں، اور خالد کا باپ زید کہتا ہے کہ میں تم کو طلاق

---

[1] وارتداد احدھما فسخ عاجل بلا قضاء الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص۵۲۹ ج۲ ظفیر [2] وھو بدعی ثلاث متفرقۃ او ثنتان بمرۃ او واحدۃ بائنۃ او رجعیۃ فی طھر لم یراجعھا فیہ وھو مختار ذھب جمھور الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم من ائمۃ المسلمین ان انہ یقع ثلاث متفرقۃ وکذا بکلمۃ واحدۃ بالاولی (رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۲۶ ج۲) ظفیر

[3] ابن ماجہ ص۱۵۱ ظفیر۔ [4] مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص۲۸۳ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

دلادیتا ہوں، اپنے میکہ چلی جاؤ، خالد اور اس کے باپ نے متعدد مرتبہ یہ کلمہ کہا عورت کا باپ اس کو گھر لے آیا، اس صورت میں طلاق پڑی یا نہیں۔

الجواب: - جب کہ خالد نے اپنی زوجہ کو کہا کہ میں تم کو طلاق دیتا ہوں تو اس سے ایک طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔ پس اگر خالد نے تین مرتبہ یا زیادہ یہ کلمہ کہا ہے تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی۔ اور وہ عورت خالد کے نکاح سے خارج ہوگئی۔ فقط۔

اوپر کے جواب سے متعلق سوال

سوال (۱۴۳): - کے متعلق استفسار مندرجہ بالا در یافت طلب یہ ہے کہ یہ وعدہ ہے یا بالفعل تطلیق ہے، اگرچہ جواب سے احتمال ثانی ظاہر ہوگیا ہے۔

الجواب: - اگر یہ کہتا کہ طلاق دوں گا تو وہ صریح استقبال ہے اور وعدہ ہے اور صورت مذکورہ میں اس نے دیتا ہوں کہا ہے جو کہ بظاہر حال ہے اور حال سے طلاق واقع ہوجاتی ہے شامی میں ہے ولان المضارع حقیقۃ فی الحال مجاز فی الاستقبال کما ھو احد المذاھب وقیل بالقلب وقیل مشترک بینھما وعلی الاشتراک یرجح ھنا ارادۃ الحال بقرینۃ کونہ اخبارا عن امر قام فی الحال[1] الغرض یہ ہے کہ حال سے طلاق واقع ہوتی ہے۔ اور دیتا ہوں سے بظاہر حال مراد ہے اگرچہ احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ آئندہ دیدوں گا مگر یہ احتمال خلاف ظاہر ہے۔ فقط

غصہ کی طلاق واقع ہوجاتی ہے

سوال (۱۴۴): - کسی نے غصہ میں اپنی زوجہ کو کہا ایک طلاق، تین طلاق، پانچ طلاق، اب زید کہتا ہے کہ مجھ کو غصہ میں کچھ ہوش نہ تھا

---

[1] لان المضارع حقیقۃ فی الحال مجاز فی المستقبل الخ ردالمحتار کتاب الطلاق باب تفویض الطلاق ج ۲ ص ۲۵۲ طبع ایچ ایم سعید [2] ردالمحتار باب تفویض الطلاق ج ۲ ص ۲۵۲ طبع ایچ ایم سعید۔

Maktaba Tul Ishaat.com

مجھ کو خبر نہیں کہ میں نے کیا کہا، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۱۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، ظاہر ہے کہ طلاق غصہ میں ہی اکثر دی جاتی ہے اور غصہ کو فقہاء نے قرینہ وقوع طلاق کا بعض کنایات میں لکھا ہے، البتہ یہ بھی بعض کتابوں میں تصریح ہے کہ اگر غصہ اس قدر زیادہ ہو کہ حد جنون کو پہنچ گیا ہو، اور اس وقت اس کو کچھ ہوش نہ رہے تو اس وقت کی طلاق واقع نہیں ہوتی، لیکن معمولی غصہ میں وقوع طلاق میں کچھ شبہ نہیں[1] ہے اور بعد میں تین طلاق کے بدون حلالہ کے زید اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔ فقط

مجنون سے طلاق اس طرح لی کہ وہ سمجھ رہا تھا کیا حکم ہے

سوال (۱۷۵):۔ ہندہ نے اپنے شوہر مجنون سے کہا کہ یا تو مجھے اپنے گھر میں رہنے دے یا مجھ کو طلاق دیدے تاکہ میں اپنا دوسرا نکاح کرالوں، مجنون نے گھر میں رہنے سے منع کیا اور اشارہ سے کہا کہ محلہ کے چند آدمیوں کو جمع کرے، آدمی جمع ہوئے، مجنون نے اپنی زوجہ ہندہ کو اشارہ سے کہا کہ مہر معاف کردے، ہندہ سمجھ گئی اور کہا کہ میں نے مہر معاف کر دیا پھر معافی مہر کا کاغذ ہندہ نے لکھا دیا، مجنون نے بحفاظت اس کاغذ کو اپنے رومال میں باندھ لیا اور طلاق نامہ پر اپنا انگوٹھہ سب کے سامنے لگا دیا، ایسی حالت میں طلاق پڑ گئی یا نہیں۔

الجواب:۱۔ مجنون کو اگر کسی وقت ہوش آجاوے تو اس کا حکم نابالغ لڑکے کا سا لکھا ہے یعنی اس کے بعض تصرفات کو اگر ولی جائز رکھے تو صحیح ہیں ورنہ نہیں، اور طلاق کی اجازت ولی بھی نہیں دے سکتا کما فی الدر المختار وان ضارًا کالطلاق[2]

---

[1] ویقع طلاق من غضب خلافا لابن القیم (رد المحتار کتاب الطلاق ج۳ ص۲۴۸) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

لاوان اذن بہ ولیہما[1] الا البتہ امام محمدؒ کا یہ مذہب ہے کہ جنون حادث میں ایک سال کی مہلت مجنون کو دی جاوے، اگر وہ اچھا نہ ہو تو قاضی تفریق کرادے اور اسی پر فتویٰ دیا گیا ہے۔ پس شوہر مجنون کو ایک سال کی مہلت دے کر اگر وہ اچھا نہ ہو تو کسی قاضی مسلم سے تفریق کرادی جاوے۔ فقط

بالغ ہوگیا تو طلاق ہوگئی

سوال (۱۷۶):۔ منا نام بہادر کا بھائی ہے۔ بڑا منا چھوٹا بہادر بہادر کی شادی نابالغی میں ہوئی تھی، جب رخصتی ہوئی عورت جوان تھی بہادر نابالغ تھا، منا نے بہادر سے کہا کہ تو طلاق دیدے میں نکاح کرلوں گا۔ دیوبند سے دریافت ہوا کہ نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی، بعد چھ ماہ کے منا نے بہادر سے یہ کہا کہ اب تو بالغ ہوگیا ہے طلاق دیدے، خلاصہ یہ کہ کہہ سنکر جس طرح ہوا بہادر سے طلاق دلادی بعد تین یوم کے منا نے بہادر کی بیوی سے نکاح کرلیا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور عدت ہونی چاہیے یا منا کا نکاح بلا عدت گذارے ہی اس سے صحیح ہوگیا، (۲) اس حالت میں بلوغ کے بارہ میں عمر کا اعتبار ہوگا یا دیگر علامات کا۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی، بشرطیکہ بہادر بالغ ہوگیا ہو یعنی پندرہ برس کا پورا ہوگیا اور منا نے جو نکاح بعد تین یوم کے کرلیا، اگر بہادر نے اپنی زوجہ سے صحبت اور خلوت نہ کی تھی اور قبل خلوت و صحبت طلاق دی تھی تو اس کے لئے عدت نہیں ہے قبل عدت نکاح جائز ہے اور اگر خلوت و صحبت ہوچکی تھی تو اس پر عدت واجب ہے قبل عدت نکاح درست نہیں ہوا، (۲) اس حالت میں اس کی عمر دیکھی جائے گی اگر پندرہ برس کی عمر پوری ہوگئی ہے تو وہ بالغ شمار ہوگا اور کسی علامت کو نہ دیکھا جاوے گا۔ فقط

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الماذون ص۱۵ ج۵ واما الذی یجن ویفیق فحکمہ کحکم نفقۃ (ایضا کتاب الحجر ص۱۲۳ ج۵ ظفیر [2] بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال فاذا وجد فیہما شیٔ فحتی یتم لکل منہما خمس عشرۃ سنۃ بہ یفتی (ایضا فصل بلوغ الغلام ص۱۲۳ ج۵ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق کے وقت شاہدوں کی شرط کہیں نہیں ہے

سوال (۱۷۷):- کیا قرآن شریف میں ہے کہ طلاق اسی وقت واقع ہوگی کہ چار شاہدوں اور قاضی کے سامنے دی جاوے۔

الجواب:- ایسا کہیں قرآن شریف میں نہیں ہے۔

گونگا تین کنکری پھینکے تو اس سے طلاق ہوئی

سوال (۱۷۸):- زید گونگا ہے اس کی عورت نے اس سے علیحدہ ہونے کی صورت یہ اختیار کی کہ اس سے تین کنکریاں پھینکنے کو کہا، گونگا کے اس فعل سے تین طلاق واقع ہو جاویں گی یا نہیں۔

الجواب:- تین کنکریاں پھینکنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ درمختار وغیرہ وان اراد بہا اللفظ او مسمی بہ فہو مقام من الکتابۃ المستبینۃ او الاشارۃ المفہومۃ فلا یقع بالقاۃ ثلثۃ احجار الیہا۔ شامی[1]۔

طلاق دینے کے ساتھ لفظ ان شاء اللہ آہستہ کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۱۷۹):- اگر طلاق اس طرح دے کہ آہستہ لفظ انشاء اللہ کہے۔ مثلاً یوں کہے میں تمام لوگوں کے سامنے تین طلاق دوں گا مگر انشاء اللہ دل میں ضرور کہوں گا اور ایسے ہی کیا۔ یعنی انشاء اللہ آہستہ سے کہا جس کو کسی نے نہیں سنا۔ تو یہ طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب:- اگر انشاء اللہ طلاق کے ساتھ اس طرح کہا جاوے کہ اگر کوئی اپنا کان اسکے منہ سے ملا دیوے تو سن لے تو وہ استثناء معتبر ہے یعنی طلاق واقع نہ ہوگی۔ اور اگر محض دل میں کہا اور زبان سے اس طرح نہیں کہا کہ اس کے منہ سے کان لگانے والا سن سکے تو طلاق واقع اور استثناء صحیح نہ ہوگا۔ درمختار میں ہے قال لہا انت طالق ان شاء اللہ متصلا مسموعا بحیث لو قرب شخص اذنہ الی فمہ یسمع فصلہ۔ متنا۔ فالاصح لا یقع[2] فقط

---

[1] رد المحتار باب الصریح ص ۵۹ ج ۲ ظفیر

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ص ۲۲۲ ج ۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

نام بدل کر طلاق دی مگر پوچھنے پر کہتا ہے کہ میں نام نہیں جانتا تھا اسلئے ایسا کیا، کیا حکم ہے

سوال (۱۸۰) :- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو نام بدل کر طلاق دی مثلاً یوں کہا کہ آ بیہ خاتون بنت انور پر طلاق، اور نام اس کا آبیہ خاتون نہیں ہے بلکہ رجب ہانو ہے کسی نے اس شخص سے پوچھا کہ تو نے نام بدل کر طلاق کیوں دی، شاید تیرے دل میں شرارت ہے، اس نے جواب دیا کہ میرے دل میں شرارت نہیں ہے بلکہ میں چونکہ اپنی زوجہ کا نام نہیں جانتا اس لئے دوسرے نام سے میں نے طلاق دی، آیا صورت ہذا میں نیت طلاق پائی جاتی ہے یا نہ اور شخص مذکور کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہ۔

الجواب :- صورت مسئولہ میں جب کہ شخص مذکور نے دوسرا نام لے کر انشاء طلاق کیا ہے اور اپنی زوجہ کی طرف اشارہ بھی نہیں کیا تو پھر من حیث الدلیل قوی یہی ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ اول تو اس کے الفاظ تعین نیت میں صریح نہیں، پھر اگر نیت بھی ہے تب بھی اس حالت میں کوئی مفید نہیں، باب طلاق میں نیت ایسی حالت میں مفید ہو سکتی ہے کہ الفاظ میں بھی ایقاع طلاق کا تحمل ہو لیکن جبکہ ایسا نہیں تو پھر مجرد نیت کیا مفید ہو سکتی ہے حقیقی مدار تو صرف لفظوں پر ہے قال فی البحر وفی المحیط الاصل انہ متی وجدت النیۃ وغیر اسمہا بغیرہ لا یقع لان بذلک الاسم تکون امرأۃ اجنبیۃ ولو بدل اسمہا واشار الیہا یقع بحر الرائق مطبوعہ مصر جلد ۳ ص ۲۵۳ فقط

ناراضگی کی وجہ سے بحالت غصہ طلاق دی صحیح ہے یا نہیں

سوال (۱۸۱) :- زید نے ہندہ کی نافرمانی کی وجہ سے بحالت غصہ طلاق دی، ایسا طلاق دینا صحیح ہو سکتا ہے یا نہ

الجواب :- ایسی طلاق واقع ہو جاتی ہے چنانچہ کتب فقہ میں حالت غضب کو قرینہ وقوع طلاق کا بعض کنایات میں قرار دیا گیا ہے، اور نیز ظاہر ہے کہ عادۃً اکثر اوقات طلاق غصہ ہی کی حالت میں دی جاتی ہے، اور غصہ وغیظ ہی

Maktaba Tul Ishaat.com

باعث طلاق ہوتا ہے[1]۔

ف: میں طلاق دینے سے طلاق ہوگئی، وہ طلاق کے بعد دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے

سوال (۱۸۴):۔ زید تاڑی پی کر آیا مگر حواس درست تھے، اس حالت میں اپنی لڑکی و منکوحہ کو بلایا، اس پر زید کی ساس نے کہا کہ تمہارے یہاں نہیں جائے گی، اور تین دفعہ یہ کہا کہ تم طلاق دیدو، چنانچہ زید نے اس پر کہا کہ "ہم ماں بہن کر طلاق دیا" راستہ میں دو شخصوں نے یکے بعد دیگرے دریافت کیا کہ تم نے اپنی بیوی کو کیا کہا زید نے جواب دیا کہ "ماں بہن کر طلاق دیا" بعد آٹھ ماہ کے دونوں چاہتے ہیں کہ حق زوجیت کسی صورت سے قائم ہو جائے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی، لیکن طلاق مغلظہ نہیں ہوئی، لہٰذا بدون حلالہ کے شوہر اول اس سے نکاح کر سکتا ہے قال فی الدر المختار ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو تقدیراً بدائع لیدخل السکران ولو عبداً او مکرھاً او ھازلاً او ساکتاً ان[2] در مختار۔

---

[1] ویقع طلاق من غضب خلافاً لابن القیم ر وھو الموافق عندنا لما مر (رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۵۹ ج۲) ظفیر [2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۵۹ ج۲۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

باب دوم

طلاق بذریعہ تحریر کن صورتوں میں واقع ہے اور کن صورتوں میں نہیں

طلاق نامہ لکھوایا مگر بیوی کو نہیں بتایا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں

سوال (۱۸۳):۔ ایک شخص نے طلاق نامہ لکھوایا ابھی عورت کو ظاہر نہیں کیا تو طلاق واقع ہوگئی یا نہیں

الجواب:۔ شامی میں ہے کہ محض لکھنے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ بلکہ شامی میں یہ ہے ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب[1]۔

لکھنے سے طلاق ہو جاتی ہے

سوال (۱۸۴):۔ ایک شخص کی بیوی ہے اس پر دوسری شادی کی بات ہوئی، بوقت ایجاب وقبول لڑکی والے نے اس کو مجبور کیا کہ پہلی بیوی کو طلاق دیدو، ورنہ عزت جائے گی، اس بے چارہ نے مجبوراً وکر ہا طلاق نامہ ہاتھ سے لکھ دیا، زبان سے اقرار نہیں کیا شرعاً طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی کذا صرح بہ فی الدر المختار[2]۔ فقط

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق ۲/۲۶۴، ثم المرسومۃ لا تخلو اما ان ارسل الطلاق بان کتب اما بعد فانت طالق فکما کتب ھذا یقع الطلاق وتلزمہا العدۃ من وقت الکتابۃ (ایضاً) ظفیر [2] کتب الطلاق ان مستبینا علی نحو لوح وقع ان نوی او قیل مطلقا نوی او لم ینو (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ۲/۲۶۴) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ایک شخص نے بیوی کے لئے تین طلاق لکھوائی اور کہا کہ رہنا ہے تو معافی مانگ ورنہ طلاق نامہ لے جا

سوال (۱۸۵):۔ ایک شخص نے غصہ میں اپنی عورت کو وثیقہ نویس سے تین طلاق لکھوائی اور روبرو گواہان کے اپنی عورت سے یہ کہہ دیا کہ یہ طلاقنامہ میں نے اسواسطے لکھا ہے کہ اگر تجھ کو طلاق لینی منظور ہے تو شام تک سوچ لے اور شام کو مجھ سے یہ طلاق نامہ لے جا، جہاں تیری مرضی ہو جا، اگر میرے گھر رہنا منظور ہو تو مجھ سے اپنے قصور کی معافی مانگ، شام سے قبل عورت اور خاوند رضامند ہو گئے، کیا شرعًا یہ طلاق پڑ گئی یا نہیں۔

الجواب:۔ ردالمحتار معروف شامی جلد ثانی کتاب الطلاق میں ہے ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب[1] اس عبارت سے واضح ہے کہ اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی وفی الحدیث ثلاث جدھن جد وھزلھن جد النکاح والطلاق والعتاق[2] او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم۔ فقط

ایک کاغذ پر لکھا زید کی بیوی پر تین طلاق اور اس پر زید کا دستخط کرایا کیا حکم ہے

سوال (۱۸۶):۔ ایک شخص نے ایک کاغذ پر یہ لکھ کر کہ زید کی بیوی ہندہ کو تین طلاق، زید سے دستخط کرائے، زید نے زبان سے کچھ نہیں کہا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر زید نے مضمون اس کا سن کر دستخط کئے ہیں، تو تین

---

[1] دیکھئے ردالمحتار کتاب الطلاق، مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ص ۵۸۹ ج ۲ ظفیر۔

[2] دیکھئے مشکوٰۃ المصابیح باب الخلع والطلاق ص ۲۸۲ ۱۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی[1] اور اگر اس کو سنایا نہیں گیا ہے اور دھوکہ دیکر اس کی مرضی کے خلاف طلاق نامہ پر دستخط لے لیا گیا ہے یا زبردستی سے دستخط لیا ہے تو طلاق واقع نہیں ہوگی، ظفیر۔

شوہر کے رشتہ داروں نے طلاق لکھوایا اور شوہر سے دستخط کرادیا اور ان ہی لوگوں نے بھیجا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۱۸۷):- اغوی احدٌ زوجۃ رجل واخفاها وادعی الرجل فی محکمۃ الجرکۃ فافتی اهل الجرکۃ بان یطلق الرجل المذکور زوجته بعوض ان یاخذ من الذی اغوی زوجته مائتی روپیۃ وبینکم بنت اخری فبعد الحکم المذکور امر اقرباء الزوج بکتابۃ الطلاق للکاتب والزوج ساکت وبعد الفراغ من الکتابۃ کتب الزوج اسمه تحت الصلک بیده کما هو المرسوم فی الحرف وما ارسل الی الزوجۃ وما امر لاحد ان یرسله الی الزوجۃ هل یقع الطلاق فی هذه الصورۃ ام لا۔

الجواب:- فی هذه الصورۃ ان الزوج ان اقر انه کتابه وانه راضٍ به یقع الطلاق والا لا کما فی رد المحتار وکذا کل کتاب

[1] الکتابۃ علی نوعین مرسومۃ وغیر مرسومۃ ونعنی بالمرسومۃ ان یکون مصدرا ومعنونا مثل ما یکتب الی الغائب وغیر المرسومۃ ان لا یکون مصدرا ومعنونا وهو علی وجهین مستبینۃ وغیر مستبینۃ فالمستبینۃ ما یکتب علی الصحیفۃ والحائط والارض علی وجه یمکن فهمه وقراءته وغیر المستبینۃ ما یکتب علی الهواء والماء وشیٔ لا یمکن فهمه وقراءته ففی غیر المستبینۃ لا یقع الطلاق وان نوی، وان کانت مستبینۃ لکنها غیر مرسومۃ ان نوی الطلاق یقع والا فلا، ازرجل اکرهه بالضرب والحبس علی ان یکتب طلاق امرأته الخ فکتب لا تطلق امرأته (عالمگیری مصری باب الطلاق بالکتابۃ ص۴۰۳ ج۱ و ص۴۰۴ ج۱) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق مالم یقر انہ کتابتہ[1] اھ ملخصا عن التاتارخانیہ۔ فقط

طلاق نامہ کیلئے صرف اسٹامپ خریدنے سے طلاق نہیں ہوتی

سوال (۱۸۸):۔ زید نے طلاق نامہ کیواسطے اسٹامپ خریدا، لیکن اسٹامپ پر طلاق تحریر نہیں کرتا اور نہ کسی دوسرے سے طلاق تحریر کراتا ہے، اور نہ اپنی زبان سے زوجہ کو طلاق دی تو محض اسٹامپ خریدنے سے زید کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی یا نہیں۔ اگر طلاق واقع نہیں ہوئی تو درالمختار کی عبارت ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقھا[2] کا کیا مطلب ہے۔

الجواب:۔ محض اسٹامپ بغرض مذکور خریدنے سے اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوتی اور عبارت شامی ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقھا[3] کا صادق نہ آنا اس صورت میں ظاہر ہے، کیونکہ مضمون طلاق نامہ اس نے نہ خود لکھا نہ کسی سے لکھوایا واذ لیس فلیس۔

فریب سے انگوٹھا لگوا کر طلاق نامہ تیار کرلینے سے طلاق ہوتی یا نہیں

سوال (۱۸۹):۔ زید امام مسجد نے شوہر ہندہ سے مکر و فریب سے انگوٹھا لگوا کر طلاق بنالی اور پھر کسی دیگر شخص سے ہندہ کا نکاح کر دیا۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی یا نہیں اور زید امام مسجد کا شرعاً کیا حکم ہے، اس کو امام بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور نکاح ثانی کے جو شاہد ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق واقع نہ ہوگی، اور دوسرا نکاح صحیح

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق مطلب الطلاق بالکتابۃ ص۲۳۵ ج۲ ظفیر [2] پوری عبارت اس طرح ہے ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقھا او قرأہ علی الزوج فاخذہ الزوج وختمہ وعنونہ وبعث بھا الیھا فاتاھا وقع علیھا ان اقر الزوج انہ کتابہ (ایضاً) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

نہ ہوگا قال اللہ تعالیٰ والمحصنات من النساء ای حرمت علیکم ذات الازواج من النساء فی المدارک والخازن وغیرہما شامی میں ہے وان لم یقر انہ کتابہ ولم تقم بینۃ لکنہ وصف الامر علی وجہ لا تطلق قضاء ولا دیانۃ وکذا کل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق مالم یقر انہ کتابہ[۱] ردالمحتار[۲] جلد ۲ صفحہ ۲۲۴ آخر کتاب الطلاق قبیل باب الصریح، اور زید امام مسجد جس نے دھوکہ اور فریب سے کاغذ طلاق کا بنایا مفتری کذاب اور فاسق ہے، ایسے امام کو معزول کرنا واجب ہے اور نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے کیونکہ امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے اور تعظیم فاسق کی حرام ہے قال فی الشامی واما الفاسق فقد علل واکراھۃ تقدیمہ بانہ لا یہتم لامر دینہ وبان فی تقدیمہ للامامۃ تعظیمہ وقد وجب علیہم اھانتہ شرعا ولا یخفی انہ اذا کان اعلم من غیرہ لا تزول العلۃ بل مشی فی شرح المنیۃ علی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم[۳] ۱۲ جلد ۱ شامی اور نکاح ثانی کے معاونین و شاہدین بھی اگر ان کو علم اصل واقعہ کا ہے۔ عاصی و فاسق ہیں توبہ کریں۔ فقط

سادے کاغذ پر انگوٹھا لگوالیا پھر طلاق نامہ تحریر کرادیا کیا حکم ہے

سوال (۱۹۰۷)۔ ایک شخص کی زوجہ اپنے گھر سے مفرور ہوگئی، اس شخص کے ماں باپ نے بالجبر عورت کی عدم موجودگی میں ایک کاغذ پر اس سے انگوٹھا لگوا کر عرضی نویس سے طلاق نامہ لکھوالیا اور اس شخص نے اپنی زبان سے لفظ طلاق نہیں کہا، آیا عورت کو طلاق

---

[۱] دیکھئے مدارک التنزیل ص۱۴۷ لباب التاویل للخازن ج۲ ص۲۲۲ ظفیر [۲] ردالمحتار کتاب الطلاق مطلب الطلاق بالکتابۃ ص۲۲۴ ظفیر [۳] دیکھئے ردالمحتار باب الامامۃ ص۴۴۶۔ ظفیر [۴] لما کان منکوحۃ الغیر ای بقی احد بجوانہ اصلا ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۲۵۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوگئی یا نہیں، اگر وہ آپس میں پھر رجوع کریں تو کس طرح کریں۔

الجواب:۔ طلاق تحریر کرانے سے بھی واقع ہو جاتی ہے اور عورت کا موجود ہونا ضروری نہیں ہے، پس اگر اس طلاق نامہ میں جو عرضی نویس سے لکھوایا گیا ہے اور شوہر نے اس پر نشان انگوٹھا کیا (خواہ خوشی سے یا ناراضگی سے[1]) تین طلاق لکھی گئی ہیں تو رجوع کرنا درست نہیں ہے، اور بدون حلالہ کے اس عورت سے نکاح درست نہ ہوگا۔ اور اگر ایک یا دو طلاق اس میں لکھی گئی ہیں تو رجوع کرنا عدت کے اندر درست ہے (زبردستی لکھوانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی ہے معلوم ہوتا ہے یہ جواب کسی اور شخص نے لکھا ہے اس سے چوک ہوگئی۔ ظفیر)۔

جعلی طلاق نامہ لکھوانے سے بھی طلاق واقع ہوتی ہے

سوال (۱۹۱):۔ ایک شخص نے کسی وجہ سے دوسری شادی کا ارادہ کیا جو جگہ پسند تھی پیغام بھیجا، جواب ملا کہ پہلی بیوی کو طلاق دیدو تو ہم شادی کرنے کو تیار ہیں، پہلی بیوی فرمانبردار تھی اس کو طلاق دینا شاق گذرا، اس وجہ سے بہانہ کیا گیا، میاں بیوی میں مشورہ ہوا کہ لوگوں کے دکھانے کو چند روز کے لئے علیحدہ کیا جاوے گا اور بعد پھر سے واپس لے آؤں گا، چنانچہ اسٹامپ خریدا گیا اور دو گواہ بھی جعلی بنائے گئے، چنانچہ جعلی اسٹامپ طلاق جائے مقصود لکھوانا گیا یعنی دکھلایا گیا اور شادی ہوگئی، آیا پہلی بیوی پر طلاق واقع ہوگئی یا نہیں۔

الجواب:۔ طلاق لکھنے اور لکھانے سے بھی واقع ہو جاتی ہے۔ اور

---

[1] جبراً لکھوانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی ہے وفی البحر ان المراد الاکراہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق لان الکتابۃ اقیمت مقام العبارۃ باعتبار الحاجۃ ولا حاجۃ ہنا کذا فی الخانیۃ (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۹۹) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق کے اندر جدو ہزل برابر ہے یعنی جعلی طور سے یا مذاق سے بھی اگر طلاق دی جاوے یا دوسرے سے کہے کہ طلاق لکھ دے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ شامی میں ہے ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب[۲] الخ اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی نے لکھنے والے سے کہا کہ میری عورت کا طلاق نامہ لکھ دے تو یہ اقرار طلاق کا ہے اگرچہ وہ نہ لکھے، غرض یہ ہے کہ اتنے کہنے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، فقط

پہلے دستخط کرایا بعد میں سنایا | **سوال** ۱۹۲۷:۔ عبدالغنی مدعا علیہ کا بیان ہے کہ تو طلاق ہوئی یا نہیں | یہ صلح نامہ فریقین کے درمیان میری جانب سے طلاق کا اقرار ہے اس کو مریم بی بی مدعیہ کے وکیلوں نے بطور خود بغیر میری اجازت کے میری جانب سے لکھا ہے اس اقرار نامہ کی مجھ کو واقفیت نہ تھی کہ اقرار نامہ کا کیا مضمون ہے اور نہ مجھ کو پڑھ کر سنایا گیا بغیر سنائے مجھ سے دستخط کرائے بعد میں مجھ کو سنایا لیکن میں نے دستخط کرتے وقت زبان سے لفظ طلاق کا نہیں کہا، نقل اقرار نامہ کی ارسال ہے اس صورت میں مسماۃ مریم بی بی پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ صورت خلع کی ہے کہ زوجہ نے مہر معاف کر دیا اور شوہر نے طلاق دیدی اور در مختار و شامی میں ہے کہ کتابت سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے پس اگر شوہر کی اجازت اور رضامندی سے طلاق نامہ لکھا گیا اور اس نے اس پر دستخط کر دیئے اگرچہ دستخط پہلے کرائے ہوں اور مضمون بعد میں سنا ہو، اور اس مضمون سے انکار نہ کیا اور اپنی ناراضی ظاہر نہ کی تو یہ بھی اقرار طلاق ہے، اور طلاق واقع ہو گئی، زبان سے لفظ طلاق کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لکھنے اور لکھوانے اور لکھی ہوئی

---

[۱] ثلاث جدهن جد وهزلهن جد النكاح والطلاق والعتاق (مشكوٰة باب اللعان والطلاق ص ۲۸۱) [۲] كذا في الهندية كتاب الطلاق الباب الخامس في الكنايات ج ۱ ص ۳۷۳ [۳] رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۹۰

Maktaba Tul Ishaat.com

کو تسلیم کر لینے سے اور دستخط کر دینے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے (تمام تحقیق فی الشامی[1] فقط (اگر مضمون معلوم نہ تھا اور نہ سننے کے بعد اس سے موافقت ظاہر کی اور نہ طلاق نامہ لکھنے کو کہا تھا تو طلاق نہیں ہوئی[2]۔ ظفیر)۔

جبراً طلاق نامہ لکھوانے سے طلاق ہوتی یا نہیں جب کہ لکھوانے والا جبر کا انکار کرتا ہے

سوال (۱۹۳):۔ زید نے اپنی زوجہ ہندہ کے نام ایک طلاقنامہ لکھا کہ میں خوشی سے اپنی عورت کو تین تلاق دے کر دخل زوجہ ہونے کا انکار کرتا ہوں، اب زید کا بیان ہے کہ ہندہ کے بھائی نے مجھے مکان میں بند کر کے مجھ سے لکھوایا اور میری عورت کو طلاق دلوائی، سماۃ ہندہ کے ورثہ کہتے ہیں کہ ہم نے جبر نہیں کیا: زید کا دعویٰ صحیح ہے یا نہیں اور جبر کے طلاق نامہ لکھوایا گیا ہو تو ہندہ پر طلاق واقع ہو جاوے گی یا نہیں۔

الجواب:۔ طلاق مکرہ عند الحنفیہ واقع ہو جاتی ہے جیسا کہ درمختار میں ہے ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبداً او مکرھا فان طلاقہ صحیح لانہ اقرار بالطلاق[3] اور شامی نے نقل کیا ہے کہ بصورت اکراہ جو طلاق واقع ہوتی ہے مراد اس سے زبانی طلاق دینا اور دلانا ہے، پس اگر شوہر سے جبراً طلاق لکھوائی جاوے تو وہ طلاق واقع نہ ہوگی وفی البحر ان المراد الاکراہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق لان الکتابۃ انما قامت مقام العبارۃ باعتبار الحاجۃ ولا حاجۃ ھنا کذا فی الخانیۃ[4] انتھی رد المحتار۔ لیکن

---

[1] وکذا لو کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق ما لم یقر انہ کتابہ (رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۹۴ ج۲) ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی فکان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب (ایضاً۔ ظفیر [2] فلو اکرہ ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق (ایضاً) ظفیر [3] دیکھئے الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۹۴ ج۲ ظفیر [4] رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی المسائل التی تعم مع الاکراہ ص۲۹۵ ج۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

جب کہ اس میں اختلاف ہے کہ طلاق بالجبر لکھوائی گئی ہے یا نہیں، شوہر دعویٰ اکراہ کا کرتا ہے اور ہندہ اور اس کے ورثہ اس سے منکر ہیں تو شوہر کو دو عادل گواہوں سے ثابت کرنا اپنے دعویٰ اکراہ کو ضروری ہے بدون ثابت ہونے کے دو گواہوں[1] سے قول شوہر کا معتبر نہ ہوگا، اور حکم وقوع تین طلاق کا کر دیا جاوے گا، اور حرف ت سے لکھنا طلاق کا مضر نہیں ہے، طلاق پھر بھی واقع ہو جاتی ہے، اور در مختار میں ہے ویدخل نحو طلاغ وتلاغ وطلاك وتلاك[2] وفی الشامی قال فی البحر ومنہ ای من الصریح الالفاظ المصحفۃ وھی خمسۃ فزاد علی ماھنا تلاق[3] فقط

صرف انگوٹھا لگوانے سے طلاق نہیں ہوتی

سوال (۱۹۴۴): ۔ سعد اللہ کا نکاح پانچ سال ہوئے مسمی رحمون کی دختر سے ہوا تھا، دو برس ہوئے کہ لوگوں نے سعد اللہ کو ارہیٹ کر ایک سادہ کاغذ پر انگوٹھا لگوا لیا، اور زبان سے سعد اللہ نے کچھ نہیں کہا، صورت مسئولہ میں شرعاً طلاق واقع ہوئی یا نہ، لڑکی کے بھائی اس کو رخصت نہیں کرتے، کہتے ہیں کہ تم نے طلاق دیدی، ہم لڑکی کا دوسرا نکاح کریں گے۔

الجواب: ۔ اس صورت میں مسمی سعد اللہ کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی سادہ کاغذ پر جبراً انگوٹھا لگوا کر بعد میں طلاق نامہ لکھوا لینے سے شرعاً طلاق واقع نہیں ہوتی، سعد اللہ کی زوجہ اس کے نکاح میں ہے دوسرا نکاح رحمون کی دختر کا اس صورت میں شرعاً درست نہیں ہے۔ دختر کے اولیاء کو لازم ہے کہ وہ اس کو رخصت کر دیویں اور سعد اللہ کے گھر بھیج دیں۔ شامی میں ہے وان لم یقر انہ کتابہ[4] لا تطلق قضاءً ولا دیانۃً وکذا کل کتاب لم یکتب بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع

---

[1] وبضابطہا لغیرھا من الحقوق کنکاح وطلاق[2] ورجلان او رجل وامرأتان (در مختار) قولہ لغیرھا ای لغیر الحدود والقصاص (رد المحتار کتاب الشہادات ص۴۱۲ ج۴) مصیر

[2] رد المحتار باب الصریح ص۵۹۱ ج۳، طغیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الطلاق مالم یقر انہ کتابۃ[1] ۱۲

طلاق نامہ لکھوا کر پھاڑ ڈالنے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے

سوال (۱۹۵): ۔ ہندہ کو اس کے شوہر زید نے طلاق دی اور طلاق نامہ مکمل کر دیا، جس وقت دوسرا اسٹامپ بابت معافی مہر کے محرر نے تحریر کرنا شروع کیا، بلکہ قریب اختتام تھا کہ دفعۃً خود بخود بلا کسی ترغیب والتجا کے ہر دو کاغذ پارہ پارہ کر دیے، اکثر اہل خرد اس واقعہ کو طلاق مطلق کہتے ہیں، آیا طلاق ہوئی یا نہ ؟

الجواب: ۔ اگر زید نے بلا کسی شرط کے طلاق نامہ لکھ دیا اور طلاق واقع کرنے کی غرض سے طلاق نامہ لکھا تو اگر تین طلاق اس میں لکھی گئی تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، فقط

ہندو کاتب سے طلاق نامہ لکھوانے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے

سوال (۱۹۶): ۔ ایک شخص نے اپنی منکوحہ کو طلاق دے کر طلاق نامہ لکھوا دیا، لیکن کاتب اور گواہ ہندو ہیں اور شخص مذکور کہتا ہے کہ مجھ کو بہکا کر برادری نے طلاق نامہ لکھوا دیا، ورنہ طلاق دینے میں میری کوئی نیت نہ تھی تو شرعاً کیا حکم ہے ۔

الجواب: ۔ جب کہ شوہر نے وہ طلاق نامہ لکھوایا ہے اور اس کو اقرار ہے ۔ اگرچہ کاتب وگواہ ہندو ہے اور اگرچہ شوہر نے کسی کے بہکانے سے طلاق نامہ لکھوایا ہے، تو اس کی زوجہ پر موافق شرط طلاق نامہ کے طلاق واقع ہو گئی[2]، پس اگر تین طلاق نہیں لکھی

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق ج۳ ص۲۴۷ ۔ ظفیر [2] ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب (رد المحتار ج۳ ص۲۴۷ کتب الطلاق ان مستبینا علی نحو لوح وقع وان لا وقیل مطلقا الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ج۳ ص۲۴۷) ظفیر ۔

[3] ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقہا او قرأہ علی الزوج فاخذہ الزوج وختمہ وعنونہ وبعث بہ الیہا فاتاہا وقع ان اقر الزوج انہ کتابہ لو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق ، لم یکتب (رد المحتار کتاب الطلاق ج۳ ص۲۴۷) ظفیر ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

گئی بلکہ ایک یا دو طلاق صریح لکھی گئی ہے تو اس صورت میں عدت کے اندر شوہر اس عورت کو بلا نکاح کے رجوع کر سکتا ہے اور بعد عدت کے نکاح بلا حلالہ کے کر سکتا ہے۔ فقط۔

شوہر کی طرف سے خط کی جگہ طلاق نامہ آئے تو اس سے مطلقہ ہوگی یا نہیں

سوال (۱۹۷):۔ ایک شخص اپنی زوجہ کو چھوڑ کر ملازمت پر چلا گیا، سات سال ہوئے اس درمیان میں کاغذ کبھی کبھی ارسال کرتا تھا، فی الحال اس کی طرف سے اس کی زوجہ کے پاس طلاق نامہ وصول ہوا ہے، یہ طلاق نامہ معتبر ہو کر اس کی زوجہ مطلقہ ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ ایسے معاملات میں خط کا اعتبار ہوتا ہے، پس اگر قرائن سے معلوم ہو کہ یہ خط شوہر کا ہے تو حکم طلاق کا کر دیا جاوے گا، پھر اگر شوہر آکر انکار کرے کہ خط میرا نہیں ہے، اور دو گواہ موجود نہ ہوں تو طلاق ثابت نہ ہوگی، فقط

کوئی دوسرا کسی کے شوہر کی طرف سے طلاق نامہ لکھوا کر جعلی دستخط کرا دے تو طلاق نہ ہوگی

سوال (۱۹۸):۔ ایک شخص نے بکر کے خط کے موافق خط بنا کر طلاق نامہ لکھا اور اس پر جعلی دستخط بکر کے کر کے عورت کے سپرد کر دیا، بکر اس تحریر کا انکار کرتا ہے کہ یہ میری تحریر نہیں، اور عورت کے پاس بھی سوائے اس تحریر کے اور کوئی شاہد نہیں ہے تو یہ طلاق ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ طلاق شرعاً ثابت اور واقع نہیں ہے۔

لہ کتب الطلاق ان مستبینا او وقع الی ذی رقیم مطلقا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۶۴ ج۲) ظفیر۔ ۲ اس صورت میں شوہر نے زبان سے طلاق دی اور نہ اس نے لکھا اور لکھنے کا حکم دیا اور اس کے بغیر طلاق واقع نہیں ہوتی وکذا لو کتب الطلاق ولم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق ما لم یقر انہ کتابہ (رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۶۴ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

سادہ کاغذ پر شوہر کا دستخط لے لیا اور اس کے علم کے بغیر اس کی بیوی کیلئے طلاق نامہ لکھوا دیا تو کیا حکم ہے

سوال (۱۹۹): ۔ عمر اور بکر نے زید سے ایک صاف بے نوشتہ کاغذ پر دستخط لے لئے، اور بعد میں ان دونوں نے اس صاف کاغذ پر ایک دوسرے شخص سے طلاق نامہ لکھوایا جس کا علم زید کو نہیں تو زید کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب: ۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی[1]۔ کما ھو ظاھر۔ فقط

طلاق لکھوا کر بھی اور شوہر نے دستخط کر دیا طلاق ہو گئی یا نہیں

سوال (۲۰۰): ۔ زید کو بجرم قتل ۱۴ سال کی سزا ہوئی زید کی بیوی چونکہ جوان تھی، زید کے قریبی رشتہ داروں نے ایک طلاق نامہ لکھوا کر قید خانہ میں بھیجا، زید نے اس پر دستخط کر دیئے، آیا طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب: ۔ جب کہ زید نے مضمون طلاق نامہ کو پڑھ کر یا سنکر اس پر دستخط کر دیئے اور اس طلاق نامہ کو تسلیم کر لیا تو زید کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی، کیونکہ خود لکھنے سے یا لکھے ہوئے پر از راہ تصدیق و تسلیم دستخط کرنے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے کذا فی الشامی[2]۔ فقط

طلاق نامہ لکھوا کر رکھ لیا بیوی سے نہیں کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں اور کون سی طلاق ہوئی

سوال (۲۰۱): ۔ ایک شخص نے بحالت غصہ اپنی زوجہ کے لئے طلاق نامہ لکھوا کر اپنے پاس رکھ چھوڑا، زوجہ کو کچھ نہیں کہا، طلاق نامہ ہم رشتہ ہذا ہے، آیا طلاق نامہ لکھوانے سے طلاق ہو گئی یا نہیں، اگر طلاق ہو گئی تو کس قسم کی طلاق ہوئی۔

---

[1] واعلم انہ یقع بانکتابہ بطلاقھا تقع بینۃ لکنہ وصف الامر علی وجہ لا تطلق قضاء مولادیانۃ (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۳ ص ۲۵۹، ظفیر) [2] ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقھا او قراہ علی الزوج فاخذہ الزوج وختمہ وعنونہ او لم یقرا الزوج انہ کتابہ (ایضا ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:۔ شامی میں ہے کہ اگر شوہر نے کاتب سے کہا کہ اکتب طلاق امرأتی یعنی میری زوجہ کی طلاق لکھ دے تو اس کہنے سے اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو جاتی ہے وہ لکھے یا نہ لکھے، پس جب کہ مجرد اس کہنے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے تو جب شوہر نے کاتب سے طلاق نامہ لکھوایا اور اس کو یہ کہا کہ میری زوجہ کی طلاق لکھ دے تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی اور بوجہ بعض الفاظ طلاق نامہ کے یہ طلاق بائنہ ہوئی، پس حکم شرعی اس بارے میں یہ ہے کہ نکاح جدید کے ساتھ وہ شخص اپنی زوجہ کو رکھ سکتا ہے[۱]۔ فقط

مخالف نے طلاق نامہ لکھوایا اور شوہر نے سمجھا نہیں اور دستخط کر دیا تو کیا حکم ہے

سوال (۲۰۲):۔ سید وہاب شاہ نے اپنی زوجہ کو نہ اپنی زبان سے طلاق دی نہ منشی کو بغرض لکھنے طلاق نامہ کے بلوایا مگر اتنا ہوا کہ منشی سے کسی دوسرے مخالف شخص نے کہہ کر طلاق نامہ لکھوایا اور سید وہاب شاہ کو پڑھ کر سنایا مگر سید وہاب شاہ طلاق نامہ کا مطلب نہیں سمجھا بحالت عدم فہمی ..... طلاق طلاق ثلاثہ پر دستخط کیا اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ قول شوہر کے موافق اس صورت میں طلاق واقع نہ ہوگی، کما فہم من عبارۃ الشامی ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقہا وقرأہ علی الزوج فلم یقر الزوج وختمہ وعنونہ وبعث بہ الیہا فاتاہا وقال اقر الزوج انہ کتابہ[۲] فقط

---

[۱] دیکھئے رد المحتار کتاب الطلاق ۳/۲۴۵۔ ظفیر [۲] وینکح مبانتہ بما دون الثلاث فی العدۃ وبعدہا بالاجماع (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ۳/۲۴۵) ظفیر

[۳] رد المحتار کتاب الطلاق ۳/۲۴۵۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کتاب القاضی الی القاضی والی شرط طلاق بالکتابت میں معتبر ہے یا نہیں

سوال (۲۰۳): - یہ عبارت جو کتاب القاضی الی القاضی میں مندرج ہے اور ہدایہ جلد سوم یوسفی میں مرقوم ہے وہ یہ ہے ولا یقبل الکتاب الا بشہادۃ رجلین او رجل وامرأتین لان الکتاب یشبہ الکتاب الخ وفی ردالمحتار لا یعمل بالخط الخ یہ عبارت مذکورہ طلاق بالکتابت میں جاری ہو سکتی ہے یا نہیں اور وقوع طلاق اس پر مبنی ہے یا نہیں، یعنی باشہادۃ یا فقط بین القاضیین ہی مخصوص ہے۔

الجواب: - ثانی کتاب الطلاق میں ہے ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقہا (الی ان قال) فاتاہا وقع ان اقر الزوج انہ کتابہ الخ وان لم یقر انہ کتابہ ولم تقم بینۃ لکنہ وصف الامر علی وجہہ لا تطلق قضاء ولا دیانۃ[1] ص۱۹۰ جلد ثانی اس سے معلوم ہوا کہ طلاق بالکتابت کا اعتبار اسی وقت ہے کہ شوہر خط کا اقرار کرے یا عورت بینہ قائم کرے کہ یہ خط شوہر نے لکھا ہے یا لکھوایا ہے اور بدون ان ہر دو امور کے طلاق واقع نہ ہوگی، فقط

زبردستی طلاق نامہ پر دستخط لینے سے طلاق نہیں ہوتی

سوال (۲۰۴): - زید سے ہندہ اور وارثان ہندہ نے زدوکوب کر کے بجبر طلاق نامہ پر دستخط لے کر ہندہ کو غیر شخص سے منعقد کر دیا، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں، اور نکاح ثانی ہندہ کا صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب: - بجبر طلاق نامہ پر دستخط کرا لینے سے جب کہ زید نے زبان سے طلاق نہیں دی اور نہ خود لکھی، طلاق واقع نہیں ہوئی اور نکاح ثانی ہندہ کا صحیح نہیں ہوا۔

---

[1] دیکھئے ردالمحتار کتاب الطلاق مطلب الطلاق بالکتابۃ ج۳ ص۲۳۶ ظفیر [2] وکذا لو کتب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق ما لم یقر انہ کتابہ (ردالمحتار کتاب الطلاق ج۳ ص۲۳۶) فی البحر ان المراد الاکراہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق (ایضاً ص۲۳۶) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کاتب سے طلاق نامہ لکھنے کو کہا اور کوئی تفصیل نہیں بتائی تو کیا حکم ہے

سوال (۲۰۵):۔ ایک شخص نے عصر میں اپنی منکوحہ کو ایک کاتب سے طلاق لکھنے کو کہا، اس نے طلاق نامہ تین طلاق لکھ دی، لیکن اس شخص نے اپنی زبان سے کچھ نہیں کہا تو اب وہ شخص اپنی زوجہ سے رجوع کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر اس کاتب نے اس تحریر طلاق کو شوہر کو سنا دیا اور شوہر نے اپنی مرضی سے اس پر نشان انگوٹھا لگا دیا تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، اس صورت میں رجعت درست نہیں ہے اور بلا حلالہ کے اس سے نکاح بھی نہیں کر سکتا، اور اگر اس کاتب نے وہ تحریر شوہر کو نہیں سنائی اور نہ انگوٹھا لگایا تو پھر طلاق واقع نہیں ہوئی اور نکاح قائم[1] ہے۔ فقط

شوہر نے نصیحت آمیز خط لکھا بیوی نے عمل نہیں کیا تو اس سے طلاق نہیں ہوئی

سوال (۲۰۶):۔ زید شوہر ہندہ نے اپنی زوجہ کو ایک تحریر اس مضمون کی بھیجی کہ تم کو جن لوگوں کی صحبت سے بچنے کی میں نے تاکید کی ہے ان سے بچنا چاہیے، نیز فلاں عزیز کی سامنے نہ آنا چاہیے اور فلاں عزیز کے گھر نہ جاؤ ورنہ دین و دنیا میں ہمارا تمہارا سابقہ نہ ہوگا، لیکن زوجہ زید نے شرائط مذکورہ کی پابندی نہیں کی، تو اس صورت میں تعلقات زن و شوئی قائم رہ سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں زوجہ زید پر طلاق واقع نہیں ہوئی نکاح قائم[2] ہے۔

---

[1] ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقها او قرأه علی الزوج وختمه وعنونه او قرأ ان اقرأ الزوج انه کتابه او کذا کل کتاب لم یکتبه بخطه ولا یملیه بنفسه لا یقع الطلاق ما لم یقر انه کتابه (رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۹۴ ج۲) ظفیر

[2] نصاً شوہر میں کوئی جملہ ایسا نہیں ہے جس سے طلاق واقع ہو سکتی۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

خط لکھا کہ تم کو چھوڑ دیا، دریافت کرنے پر شوہر حلف کیساتھ انکار کرتا ہے کیا حکم ہے

سوال (۲۰۷):- زید نے اپنی عورت ہندہ کو اس مضمون کا خط لکھا کہ میں نے تم کو چھوڑ دیا ہے اس خط کے پہنچنے پر اس کی عورت مطلقہ ہوگئی یا نہیں، لیکن خط کے پہنچنے پر جب زید سے دریافت کیا کہ تم نے اپنی عورت ہندہ کو اس مضمون کا خط لکھا ہے تو زید نے حلفیہ مسجد میں بیان کیا کہ میں نے کوئی خط نہیں لکھا اور نہ کبھی ہندہ کو طلاق دینے کا خیال کیا ہے، کیا زید کا یہ انکار معتبر اور مسموع ہوگا یا نہیں۔

الجواب:- جب کہ زید اس تحریر سے انکار کرتا ہے اور دو گواہ عادل زید کی طلاق دینے یا خط لکھنے کے نہیں ہیں تو انکار زید کا معتبر ہے اور طلاق ثابت نہ ہوگی[1] اور علاوہ بریں اس خط میں صریح طلاق کا لفظ بھی نہیں ہے بلکہ کنایہ کا لفظ ہے جس میں نیت کی ضرورت ہے یعنی اگر شوہر کی نیت ان الفاظ سے طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں، پس جب کہ شوہر ان الفاظ کے کہنے اور لکھنے سے ہی منکر ہے تو کسی طرح اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی[2]۔ فقط۔

طلاق نامہ لکھوایا اس پر نشان انگوٹھا لگایا، دو گواہوں کی گواہی کرائی، کون سی طلاق واقع ہوئی

سوال (۲۰۸):- ہندہ نے اپنے شوہر سے کہا کہ یا تو میرے نام اپنی جائداد کردے، ورنہ مجھے طلاق دیدے، شوہر نے اپنی جائداد اس کے نام کرنا پسند نہ کرکے ہندہ کی خواہش پر اسٹامپ خرید کر عرضی نویس سے طلاق نامہ لکھوا دیا اور دو گواہوں کی اس پر گواہی کرادی اور اس کے مضمون کو تصدیق کردیا اور نشان انگوٹھا طلاق نامہ پر لگا دیا

---

[1] وان لم یقر انہ کتابہ ولم تقم بینۃ لکنہ وصف الامر علی وجہ الاخبار فلہ ان یدین فی القضاء ولا یدین فیما بینہ وبین اللہ تعالیٰ (ردالمحتار کتاب الطلاق ج۳ ص۲۳۵) ظفیر [2] ثم فرق بینہ وبین سرحتک فان سرحتک کنایۃ (ردالمحتار باب الکنایات ج۳ ص۲۴۷) ففی حالۃ الرضا تتوقف الاقسام الثلاثۃ علی نیۃ وفی الغضب تتوقف الاولان وفی مذاکرۃ الطلاق یتوقف الاول فقط اھ الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب الکنایات منہ عفی عنہ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

پھر ان میں مصالحت ہوگئی، اب شوہر کہتا ہے کہ میں نے زبان سے لفظ طلاق نہیں کہا صرف طلاق نامہ لکھوایا اور تصدیق کیا ہے، صورت مذکورہ میں طلاق ہوئی یا نہیں، اور اگر واقع ہوئی تو کونسی رجعی یا بائن یا مغلظ۔

الجواب:۔ جب کہ عرضی نویس کو کہا کہ طلاق نامہ لکھ دے اور پھر اس کے مضمون کی تصدیق کردی اور نشان انگوٹھہ لگا دیا، موافق تصریح فقہاء کے طلاق واقع ہوگئی، اور جتنی طلاقیں اس کاغذ میں لکھی گئی وہ واقع ہوگئی، اگر تین طلاق لکھی گئی تو تین طلاق واقع ہو کر عورت مغلظ بائنہ ہوگی، شامی میں ہے واذا قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب[1] اھ فقط۔

دھوکہ سے انگوٹھا لگوانے یا دستخط کرانے سے طلاق نہیں ہوتی

سوال (۲۰۹):۔ ایک عورت نے کسی کے بہکانے سے اپنے خاوند سے فارغ خطی بطور شہادت کے لکھائی، کیونکہ دیگر شخص نے کچھ قرض دیا تھا، اس نے کہا تم ہم کو کاغذ لکھ دو، دھوکہ سے فارغ خطی لکھائی دستاویز نہیں لکھائی، آیا وہ عورت طلاق پاگئی یا نہیں۔

الجواب:۔ شوہر کو اگر خبر نہ تھی کہ اس کاغذ میں کیا لکھا ہے یا دھوکہ دے کر شوہر کے دستخط کرا لینے سے اور انگوٹھہ لگوانے سے طلاق نہیں ہوتی، پس وہ فارغ خطی معتبر نہیں ہے

ایک ماہ بعد میں نے تین طلاق دی اس جملہ کے لکھنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۱۰):۔ ایک شخص نے اپنے سالے کے نام خط لکھا، اس میں تحریر تھا کہ ایک ماہ تک

---

[1] ھذا ملتقط من کتاب الطلاق مطلب الطلاق بالکتابۃ ۳/۲۴۹ھ۔ ظفیر [2] ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقھا وقرأہ علی الزوج فاخذ الزوج وختمہ وعنونہ او وقع ان اقرار الزوج انہ کتابہ وان یقر انہ کتابہ ولم تقم بینۃ لکنہ وصف الامر علی وجہ لا تطلق قضاء ولا دیانۃ وکذا کل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق مالم یقر انہ کتابہ (ھذا ملتقط من کتاب الطلاق ۳/۲۴۹ھ) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

میرا انتظار کریں، بعد ایک ماہ کے میں نے اپنی زوجہ کو تین طلاق دی تو ان الفاظ کے کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں. اور خط میں شوہر کے دستخط نہیں ہیں۔

الجواب:۔ ان الفاظ سے کہ ایک ماہ میرا اور انتظار کریں اگر وقت تحریر سے ایک ماہ بعد[1] اس لکھنے والے کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی جب کہ لکھنے والا اس کا شوہر ہو، نام لکھنا یا نہ لکھنا برابر ہے[2] (یعنی شوہر اس کا اقرار کرے یا دو عادل گواہ شہادت دیں کہ شوہر نے ہمارے سامنے لکھا ہے تب خط کا اعتبار ہوگا، بدون اس کے طلاق کا حکم نہیں کیا جائے گا)

بیوی نے کہا طلاق دیدو، شوہر نے لکھا سب سے کہہ دو طلاق دیدی کیا حکم ہے

سوال (۲۱۱):۔ عورت نے اپنے خاوند سے کہا کہ مجھے طلاق دیدو، میرے اس نکاح میں بدنامی ہے، میرے رشتہ دار ناراض ہیں، اس کے جواب میں شوہر نے ایک رقعہ لکھا کہ تمہاری بدنامی جاتی رہے گی، تم سب سے کہدو کہ طلاق دیدی، اس سے مقصود بظاہر ایقاع طلاق نہ تھا، اب اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر واقع میں شوہر نے طلاق نہیں دی اور عورت سے کہہ دیا کہ سب سے کہدو کہ طلاق دیدی، تو اس لفظ سے طلاق واقع نہیں ہوئی[3]، اور اگر غرض

---

[1] وبقوله انت طالق غدا او فی غد یقع عند طلوع الصبح او مثله انت طالق شعبان او فی شعبان (درمختار) فاذا لم تکن له نیة تطلقت حین تغیب الشمس من آخر یوم من رجب الخ (ردالمحتار باب الصریح ص۴۱۰ ج۲ ظفیر [2] ولو کتب علی وجه الرسالة والخطاب کان یکتب یا فلانة اذا اتاک کتابی هذا فانت طالق طلقت بوصول الکتاب (درمختار) ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقها وقراه علی الزوج فاخذه الزوج وختمه او وقع ان اقر الزوج انه کتابه (ردالمحتار کتاب الطلاق ص۴۱۰ ج۲ ظفیر [3] واما ما فی الخانیة لو اکره علی ان یقر بالطلاق فاقر لا یقع کما لو اقر بالطلاق هازلا او کاذبا فقال فی البحر ان مراده بعدم الوقوع فی المشبه بعدم دیانة ثم نقل عن البزازیة والقنیة لو اراد به الخبر عن الماضی کذب بلا نیة ودیانة وان اشهد فی ذلک لا یقع قضاء ایضا اهـ (ردالمحتار کتاب الطلاق ص۴۱۰ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اس لفظ سے طلاق دینا ہی تھا تو طلاق واقع ہو گئی[1]، اب مرد سے پوچھا جاوے کہ اس کی کیا غرض تھی۔

ثالث نے طلاق نامہ لکھوایا اور شوہر سے انگوٹھا لگوا لیا کیا حکم ہے

سوال (۲۱۲)۔ ایک شخص کا نکاح آٹھ سال ہوئے ایک لڑکی کے ساتھ ہوا تھا جس کی عمر اب ۲۲ سال ہے لڑکی کے پھوپا نے اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی غرض سے شوہر سے طلاق چاہی اس نے طلاق دینے سے انکار کیا، اس پر اس لڑکی کے پھوپا نے عدالت میں استغاثہ دائر کر دیا، چند لوگوں نے فریقین کو بلایا اور صلح کی تحریک کی، لیکن ان لوگوں نے سوائے اس کے اور کوئی جواب نہ دیا کہ لڑکی کا شوہر لڑکی کو طلاق دیدے تو ہم صلح نامہ داخل کر دیں، ثالث حضرات نے کاتب کو بلا کر اسٹامپ ہر دو کے نام سے خریدا اور کاتب سے طلاق نامہ لکھوایا، معلوم نہیں کہ اس کا کیا مضمون ہے، لڑکی کا شوہر بیٹھا رو رہا تھا کہ کاتب نے اٹھ کر اس کے انگوٹھے میں سیاہی لگا کر نشان انگوٹھا لے لیا اس نے طلاق وغیرہ کا کوئی لفظ اب تک اپنے منہ سے نہیں نکالا تو یہ طلاق شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ لکھوانے اور لکھنے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، لیکن یہ ضرور ہے کہ شوہر کو معلوم ہو کہ اس کاغذ میں طلاق لکھی ہوئی ہے اور پھر اس پر اس نے نشان انگوٹھا لگا دیا تو طلاق واقع ہو گئی اور اگر اس کو مضمون کاغذ کی کچھ اطلاع نہیں ہے اور طلاق کا حال معلوم نہیں ہے تو پھر دستخط کرنے اور نشان انگوٹھا لگا دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی[2]۔

---

[1] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبدا او مکرها او هازلا اه الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۵۹ ج۲ وص۲۶۰ ج۲ ملخصا [2] لو استکتب من آخر کتابا بطلاقها وقرأه علی الزوج فاخذ الزوج وختمه وعنونه وبعث به الیها لم یقع حتی

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق نامہ لکھوایا بیوی کو نہیں بھیجا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں

سوال (۲۱۳):- زید نے اپنی دختر ہندہ گیارہ سال کا نکاح بکر کے بیٹے خالد عمر ۱۴ سال کے ساتھ کر دیا، اور مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جس کی تفصیل یہ ہے کہ ثلث معجل وثلثان موجل علاوہ ازیں زیورات مبلغ پانسو روپیہ، ہندہ ساڑھے بارہ سال تک اپنی سسرال میں بخانہ بکر ہمراہ خالد شوہر خود آباد رہی، بعدہ زید والدِ ہندہ فوت ہوگیا، اب خالد نے جس کی عمر ۲۰ سال کی ہے. اپنی بیوی ہندہ کو اسٹامپ پر طلاق نامہ تحریر کرکے چند اشخاص کے ہاتھ اپنے والد بکر کے پاس بھیجا کہ وہ اس پر گواہی کر دیں، لیکن بکر نے اس کاغذ طلاق نامہ کو اپنے پاس رکھ لیا اور واپس نہ دیا، اس تحریر کے بعد ڈیڑھ سال تک بکر نے ہندہ کو اپنے گھر میں رکھا، اب ہندہ چھ ماہ سے اپنی والدہ آمنہ کے پاس رہتی ہے، تیرہ سال کے عرصہ میں آج تک خالد نے اپنی بیوی ہندہ سے جماع نہیں کیا، معلوم ہوا ہے کہ خالد میں کوئی نقص ہے، اب ہندہ اپنے مہر اور زیورات کی خواستگار ہے، اور اب خالد اس وجہ سے کہ شرعاً بوجہ عدم خلوت نصف مہر کی ہندہ حقدار ہوتی ہے طلاق دینا نہیں چاہتا ہے، حالانکہ وہ پہلے اسٹامپ پر طلاق تحریری دے چکا ہے، اس صورت میں ہندہ خالد سے پورے مہر کے پانے کی مستحق ہے یا نہ، اور اس پر طلاق واقع ہوئی یا نہ۔

الجواب:- اگر خالد نے ہندہ کے ساتھ خلوت کی ہے اگرچہ جماع نہیں کر سکا

بقیہ حاشیہ (۱۶) فاتاه قم ان اقر الزوج انه کتابه او کذا اهل کتاب لم یکتبه بخطه وبیملیه بنفسه لا یقع الطلاق ما لم یقر انه کتابه (رد المحتار کتاب الطلاق ج۲ ص۲۷۴) اسی کے ساتھ شامی میں یہ بھی ہے وفی البحر اراد الاکراه علی التلفظ بالطلاق فلو اکره علی ان یکتب طلاق امرأته فکتب لا تطلق لان الکتابة اقیمت مقام العبارة باعتبار الحاجة ولا حاجة هنا کذا فی الخانیة (رد المحتار کتاب الطلاق ج۲ ص۲۷۴) فلیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

تو مہر پورا لازم ہو گیا، اور خالد نے اگر طلاق نامہ بغرض دینے طلاق کے لکھوایا تو طلاق واقع ہو گئی، اگرچہ خالد کے باپ بکر نے اس کاغذ کو روک لیا اور ظاہر نہ کیا کما فی الشامی ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب[1] اھ وفی الدر المختار والخلوۃ اذا کانا وطی فیما یجیٔ ولو کان الزوج مجبوبا او عنینا[2] اھ

اس کہنے سے کہ شادی نہیں ہوئی شادی کروں گا طلاق واقع نہیں ہوئی

سوال (۲۱۴):۔ عرصہ تیرہ ماہ کا ہوا کہ میرا نکاح ایک بالغ لڑکی سے ہو چکا ہے، چونکہ رخصتی نہیں ہوئی اس لئے میری بیوی اپنے باپ کے گھر ہے، ناواقفی سے دو غلطیاں مجھ سے ہوئیں اول یہ کہ میں نے ایک شخص کو مصلحتاً روپیہ وصول کرنے کی غرض سے یہ جھوٹ لکھ دیا کہ میرا نکاح ہونے والا ہے اس میں روپیہ کی ضرورت ہوگی روپیہ دیدیجئے اور اس طرح سے روپیہ لے گیا، دوسرے یہ کہ میرے دوست نے شادی کی بابت سوال کیا تب بھی میں نے ان کو مصلحتاً یہ جواب دیا کہ ابھی تک میری شادی نہیں ہوئی، ایسی صورت میں میری زوجہ پر طلاق تو واقع نہیں ہوئی۔

الجواب:۔ اس لکھنے اور کہنے سے کہ میرا نکاح ہونے والا ہے یا ابھی نہیں ہوا، منکوحہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی، ہاں یہ جھوٹی خبر دی گئی اس کا گناہ ہوا، اس سے توبہ کرنی چاہئے اور استغفار کرنا چاہئے قال فی الدر المختار او سئل ألک امرأۃ فقال لا لا تطلق اتفاقا وفی الشامی ومثلہ قولہ لم اتزوجک او لم یکن بیننا نکاح[3] اھ

بذریعہ خط بیوی کو طلاق دی تھی پھر رجوع کر لیا، اور طلاق کا انکار کیا، کیا حکم ہے

سوال (۲۱۵):۔ ایک شخص نے اپنے خسر کے پاس اس مضمون کا خط بھیجا کہ اب میں

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ج ۳ ص ۲۳۰ ظفیر [2] الدر المختار علی حاشیۃ رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۳۰۴ ظفیر [3] رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ج ۳ ص ۲۴۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

بیوی نہیں رکھ سکتا۔ میں نے آپ کی صاحبزادی کو جو میری بیوی ہے طلاق دی، میرا اور اس کا کچھ مطلب نہیں، نہ مجھے آپ کی صاحبزادی سے غرض ہے اور نہ مجھے اپنی چیز سے کچھ مطلب ہے۔ آپ کو اختیار ہے آپ جہاں چاہیں اس کا نکاح کر دیں، یہ امر تحقیق شدہ ہے کہ یہ زوج ہی کا خط ہے، لیکن بوجہ جہالت کے کہ والد اس کا ناخواندہ ہے اس نے اس خط کو چھپا رکھا اور نہ کسی پر اس خط کا اظہار کیا، اور تخمیناً بعد دو سال کے اس کا شوہر اس کے والدین کے یہاں آیا اور اس لڑکی سے صحبت کی (لڑکی کو اس خط کی اطلاع نہ تھی) جس سے لڑکا پیدا ہوا، اب بعد تین سال کے اتفاقاً اس خط کا اظہار کیا گیا، جس کی خبر لڑکی کو بھی پہنچی، اب وہ علیحدگی چاہتی ہے، شرعاً یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور اب اس کا نکاح دوسرے شخص سے ہو سکتا ہے یا نہ اور وہ لڑکا کیسا سمجھا جاوے گا۔

الجواب:۔ طلاق اسی وقت سے واقع ہو گئی، جس وقت اس شخص نے خط لکھا، لیکن اگر وہ اس خط سے انکار کرتا ہے تو وہ جانے، وبال اس کی گردن پر ہے اگر وہ جھوٹا ہے، اور عورت پر گناہ نہیں ہے، اگر شوہر خط لکھنے سے منکر ہے تو لڑکا بھی اسی کا ہے[1]۔

طلاق نامہ کی بات طے کی مگر مسودہ میں ابھی طلاق کا لفظ نہیں آیا تھا کہ چھوڑ دیا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۱۶):۔ عمر اور اس کی منکوحہ میں نااتفاقی اور خصومت اور مقدمہ بازی ہوئی اور اس اثناء میں کبھی ہر دو میں اتفاق کی نوبت بھی نہیں آئی جس کو عرصہ تقریباً تین سال سے زیادہ ہو گیا، اب جب ہر دو میں کسی طرح مصالحت نہ ہوئی تو مسماۃ کے کسی عزیز دو

---

[1] کتب الطلاق ان مستبینا علی نحو لوح وقع ان نوی وقیل مطلقا ای نوی او لم ینو الخ وکتب علی وجہ الرسالۃ والخطاب طلقت (درمختار) وان کانت مرسومۃ یقع الطلاق نوی او لم ینو الا وان لم یقر انہ کتابہ ولم تقم بینۃ لکنہ وصف الامر علی وجہ لا تطلق قضاء ولا دیانۃ۔ (ردالمحتار کتاب الطلاق ص۵۹۲ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

رشتہ دار کے ذریعہ سے یہ تصفیہ قرار پایا کہ عمر مساۃ کو آزاد کر دے اور دونوں میں سابق قصہ و قضایا ختم ہو جاویں تو اس پر عمر رضامند ہو گیا اور اس کی رضامندی سے مسودہ طلاق نامہ کا تحریر ہوا، اس میں طلاق بائن تحریر ہوئی، جس کو عمر نے پڑھا، اور منظور کر کے اسٹامپ دست برداری پر لکھنا قرار پایا اور عمر نے اپنے قلم سے طلاق نامہ کے مسودہ کو لکھنا شروع کیا اور ابھی تک الفاظ طلاق کو لکھنے کی نوبت نہ آئی تھی کہ حسب اتفاق ایک شخص عمر کا رشتہ دار جس کو یہ تصفیہ منظور نہ تھا آپہنچا، اور عمر کو علیحدہ بلا کر گفتگو کی جس کی وجہ سے باقی ماندہ مسودہ اسٹامپ پر تحریر کرنے سے باز رہا تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ شامی میں ہے ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقها وقرأه علی الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به الیها فاتها وقع ان اقر الزوج انه کتابه او قال للرجل ابعث به الیها او قال لما کتب نسخة وابعث بها الیها وان لم یقر انه کتابه ولم تقم بینة لکنه وصف الامر علی وجه لا تطلق قضاء ولا دیانة[1] الخ اس عبارت سے واضح ہوا کہ صورت مسئولہ میں عمر کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ اس نے جو مسودہ کی نقل اسٹامپ پر کرنی شروع کی تھی اس میں الفاظ طلاق تک لکھنے کی نوبت نہیں آئی اور نہ تکمیل اس کی ہوئی اور نہ دستخط وغیرہ عمر کے اس پر ہوئے۔

ایضاً:۔ یہ جواب پہلے جو لکھا تھا بربنا اس ناتمام تحریر کے تھا جو اسٹامپ پر نقل ہو رہی تھی لیکن جب کہ شوہر نے مضمون مسودہ کی بھی تصدیق کر دی تھی، اور وہ اسی کے امر سے لکھی گئی تھی لہٰذا وقوع طلاق کے لئے وہ کافی ہے اور صحیح جواب اب احقر کے خیال میں یہ ہی ہے کہ اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی کما فی

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۹۵ ج۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ردالمحتار و لو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب[1]۔

شوہر نے بخوشی طلاق نامہ لکھوایا مگر بیوی کے پاس نہیں بھیجا اور اب انکار کرتا ہے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۱۷):۔ ایک عورت اپنے والدین کے گھر جانا چاہتی تھی اس کے شوہر نے اس کو جانے سے روک دیا، عورت اپنے بہنوئی کے ہمراہ بدون اطلاع ورضامندی شوہر کے اپنے والدین کے گھر چلی گئی، جب شوہر کو اطلاع ہوئی تو اس نے غصہ میں قصبہ پھلور جاکر وثیقہ طلاق نامہ خریدا، اور عرضی نویس سے لکھوایا کہ مساۃ خیران سے میری شادی ہوئی تھی، اب بوجہ ناموافقت لفظ طلاق سہ مرتبہ کہہ کر مساۃ مذکورہ کو بخوشی خود طلاق دیدی گئی، اس حاشیہ کے دو گواہ ہیں، ایک فوت ہوچکا ہے، اور دوسرا بھی اس وقت موجود نہیں، طلاق نامہ پر شوہر کا نشان انگوٹھا ہے، پھر اس کے نیچے اس کے شوہر نے مضمون طلاق کی تصدیق اور تصحیح کے لئے اپنا نام اپنے قلم سے لکھا ہے جو طلاق نامہ کی نقل سے ثابت ہوتا ہے، الغرض وہ طلاق نامہ اس مرد ہی کے پاس رہا، اپنی عورت کے پاس نہیں بھیجا، اور نہ اس کو اطلاع کی وہ اپنے والدین کے گھر دو سال تک رہی، اسی شوہر سے ایک لڑکا پیدا ہوا پھر شوہر جاکر لے آیا، مرد و عورت دونوں اتفاق سے آباد رہے۔ اس طلاق نامہ کی خبر دو تین آدمیوں کو تھی جو شوہر کے ہمراز تھے، عورت کو اور عوام کو خبر نہیں تھی، آٹھ نو سال بعد ایک شخص نے اس کے شوہر پر مقدمہ دائر کیا، اور طلاق نامہ کی نقل لاکر توہین میں پیش کی، شوہر نے بیان کیا کہ میں نے اپنی عورت کو نہ طلاق دی اور نہ کوئی وثیقہ طلاق نامہ خرید کر تحریر کیا ہے، میرے کسی مخالف نے مجھ کو شراب پلاکر میرا انگوٹھا لگا کر کوئی وثیقہ خرید اور تحریر کرلیا ہوگا۔

[1] ردالمحتار کتاب الطلاق ص۵۹ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

سوال یہ ہے کہ ایک طرف تو وہ طلاق نامہ کی خرید اور تحریر سے انکاری ہے اس کے جعلی اور فرضی ہونے کا اقراری ہے، دوسری طرف اس طلاق نامہ کی خرید کا ثبوت رجسٹر وثیقہ فروش بہ نشان انگوٹھا اور تحریر کا ثبوت رجسٹر عرضی نویس اور مضمون طلاق پر اس کا دوبارہ نشان انگوٹھا اور دستخط مع شہادت دو گواہ ایک قسم کی شہادت ہماری ہے، تو اس صورت میں عند الشرع اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور عورت مذکورہ کے بطن اور شوہر مذکور کے نطفہ سے ایک پسر و دختر ہیں۔

الجواب: ۔ وباللہ التوفیق جب کہ شوہر طلاق اور اس تحریر کا مقر نہیں ہے اور نہ شہادت شرعیہ اس وقت موجود ہے جو اس کی تحریر کی شہادت دیوے اور احتمال تزویر قائم ہے اور ..... کے بارے میں احتیاط کی جاتی ہے اور بصورت ثبوت طلاق نسب اولاد کی نفی ہوتی ہے، لہذا قول شوہر کے موافق حکم کیا جاوے گا، اور طلاق کا حکم نہ کیا جاوے گا اور اولاد ثابت النسب ہوگی، کما فی ردالمحتار باب ثبوت النسب، والنسب یحتال لاثباتہ مما امکن[1] وفی کتاب القاضی الی القاضی منہ قولہ لا یعمل بالخط عبارۃ الاشباہ لا یعتمد علی الخط ولا یعمل بمکتوب الوقف اھ قال البیری المراد من قولہ لا یعتمد ای لا یقضی القاضی بذلک عند المنازعۃ لان الخط مما یزور ویفتعل۔ کما فی مختصر الظہیریۃ ولیس منہ ما فی دواوین القضاء اھ قولہ ویلحق بہ البراءات عبارۃ الاشباہ ویمکن الحاق البراءات السلطانیۃ المتعلقۃ بالوظائف ان کانت العلۃ انہ یعنی کتاب الامان لا یزور وان کانت العلۃ الاحتیاط فی الامان لحقن الدم فلا اقول یجب المصیر الی الاخیر سابحانی ای لامکان التزویر بل وقد

[1] ردالمحتار باب کتاب القاضی الی القاضی مطلب لا یعمل بالخط ص۳۰۹ ج۴ طفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

وقع کما ذکرہ الحموی الی آخر ما قال[1] الحاصل اگرچہ کاغذات دفاتر کو بعض مواقع میں حجت بھی مان لیا جاوے تاہم اس میں اختلاف ضرور ہے اور احتمال تزویر بھی قائم ہے، پس بموضع احتیاط ضرور نہیں ہے کہ اس پر عمل کیا جاوے، یعنی جب کہ احتیاط اس کے خلاف میں ہو، اور مسئلہ احتیاط فی اثبات النسب کا معروف ہے، اثبات نسب میں بقدر امکان حیلہ کیا جاتا ہے، لہذا تعرض کرنا شوہر سے اس بارے میں لازم نہیں ہے اور زوجین کو ان کے حال پر چھوڑ دینا چاہئے کہ اگر فی الواقع شوہر نے طلاق ثلاثہ دیدی تھی اور پھر بلا حلالہ کے مطلقہ کو رکھ لیا ہے تو یہ وبال اس پر ہے، لیکن جب کہ وہ تحریر طلاق اور زبانی طلاق دینے کا منکر ہے، اور دو شاہد عدل زبانی طلاق یا تحریری طلاق کے موجود نہیں ہیں[2]، اور عرائض نویس اور وثیقہ فروش ایسے عدول نہیں ہیں کہ ان کی شہادت مثبت طلاق ہو، پھر نصاب شہادت بھی موجود نہیں ہے، اور حاشیہ کے دو گواہوں میں سے اب ایک فوت ہو چکا ہے اور ان کا عادل وثقہ ہونا بھی معلوم نہیں ہے، تو کوئی وجہ شرعی ملزم ایسی نہیں ہے کہ شوہر کے قول کو رد کیا جاوے اور طلاق کو ثابت کیا جاوے اور نسب اولاد کو نفی کیا جاوے اور ولد الزنا ہونا اولاد کا مانا جاوے، باقی یہ لکھنا بعض حضرات مفتیین کا کہ طلاق سکران بھی واقع ہے، اس میں یہ خدشہ ہے کہ شوہر طلاق بحالت سکر کا بھی مقر نہیں ہے اور نہ دو گواہ عادل طلاق بحالت سکر کی شہادت دے رہے ہیں، شوہر نے تو احتمالی طور سے ایسا کہا ہے کہ میرے کسی مخالف نے مجھ کو شراب پلا کر میرا انگوٹھا لگا کر کوئی وثیقہ خرید اور تحریر کر لیا ہوگا، دیکھئے اس میں لفظ تحریر کر لیا ہوگا موجود ہے جس سے

---

[1] ردالمحتار باب کتاب القاضی الی القاضی ص۴۰۲ ج۴ ظفیر [2] ونصابہا ای الشہادۃ لغیرہا من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیر بکنکاح وطلاق الا رجلان او رجل وامرأتان (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادۃ ص۴۴۴ ج۴ وص۴۴۵) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اپنی تحریر کا بحالت سکر بھی اقرار نہیں ہے، پھر تعجب ہے کہ طلاق سکران کی واقع ہونے کو اس موقع پر کیسے حجت لایا جاتا ہے، فقہاء جو طلاق السکران واقع لکھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ مراد ان کی یہ ہے کہ اگر طلاق سکران محقق ہو جاوے تو واقع ہے اور تحقق اس کا دو طریق سے ہو سکتا ہے، یا دو گواہ ہوں یا وہ خود اقرار کرے اور طلاق نامہ کے لکھوانے میں علامہ شامی نے یہ تفصیل کی ہے جو صورت مسئولہ کے طلاق نامہ کو غیر معتبر ٹھہراتی ہے حیث قال قبیل الصریح ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقها وقرأه علی الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به الیها فاتاها وقع ان اقر الزوج انه کتابه او قال للرجل ابعث به الیها او قال له اکتب نسخة و ابعث بها الیها وان لم یقر انه کتابه ولم تقم بینة لکنه وصف الامر علی وجه لا تطلق قضاء وولا دیانة وکذا کل کتاب لم یکتبه بخطه ولم یملله بنفسه لا یقع الطلاق مالم یقر انه کتابه[1] ص۴۲۹ ج۲ شامی

طلاق نامہ پر دستخط کردینے سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۱۸۱):- زید کی بی بی کو بکر جو زید کا چچازاد بھائی ہے، زید کی عدم موجودگی میں اپنے مکان پر لے گیا، اور تین ماہ تک اس کو ورغلان کرا اپنے موافق اور زید سے ناموافق کر دیا۔ یہاں تک نوبت پہنچی کہ جب زید اپنی زوجہ کو لینے کے لئے گیا تو اس نے انکار کر دیا، بکر نے کہا کہ اس کا چال چلن خراب ہے تم اس کو چھوڑ دو، میں بھی اس کو اپنے مکان سے نکال دوں گا۔ اس بنا پر طلاق نامہ تحریر کیا گیا، لیکن اس پر دستخط کرنے کے لئے چار گھنٹہ کی مہلت چاہی، مگر زید کے ایک قریبی رشتہ دار نے اس کو دستخط کرنے پر مجبور کیا لہذا زید نے بلا کوئی لفظ اپنی زبان سے کہے اور بلا مضمون طلاق نامہ کا پڑھے ہوئے مجبوراً دستخط کر دیئے، بعد کو معلوم ہوا کہ یہ سب کارروائی دھوکہ دہی ہے کیونکہ بکر اس سے

[1] رد المحتار کتاب الطلاق ص۴۲۹ ج۲ ۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

خود نکاح کرنا چاہتا ہے اس صورت میں طلاق زید کی زوجہ پر واقع ہوئی یا نہیں،

الجواب:۔ جب کہ زید نے طلاق نامہ خود نہیں لکھا اور نہ کسی دوسرے سے لکھوایا بلکہ دوسرے لوگوں نے از خود لکھ کر زید سے دستخط کرائے، اور زید نے اس طلاق نامہ کے مضمون کو نہ پڑھا نہ سنا بلکہ کسی کے مجبور کرنے سے دستخط کر دیئے اور طلاق کا اس کو اقرار نہیں ہے تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی اور نکاح زید کا اس سے قائم ہے وہ اس کو بدستور سابق اپنی زوجیت میں رکھے، شامی میں ہے ولکن اکثر کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق مالم یقر انہ کتابتہ[1] فقط

شوہر کہتا ہے معلق طلاق دی ہے قطعی طلاقنامہ پر دستخط سے انکار کر دیا مگر کہنے سننے سے دستخط کر دیا کیا حکم ہے

سوال (۲۱۹):۔ رابعہ بیگم کو اس کے شوہر عبدالکریم شاہ نے طلاق معلق دی اور اقرار نامہ لکھ دیا تاکہ عدالت میں پیش ہو، اور جو مقدمہ رابعہ بیگم نے اپنے شوہر پر کر رکھا ہے وہ خارج کر دیا جاوے، لیکن طلاق نامہ میں طلاق منجز لکھ دی عبدالکریم شاہ نے سن کر دستخط کرنے سے انکار کیا کہ میں تو وہی مشروط طلاق دیتا ہوں، حاضرین نے کہا مشروط طلاق سے مقدمہ خارج نہ ہوگا، طلاق تمہاری مشروط ہے مگر اخراج مقدمہ کی غرض سے طلاق قطعی پر دستخط کر دو، اس غرض سے عبدالکریم نے طلاق قطعی پر دستخط کر دیئے اس قصہ کے گواہ موجود ہیں، عبدالکریم شاہ کی زوجہ پر طلاق قطعی ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ شامی میں ہے ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقها وقرأه علی الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به الیها فاتاها وقع ان

[1] رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۵۹ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اقر الزوج انہ کتابہ او قال الرجل ابعث بہ الیہا او قال واکتب نسخۃ وابعث بہا الیہا وان لم یقر انہ کتابہ ولم تقم بینۃ ولکنہ وصف الامر علی وجہہ لا تطلق قضاءً ولا دیانۃ وکذا لو کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق ما لم یقر انہ کتابہ[1] انتہت شامی جلد ۲۔ ان مجموعہ روایات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ تحریری طلاق میں جو کچھ اقرار شوہر کا ہو، اس کے موافق عمل درآمد ہوتا ہے، پس جب کہ شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے تحریری طلاق پر بربنا تسلیم طلاق معلق دستخط کئے ہیں تو قضاءً اور دیانۃً دونوں طرح وہ طلاق معلق ہوگی اور چونکہ شرط کا وجود نہیں ہوا تو طلاق واقع نہ ہوگی فقط

ایک طلاق دے کر سترہ سال چھوڑ دیا اب رکھنا چاہتا ہے کیا کرے

سوال (۲۲۰):۔ زید اپنی زوجہ کی موجودگی میں ایک دوسری عورت پر عاشق ہوگیا، اس عورت نے زور دیا کہ جب تک اپنی پہلی بیوی کو طلاق نہ دیوے، اس وقت تک میں نکاح نہیں کرتی، زید نے اس کے کہنے میں آکر اپنی زوجہ کو تحریری طلاق نامہ لکھ کر اپنی پہلی بیوی کے پاس گیا کہ میں تم کو طلاق دیتا ہوں، زوجہ نے کہا کہ میرا قصور ثابت کرو مجھ کو طلاق لینا منظور نہیں ہے، پھر زید خاموش ہو کر طلاق نامہ واپس لے گیا سترہ سال کے بعد زید اس کو اپنے گھر میں لانا چاہتا ہے، لے جا سکتا ہے یا نہ۔

الجواب:۔ اس صورت میں جس وقت زید نے اپنی زوجہ سابقہ کو طلاق لکھی یا لکھوائی اسی وقت طلاق واقع ہوگئی، پس اگر زید اس کو رکھنا چاہتا ہے تو نکاح جدید بمہر جدید کرے اور بعد نکاح کے اس کو رکھ سکتا ہے۔ بشرطیکہ تین طلاق نہ لکھی ہوں ورنہ پھر ضرورت حلالہ کی ہے ولو قال لکاتب اکتب طلاق امرأتی کان

---

[1] ردالمحتار کتاب الطلاق مطلب الطلاق بالکتابۃ ج۲ ص۲۷۰ ، [2] ظہیریہ واذا اضافہ الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقاً ، [3] عالمگیری فصل ثالث فی تعلیق الطلاق ج۱ ص۴۷۱ ، ظہیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اقر اراً بالطلاق[1] الخ شامی وفیہ وان کانت مرسومۃ یقع الطلاق نوی او لم ینو ثم المرسومۃ لا تخلو اما ان ارسل الطلاق بان کتب اما بعد فانت طالق فکما کتب ھذا یقع الطلاق وتلزمھا العدۃ من وقت الکتابۃ[2] شامی اور اگرچہ اس صورت میں کچھ اشتباہ عدم وقوع طلاق کا بھی ہے لیکن تاہم تجدید نکاح بہتر ہے تاکہ شبہہ رفع ہو جاوے۔ فقط

طلاق نامہ جبراً نقل کرایا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۲۱):۔ اللہ رکھو نے عبدالغنی سے ایک طلاق نامہ جس کو وہ پہلے سے تیار کئے ہوئے تھا جبراً نقل کرایا، عبدالغنی نے بخوف اس تحریر کی نقل کر دی۔ مگر حلفیہ کہتا ہے کہ میری نیت طلاق کی نہ تھی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں اگرچہ قاضی حکم طلاق کا کر دے گا مگر دیانۃً قول اس کا معتبر ہے اور طلاق واقع نہ[3] ہوگی، شامی۔

طلاق نامہ لکھوا کر بھیجا مگر وہ بیوی تک نہیں پہنچ سکا تو بھی طلاق واقع ہوگئی

سوال (۲۲۲):۔ زید نے طلاق نامہ تحریری ایک شخص کو دیا کہ تم اس کو بیوی کے پاس دیدو شخص مذکور نے وہ طلاق نامہ زید کے والد کو دیدیا، اس نے دبا لیا بھیجا نہیں اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں جس وقت زید نے طلاق نامہ لکھا یا لکھوایا اسی وقت اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی۔ قال فی ردالمحتار ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب انتھی[4] ملخصاً فقط

---

[1] ردالمحتار للشامی کتاب الطلاق ص۲۴۸ ج۲ ظفیر [2] ردالمحتار کتاب الطلاق ص۲۴۸ ج۲ ظفیر [3] وفی البحر ان المراد الاکراہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب امرأتہ فکتب لا تطلق ردالمحتار کتاب الطلاق ص۲۴۸ ج۲ ظفیر [4] ردالمحتار کتاب الطلاق ص۲۴۸ ج۲۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق نامہ لکھا اور بیوی کو نہیں سنایا کیا حکم ہے

سوال (۲۲۳):- زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق نامہ لکھا مگر ہندہ کو نہیں سنایا گیا نہ کسی دوسرے کو معلوم ہوا۔ بعد تحریر طلاق نامہ ہندہ کو اپنے گھر میں رکھ مجامعت کرتا رہا پونے دو ماہ کے بعد ہندہ سے کہا کہ میں تجھے طلاق دے کر چھوٹے بھائی کے ساتھ نکاح کراتا ہوں، اور بلا رضامندی عورت کے اس کا انگوٹھہ رجسٹر نکاح خوانی پر جبراً لگوالیا تو اس طریق سے نکاح صحیح ہوتا ہے یا نہیں، اور اس صورت میں طلاق کس وقت سے واقع ہوئی۔

الجواب:- یہ مسلم ہے کہ عدت بعد طلاق کے فوراً شروع ہو جاتی ہے اور تصریح اس کی کتب فقہ میں موجود[۱] ہے اور یہ بھی شامی وغیرہ میں تصریح ہے کہ کتابت سے طلاق واقع ہو جاتی ہے اور شامی میں ہے کہ مجرد امر بکتابۃ الطلاق سے بھی طلاق ہو جاتی ہے، پس جب کہ زید کو اس واقعہ سے یعنی طلاق نامہ لکھنے سے انکار نہیں ہے تو اسی وقت طلاق واقع ہو گئی[۲]، اور اسی وقت سے عدت شروع ہو گئی اور جبریہ نشان انگوٹھہ عورت کا لگوانے سے نکاح صحیح نہیں ہوتا[۳] اور گواہوں کے اختلاف کی صورت میں بھی نکاح ثابت نہیں ہوتا۔ فقط

---

[۱] رجل تزوج امرأۃ نکاحا جائزا وطلقها بعد الدخول او بعد الخلوۃ الصحیحۃ کان علیها العدۃ (قاضی خان علی هامش عالمگیری باب العدۃ ج۱ ص۲۲۴) ظفیر [۲] ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب (رد المحتار کتاب الطلاق ج۲ ص۲۹۲) کتب الطلاق ان مستبینا او قع (الدر المختار علی هامش رد المحتار ج۲ ص۲۹۲) ظفیر [۳] کہ اس لئے کہ اس میں ایجاب نہیں پایا گیا اور نہ گواہ پائے گئے، جواز نکاح کی صورت یہ لکھی ہے ان یکتب الیها یخطبها فاذا بلغها الکتاب وحضرت الشهود وقرأته علیهم وقالت زوجت نفسی منه او تقول ان فلانا کتب الی یخطبنی فاشهدوا انی زوجت نفسی منه اما لو لم تقل بحضرتهم زوجت نفسی من فلان لا ینعقد لان سماع الشطرین شرط صحۃ النکاح وباسماعهم الکتاب (رد المحتار کتاب النکاح ص۲۶۴ مطلب التزوج بارسال الکتب) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

تاریخ خطی لکھوائی مگر پھاڑ دی، طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۲۴۴):- زید اور اس کی زوجہ میں ناچاقی ہوئی اور زید نے دیگر اشخاص کو جمع کر کے فارغ خطی طلاق لکھائی اور یہ کہا کہ لڑکا لڑکی میرے سپرد کر دو تاکہ میں یہ طلاق نامہ سپرد کروں، اہل مجمع نے کہا کہ تا پرورش اولاد دہندہ کو نان نفقہ دیتے رہو، بعد پرورش ہو جانے کے لڑکے لڑکی کو لے کر طلاق دیدینا، اس میں بہت کچھ اصرار و انکار ہوا، مگر دہندہ نے لڑکا لڑکی نہ دئے زید نے طلاق نامہ چاک کر ڈالا اور زید فرار ہو گیا، عرصہ چھ ماہ کا ہوا کہ زید واپس آگیا اور زوجہ کے پاس رہتا ہے، آیا زید کا واپس آکر زوجہ کے پاس رہنا خلاف شرع تو نہیں اور نکاح مابین زوجہ اور زید کے قائم ہے یا نہیں۔

الجواب:- رد المحتار میں ہے ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب، ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقها وقرأه علی الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به الیها فاتاها وقع ان اقر الزوج انه کتابه او قال للرجل ابعث به الیها[1] اور اس دوسری روایت ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقها سے یہ ظاہر ہے کہ صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ بظاہر صورت مسئولہ اسی کے مطابق ہے پس اگر یہی صورت واقع ہوئی ہے تو صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی اور علاقہ زوجیت مابین زید اور اس کی زوجہ کے قائم ہے

طلاق نامہ کا مسودہ تیار کیا اور کہا کہ اتنا روپیہ دے تو یہ طلاق نامہ رجسٹری کرا دیا جائے کیا حکم ہے

سوال (۲۲۵):- زید نے طلاق نامہ منسلکہ کا مسودہ تیار کیا اور اپنی عورت سے کہا کہ اگر تو مجھے پچاس روپیہ دے تو یہ طلاق نامہ رجسٹری کرا دیا جاوے، مسودہ لکھ کر اب وہ انکاری ہے، عورت اپنے اقرار پر قائم ہے کہ روپیہ مجھ سے لے اور مجھے

[1] رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۹۹ ج۲ ۱۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

چھوڑ یہ ظاہر ہے کہ عزم مرد کا اس کے مسودہ سے صاف ہے الفاظ طلاق بائن بھی لکھ دیئے ہیں آیا یہ طلاق عاید ہوگئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر اس طلاق نامے کے لکھنے سے پہلے زوجہ سے یہ امر طے ہوگیا ہو کہ زوجہ نے مہر معاف کردیا ہو تو شوہر کی اس تحریر سے اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی، کیونکہ عبارت طلاق نامہ کی یہ ہے کہ اس نے مجھ کو مہر معاف کردیا، اور میں نے طلاق بائنہ دیدی، پس اگر واقعی زوجہ نے مہر معاف کردیا ہو تو طلاق واقع ہوگئی، اور اگر ابھی تک مہر معاف نہیں کیا تھا تو طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ طلاق کا واقع ہونا مہر کی معافی پر موقوف[1] ہے، اس نوٹ سے کہ عورت مہر معاف کرنے کو تیار ہے، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی تک عورت نے مہر معاف نہیں کیا لہذا یہ طلاق نامہ کارآمد نہ رہا۔ اب پھر اگر شوہر راضی ہو تو خلع کرلے یعنی وہ طلاق دیدے اور عورت مہر معاف کردے، فقط۔

منصف کے سامنے کہلوایا کہ چھ ماہ ہوا طلاق دی، اس نے تین طلاق لکھ دی کیا حکم ہے

سوال (۲۲۶):۔ ایک شخص اپنی بیوی کو خلع طلاق دینے کے واسطے قاضی (جو انگریزی تنخواہ دار ہے) کے پاس گیا تاکہ طلاق نامہ رجسٹری کردیوے، خلع کرانے والے نے کہا کہ تم قاضی کے سامنے یہ کہو کہ میں اپنی بیوی کو ایک سال ہوا طلاق دی ہے۔ قاضی نے کہا کہ اگر ایک برس قبل کا طلاق دینا بیان کروگے تو رجسٹری صحیح نہ ہوگی زیادہ سے زیادہ پانچ چھ ماہ قبل کی رجسٹری ہوسکتی ہے، چنانچہ موافق قول قاضی کے خلع کرانے والے نے کہا کہ صاحب یہ شخص کہتا ہے کہ میں نے بھادوں کے مہینہ میں طلاق دی ہے، تب قاضی نے بلا کسی سے پوچھے تین طلاق رجسٹری کرلی، ان لوگوں نے رجسٹری سے ایک روز بعد نکاح کرلیا، آیا شرعاً بیوی مذکورہ مطلقہ ہوگئی یا نہیں

[1] واذا اضافہ الی الشرط وقع عقیب الشرط تاتارخانیہ عالمگیری مصری بحث تعلیق ص۳۷۴ ج۱ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اور نکاح کنندہ کا نکاح صحیح ہوا یا نہیں، اور شرکاء نکاح و نکاح خواں کا نکاح باطل ہوا یا نہیں۔

الجواب :۔ اگر اس کاغذ پر شوہر کے دستخط ہو گئے یا نشان انگوٹھا ہو گیا غرض یہ کہ تصدیق اس مضمون طلاق کی شوہر کی طرف سے ہو گئی تو ہر سہ طلاق واقع ہو گئی، لیکن طلاق اسی وقت واقع ہوئی، جس وقت شوہر نے طلاق نامہ لکھوایا، زمانہ گذشتہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی، مثلاً شوہر اگر یہ کہے کہ میں نے ایک برس ہوا طلاق دیدی اور واقع میں طلاق نہیں دی تھی تو فی الحال طلاق واقع ہوئی ہے، درمختار میں ہے ولو نکحها قبل امس وقع الآن لان الانشاء فی الماضی انشاء فی الحال، اقوله لان الانشاء فی الماضی انشاء فی الحال ای انه ما اسنده الی حالة منافیة ولا یمکن تصحیحه اخبارا لکذبه وعدم قدرته علی الاسناد فکان انشاءً فی الحال الا شامی ص۴۲۲ ج۲۔ وفی الشامی ایضاً ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب، ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقها وقرأه علی الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به الیها فاتاها وقع ان اقر الزوج انه کتابه الا بص۴۲۹ ج۲، اور جب کہ طلاق بوقت رجسٹری واقع ہوئی تو اس سے ایک روز بعد دوسرے شخص سے نکاح باطل ہے کیونکہ عدت میں نکاح باطل ہے۔ حاضرین مجلس و نکاح خواں کا نکاح باطل نہیں

لہ وکذا لو کتب کتاب لم یکتب بخطه ولم یملله بنفسه لا یقع الطلاق ما لم یقر انه کتابه وهو الصحیح کذا فی التاتارخانیة، الطلاق ص۴۹۲ ج۱ ظفیر۔ سہ وینبغی، والمحتار باب الصریح مطلب اضافة الطلاق الی الزمان ص۴۹۲ ج۲، ظفیر۔ سہ وینبغی، والمحتار کتاب الطلاق مطلب الطلاق بالکتابة ص۴۹۲ ج۲، ظفیر۔ سہ وکذا حرمات ثابتة بها کحرمة تزوج (درمختار) ای تزوجها اجنبیة فانها حرمة علیها (رد المحتار باب العدة ص۵۲۵ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوا، لانہم لم یرتدوا بھذہ المعصیۃ وفسخ النکاح فرع الارتداد۔ فقط

بغیر دستخط شوہر کا خط آیا، بیوی کو میری طرف سے اجازت ہے کیا حکم ہے

سوال (۲۲۷):۔ ایک شخص اپنی زوجہ کو اس کے باپ کے پاس چھوڑ کر چلا گیا تھا، پانچ سال تک وہ گھر نہیں آیا مگر اس کی خبر گاہ بگاہ ملتی رہی ایک خط اس کی طرف سے خسر کے نام آیا کہ میرے آنے کی امید نہیں لہذا میری بیوی سے مہر معاف کرادو، اور بیوی کو میری طرف سے اجازت ہے، اس خط پر اس کے دستخط نہیں تھے، اس مضمون پر لوگوں نے فتویٰ دریافت کیا، جواب یہ ملا کہ اگر وہ گم شدہ ہے اور پانچ چار سال ہو گئے ہیں تو وہ عورت عدت گذار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا عورت کو اطمینان ہو جاوے کہ خط اسی کا ہے تو عدت گذار کر نکاح کر سکتی ہے، خط کی خبر سن کر وہ آیا اور خط سے انکار کرتا ہے لوگوں نے فتویٰ دکھلا کر کہا کہ تمہاری بیوی کو طلاق ہو چکی ہے، اس نے جواب دیا کہ اگر شریعت اس پر طلاق کا فتویٰ لگاتی ہے تو مجھ کو بھی مطابق حکم شریعت انکار نہیں ہے، اس کی بیوی کا نکاح اسی وقت دوسری جگہ کر دیا، اس صورت میں نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق کا حکم کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اور نکاح ثانی صحیح نہیں ہے، اول تو وہ شخص خط ہی سے انکار کرتا ہے اور شہادت شرعیہ موجود نہیں ہے[1]، اور اگر اس کا خط ہونا تسلیم بھی کر لیا جائے تو اس خط میں کوئی لفظ صریح طلاق کا نہیں ہے، اگر ہے تو کنایہ کا لفظ ہے، اور اس میں نیت شوہر کا اعتبار ہے اور شوہر کو یہ تسلیم نہیں ہے، بہر حال وقوع طلاق کی کوئی وجہ اس میں نہیں ہے، اور مفقود ہونے کی صورت میں دعویٰ کے بعد چار برس گذارنا ضروری ہے، دعویٰ سے پہلے جو مدت گذری اس کا اعتبار نہیں ہے، بلکہ جس وقت سے عورت

---

[1] وان لم یقر انہ کتابہ ولم تقم بینۃ لکنہ وصف الامر علی وجہ لا تطلق قضاء ودیانۃ (رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۴۸ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کو مہلت دی جاوے اور قاضی یا جماعت مسلمین کی طرف سے چار برس کی مدت مقرر کی جاوے۔ اس وقت سے چار برس گذرنا ضروری ہے۔ بعد چار برس کے عورت عدت وفات دس دن چار ماہ پورے کرکے نکاح ثانی کر سکتی ہے، جیسا کہ امام مالکؒ کا مذہب ہے کذا فی المدونۃ الکبریٰ للمالکیہ[1] اور اس شخص کا فتویٰ شرعی کو تسلیم کرنا طلاق ثابت نہیں کرتا، کیونکہ وہ فتویٰ جو طلاق کا دیا گیا صحیح نہ تھا، فقط

طلاق دیتا ہے یہ کہہ کر طلاق نامہ لکھوایا پھر پھاڑ دیا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۲۸):۔ زید نے بکر سے کہا کہ مجھے طلاق نامہ لکھ دو، بکر نے پوچھا کس کا طلاق نامہ لکھواؤ گے، زید نے کہا مجھے اپنی بیوی کو طلاق دینا ہے، بکر نے لکھ دیا، بعد میں دوستوں کے سمجھانے سے طلاق نامہ چاک کر دیا، لہٰذا طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور زید نے زبان سے تین طلاق نہیں دی تھی۔

الجواب:۔ زید کا یہ قول کہ مجھے اپنی بیوی کو طلاق دینا ہے، اس پر دلالت کرتا ہے کہ زید نے ابھی طلاق نہیں دی بلکہ ارادہ طلاق دینے کا ہے، اور پھر اس نے وہ طلاق نامہ اپنی زوجہ کے پاس نہیں بھیجا اور نہ خود دیا۔ بلکہ اس کو پھاڑ دیا تو اس صورت میں موافق روایت شامی کی اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی قال فی الشامی ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقہا وقراہ علی الزوج فاخذہ

---

[1] تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للتھانویؒ، زیر عنوان "حکم زوجہ مفقود" مدونہ کبریٰ کی عبارت یہ ہے قلت ارأیت امرأۃ المفقود اتعتد الاربع سنین فی قول مالک بغیر امر السلطان قال مالک لا وان اقامت عشرین سنۃ ثم رفعت امرہا الی السلطان نظر فیہا وکتب الی موضعہ الذی جاء منہ فان یئس منہ ضرب لہا من تلک الساعۃ اربع سنین فقیل لمالک ہل تعتد بعد الاربع سنین من عدۃ الوفاۃ اربعۃ اشہر وعشرا من غیر ان یامرہا السلطان بذلک قال نعم (المدونۃ الکبریٰ ملخصا فی ضرب اجل المرأۃ المفقود ۴۴۶ طبع)

Maktaba Tul Ishaat.com

الزوج وختمه وعنون. وبعث به اليها فاتاها وقع ان اقر الزوج انه كتابة وكذا لو كتب كتاب لم يكتب بخطه ولم يملله بنفسه. لا يقع الطلاق ما لم يقر انه كتابته[1] اھ اور اگر ایک دوسری روایت کے مطابق جو کہ شامی میں ہے۔ ولو قال للكاتب اكتب طلاق امراتي كان اقرارا بالطلاق وان لم يكتب[2] یہ کہا جاوے کہ اس صورت میں زید کے اس کہنے سے کہ طلاق نامہ لکھ دے اقرار طلاق ہو گیا تو اولاً اس میں یہ بحث ہے کہ زید کے دوسرے کلام سے جس کو اوپر لکھا گیا ہے فی الحال طلاق دینا نہیں معلوم ہوتا بلکہ آئندہ کو ارادہ طلاق کا معلوم ہوتا ہے اور ثانیاً یہ کہ تین طلاق کا لفظ زید نے نہیں کہا۔ لہذا اگر اس صورت میں طلاق واقع بھی ہوئی تو رجعی ہوئی، اس میں عدت کے اندر رجوع کرنا بلا نکاح کے صحیح ہے۔ پس احوط یہ ہے کہ زید اس کو عدۃ کے اندر رجوع کرے تاکہ کچھ شبہ نہ رہے۔

طلاق نامہ لکھوایا اور دستخط بھی کیا تو طلاق ہو گئی

سوال (۲۲۹):۔ زید اسٹامپ بغرض طلاق دینے اپنی عورت کے خرید کر حوالہ کاتب کے کر کے کہا کہ اس کو میری طرف سے طلاق نامہ بنا کر پورا کریں، کاتب نے عرف عام کے موافق تین لکھ کر انگوٹھہ زید کا اس پر لگوا لیا مگر زید نے زبانی طلاق نہیں دی۔ آیا زید نے زوجہ پر اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ جب کہ زید اس طلاق نامہ کے متعلق یہ اقرار کرتا ہے کہ یہ میری طرف سے ہے اور طلاق نامہ میں تین طلاق مکتوب ہیں تو اس کی بیوی پر تین طلاق واقع ہو گئی اور وہ مطلقہ مغلظہ ہو گئی، بدون حلالہ کے اب اس سے نکاح ثانی جائز نہیں، قال فی الشامی ولو قال للكاتب اكتب طلاق امراتي كان اقرارا بالطلاق وان لم يكتب[3] اھ اور جس وقت یہ طلاق نامہ لکھا گیا اس وقت سے عدت شمار

[1] رد المحتار كتاب الطلاق مطلب ص ۵ ج ۲ [2] ایضاً ص [3] ایضاً ص

Maktaba Tul Ishaat.com

ہو گی فقط

اسٹامپ خرید کر طلاق نامہ لکھا مگر دستخط نہیں ہوئے تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۳۰۱):۔ زید کی ہمشیرہ کا نکاح عمر سے ہوا، اور عمر کی ہمشیرہ کا نکاح زید سے، بہت مدت کے بعد نا اتفاقی کی وجہ سے زید و عمر دونوں طلاق دینے پر آمادہ ہو گئے، چنانچہ اسٹامپ خریدا گیا اور مکمل طلاق نامہ لکھا گیا، گواہی وغیرہ ثبت ہو گئی، ابھی دستخط باقی تھے کسی وجہ سے یہ معاملہ رہ گیا اور اسٹامپ خزانہ میں واپس کر دیا گیا، اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔

سائلہ کا بیان ہے کہ جس وقت عرضی نویس نے اسٹامپ لکھنا شروع کیا تھا اس وقت طلاق دہندہ سے پوچھ لیا تھا کہ طلاقنامہ لکھیں، طلاق دہندہ نے کہا تھا لکھو، اس کے بعد عرضی نویس نے طلاق نامہ لکھا، جس میں تین طلاق لکھی، گواہی ثبت ہو گئی۔ طلاق دہندہ کا انگوٹھا لگنا باقی تھا کہ کسی وجہ سے ناراض ہو کر فریقین متفرق ہو گئے۔

الجواب:۔ اس صورت میں ظاہر یہ ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ جب شوہر نے طلاق نامہ خود نہیں لکھا دوسرے سے لکھایا گیا تو جب تک اس تحریر پر شوہر کا اقرار نہ ہو، اور وہ یوں نہ کہے کہ یہ تحریر میری ہی طرف سے ہے طلاق واقع نہیں ہوئی، البتہ سائلہ کے بیان کے مطابق اگر امر بالطلاق ثابت ہو جائے یا شوہر خود اس کا اقرار کرے کہ میں نے امر بالطلاق کیا تھا تو یہ بھی طلاق کا اقرار سمجھا جائے گا اور طلاق واقع ہو جائے گی، شامی نے تاتارخانیہ سے نقل کیا ہے۔ ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقها وقرأه علی الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه او وقع ان اقرار الزوج انه کتابه او وکذا کل کتاب لم یکتبه بخطه ولم یملله بنفسه لا یقع الطلاق ما لم

Maktaba Tul Ishaat.com

یقع ان مکتابۃ[1] اھ وفیہ ایضاً ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارًا بالطلاق[2] فقط

زخصتی سے پہلے طلاق در طلاق لکھوا کر بیوی کو بھیجد یا طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۳۱):۔ میری لڑکی نابالغہ مسماۃ امیر بیگم کا نکاح محمد یعقوب سے عرصہ تین سال کا ہوا جو مبلغ دو ہزار روپیہ مہر معجل پر عقد ہوا تھا، مگر اب تک محمد یعقوب نے مہر معجل ادا نہ کیا اور نہ رخصت کرائی، ۹ اکتوبر ۱۹۱۹ء کو بیرنگ خط میں طلاق در طلاق طلاق لکھ کر اس پر اپنے انگوٹھہ کا نشان لگا کر مسماۃ امیر بیگم کے نام بھیجد یا، آیا طلاق ہوئی یا نہیں اور عدت واجب ہے یا نہیں اور بعد طلاق کے مہر معجل واجب رہا یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق بائنہ محمد یعقوب کی زوجہ پر واقع ہوگئی، اور چونکہ طلاق قبل دخول واقع ہوئی[3] اس لئے نصف مہر بذمہ شوہر واجب الادا ہے۔ اور عدت واجب نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ وان طلقتموھن من قبل ان تمسوھن فما لکم علیھن من عدۃ تعتدونھا الآیۃ[4]۔ اور نیز ارشاد ہے۔ وان طلقتموھن من قبل ان تمسوھن وقد فرضتم لھن فریضۃ فنصف ما فرضتم[5] الآیۃ فقط۔

---

[1] ردالمحتار کتاب الطلاق مطلب الطلاق بالکتابۃ ج ۲ ص ۹۵ ۱۲ ظفیر [2] ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۹۵ ۔ ظفیر۔ [3] فان قلت الکتابۃ من الصریح او من الکنایۃ قلت ان کانت علی وجہ الرسم معنونۃ فھی صریح والا فکنایۃ (البحر الرائق کتاب الطلاق ج ۳ ص ۲۷۲) واذا طلق الرجل امرأتہ ثلثا قبل الدخول وقعن علیہا وان فرق الطلاق بانت بالاولی ولم تقع الثانیۃ والثالثۃ (ھدایہ فصل فی الطلاق قبل الدخول ص ۳۵۵) ظفیر [4] سورۃ الاحزاب ۔ ۶ ۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق نامہ طوعہ نے لکھا اور زبان سے نہیں کہا تو کیا طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۳۳۲):- ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا تھا مگر رخصت نہیں کی تھی کہ باہم تنازع ہو گیا، اس نے لڑکی کے شوہر کو بلا کر یہ کہا کہ تم طلاق نامہ لکھوا دو، اور میں لڑکی سے معافی مہر لکھواتا ہوں، شوہر نے کہا بہت اچھا، لیکن شوہر نے زبان سے کوئی لفظ طلاق کا نہیں کہا، اس کے سامنے طلاق نامہ لکھا گیا اور بخشش نامہ مہر کا عورت کی طرف سے لکھا گیا، لیکن اب وہ مرد کہتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی۔ مجھے صرف مہر معاف کرانا تھا، اس صورت میں طلاق پڑی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں جب کہ اس شخص نے طلاق نامہ پر دستخط کر دیئے اور بعوض مہر کے طلاق نامہ لکھوایا اگرچہ زبان سے کچھ نہ کہا تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی اور مہر معاف ہو گیا بدون طلاق کے مہر معاف نہ ہوگا، کیونکہ پہلے گفتگو معافی مہر کی بعوض طلاق کے تھی، اسی بناء پر باجازت شوہر طلاق نامہ لکھا گیا اور معافی مہر کی ہوئی، لہٰذا طلاق ہو گئی اور مہر معاف[1] ہو گیا۔ فقط

کاتب سے کہا میری بیوی کے لئے طلاق لکھ دو، کاتب نے لکھا کہ بتول کو تین طلاق کیا حکم ہے

سوال (۲۳۳۳):- کسی نے جا کر کسی کاتب سے کہا کہ میری بیوی کو طلاق لکھ دو، اور کاتب نے یہ الفاظ لکھے از جانب محمد شبلی، ہم محمد شبلی خان ساکن موضع چہتی پور کے ہیں، ہم اپنی بیوی بتول کو تین طلاق دیتے ہیں، طلاق، طلاق، طلاق، شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:- اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی بدون حلالہ کے وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے، اور طریق حلالہ کا یہ ہے کہ

---

[1] ولو امر الغائب فكتب طلقها فقرأه على الزوج فطلقها الزوج وقع ان اقر الزوج انه كتابه (رد المحتار كتاب الطلاق ص۲۵۹ ج۲) ظفير۔

Maktaba Tul Ishaat.com

وہ عورت مطلقہ بعد عدت کے دوسرے مرد سے نکاح کرے پھر بعد صحبت وجماع کے وہ طلاق دیوے پھر اس کی عدت بھی گذر جاوے اس وقت شوہر اول سے نکاح درست ہو سکتا ہے، کذا کتب[1] الفقیر فقط

میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی ہے اس لکھنے سے طلاق ہو گئی

سوال (۲۳۴):۔ ایک شخص نے اپنی بیوی کو مار پیٹ کر اور زیور وغیرہ چھین کر گھر سے نکال دی یہ شخص فوجی ملازم تھا اس کی بیوی کا جو روپیہ فوج میں واجب تھا، اس نے یہ کہہ کر کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی ہے روپیہ خود لے لیا، چنانچہ کمانڈر فوج کی تصدیق ہمراہ ہے۔ آیا طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں اس شخص کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی اور اس پر طلاق واقع ہو گئی[2]، اور تصدیق کمانڈر فوج سے ثابت ہے، ۷ اگست ۱۹۲۶ء کو طلاق لکھی گئی، لہٰذا اب کہ نو ماہ طلاق کو ہو گئے، عدت اس کی گذر گئی۔ پس اس عورت کو نکاح ثانی کرنا جائز ہے۔ فقط۔

طلاق نامہ مکمل لکھوالیا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۳۵):۔ ایک شخص کسی کو کہتا ہے کہ طلاق نامہ لکھو، اس نے کہا کہ طلاق لکھوانے سے نہیں پڑتی زبان سے پڑتی ہے پھر اس محرر نے طلاق نامہ لکھا اور زوج کا یہ اعتقاد ہو گیا ہے کہ طلاق لکھوانے سے نہیں ہوتی زبان سے ہوتی ہے، اور زبان سے میں فلاں شرط پر دوں گا، پھر زوج

---

[1] ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی ثلاثا فقرأہا بالطلاق وان لم یکتب (رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۹۹ ج۲) وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا (باب الرجعۃ ص۳۶۷ ج۲) ظفیر [2] وان کانت مرسومۃ یقع الطلاق نوی او لم ینو فکما کتب ہذا یقع الطلاق وتلزمہا العدۃ من وقت الکتابۃ (رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۹۹ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

نے طلاق لکھوا کر اپنا انگوٹھا لگا کر طلاق نامہ اپنے پاس رکھ لیا، عورت کے پاس نہیں بھیجا۔ پھر اس سے کہا گیا کہ طلاق دو تو جواب دیا ہے کہ فلاں شرط پوری کرو تب طلاق دوں گا، اس صورت میں طلاق ہوگئی یا نہیں۔

الجواب: ۔ مسئلہ یہ ہے کہ طلاق کتابت سے بھی پڑ جاتی ہے خواہ خود لکھے یا لکھوائے بشرطیکہ اقرار کرے کہ یہ میرا لکھا ہوا یا لکھوایا ہوا ہے یا دو گواہوں سے اس کا لکھنا یا لکھوانا یعنی حکم کرنا کتابت کا ثابت ہو جاوے شامی میں ہے ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارًا بالطلاق وان لم یکتب، ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقها وقرأه علی الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به الیها فاتاها وقع ان اقر الزوج انه کتابه او قال للرجل ابعث به الیها او قال له اکتب نسخة وابعث بها الیها وان لم یقر انه کتابه ولم تقم بینة لکنه وصف الامر علی وجهه لا تطلق قضاءً ولا دیانةً وکذا کل کتاب لم یکتبه بخطه ولم یملله بنفسه لا یقع الطلاق ما لم یقر انه کتابه اھ ملخصًا[1] شامی اس مجموعہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کہ شوہر نے اس طلاق نامہ کو لکھوا کر رکھوالیا اور اپنی زوجہ کے پاس نہیں بھیجا اور اس کی نیت بھی ابھی طلاق دینے کی نہ تھی بلکہ چند شرائط پر تھی تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی[2]۔

غصہ میں طلاق نامہ لکھوالیا مگر دستخط نہیں کئے کیا حکم ہے

سوال (۲۳۶): ۔ ایک شخص نے اپنی بیوی کی کسی ناجائز حرکت سے ناراض ہو کر اسٹامپ

---

[1] دیکھئے رد المحتار للشامی کتاب الطلاق ج۲ ص۵۰۰۔ ظفیر [2] واذا اضافه الی الشرط یقع عقیب الشرط اتفاقًا (عالمگیری مصری تعلیق الطلاق ج۱ ص۴۷۵) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

خرید کر عرائض نویس سے کہا کہ طلاق نامہ لکھ دو، بیوی اور اس کے باپ کا نام بتلا دیا، عرائض نویس نے طلاق نامہ تحریر کر دیا، اس اثنار میں غصہ فرو ہو گیا تھا، طلاق نامہ پر دستخط نہیں کئے اس کو لے کر جیب میں ڈال لیا، مکمل کر کے زوجہ کو نہیں دیا، گھر والوں نے اس کو لے کر چاک کر دیا، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہ۔

الجواب ۱۔ عبارت کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی جیسا کہ شامی میں ہے ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقها فجرأه على الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به اليها فاتاها وقع ان اقر الزوج انه كتابه وان لم يقر انه كتابه ولم تقم بينة لكنه وصف الامر على وجه لا تطلق قضاء ولا ديانة وكذا كل كتاب لم يكتبه بخطه ولم يملله بنفسه لا يقع الطلاق ما لم يقر انه كتابه[1] ملخصاً فقط۔

سوال (۲۳۷):۔ زید کی والدہ اور بیوی میں تنازع ہوا جس کی وجہ سے ایک طلاق لکھنے کا حکم دیا اور یہی سمجھ کر اس نے دستخط کیا مگر کاتب نے تین لکھ دیئے کیا حکم ہے

زید نے ایک طلاق کے ارادہ سے اسٹامپ خریدا، اثنام ایک بندو سے ہی سے زید نے طلاق نامہ لکھوایا، باوجودیکہ زید نے اس کو قبل از تحریر یہ کہدیا تھا کہ میری جانب سے ایک طلاق تحریر کر دینا مگر اس نے زید کے ایک دشمن کی اندرونی سازش سے بجائے ایک طلاق کے تین طلاق تحریر کر دی اور زید نے بوجہ حسن ظن کے بدون پڑھنے کے طلاق نامہ پر دستخط کر دیے، زید کا بیان حلفی ہم رشتہ استفتار ہے اس صورت میں ایک طلاق واقع ہوگی یا تین طلاق ہوں گی۔

الجواب:۔ اس صورت میں موافق بیان زید کے اس کی زوجہ پر ایک طلاق واقع ہوئی تین واقع نہیں ہوئی، پس زید اپنی زوجہ کو عدت کے اندر بدون

[1] ردالمختار کتاب الطلاق مطبوعہ (خاکسار کے خیال میں طلاق ہو گئی ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق ایضاً ظہیر)

Maktaba Tul Ishaat.com

نکاح کے رجوع کر سکتا ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا حلالہ کے کر سکتا ہے اور اگر زید نے جھوٹ کہا اور درحقیقت اس نے تین طلاق لکھنے کو کہا تھا تو اس کا وبال اس پر ہے مگر موافق حکم شریعت کے زید کے بیان کے موافق اس صورت میں ایک طلاق رجعی کا حکم کیا جاوے گا۔ درمختار میں ہے وقع بھا ای بعدد الفاظہا واحدۃ رجعیۃ[1] فقط

طلاق نامہ پر صرف انگوٹھا لگانے سے طلاق ہوگی یا نہیں

سوال (۲۳۸):۔ امی وناخواندہ ونانویسندہ کی طلاق بصورت سکوت وعدم تلفظ وتکلم کسی لفظ وکسی کلام وحرکت لسانی کے طلاق نامہ معنونہ مستبینہ پر نشان یا انگوٹھہ کرنے اور لگانے سے شرعاً طلاق واقع ہوگی یا نہیں جیسا کہ آں روزگار میں رواج ہے کہ ناخواندہ اور اپنڑھ کو ہر تحریر کے وقت نشانہ یا انگوٹھہ کراتے ہیں، اسی طرح اگر نامہ تعلیق طلاق یا طلاق نامہ مطلقہ پر انگوٹھہ یا نشانہ اس سے کرادیں وہ زبان سے کچھ نہ کہے ساکت رہ کر طلاق نامہ پر اپنی رضا سے بلا کسی اعتراض وانکار زبانی کے نشانہ یا انگوٹھہ لگا دے تو اس صورت میں اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں، اور اس کی طلاق تحریری میں تلفظ وتکلم اس کا ضروری ہے یا نہیں اور ساکت رہ کر نشانہ یا انگوٹھہ لگانے سے بھی طلاق واقع ہوگی یا نہیں، تحریر معنون ومستبین پر مضمون مندرجہ بوضاحت تامہ شنیدہ وفہمیدہ وشنوانیدہ وفہمانیدہ ہونے کے بعد نشانہ واثبات ایہام اس کے بارہ میں برابر نطق وتکلم ہو سکے یا نہ، فتویٰ کس پر ہے کاتب وغیر کاتب تحریری طلاق کے حکم میں برابر ہے یا امی کا تلفظ شرط ہے، نشانہ وغیرہ غیر کافی ہوگا۔

الجواب:۔ کتب فقہ کی مختلف تصریحات وروایات سے ظاہر ہوتا ہے ہر چند کہ وقوع طلاق کے لئے تلفظ بالفاظ طلاق کرنا ضروری نہیں مگر اقرار

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ و ص ۵۹۲ ج ۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بالفاظ کرنا یعنی یوں کہنا کہ جو کچھ اس تحریر میں لکھا گیا ہے بیشک وہ میری ہی ہے یا اسی کے قریب قریب کوئی اور لفظ کہنا ضروری ہے، بغیر کسی اقرار و اعتراف کے صرف مہر یا انگوٹھا لگا دینا کافی نہیں فی العالمگیریہ رجل استکتب من رجل آخر الی امرأتہ کتابا بطلاقها وقراءہ علی الزوج فاخذہ وطواہ وختم وکتب فی عنوانہ الی ان اقرالزوج انہ کتابہ فان الطلاق یقع علیهما وکذلک لو قال الرجل ابعث بهذا الکتاب الی وان لم یقر انہ کتابہ لکنہ وصف الامر علی وجہ فانہ لا یلزمہ الطلاق[1] اھ وفی الشامی نقلا عن التتارخانیہ ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وفیہ ایضا ولو استکتب من آخر الی قولہ ان اقر الزوج انہ کتابہ[2] اھ ط۔ فقط

زبردستی شوہر سے طلاق نامہ پر کوئی انگوٹھا لگوالے تو اس سے طلاق نہ ہوگی

سوال (۲۳۹):۔ زید کی منشا اپنی زوجہ کو طلاق دینے کی بالکل نہ تھی، زبردستی اس سے طلاق نامہ پر انگوٹھہ لگوالیا گیا، اس صورت میں زوجہ زید مطلقہ ہو جاوے گی یا نہ۔

الجواب:۔ طلاق نامہ پر زبردستی شوہر سے نشانی انگوٹھہ لگوانے سے طلاق نہیں ہوئی، قال فی الدر المختار فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق لان الکتابۃ اقیمت مقام العبارۃ باعتبار الحاجۃ ولا حاجۃ ھنا کذا فی الخانیۃ[3] اھ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

خسر کو لکھا کہ روبرو طلاق دختر آپ نے دیدہ فرمایا تھا، اس سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۴۰):۔ عمر نے اپنے خسر زید کو نوٹس اس مضمون کا بھیجا کہ آپ کے

---

[1] عالمگیری مصری فصل سادس فی الطلاق بالکتابۃ ص۴۳ ج۱ ظفیر [2] ردالمحتار کتاب الطلاق ص۵۹ ج۲ مطلب الطلاق بالکتابۃ۔ ظفیر [3] ردالمحتار کتاب الطلاق ص۵۹ ج۲، نیز دیکھئے فتاوی قاضی خان علی ہامش فتاوی عالمگیری مصری الطلاق بالکتابۃ ص۳۲ ج۱۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ذمہ میرا چھ سو روپیہ واجب تھا اور اس میں سے آپ نے مبلغ دو سو روپیہ تو میری زوجہ یعنی آپ کی دختر کے طلاق لینے کے وقت مہر میں وضع فرمائے اور اس کے بعد دو سو کا رڈ بطریق نوٹس اس مضمون کا بھیجا کہ آپ نے بروقت طلاق دختر خود بمقام اجمیر روبرو گواہان وعدہ فرمایا تھا اور اس صورت میں عمر کی زوجہ مسماۃ خالدہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں، بصورت مطلقہ ہوجانے کے وہ شوہر خود سے نان ونفقہ کب تک کا پانے کی مستحق ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں مسماۃ خالدہ کو طلاق موافق اقرار عمر کے واقع ہوگئی[1] اور نفقہ عدت کا بذمہ شوہر واجب[2] ہے فقط

سوال (۲۴۱):۔ زوجین میں جھگڑا تھا، زوجہ کے والد نے زوج سے کہا کہ اس جھگڑے سے بہتر ہے کہ فیصلہ علی طلاق لکھ دو، خواص لوگ جمع ہوئے اور حاضرین نے زوج سے پوچھا کہ کیوں طلاق نامہ لکھا جائے، زوج نے کہا کہ تم لکھو میں دستخط کردوں گا بعد تحریر زوج نے طلاق نامہ پر دستخط نہیں کئے، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

شوہر نے کہا تم لکھو میں دستخط کردوں گا بعد میں طلاق نامہ پر دستخط نہیں کیا تو طلاق ہوئی یا نہیں

الجواب:۔ اس صورت میں ظاہر یہ ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ نہ تو خود طلاق نامہ لکھا ہے نہ دوسرے کے لکھے ہوئے پر یہ اقرار کیا کہ یہ تحریر میری طرف سے ہے، حالانکہ کتب فقہ میں تصریح ہے کہ تحریری طلاق کا وقوع اس کے سوا متصور

---

[1] وکذا الواقر بالطلاق کاذبا او ھازلا او قع قضاء لا دیانۃ (ر، المحتار کتاب الطلاق ص۲۹۲ ج۲) اور اگر اس نے صحیح خبر دی ہے تو طلاق دیانۃ اور قضاء دونوں طرح واقع ہوچکی واللہ اعلم ظفیر۔ [2] وتجب لمطلقۃ الرجعی والبائن النفقۃ والسکنی والکسوۃ (در، مختار) کان علیہ ابدال المطلقۃ بالمعتدۃ لان النفقۃ تابعۃ للعدۃ (ر، المحتار باب النفقہ مطلب فی نفقۃ المطلقۃ ص۹۲۴ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

نہیں کہ شوہر خود لکھے یا دوسرے کے لکھے ہوئے کو اپنی طرف منسوب کرے اور یوں کہے کہ بیشک یہ تحریر میری طرف سے ہے، دوسرے کی تحریر پر صرف دستخط بھی اقرار کے بغیر سود مند نہیں، زوج کا یہ کہنا کہ تم لکھو میں دستخط کر دوں گا، بے شبہ اقرار کا ابہام پیدا کرتا ہے مگر صرف ابہام پر کوئی حکم قطعی متفرع نہیں ہو سکتا۔ یہ الفاظ بتا رہے ہیں کہ شوہر کا قصد ابھی طلاق کا نہیں، اپنے قصد یا اقرار کو آئندہ پر چھوڑتا ہے، پس جب کہ شوہر کی تحریر بھی نہیں، دوسروں کی تحریر پر اقرار نہیں اور تحریر سے پہلے ایسے قطعی الفاظ بھی ثابت نہیں کہ اقرار کے قائم مقام ہو سکیں تو پھر یہ موہم لفظ وقوع طلاق کے لئے کافی نہیں ہو سکتے وکذلک کل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع بہ الطلاق اذا لم یقر انہ کتابہ کذا فی المحیط فتاویٰ عالمگیری[1]۔

فقط۔

والدہ کو لکھا کہ دباؤ پڑے تو کہدو کہ ہمارے لڑکے نے طلاق دیدی ہے کیا حکم ہے

سوال (۲۴۲):۔ زید نے اپنی بیوی کے بارے میں یہ الفاظ اپنے باپ کے پاس لکھ کر بھیجے، اگر محلہ والیز سے کوئی کسی قسم کا دباؤ پڑے تو صاف صاف کہدو کہ ہمارے لڑکے نے طلاق دیدی ہے، ہم کو کچھ واسطہ نہیں ہے، زید کے والدین نے حصہ اس خط کے ہندہ کو اس کے والدین کے مکان پر بھیجدیا، اور بے تعلقی کہلا بھیجی، ہندہ عرصہ دس سال سے والدین کے مکان پر ہے، کیا ہندہ ایسی صورت میں دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں زید کے ذمہ پر طلاق واقع ہو گئی، بعد عدت کے (جو کہ تین حیض ہیں) عورت نکاح ثانی کر سکتی ہے، اور جب کہ طلاق کو ڈیڑھ

---

[1] عالمگیری مصری، فصل فی الطلاق بالکتابۃ ص۴۰۸ ج۱۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

سال ہو گیا[1] ہے تو اگر عورت کو اس عرصہ میں تین حیض آچکے ہیں تو فوراً اس کو نکاح ثانی کرنا جائز ہے فقط

بنت فلاں کو طلاق دینا لکھا تو بھی طلاق ہو گئی

سوال (۲۴۳):۔ میری دو لڑکیاں خیراتی خاں کے دو لڑکوں کے عقد میں آئی تھیں، جس کو چار پانچ برس ہو گئے اب ان لڑکوں نے بوجہ رنجش کے رجسٹری شدہ خط میں طلاق نامہ لکھ کر بھیجا ہے۔ اور لڑکیوں کا نام نہیں لکھا ہے، بنت فلاں کر کے لکھا ہے، اگر طلاق ہو گئی ہے تو تین ماہ کا نفقہ ان پر واجب ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں ان دونوں پر طلاق واقع ہو گئی[2]، عدت کے بعد دوسرے شخصوں سے نکاح ان کا صحیح ہے، اور نفقہ عدت کا بذمہ شوہر لازم[3] ہے۔

طلاق نامہ لکھوا کر جب انگوٹھا کا نشان لگا دیا جس کے دو گواہ بھی موجود ہیں تو طلاق ہو گئی

سوال (۲۴۴):۔ زید نے چار سال ہوئے ہندہ سے نکاح پڑھایا، لیکن نان نفقہ دینے سے برابر جی چراتا رہا، چنانچہ اب تک ہندہ مجبورانہ حالت میں اپنے باپ کے گھر رہتی ہے، ہر چند زید سے نان نفقہ کی طالب ہوئی لیکن زید نے کچھ خیال نہ کیا، زیادہ اصرار

---

[1] وان کانت مستبینة لکنها غیر مرسومة ان نوی الطلاق یقع والا فلا وان کانت مرسومة یقع الطلاق نوی او لم ینو ثم المرسومة لا تخلو ان ارسل الطلاق بان کتب اما بعد فانت طالق فکما کتب هذا یقع الطلاق وتلزمها العدة من وقت الکتابة (عالمگیری مصری فصل سادس فی الطلاق بالکتابة ص۴۰۳ ج۱) ظفیر [2] بخلاف ما لو ذکر اسمها او اسم ابیها او اسم امها او ولدها فقال عمرة طالق او بنت فلان طالق او بنت فلانة او ام فلان فقد صرح بانها تطلق وانه لو قال لها من امرأتی لا یصدق قضاء اذا کانت امرأته کما وصف (ردالمحتار باب الصریح ص۹۱ ج۲) ظفیر [3] وتجب لها الرجعی والبائن النفقة والسکنی والکسوة (الدر المختار علی ما مشی ردالمحتار باب النفقة ص۱۴۱ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کرنے پر ایک روز زید نے ایک طلاق نامہ لکھوا کر اور اپنے انگوٹھے کا نشان دے کر ایک شخص کی معرفت بندہ کے پاس بھیجدیا، طلاق نامہ کے حاشیہ پر چار گواہ ہیں، منجملہ ان کے دو گواہ اور ایک کاتب تین اشخاص زید کے طلاق دینے اور انگوٹھے کے نشان کی تصدیق کرتے ہیں، اور دو گواہ حاشیہ طلاق نامہ کے اور خود زید طلاق دینے سے انکاری ہیں اور طلاق نامہ کو جعلی بتلاتے ہیں، لیکن زید کے انگوٹھے کا نشان بجنسہٖ ہے، ذرا بھی اشتباہ نہیں، ایسی صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی ھکذا فی کتب[1] الفقہ۔

سوال (۲۴۵):۔ شوہر نے یہ مضمون طلاق لکھ کر بھیجی کہ میں نے لفظ طلاق تین بار کہہ کر اپنی زوجہ کو حرام کرتا ہوں، وہ جہاں چاہے نکاح کرلے۔ اس میں دو آدمیوں کی گواہی بھی تھی طلاق ہوئی یا نہیں۔

شوہر نے لکھا کہ لفظ طلاق تین بار کہہ کر اپنی زوجہ کو حرام کرتا ہوں کیا حکم ہے

الجواب:۔ صورت مسئولہ میں تین طلاق عورت پر واقع ہوگئیں، بدون حلالہ اس کا نکاح درست نہیں ہے ھکذا یفھم من کتب الفقہ۔ فقط

---

[1] ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقھا وقرأہ الزوج فاخذہ الزوج وختمہ وعنونہ ووقع ان اقرار الزوج انہ کتابہ (رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۳۵ ج۲) ونصابھا من الحقوق مال الأمان او فیہ کنکاح وطلاق از رجلان او رجل وامرأتان (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الشھادۃ ص۵۱۵ ج۴) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

باب سوم

طلاق صریح یعنی وہ الفاظ جن سے بلا نیت طلاق واقع ہوتی ہے

بلا اضافت طلاق دے گا تو بھی واقع ہو جاوے گی

سوال (۲۴۶)۔ زید بوقت خصومت با خسر خود گفت یک طلاق دادم دو طلاق دادم بغیر خطاب و بغیر اشارہ نہ زوجہ زید در آنجا حاضر بود و نہ اسم زوجہ گرفتہ و نہ اسم پدرش بر زبان راندہ دریں صورت بدون نیت زید طلاق بر زنش واقع شد یا نہ، اگر زید در مجلس چنیں الفاظ گفت کہ ترجمہ آں ایں ست من از دختر تو جدا گشتم، ایں الفاظ از کنایات است یا نہ و ازیں الفاظ طلاق واقع شود یا نہ۔

الجواب:۔ اقول وباللہ التوفیق قال فی ردالمحتار ولا یلزم کون الاضافۃ صریحۃ فی کلامہ کما فی البحر لو قال طالق فقیل لہ من عنیت فقال امرأتی طلقت امرأتہ اھ ثم قال ویؤیدہ ما فی البحر لو قال امرأۃ طلاق اھ وقال لما عن امرأتی یصدق او یفہم منہ انہ لو لم یقل ذلک تطلق امرأتہ اھ انما یحلف بطلاقہا لا بطلاق غیرھا[1] اھ جلد ۲۔ پس ہرگاہ زید نگفتہ است کہ ازیں لفظ طلاق، طلاق زوجہ ام مراد نیست زوجہ اش مطلقہ شود بدو طلاق و ہرگاہ بعد ازاں دراں

[1] ردالمحتار للشامی باب الصریح ص۵۹۰ ج۲ و ص۹۱ ج۳ ۱۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

مجلس یا مجلس دیگر گفتہ کلمانیکہ ترجمہ اش این است کہ من ازو دختر عمر بیدا گشتم، انہیں لفظ یک طلاق بائنہ بر زوجہ اش واقع شد و آں زن مطلقہ ثلثہ شد۔ لان البائن یلحق الصریح کذا فی الدر المختار[1] وانہیں کلام ما بعد ایں ہم واضح شد کہ مراد او از طلاق زوجہ خود بود، پس بدون حلال نکاح زید بآں دوبارہ جائز نباشد۔ فقط۔

بیوی کا نام لکھ کر تلاک تلاک تلاک کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۲۴۷):۔ زید نے عمر کو یہ الفاظ لکھے عورت رسول تلاک، تلاک، تلاک، اور رسول زید کی زوجہ ہے، اس میں طلاق بوکالت عمر واقع ہوگی یا کیا، چونکہ عمر نے طلاق دینے کو رد کر دیا ہے تو طلاق ہوگی یا نہیں بینوا توجروا۔

الجواب:۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، اور عمر کی وکالت اس میں نہیں ہے اور عمر کے رد کر دینے سے طلاق رد نہ ہوگی، در مختار میں ہے ویقع بھذہ الالفاظ وما بمعناھا من الصریح ویدخل نحو للاغ وتلاغ وطلاك وتلاك[2] فقط۔

ی کے کہنے سے کہا طلاق دادم اور نی نہ جانتا ہو تو کیا حکم ہے

سوال (۲۴۸):۔ زید نے عمر سے یوں کہلا یا اپنی زوجہ کو طلاق دادم، اور عمر طلاق دادم کو نہیں ستا، عمر کی زوجہ پر طلاق ہوگئی یا نہیں (۲) زید کی زوجہ زید کی والدہ کو بہت ستاتی ہے اور سمجھانے سے باز نہیں آتی تو زید اس کو طلاق دیدے یا نہیں۔

الجواب:۔ (۱) محض طلاق دادم کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔

(۲):۔ اس صورت میں زید کے ذمہ طلاق دینا ضروری نہیں ہے اول زوجہ

---

[1] الصریح یلحق الصریح وملحق البائن بشرط العدۃ (الدر المختار علی ہامش المحتار باب الکنایات ج۲ ص۶۴۵) ظفیر [2] ایضاً باب الصریح ص۶۴۹ ۱۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کو تنبیہ کرے تاکہ وہ اس کی والدہ کی اطاعت کرے، اگر نہ مانے تو اس کو علیحدہ مکان میں رکھے۔

بائن طلاق دے کر بلا نکاح ساتھ رہا اس زمانہ کی طلاق واقع نہیں ہوئی

سوال (۲۴۹):۔ شخصے زن خود را یک طلاق بائن دادہ بلا عقد در خانہ خود با و اوقات بسری نمود و بعد انقضائے عدت ثانیاً او را یک طلاق داد باز بنکاح خود در آورد بار دیگر یک طلاق داد، دریں صورت بر زنش طلاق ثلاثہ واقع خواہد شد یا چہ۔

الجواب:۔ دریں صورت زن مطلقہ ثلاثہ نشدہ است کہ طلاق ثانی کہ بعد انقضائے عدت دادہ است واقع نہ شدہ فی الدر المختار کتاب الطلاق ومحلہ المنکوحۃ وفی الشامی ای ولو معتدۃ من طلاق رجعی او بائن[1] الا وفی آخر الکنایات واما المعتدۃ للوطء فلا یلحقہا[2] وتفصیل المسئلۃ فی الشامی[3]۔

میری طرف سے اس کو طلاق ہے میں آباد نہیں کرنا چاہتا طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۵۰):۔ ایک لڑکی جس کی عمر سولہ سال کی ہے اس کا شوہر گم ہے لڑکی کی زبانی معلوم ہوا کہ جس وقت وہ مجھ کو چھوڑ کر گیا تھا تو اس نے یہ الفاظ کہے تھے، تجھے میں اپنے گھر میں آباد نہیں کرنا چاہتا، میری طرف سے اس کو طلاق ہے، اس

[1] رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۴۲ ج۲ ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۲۶۵ ج۲۔ ظفیر۔ [3] مثالہ لو طلقہا بائنا او خالعہا ثم بعد مضی حیضتین من عدتہا مثلاً وطئہا عالما بالحرمۃ فلزمہا عدۃ ثانیۃ وتداخلتا فاذا حاضت الثالثۃ فہی منہما ولزمہا حیضتان ایضاً لاکمال الثانیۃ فلو طلقہا فی الحیضتین الاخریین لم یقع لانہما عدۃ وطء لا طلاق افادہ فی الذخیرۃ (رد المحتار باب الکنایات ص۲۶۵ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

صورت میں لڑکی کا دوسرا نکاح صحیح ہے یا نہ۔

الجواب:۔ اس مسماۃ پر طلاق واقع ہوگئی، بعد عدت کے وہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے اور عدت کی شمار اسی وقت سے ہوگی، جس وقت سے اس کا شوہر اس کو الفاظ مذکورہ کہہ کر گیا ہے، فقط۔

مرتد ہونے کے بعد بیوی کو جو تین طلاق دی وہ واقع نہ ہوگی

سوال (۲۵۱):۔ ایک شخص مرتد ہوگیا، اس کے بعد زوجہ کو تین طلاق دی تو یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر وہ تجدید اسلام کے بعد زوجہ کو رکھنا چاہے تو بلا حلالہ کے رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ مرتد ہونے سے نکاح فوراً فسخ ہوگیا اس کے بعد جو اس مرتد نے اپنی زوجہ کو قبل تجدید اسلام تین طلاق دی وہ واقع نہیں ہوئی، پس بعد طلاق دینے کے اگر شوہر تجدید اسلام کرے اور اس مطلقہ سے نکاح کرنا چاہے تو بدوں حلالہ کے نکاح کرسکتا ہے، کما فی الدر المختار ارتدا احدھما فسخ عاجل فلا ینقص عددا[1] فقط

بیوی کہتی ہے تین طلاق، شوہر ایک کہتا ہے، کیا حکم ہے

سوال (۲۵۲):۔ زید اپنی زوجہ مسماۃ بندہ کو طلاق دے کر کہیں فرار ہوگیا، باستفسار مسماۃ بندہ نے بیان کیا کہ مجھ کو بیک وقت تین طلاق دی ہے، جب زید واپس آیا تو بیان کیا کہ میں نے ایک طلاق دی ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ جب کہ زید تین طلاق دینے سے انکار کرتا ہے اور زوجہ کے پاس تین طلاق کے گواہ نہیں ہیں تو قول زید کا اس بارہ میں معتبر ہے اور

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۳۵۹ ج ۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ایک طلاق رجعی ثابت ہے اور عدت کے اندر زید اپنی زوجہ کو رجوع کر سکتا ہے[1]

بیوی کے متعلق کہا کہ اگر اس کے ہاتھ کی روٹی کھاؤں تو میری ماں بہن پر طلاق ہے

سوال (۲۵۳):- ایک شخص نے غصہ میں اپنی زوجہ کو یوں کہا کہ اگر اس کے ہاتھ کی روٹی کھاؤں تو میری ماں بہن پر طلاق ہے، اور پھر دو چار روز کے بعد کہا کہ میری ماں بہن ہے، اور پھر ایک دفعہ فقط طلاق دینے کا لفظ زبان سے ادا کیا اور کچھ نہیں کہا اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر کچھ گنجائش عورت کے رکھنے کی ہو تو بتلاویں۔

الجواب:- اول کے دو جملے تو لغو ہیں ان سے طلاق واقع نہیں ہوئی مگر پھر جو لفظ طلاق کا زوجہ کو مخاطب کر کے یا زوجہ پر غصہ کر کے زبان سے نکالا تو اس سے اس پر ایک طلاق واقع ہو گئی[2] مگر صرف ایک دفعہ طلاق دینے سے رجعی طلاق ہوتی ہے، اس میں عدت کے اندر رجوع کرنا بدون نکاح کے درست ہے[3]۔ فقط۔

طلاق دیتے ہیں کہنے سے طلاق ہو گئی

سوال (۲۵۴):- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو مارا، وہ میکہ میں چلی آئی، لوگوں نے کہا کہ تمہاری جورو ہے تم اس کو بلاؤ، اس پر شوہر نے کہا کہ ہماری جورو ہوتی تو بلاتے اور جب گھر سے نکل گئی تو ہمارے رکھنے کے قابل نہیں ہے، اس سے پہلے ایک روز شوہر نے کہا کہ ہم طلاق دیتے

---

[1] اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضيت بذلك اولم ترض لقوله تعالى فامسكوهن بمعروف من غير فصل (هدايه باب الرجعة ص۲۷۴ ج۲) ظفير۔

[2] ولا يلزم كون الاضافة صريحة في كلامه لما في البحر لو قال طالق فقال من عنيت فقال امرأتي طلقت امرأته ديانة واعتادا باب الصريح ص۲۹۰ ظفير [3] اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضيت بذلك اولم ترض لقوله تعالى فامسكوهن بمعروف من غير فصل (هدايه باب الرجعة ص۲۷۴ ج۲) ظفير۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ہیں تو طلاق ہوئی یا نہیں، عورت دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر یہ الفاظ بھی شوہر نے کہے تھے کہ ہم طلاق دیتے ہیں، تو طلاق اس عورت پر واقع ہوگئی، عدت کے بعد دوسرے شخص سے نکاح درست[1] ہے، فقط

شوہر کہتا ہے کہ میں نے کہا طلاق دی اور گواہ کہتے ہیں کہ لفظ دی تین مرتبہ کہا کیا حکم ہے

سوال (۲۵۵):۔ خالد کی زوجہ زید کی دختر اپنے والدین کے گھر گئی، زید نے دو آدمی بلانے کو بھیجے مگر اس کی ساس نے نہیں بھیجی، آخر خالد خود گیا تب بھی ساس نے بھیجنے سے انکار کیا اور سخت گوئی سے پیش آئی، خالد نے غصہ میں آکر یہ کہا کہ زید کی بیٹی جمال النساء کو طلاق دی، بعض گواہوں کے بیانات میں بھی یہ ہی الفاظ ہیں کہ زید کی بیٹی جمال النساء کو طلاق دی، اور بعض گواہوں کے بیانات میں یہ ہے کہ زید کی بیٹی جمال النساء کو طلاق دی، دی، دی، دی یعنی لفظ دی مکرر سکرر مذکور ہے تو اس صورت میں زید کی دختر خالد کی زوجہ پر کتنی طلاق واقع ہوں گی۔

الجواب:۔ اس صورت میں شوہر کے بیان میں صرف ایک دفعہ طلاق دی کا لفظ مذکور ہے اور باقی بیانات مختلف ہیں اور گواہی مخدوش ہے۔ اور بعض بیانات میں جو لفظ دی، دی کا تکرار ہے وہ تاکید پر بھی محمول ہو سکتا ہے،

---

[1] لان المضارع حقیقۃ فی الحال مجاز فی الاستقبال کما ھو احد المذاھب وقیل بالقلب وقیل مشترک بینھما وعلی الاشتراک یرجع ھنا ارادۃ الحال بقرینۃ کونہ اخبارا عن امر قائم فی الحال وذلک ممکن فی الاختیار (ردالمحتار باب تفویض الطلاق ج ۲ ص ۶۹۴) ظفیر [2] وکذا یجب مطابقۃ الشھادتین لفظا ومعنی بطریق الوضع (درمختار) قولہ بطریق الوضع ای بمعناہ المطابقی وھذا اجعلہ الزیلعی تفسیر الموافقۃ فی اللفظ (ردالمحتار باب الاختلاف فی الشھادۃ ص ۵۳۶ ج ۴) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اگر خالد اس کا مدعی ہو، لہذا خالد کی زوجہ پر ایک طلاق رجعی حسب بیان سائل واقع ہوئی، اس کا حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر رجعت بلا نکاح کے جائز ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید کی ساتھ رجعت ہو سکتی ہے[1]۔ فقط

طلاق نامہ میں فارغ خطی کا لفظ نہ بھی ہو تو بھی طلاق ہو جاتی ہے

سوال (۲۵۶):۔ شفیع محمد نے اپنی عورت کو طلاق دے کر طلاق نامہ لکھوا دیا، اور طلاق نامہ میں فارغ خطی کا لفظ لکھوایا تو یہ طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں شفیع محمد کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی شامی میں ہے ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب۔ ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقها وقرأها علی الزوج فاخذها الزوج وختمها وعنونها وبعث بها الیها فاتاها وقع ان اقر الزوج انه کتابه[2] شامی ص۴۲۹ جلد ثانی۔ فقط۔

دو میں سے ایک عورت سے لڑائی ہوئی اس نے کہا طلاق تک تو کیا حکم ہے

سوال (۲۵۷):۔ رجل تنازع هی احدی امرأته وقال یا طالقتک ثلاثة ولم تکن امرأته حاضرة عنده ایضا وقال طلقت منکوحة طلاقا ثلاثا۔ ثم قیل له من عنیت فقال لم اعن امرأتی فله امرأتان هل یقع علیهما او علی احدهما۔

الجواب:۔ فی هذه الصورة تطلق امرأته التی تنازع معها لانه قال بحرف النداء یا طالقتک ثلاثا فالنادی هی المتنازعة و

---

[1] اذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجیعة او تطلیقتین فله ان یراجعها فی عدتها رضیت بذلک او لم ترض (هدایه باب الرجعة ص۳۲۴) ظفیر

[2] رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابة ص۴۲۹۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ان لم تکن موجودۃ حاضرۃ فانہ لا اثر لعدم حضور المرأۃ احتمال طلقت منکوحۃ طلاقا ثلاثا فقولہ منکوحۃ ان کان شاملا لامرأتین لکن التنازع قرینۃ علی ان المراد ھی المتنازعۃ فتطلق طلاقا مغلظا ولم یصدق قولہ لانہ صرح بحرف النداء وکاف الخطاب او بقولہ منکوحۃ فکیف یصدق قولہ لما عن امرأتہ وقد قال فی الشامی ولا یلزم کون الاضافۃ صریحۃ فی کلامہ[1] اھ فقط۔

معافی مہر کے بعد طلاق دیتا ہوں کی تحریر سے کون سی طلاق واقع ہوگی

سوال (۲۵۸۲):۔ زید کا اپنی منکوحہ سے جھگڑا ہوا، عورت نے شوہر سے مفارقت چاہی، زید نے فوراً چار شخصوں کو بلالیا، اور اپنی عورت سے کہا کہ تم اپنا مہر معاف کردو تاکہ میں تم کو طلاق دوں، عورت نے جواب دیا کہ بالعوض مہر کے اگر تم دونوں بچوں کو مجھ کو دو تو میں مہر معاف کردوں، زید نے ایک تحریر بچوں سے لاوعوئی ہونے کی لکھ دی، عورت نے معافی مہر کے ایک تحریر لکھی اور زید نے طلاق نامہ لکھا اور کہا کہ قطعی علیحدگی چاہتا ہوں اور یہ الفاظ لکھے کہ میں اپنی عورت منکوحہ کو طلاق دیتا ہوں، اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی، رجعت درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق بائنہ واقع ہوگئی[2]، رجعت درست نہیں ہے، البتہ نکاح جدید بلا حلالہ کے ہوسکتا ہے[3]، فقط۔

---

[1] دیکھئے ردالمحتار للشامی باب الصریح صفحہ ۷ ظفیر [2] وبالطلاق البائن حرمت علیہ حرمۃ مغلظۃ حتی لا تحل لہ الا بعد زوج وبعد انقضاء العدۃ (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب الخلع صفحہ ۴۴۱ ظفیر [3] ونکح بائنہ بما دون الثلاث فی العدۃ وبعدہا بالاجماع ومنع غیرہ فیہما لاشتباہ النسب (درمختار) قولہ بالاجماع اھ اما فی قولہ فی العدۃ وجواب عن سؤال حوالہ قولہ تعالیٰ ولا تعزموا عقدۃ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ یعنی انقضاء العدۃ ام فکیف جاز للزوج تزوجہا فی العدۃ والنص بصریحہ یمنعہ والجواب انہ خص منہ العدۃ من الزوج نفسہ بالاجماع (ردالمحتار باب الرجعۃ صفحہ ۴۳۱ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

زبان سے نکلا طلاق دی تو کیا حکم ہے

سوال (۲۵۹):۔ ایک روز ظہر کی سنت پڑھ کر جو بیٹھا تو کچھ وسواس دل میں آیا اور یہ لفظ زبان سے کہا طلاق دی، تو بعد کو خیال آیا، اور بہت پریشانی ہوئی کہ اب شادی نہیں کر سکتے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ صرف طلاق دی کہہ دینے سے طلاق واقع نہیں ہوئی، خصوصاً جس صورت میں کہ کہنے والے کا نکاح ہوا بھی نہ ہو، لہٰذا اگر صورت مسئولہ میں زوجہ موجود ہے تو طلاق واقع نہیں ہوئی، اور اگر نہیں ہے تو شادی بلاشبہہ کر سکتا ہے فقط۔

کہا گیا طلاق دی، شوہر نے کہا ہاں ایسا ہی سمجھو کیا حکم ہے

سوال (۲۶۰):۔ زید اور اس کی زوجہ میں رنجش ہو کر بیوی اپنے میکہ چلی گئی، زید نے یہ سمجھ کر کہ طلاق دینے کے واسطے لفظ طلاق ہی ادا کرنے سے طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں، زید نے اردو میں ایسے الفاظ استعمال کئے جس سے سامعین کو اس کی طلاق دینے کا شبہہ ہو کر اس سے پوچھا گیا تو نے اپنی بیوی کو طلاق دی، اس نے کہا ہاں ایسا ہی سمجھو، پھر پوچھتے کیا ہو، ایک عرصہ کے بعد بیوی کے رشتہ داروں سے کہا کہ وہ بیوی اپنے میکہ رہ جائے اور مجھ پر جو حق مہر اس کا ہے میں ادا کر دیتا ہوں اور وہ میرے زیورات ادا کر دے، لیکن پھر یہ معاملہ ناتمام رہا، اب چھ مہینہ گذرنے کے بعد میاں بیوی میں اتفاق ہو گیا، شرعاً جو حکم ہو تحریر فرمایئے۔

الجواب:۔ اس صورت میں زید کے ان الفاظ سے بجواب سوال سامعین کے، کہ تو نے اپنی بی بی کو طلاق دی، ایسا ہی سمجھو، اس کی زوجہ پر ایک طلاق واقع ہو گئی[1] اور چونکہ خلع کا قصد طے نہ ہوا، اس لئے وہ طلاق بائنہ نہیں ہوئی بلکہ وہ

---

[1] وتحل لمطلقت ثلاثا فقال بعضهم ملحبا العجمة طلقت واحدة رجعية (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الصريح ج ۳ ص ۲۹۵) ظفير۔

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق رجعی رہی، اس میں عدت کے اندر رجعت درست ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید کی ضرورت ہے۔ فقط۔

جبر کی وجہ سے جب بلا اضافت یہ کہے کہ طلاق ہے تو طلاق ہوگی یا نہیں

سوال (۲۶۱):۔ زید سے اس کی سسرال والوں نے اس کی زوجہ ہندہ کو بجبر طلاق دلانی چاہی زید نے مجبوراً..... کھڑے ہو کر صرف لفظ طلاق ہے، طلاق ہے، طلاق ہے کہا نہ تو ہندہ کا نام لیا اور نہ یہ کہا کہ میں نے طلاق دی نہ وہ طلاق دینا چاہتا تھا، اس صورت میں ایک طلاق ہوگی یا تین، سنا ہے کہ اگر ایک ہیئت سے ہزار بار طلاق دی تو ایک ہی طلاق واقع ہوتی ہے، یہ صحیح ہے یا نہ۔

الجواب:۔ یہ تو غلط ہے کہ اگر ایک ہیئت سے ہزار بار بھی طلاق دیگا تو ایک طلاق ہوگی، بلکہ اگر ایک دفعہ ایک مجلس میں بھی کوئی مرد اپنی عورت کو تین طلاق یا زیادہ دیدے تو تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو جاتی ہے، لیکن اس صورت مسئولہ میں وجہ طلاق واقع نہ ہونے کی دوسری ہے، وہ یہ ہے کہ اس نے طلاق کی نسبت اور اضافت اپنی زوجہ کی طرف نہیں کی اور نہ اس کا نام لیا نہ اشارہ کیا، اور اس کی نیت اور غرض بھی اپنی زوجہ کو طلاق دینے کی نہ تھی، لہٰذا اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق نہیں[۲] ہوئی۔ فقط

---

[۱] اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضيت بذلك او لم ترض (ہدایہ باب الرجعۃ ص۲۴۲) عدت گذر جانے کے بعد عورت بائنہ ہو جائے گی اسلئے نکاح جدید کی ضرورت ہوگی۔ ظفیر [۲] صريحه ما لم يستعمل الا في الطلاق من غير حاجة الى نية كطلقتك وانت طالق ومطلقة قيد بحاله لانه لو قال ان خرجت يقع الطلاق ولا يخرج الا باذني فانا حلفت بالطلاق فخرجت لم يقع لتركه الاضافة اليها (درمختار) (اي المعنوية فانها الشرط والخطاب من الاضافة المعنوية وكذا الاشارة نحو هذه طالق وكذا انت امراتي طالق وزينب طالق (رد المحتار باب الصريح ص۵۹۰) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کہا کہ فلاں سے شادی کرے تو طلاق صحیح ورنہ نہیں کیا حکم ہے

سوال (۲۶۲):۔ عزیز اللہ جو ولد محمد جونے اپنی منکوحہ کو اس شرط پر طلاق دی کہ اگر وہ زوجہ کے ملیا کی ہمراہ شادی کرے تو میری طلاق صحیح اور واجب العمل ہوگی، اور اگر کسی دوسرے شخص سے اس کی والدین اس کا نکاح کریں تو میری طلاق غیر صحیح اور ناواجب العمل تصور کی جاوے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں عزیز اللہ جو کی منکوحہ پر طلاق واقع ہو گئی، اور یہ شرط لغو ہے کہ وہ مسمی ملیا سے نکاح کرے اور کسی سے نہ کرے بلکہ بعد طلاق کے مسماۃ مذکورہ کو اختیار ہے کہ جس سے چاہے نکاح کرے یا نہ کرے درمختار میں ہے وما یعم ولا یبطل بالشرط الفاسد الا والنکاح والطلاق والخلع اقال فی الشامی قولہ والطلاق کطلقتک علی ان لا تتزوجی غیری بحر والظاہر انہ اذا قال ان لم تتزوجی غیری فکذلک ویاتی بیانہ الخ ص۳۲۹ جلد رابع شامی باب المتفرقات۔ وفی اول باب التعلیق سئل عمن قال لزوجتہ انت طالق ان لم تتزوجی بفلان فاجاب الخفاجی ان مراد الزوج بھذا التعلیق انما ھو عدم تزوجھا بفلان بعد زوال سلطانہ عنھا بانفصال العصمۃ وانقضاء العدۃ وھی حینئذ فی غیر ملکہ فیکون لغواً فیلغو الشرط ویبقی قولہ انت طالق فتطلق منجزاً الخ ص۲۹۲ شامی جلد ثانی باب التعلیق[۲]

شوہر نے کہا چلنے کے دن طلاق دے چکا تھا اب عدت کب سے شمار ہوگی

سوال (۲۶۳):۔ ایک شخص نے ایک عورت سے اس معاہدہ پر نکاح کیا کہ اگر تجھ کو طلاق دوں گا تو پچاس روپیہ جرمانہ کے دوں گا، پھر اس نے دوسری عورت

---

[۱] دیکھئے ردالمحتار باب المتفرقات ص۳۱۶ ج۳ ۔ ظفیر [۲] ردالمحتار باب التعلیق ص۶۷۹ ج۲ ۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

سے نکاح کرلیا، اور دوسری منکوحہ کو ہمراہ لے کر سفر میں چلا گیا، چار سال ہو چکے ہیں، تقریباً ۷ ماہ ہوئے کہ وہ شخص لکھنؤ کی طرف ایک معتبر شخص سے ملا، اس نے عورت کی بابت دریافت کیا تو اس نے جواب دیا کہ میں تو اس کو طلاق اسی ہی روز دے چکا تھا جب وطن کو چھوڑ کر آیا تھا، اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے سفر میں جانے کے وقت اس پچاس روپیہ کے خوف سے بظاہر طلاق نہیں دی تھی، عورت مذکورہ کو عقد ثانی کرنا جائز ہوگا یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر شوہر طلاق سے انکار کرے تو صرف ایک کی شہادت سے طلاق ثابت نہیں ہوتی[1]۔ البتہ اگر شوہر کو اس فقرہ کا جو اس نے اس معتبر شخص کے سامنے کہا ہے اقرار ہو تو طلاق اس وقت سے ثابت ہوگی جس وقت اس نے یہ لفظ کہا کہ میں تو اس کو طلاق اسی روز دے چکا تھا، اسی وقت سے عدت شمار ہوگی[2] اور عدت کے بعد عورت مذکورہ کو عقد ثانی کرنا جائز ہوگا۔ فقط

عدت کے بعد نکاح کیا اور مرنے سے دو تین دن پہلے طلاق دیدی کیا حکم ہے

سوال (۲۶۴):۔ زید نے ہندہ مطلقہ سے بعد عدت کے نکاح کیا، بعد دس پندرہ یوم کے اندر بیمار ہوگیا، ہندہ چونکہ گھر کی نگرانی میں بے پرواہ اور چال چلن کی خراب تھی، زید نے بایں خوف کہ کوئی مہلک چیز نہ کھلا دے، بغرض احتیاط اپنے عزیزوں سے کہا کہ اتنے میں بیمار ہوں اس کو میرے سے الگ کردو، اسی اثنار میں وہ حاملہ ہوگئی تھی، زید انکار کرتا تھا کہ یہ حمل میرا نہیں، ہندہ کہتی تھی کہ اسی کا ہے، بعد ازاں زید نے اس کو

---

[1] وما سوی ذلک من العقوق یقبل فیہا شہادۃ رجلین اور جل وامرأتین سواء کان المحق مالا او غیر مال مثل النکاح والطلاق (ہدایہ کتاب الشہادۃ ص۱۳۵ ج۲) ظفیر

[2] ویلزم المرأۃ عند زوال النکاح (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدۃ ص۵۳۹ ج۲) فالعدۃ من وقت الطلاق لا من وقت القضاء (ص۵۳۹ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق دیدی تیسرے دن زید کا انتقال ہوگیا: اس صورت میں زید کا نکاح درست ہوا یا نہیں، و یہ طلاق معتبر ہے یا نہیں، اور بندہ کو میراث پہنچے گی یا صرف مہر ہی کی مستحق ہے۔

الجواب: ۔ زید کا نکاح صحیح ہوگیا اور طلاق بھی واقع ہوگئی، مگر چونکہ زید نے اپنے مرض الموت میں بندہ کو طلاق دی ہے، اس لئے بندہ وارث ترکہ زید سے ہوگی اور مہر بھی پورا[1] لے گا۔ فقط۔

لفظ طلاق پانچ مرتبہ کہا کیا حکم ہے

سوال (۲۶۵): ۔ زید نے بحالت غصہ اپنی زوجہ کو پانچ مرتبہ یہ کلمہ کہا۔ طلاق، طلاق، طلاق، طلاق، طلاق۔ اس صورت میں زوجہ زید مطلقہ ہوئی یا نہ۔

الجواب: ۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، اور وہ مطلقہ ثلثہ ہوگئی، جیسا کہ شامی میں تصریح ہے وطلاق الغضبان[2] واقع اور بلکہ اکثر باعث طلاق کا غصہ ہی ہوتا ہے اور بعض کنایات میں فقہاء نے حالت غضب کو قرینہ وقوع طلاق کا فرمایا ہے اگرچہ نیت طلاق کی نہ ہو وھذا اوضح دلیل علی ان الغضب لاینافی وقوع الطلاق۔ فقط

صرف سسر کے اس کہنے سے کہ میں نے سنا ہے طلاق دیدی، طلاق نہ ہوگی

سوال (۲۶۶): ۔ خلاصہ سوال یہ ہے کہ زید کہتا ہے کہ میں نے اپنی منکوحہ کو طلاق نہیں دی۔ زید کا سسر کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کی زبانی سنا ہے کہ زید نے اپنی منکوحہ کو طلاق دیدی ہے، اور لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے سامنے زید نے اپنی منکوحہ زوجہ

---

[1] من غالب حاذر الهلاك بمرض او قلوبا فهاوهي من اهل الميراث طافه بلا رضاه وهوكذلك ومات وورثت هي منه (الدر المختار على هامش رد المحتار باب طلاق المريض ج ۳ ص ۱۵۰ صفير ۲ [2] ويقع طلاق من غضب خلافا لابن القيم (رد المحتار كتاب الطلاق ج ۳ ص ۲۵۸ صفير

Maktaba Tul Ishaat.com

کو فارغ خطی نہیں دی۔

الجواب:۔ اس صورت میں فارغ خطی شرعی طریق سے ثابت نہیں ہے لہٰذا عورت مذکورہ زید کے نکاح میں ہے، اسی کو ملے گی۔

جب تک میرا روپیہ ادا نہ کرے گی تجھ پر طلاق پھر کہا طلاق دے چکا ہوں اس کا کیا حکم ہے

سوال (۲۶۷):۔ خاوند نے اپنا روپیہ گن کر کہا کہ میرا روپیہ تو نے نکالا ہے، میرا روپیہ دے، عورت نے کہا میرے پاس نہیں ہے، خاوند نے کہا جب تک میرا روپیہ ادا نہ کرے گی تجھ پر طلاق ہے، اس کے بعد جس شخص نے اس سے دریافت کیا کہ اپنی عورت کو کیا طلاق دیدی، اس نے کہا میں طلاق دے چکا ہوں، چند آدمیوں سے بھی کہا کہ میں دے چکا ہوں، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور وہ دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب:۔ شوہر نے لوگوں کے دریافت کرنے پر جو بار بار کہا کہ میں طلاق دے چکا ہوں، اگر اس سے خبر دینا اسی سابق طلاق کا تھا تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق جو اول دی تھی واقع ہوئی[1]، اب عورت سے جدید نکاح کر سکتا ہے

اگر فلاں کام کرو گی تو طلاق دیدوں گا پھر بتایا کہ بیوی کو شرطیہ طلاق دیدی کیا حکم ہے

سوال (۲۶۸):۔ زید نے غصہ میں اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تم فلاں کام کرو گی تو تمہیں طلاق دیدوں گا، اس کے بعد زید نے اپنی ساس سے یہ کہا کہ لیجئے میں نے آپ کی خاطر اپنی بیوی کو شرطیہ طلاق دیدی، آیا اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی یا نہیں۔

---

[1] لو قال لها انت طالق طالق او انت طالق انت طالق او قال قد طلقتك قد طلقتك او قال انت طالق وقد طلقتك تقع ثنتان اذا كانت المرأة مدخولا بها ولو قال عنيت بالثاني الاخبار عن الاول لم يصدق في القضاء ويصدق فيما بينه وبين الله (عالمگیری مصری باب ثانی ایقاع الطلاق ص ۳۶۹ ج ۱) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:۔ اس صورت میں زید نے جو اپنی والدہ سے کہا کہ میں نے شرطیہ طلاق دیدی ہے اور اس سے مراد اس کی وہی شرطیہ طلاق ہے جو اس نے اپنی زوجہ سے کہا تھا کہ اگر تو فلاں کام کرے گی تو تجھ کو طلاق دیدوں گا، تو یہ وعدہ ہے، اس سے شرط پائے جانے پر بھی طلاق واقع نہیں ہوئی بلکہ اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر زید طلاق دے گا تو واقع ہوگی ورنہ نہیں، لہٰذا زید کو کفارہ وغیرہ دینے کی کچھ ضرورت نہیں ہے، الفاظ مذکورہ سے بدون زید کے طلاق دینے کے طلاق واقع نہ ہوگی، اگرچہ ان کاموں میں سے اس کی عورت کوئی کام کرلے کما فی الشامیہ[1] وغیرہ من ان الطلاق بلفظ الاستقبال وعدٌ۔ فقط۔

اگر نکاح کیا ہے تو طلاق سمجھو کہنے سے طلاق ہوگئی یا نہیں

سوال (۲۶۹):۔ زید شوہر نے بحالت لڑائی زوجہ عابدہ کو یہ کہا کہ نکاح کیا اگر ہے بھی طلاق سمجھو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر واقعی زید نے نکاح کرلیا تھا تو اس کے اس کہنے سے کہ اگر ہے تو طلاق سمجھو، عابدہ پر طلاق واقع ہوگئی ہے، عدت کے بعد وہ دوسرے شخص سے نکاح کرسکتی ہے۔ فقط

دو آدمی کے سامنے کہا کہ میں نے طلاق دیدی کیا حکم ہے

سوال (۲۷۰):۔ ہندہ نابالغہ کا نکاح اس کی نانی نے زید سے کردیا، زید چھ سات برس سے کہیں باہر رہتا ہے اور ہندہ سے کسی طرح کا تعلق نہیں رکھتا حتی کہ اتنی ہی مدت سے نان ونفقہ

---

[1] اما انا اطلق فلست لم یقع لانہ وعد (درمختار وعبارۃ الجوہرۃ وان قال طلقتک فلست فقالت انا اطلق لم یقع قیاسا واستحسانا اھ (ردالمحتار باب کنایات الطلاق ص۵۵۸ ج۲) ظفیر [2] ولم یقع طلاق کل ما فعل بالفارسیۃ (الدرالمختار علی حاشیہ ردالمحتار کتاب الطلاق ص۵۵۹ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بھی نہیں دیا، البتہ دو آدمیوں کے سامنے یہ کہا ہے کہ میں نے تو ہندہ کو طلاق دیدی، اس صورت میں ہندہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔

الجواب:۔ جب کہ طلاق پر شرعی شہادت موجود ہے تو ہندہ پر طلاق واقع ہوگئی اس کو بعد عدت کے نکاح ثانی کا اختیار ہے۔ کما فی الھدایہ وغیرہ وما سوی ذلک من الحقوق یقبل فیھا شھادۃ رجلین او رجل وامرأتین سواء کان الحق مالاً او غیر مال مثل النکاح والطلاق[1] الا فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

شوہر ایک طلاق دینا بیان کرے اور گواہ سات تو کیا کیا جائے گا

سوال (۲۷۱):۔ ایک شخص نے اپنی عورت کے ساتھ جھگڑا فساد کر کے گھر سے نکال دیا، شہر میں مشہور ہوگیا کہ فلاں شخص نے عورت کو طلاق دیدی، بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورت کو اس نے سات طلاقیں دی، قاضی نے اس شخص سے دریافت کیا تو اس نے سات طلاق سے انکار کیا، ایک طلاق کا اقرار کیا، قاضی نے پھر ان کا نکاح کر دیا، اب دو شخص کہتے ہیں کہ اس شخص نے ہمارے روبرو اقرار کیا تھا کہ میں نے اپنی عورت کو سات طلاق دی ہیں، تو اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہوگا۔

الجواب:۔ اگر وہ دو شخص عادل جو یہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے ہمارے سامنے اقرار سات طلاق کا ہے تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ تین طلاق سے زیادہ شریعت میں لغو ہو جاتی ہیں اور تین طلاق سے عورت حرام مغلظہ ہو جاتی ہے، اور بدون حلالہ کے شوہر اول اس سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا، لہذا قاضی نے جو نکاح ان کا بدون حلالہ کے کر دیا وہ صحیح نہیں ہے اور شوہر کا اقرار کرنا بعد اقرار مذکورہ کے معتبر نہیں ہے، البتہ اگر وہ دو گواہ اقرار کے

---

[1] ھدایہ کتاب الشھادۃ ۲/۱۲۴ ۔ ظہیریہ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

عادل ومعتبر نہ ہوں اور شوہر سات طلاق کا لفظ کہنے سے انکار کردے تو پھر بموجب اس اقرار کے جو قاضی کے سامنے کیا ہے ایک طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوئی اور دوبارہ نکاح صحیح ہوگیا ہے قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسریح باحسان الیٰ قولہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[1] فقط

پہلے طلاق کا شوہر اقرار کرتا رہا اب انکار کرتا ہے کیا حکم ہے

سوال (۲۷۲):۔ زید نے اپنی زوجہ کو طلاق دی اور لوگوں کے دریافت کرنے پر جواب دیا کہ میں اپنی زوجہ کو طلاق دیدی اور چند مرتبہ طلاق دے چکا ہوں، اب زید طلاق سے انکار کرتا ہے، یہ انکار معتبر ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر دو گواہ عادل یعنی نمازی پرہیزگار طلاق کے گواہ ہیں یعنی جن کے سامنے زید نے یہ کہا کہ میں تو چند مرتبہ طلاق دے چکا ہوں، ان میں اگر دو گواہ بھی عادل وثقہ ہیں، اس صورت میں طلاق ثابت ہوگئی، اور زید کا انکار معتبر نہیں[2] ہے، فقط

ذیل کی صورت میں دونوں بیویوں کو طلاق پڑی یا ایک کو اور کتنی پڑی۔

سوال (۲۷۳):۔ شخص دو زن دارد، با ہر دو زن در امور خانگی منازعت شدہ درمیاں گفت شمارا یک طلاق دادم، کسے گفت ایں چہ طلاق دادی، طلاق نہ شدہ است..... گفت شمارا یک طلاق، دو طلاق، سہ طلاق دادم، دریں صورت ہر دو زن مطلقہ بسہ طلاق گردد یا چگونہ۔

الجواب:۔ دریں صورت بہ ہریک زن او سہ طلاق واقع شد قال

---

[1] سورۃ البقرۃ ۔ ۲۹ ۔ ظفیر [2] وما سوی ذلك من الحقوق یقبل فیها شهادة رجلین او رجل وامرأتین (هدایه ص۲۰۴ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

فی الدر المختار قال لنسائه الاربع بینکن تطلیقة طلقت کل واحدة تطلیقة وکذا لو قال بینکن تطلیقتان او ثلث او اربع الا ان ینوی قسمة کل واحدة بینهن فتطلق کل واحدة ثلاثا الدر مختار قوله فتطلق کل واحدة ثلاثا ای الا فی التطلیقتین فیقع علی کل واحدة منهن طلقتان کذا فی کافی الحاکم الشهید ومثله فی الفتح والبحر شامی[1] جلد ۲ ص ۴۵۹۔

تجھ کو طلاق ہے چلی جا کہنے سے کون طلاق واقع ہوئی

سوال (۲۷۴):۔ رمضانی نے اپنی زوجہ کو کسی قصور پر یہ کہا تجھ کو طلاق ہے تو چلی جا، اس صورت میں کیا حکم ہے

الجواب:۔ اس صورت میں رمضانی کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع[2] ہوگئی۔

بیوی سے کہا کہ مجھے تم سے تعلق نہیں طلاق دیدی پھر خط کے ذریعہ دادا کو اطلاع دی کیا حکم ہے

سوال (۲۷۵):۔ محمود نے اپنی زوجہ کو یہ کہا کہ مجھے تم سے کچھ تعلق نہیں ہیں نے تمہیں طلاق دیدی، اس کے بعد ایک پرچہ اپنے دادا کو لکھا کہ میں نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی، اس صورت میں طلاق بائن واقع ہوئی یا مغلظ۔

الجواب:۔ اس صورت میں محمود کی زوجہ پر دو طلاق بائنہ واقع ہوگئی[3]، بشرطیکہ اس پرچہ میں جو باپ کے پاس طلاق کے بارے میں بھیجا ہے، اس سے مراد اسے طلاق زبانی کی خبر دینا ہو تو اس صورت میں تین طلاق نہ ہونگی، اور بدون حلالہ کے محمود اس مطلقہ سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے، بدون نکاح کے رجعت صحیح نہیں ہے، درمختار وغیرہ۔ فقط۔

---

[1] ردالمحتار باب طلاق غیر المدخول بها ص ۵۳۲ ج ۲ و ص ۵۳۳ ج ۲۔ ظفیر [2] ویقع طلاق کل عاقل بالغ الدر المختار علی ما مشی علیه ردالمحتار کتاب الطلاق ص ۴۵۹ ج ۲) الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدة (درمختار) واذا لحق الصریح البائن کان بائنا (ردالمحتار باب الکنایات ص ۵۳۴ ج ۲ ظفیر [3] واذا لحق الصریح البائن کان بائنا لان البینونة السابقة علیه تمنع الرجعة (ایضا ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق وحلف کے ساتھ سچ کہنے کو کہا گیا مگر پھر بھی جھوٹ کہا کیا حکم ہے

سوال (۲۷۶): ایک شخص کو حلف وطلاق کی نسبت کہا گیا فلاں بات سچ کہنا حلف اٹھا کر جھوٹ کہہ گیا، طلاق کی نسبت اس نے یہ کہا کہ اب میں بوڑھا ہوں عورت میرے سے طلاق ہی ہے، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب: شامی جلد ثانی ص۴۲۹ باب الصریح میں ہے فقال انی حلفت بالطلاق انی لا اشرب وکان کاذبا فیہ ثم شرب طلقت[1] پس اس عبارت سے واضح ہے کہ صورت مسئولہ میں اگر اس نے جھوٹا حلف اٹھایا تو اس کی زوجہ مطلقہ ہو جاوے گی۔ فقط۔

طلاق کے بعد شوہر کے پاس جا سکتی ہے یا نہیں

سوال (۲۷۷): عرصہ چھ سال کا ہوا ایک عورت کو اس کے خاوند نے برسر عدالت طلاق دیدی، اور اس عورت کے ایک لڑکا ہے اور ایک لڑکی، اب وہ یہ کہتی ہے کہ میں خاوند کے یہاں جاؤں گی اور اس بات پر رضامند ہیں کہ یہ ہی عورت آجاوے تو بہتر ہے، اس کے خاوند کی بھی یہ ہی صلاح ہے، سو جیسے حکم شریعت کا ہو اس کے مطابق نکاح کیا جاوے۔

الجواب: اگر تین طلاق اس کے شوہر نے نہیں دی تھی تو بلا احلالہ کے اس عورت کا نکاح شوہر اول سے درست ہے[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

طلاق بائن دی اور تین مرتبہ کہا مگر تاکید کی نیت سے کیا حکم ہے

سوال (۲۷۸): ایک شخص نے اپنی زوجہ کو زوجہ کی غیبت میں ایک شخص کے سامنے طلاق دی، اور مطلق یعنی طلاق دینے والا کہتا ہے کہ میں نے طلاق بائن، طلاق بائن، طلاق بائن

---

[1] ردالمحتار باب الصریح ص۴۲۹ ج۲ ظفیر۔ [2] وینکح مبانتہ بما دون الثلاث فی العدۃ وبعدھا بالاجماع ومنع غیرہ بھما لاشتباہ النسب الدر المختار علی حاشیہ ردالمحتار باب الرجعۃ ص۴۳۵ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کہا اور میری نیت اس تکرار سے تین طلاق کی نہ تھی فقط طلاق بائن کی تاکید کا ارادہ تھا، یہ حلفیہ اوپین سے بیان کرتا ہے اور زید کے سوا کوئی دوسرا گواہ نہیں ہے، کیا حکم ہے۔

الجواب: ۔ شوہر کے بیان کے موافق... اس صورت میں بھی قضاءً تین طلاق بائن (مغلظہ) واقع ہوئی بکما فی رد المحتار فی قولہ وان نوی التاکید دین[۱] ای وقع الکل قضاءً[۱] وفی باب الکنایات الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدۃ[۲] اھ پس صریح الفاظ میں جو طلاق بائن دی جاوے، اس کو دوسری اور تیسری طلاق بائن لاحق ہو سکتی ہے، لہذا اس صورت میں قاضی تصدیق نہ کرے گا اس امر کی کہ شوہر کا ارادہ تاکید طلاق بائن کا تھا، پس اس حالت میں کسی گواہ کی ضرورت نہیں ہے، اور قضاءً حکم تین طلاق کا ہوگا، اور چونکہ فقہاء تصریح فرماتے ہیں، المرءۃ کالقاضی کنا فی الشامی[۳] لہذا عورت کو جب کہ ان الفاظ کی خبر پہنچے گی تو وہ اس کو طلاق مغلظہ ہی سمجھے گی وفی الفتح والتاکید خلاف الظاھر وعلمت ان المرءۃ کالقاضی لا یحل لھا ان تمکنہ اذا علمت منہ ما ظاھرہ خلاف مدعاہ[۴] اھ شامی۔ فقط

طلاق دیدی مندرجہ گواہی سے طلاق ثابت ہوئی یا نہیں

سوال (۲۷۹): ۔ زید نے ناراض ہو کر اپنی زوجہ کو مجمع عام میں طلاق دیدی، اور پے در پے تین بار طلاق کے الفاظ ادا کئے کہ تجھ کو میں نے چھوڑ دی اور طلاق دے چکا تجھ سے کوئی

---

[۱] رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بھا ص۶۳۲ ج۲۔ ظفیر [۲] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۲۵۔ ظفیر [۳] رد المحتار باب الصریح ص۵۹۲ اس کے آگے بھی ہے اذا سمعتہ او اخبرھا عدل لا یحل تمکینہ (ایضاً ظفیر۔ [۴]

Maktaba Tul Ishaat.com

سروکار نہیں جس کے ثبوت میں گواہوں کے بیان بھیجے جاتے ہیں، اس پر طلاق ثابت ہوسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ اگر شوہر منکر ہو طلاق سے تو دو گواہوں عادل کی شہادت سے طلاق ثابت ہوتی ہے اور صورت مسئولہ میں جو شہادت ہم رشتہ ہے وہ شرعی شہادت پوری نہیں ہے، لہذا بدون شرعی شہادت کے طلاق ثابت نہ[۵۱] ہوگی۔ فقط۔

تین لکیر کھینچی تیسرے پر کہا طلاق ہے، پھر کہا مجھ پر میری عورت حرام، حرام، حرام کتنی طلاق واقع ہوئی

سوال (۲۸۰): ۔ احمد نے اپنے والد کا ہاتھ پکڑ کر تین لکیر کھینچی اور تیسری لکیر کے متصل کہا کہ طلاق ہے بعد اس کے متصل کہا مجھ پر میری عورت حرام، حرام، حرام اس صورت میں کتنی طلاق واقع ہوئی۔

الجواب: ۔ درمختار میں ہے انت طالق هكذا مشيرا بالاصابع المنشورة وقع بعدده بخلاف مثل هذا فانه ان نوى ثلاثا وقعن والا فواحدة[۵۲] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صورت مسئولہ میں بھی اگر شوہر کی نیت تین طلاق کی ہو تو تین طلاق واقع ہو جاویں گی ورنہ ایک طلاق صریح لفظ سے واقع ہوئی اور دوسری طلاق لفظ حرام سے واقع ہو کر عورت مطلقہ بائنہ ہوگئی اور باقی دو دفعہ لفظ حرام کہنا لغو ہوا، درمختار میں ہے۔ والصريح يلحق الصريح والبائن والبائن يلحق الصريح لا البائن[۵۳]۔ فقط

---

[۵۱] وما سوى ذلك من الحقوق يقبل فيها شهادة رجلين او رجل وامرأتين سواء كان الحق مالا او غير مال مثل النكاح والطلاق (هدایہ کتاب الشهادة ص۱۵۲ ج۳) ظفیر۔

[۵۲] الدر المختار على هامش رد المحتار باب الصريح ص۶۵۱ ج۲ ۔ ظفیر [۵۳] الدر المختار على هامش رد المحتار باب الكنايات ص۶۴۵ ج۲ ۔ ظفیر۔

طلاق کا انکار کیا پھر کہا اگر طلاق نہیں دی تب بھی دی، کیا حکم ہے

سوال (۲۸۱) :- ہندہ کا بیان ہے کہ میرے شوہر زید نے مجھ کو طلاق دی، دریافت کرنے پر زید نے اول تو انکار کیا اور پھر یہ بھی کہا کہ اگر طلاق نہیں دی تب بھی دی، اور یہ کلمہ ایک مرتبہ کہا، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- زید کے اس کلمہ سے کہ "اگر طلاق نہیں دی تب دی" ایک طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی، اس میں حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر بدون نکاح کے رجوع کر سکتا ہے[1] کذا فی کتب الفقہ۔ فقط۔

دوسرے سے کہا کہ اس کو طلاق دے چکا اس سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۸۲) :- ایک شخص بحالت غصہ اپنی بیوی کو طلاق دی، اپنی والدہ کی طرف مخاطب ہو کر یہ کہا کہ اس کو طلاق دے چکا، شرعاً طلاق ہوئی یا نہیں، کیونکہ بیوی سے مخاطب ہو کر طلاق نہیں دی، اس صورت میں شوہر پھر زوجہ کو رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں شرعاً طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی لیکن اگر صرف ایک طلاق غصہ میں دی ہے تو عدت کے اندر اس عورت کو پھر لوٹا سکتا ہے، اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا حلالہ کے کر سکتا ہے۔

عورت نے کہا شوہر نے طلاق دیدی اور عرصہ سے بھی الگ رہ کر بھی چونکہ دوسرا نکاح کر لیا شوہر اب انکار کرتا ہے کیا حکم ہے

سوال (۲۸۳) :- ایک عورت کا بیان ہے کہ میرے خاوند نے

---

[1] هي استدامة الملك القائم في العدة بنحو راجعتك ورددتك ومسكتك بلا نية لأنه صريح وبفعل ما يوجب حرمة المصاهرة كمس وبتزوجها في العدة ان لم يطلق بائنا فان ابانها فلا وان ابت در مختار. قوله ان لم يطلق بائنا هذا بيان لشرط الرجعة ولها شروط خمس قلت هي ان لا يكون الطلاق ثلاثا ولا واحدة مقترنة بعوض مالي ولا بصفة تنبئ عن البينونة او لا مشبهة كطلقة مثل الجبل ولا كناية يقع بها بائن رد المحتار باب الرجعة ج۲ ص۷۳۵. وينكح مبانته بما دون الثلاث في العدة وبعدها بالاجماع (ايضاً ص۸۳۸) ظفير

Maktaba Tul Ishaat.com

مجھ کو طلاق دیدی اور عرصہ دراز سے وہ میرا کفیل نہیں ہے، یہ بیان کرکے اس نے اپنا نکاح ایک شخص سے پڑھالیا ہے، جب اس کے نکاح کی خبر شوہر سابق کو ہوئی اس نے یہ عذر کیا کہ میں نے طلاق نہیں دی، ایسی صورت میں نکاح ہوا یا نہیں۔

الجواب: ۔ جب کہ عورت کے دعوے طلاق پر دو گواہ شرعی نہیں ہیں، اور شوہر طلاق سے منکر ہے تو طلاق ثابت نہیں ہے اور نکاح ثانی اس عورت کا صحیح نہیں ہوا، اب شوہر اول سے کہا جاوے کہ یا وہ طلاق دیدیوے یا نان ونفقہ کی خبر گیری کرے۔ فقط۔

جن کے سامنے طلاق کا اقرار کیا ہے ان کی گواہی سے طلاق ثابت ہوگی یا نہیں

سوال (۲۸۴): ۔ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دی، تین چار شخص موجود تھے پھر شخص مذکور سے اور لوگوں نے دریافت کیا تو اس نے اقرار کیا کہ میں نے طلاق دیدی ہے اس کے بعد شوہر طلاق سے انکار کرتا ہے تو جن لوگوں کے سامنے طلاق دی تھی وہ لاپتہ ہیں، لیکن جن لوگوں کے سامنے اقرار طلاق کا کیا تھا وہ موجود ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے اس شخص نے طلاق کا اقرار کیا تھا، اس صورت میں اس شخص کی عورت پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب: ۔ اگر ان لوگوں میں سے جن کے سامنے اس شخص نے طلاق کا اقرار کیا دو شخص بھی عادل و نمازی ہیں تو طلاق ثابت ہوگئی اور انکار کرنا اس کا معتبر نہ ہوگا، کذا فی کتب[1] الفقہ۔ فقط

دو طلاق بائن کے بعد تجدید نکاح کیا پھر چند ماہ بعد دو طلاق دی اب کیا حکم ہے

سوال (۲۸۵): ۔ زید نے ہندہ کو دو طلاق بائن دی پھر باہم راضی ہو کر نکاح پڑھالیا پھر

---

[1] وما سوی ذلک من الحقوق یقبل فیها شهادة رجلین او رجل وامرأتین سواء کان الحق مالا او غیر مال مثل النکاح والطلاق (هدایه کتاب الشهادة ص۱۵۲ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

چار ماہ بعد دو طلاق بائن دیا اس صورت میں حسب مذہب حنفی تین طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ پہلی صورت میں بدون حلالہ کے شوہر اول کے ساتھ نکاح صحیح ہے، کیونکہ طلاق بائنہ کے بعد طلاق بائنہ جدید واقع نہیں ہوتی اور نیز عدت کے بعد طلاق دینے سے وہ طلاق ماقبل کی طلاق کے ساتھ جمع نہیں ہوتی[1]۔

دو طلاق بائن کے بعد نکاح جدید کیا پھر چند دن بعد دو طلاق دی اب کیا حکم ہے

سوال (۲۸۶):۔ زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو دو طلاق بائن دیدی، پھر نکاح پڑھالیا، پھر چند روز کے بعد دو طلاق دی اب ہندہ پر کتنی طلاق واقع ہوگی۔

الجواب:۔ اگر طلاق سابق کی عدت گذر گئی تھی تو بعد کی دو طلاق سے تین طلاق نہ ہوں گی اور اگر عدت کے اندر دو طلاق کے بعد پھر دو طلاق دی تو تین طلاق واقع ہو جاویں گی[2]۔ فقط۔

بیوی کو تلاک یا تیلاک یا انت مطلقہ کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۲۸۷):۔ لفظ طلاک، طلاغ طلاخ، تلاک، تلاق، تلاک کو فقہاء نے صریح طلاق میں داخل کیا ہے، اگر کسی نے تلاک یا تیلاک یا انت مطلقہ بسکون طا کہا تو حکم صریح طلاق کا ہوگا یا کنایہ کا۔

الجواب:۔ تلاک اور تیلاک بحکم صریح ہے، ان الفاظ سے بدون نیت کے طلاق واقع ہو جاوے گی، اور انت مطلقہ با تخفیف کنایات میں سے ہے اس میں اگر نیت طلاق کی ہوگی تو ایک طلاق رجعی واقع ہوگی کذا فی الشامی درمختار

---

[1] وینکح مبانته بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالاجماع (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرجعة ص۳۵۴ ج۲) لا یلحق البائن البائن (ایضاً باب الکنایات ص۴۴۶ ج۲، ظفیر ۵۲) الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدة والبائن یلحق الصریح (درمختار قوله بشرط العدة هذا الشرط لابد منه فی جمیع صور اللحاق فلا یرد تنجیز حنما (رد المحتار باب الکنایات ص۴۴۵ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے وانت طالق ومطلقۃ بالتشدید[1] اور شامی میں ہے قول بالتشدید ای مشدید اللام فی مطلقۃ اما بالتخفیف فیلحق بالکنایۃ لحذف فی الذال المختار ایضا دیدخل نحو طلاغ وتلاغ وطلاك وتلاك[2] الخ۔ فقط

ایک عورت بحیثیت گواہ تین طلاق بتاتی ہے بقیہ ایک کیا کیا جائے

سوال (۲۸۸):۔ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو چند عورتوں اور ایک مرد کی موجودگی میں طلاق دی اب وہ مرد اور طلاق دہندہ اور اس کی زوجہ اور دو عورتیں یہ کہتے ہیں کہ ایک طلاق دی ہے لیکن ایک عورت یہ کہتی ہے کہ تین طلاق دی ہے، اس صورت میں کس کا قول معتبر ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں ایک طلاق کا حکم ہوگا، تین طلاق کا حکم نہ ہوگا[3]۔ فقط۔

میاں بیوی ایک طلاق دینا بتاتے ہیں اور دو گواہ تین طلاق کیا کیا جائے

سوال (۲۸۹):۔ امانت اللہ نے اپنی زوجہ مسماۃ اقلیمہ کو ایک مرتبہ طلاق دیا، دونوں کا یہی بیان ہے، لیکن دوسرے دو شخص بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سنا کہ امانت اللہ نے تین مرتبہ طلاق دیا، لیکن جس جگہ شوہر نے طلاق دیا، اس جگہ یہ دونوں شخص موجود نہ تھے درمیان میں دیوار حائل ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے، زوج کہتا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ طلاق دی اور زوجہ بھی یہ ہی بیان کرتی ہے، البتہ گواہ سماعی شہادت تین طلاق کی دیتے ہیں، امانت اللہ نے عدت میں زوجہ کو رجوع کر لیا، جائز ہے یا نہ

الجواب:۔ اس صورت میں زوج کا قول معتبر ہے اور تین طلاق ثابت نہ

---

[1] رد المحتار باب الصریح ۳/۲۴۰ ۵۹۰ ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الصریح ۳/۲۴۰ ۵۹۱ ظفیر [3] وما سوی ذلك من الحقوق تقبل فیہ شہادۃ رجلین او رجل وامرأتین سواء کان الحق مالا او غیر مال مثل النکاح والطلاق (ہدایہ کتاب الشہادۃ ۳/۱۴۵) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوں گی، کیونکہ تین طلاق کے گواہ خود کہتے ہیں اور مقر ہیں کہ ہم اس مکان میں موجود نہ تھے اور دیوار درمیان میں حائل تھی اور ہماری شہادت سماعی ہے، لہٰذا یہ شہادت شرعاً معتبر نہیں[1] ہے، پس رجوع کرنا امانت اللہ کا عدت کے اندر بحالت مذکورہ اپنی زوجہ کو صحیح ہے اور وہ دونوں باہم زن و شو ہیں، نکاح ان کا قائم[2] ہے۔ فقط

کئی طلاق دی مگر یاد نہیں انکار کرتا ہے ایک شخص گواہ ہے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۳۹۰):۔ ایک شخص حالت بیماری میں کچھ ناخوش ہو کر دوسری جگہ چلا گیا، اس کا بڑا بھائی اس کے پاس گیا اور کہا کہ اپنی بیوی کو بھی اپنے پاس رکھ، اور بھی کچھ گفتگو ناراضی کی دونوں بھائیوں میں ہوئی، اسے حالت مرض میں اس نے کئی مرتبہ لفظ طلاق کہا، اس وقت سے اس کی بیوی اپنے ماں باپ کے پاس ہے، بعد آرام ہو جانے کے وہ شخص مکان پر آگیا اور بڑے بھائی سے کہا کہ اب میں اپنی بیوی کو لیے جاتا ہوں، بڑے بھائی نے جواب دیا کہ تو طلاق دے چکا ہے، اس نے کہا میں نے ہرگز طلاق نہیں دی: مجھ کو کچھ خبر ہے اور وہ قسم کھاتا ہے کہ مجھ کو مطلق خبر نہیں، حکیم صاحب یہ کہتے اور لکھتے ہیں کہ یہ مرض ایسا ہی تھا کہ اس میں عقل و حواس درست نہیں رہتے، اس پر ایک مولوی نے فتویٰ دیا کہ طلاق نہیں ہوئی، آیا اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ ایسی حالت میں شوہر کا قول معتبر ہے، طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ نہ دو گواہ طلاق کے ہیں اور نہ شوہر مقر ہے طلاق کا اور اس کو کچھ یاد نہیں ہے۔

---

[1] ولا یشهد علی محجب بسماعه منه الا اذا تبین القائل بان تکلم فی البیت غیره لکن لو کان لا تقبل (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الشهادة ص۵۱۵، ج۴) ولا یشهد ما احد بما لم یعاینه بالاجماع (ایضاً ص۵۲۰) ظفیر [2] اذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یراجعها فی عدتها رضیت بذلک ام لم ترض (هدایه باب الرجعة ص۳۷۲، ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

لہذا حکم طلاق کا اس صورت میں نہیں ہوا[1]، فقط

میں نے کل طلاق دیدی اس کے بعد تین مرتبہ کہا تمہاری صفائی دی کیا حکم ہے

سوال (۲۹۱):۔ زید نے اپنی بی بی سے جھگڑا کیا، بعد ازاں بی بی نے زید سے کہا کہ کھانا کھالو، زید نے انکار کیا تب بی بی نے کہا کہ کھانا نہ کھاؤ گے تو طلاق دیدو، زید نے کہا کہ طلاق تو میں نے کل دیدی، اور دو گواہوں سے ثابت ہوا کہ ایک طلاق زید نے اپنی بی بی کو دی اس کے بعد تین مرتبہ زید نے کہا کہ تمہاری صفائی دیا، لہذا کون سی طلاق واقع ہوئی۔

الجواب:۔ اس صورت میں ایک طلاق صریح پہلے ثابت ہوئی اور لفظ صفائی دیا جو کہ کنایہ ہے اس سے بوجہ دلالت حال دوسری طلاق بائنہ واقع ہوگئی اور تکرار لفظ کنایہ سے ایک ہی طلاق رہتی ہے، لہذا زید کی زوجہ پر دو طلاق بائنہ واقع ہوگئی درمختار میں ہے وفی مذاکرۃ الطلاق یتوقف الاول[2] فقط وفیہ والبائن یلحق الصریح الا لایلحق البائن البائن[3] اھ۔

تین بار جواب دیا کہنے سے کون سی طلاق ہوگی

سوال (۲۹۲):۔ صغیرہ منکوحہ غیر مدخولہ کے شوہر اور والد میں کچھ نا اتفاقی ہوئی، صغیرہ کے والد نے اس کے شوہر کو کہا کہ تم صغیرہ کو جواب دو، اس نے منظور کرلیا، مجلس میں سے ایک شخص نے شوہر صغیرہ کو کہا کہ تم نے اپنی منکوحہ فلاں کو جواب دیا، اس نے کہا کہ میں نے جواب دیا، اسی طرح اس کو تین بار کہا، اس نے بھی تین ہی بار کہا کہ میں نے جواب دیا، ماورسندھ کے محاورہ میں جواب کا لفظ بجائے طلاق کے مستعمل ہے تو اس صورت میں صغیرہ مذکورہ پر ایک طلاق واقع ہوئی یا تین۔

---

[1] وخصہا لغیرہا من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیرہ کنکاح وطلاق الا رجلان او رجل وامرأتان (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادات ص۵۱۵ ج۴) ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۴۰ ج۳. ظفیر [3] ایضاً ص۶۴۵ و ص۶۴۶. ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب ۱۔ شامی میں ہے بخلاف فارسیۃ قولہ سرحتک ھو رہا کردم لانہ صار صریحا فی العرف الی ان قال فاذا قال رہا کردم ای سرحتک یقع بہ الرجعی مع ان اصلہ کنایۃ ایضا وماذاک الا لانہ غلب فی عرف الفرس استعمالہ فی الطلاق[1] پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں چونکہ لفظ جواب عرف میں طلاق کے معنی میں مستعمل ہے، لہذا عورت مذکورہ مطلقہ ہوگئی، اور جب کہ وہ صغیرہ غیر مدخولہ ہے تو ایک طلاق سے بائنہ ہوگئی دوسری اور تیسری طلاق اس پر واقع نہ ہوگی کما ھو مسلم ومصرح فی کتب الفقہ[2]

سوال (۲۹۳۱): مولا بخش نے بوجہ ناچاقی کے اپنے بیٹے کے کہ جان سے ماردوں گا اپنی بیوی کو طلاق دیدی، ایک مرتبہ مولا بخش نے اپنی زبان سے یہ کہہ دیا کہ میں نے طلاق دی، جہاں اس کی مرضی ہو چلی جائے، ایک راہون کے مولوی صاحب نے یہ کہا کہ بدون حلالہ کے درست نہیں ہے، تین ماہ کے بعد مولا بخش اپنی بیوی کو طلاق دے پھر دوسرے سے نکاح کرے، جب وہاں تین ماہ رہے پھر مولا بخش کے ساتھ نکاح کرے، اس درمیان مولا بخش کا حقہ پانی بند رکھا جائے اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

میں نے طلاق دی جہاں چاہے چلی جا کہا تو کیا حکم ہے

الجواب ۲۔ اس صورت میں مولا بخش کی زوجہ پر دو طلاق بائن واقع ہوگئی، اگر مولا بخش اس کو رکھنا چاہے تو اس کے ساتھ دوبارہ نکاح بدون حلالہ

---

[1] ردالمحتار باب الکنایات ص۲۳۶ ج۲ ظفیر۔ [2] وان فرق بانت بالاولی ولذا لم تقع الثانیۃ بخلاف الموطوءۃ حیث یقع الکل وکذا انت طالق ثلاثا متفرقات (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب الکنایات ص۲۲۶ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کے کرسکتا ہے حلالہ کی ضرورت نہیں[1] ہے، اور راہون والے مولوی صاحب نے جو طریقہ بتلایا ہے اس بناء پر اہل برادری کو یہ جائز نہیں ہے کہ وہ مولا بخش کو دق کریں اور برادری سے خارج کریں اور اس کا حقہ پانی بند کریں۔ بلکہ مولا بخش کا بیٹا اس سزا کا مستحق ہے، کیونکہ اس نے اپنے باپ کو سب وشتم کر کے جان سے مارنے کی دھمکی دی ہے اور اس کو مجبور کر کے طلاق دلائی ہے اور اپنی ماں کو بھی خوب زدوکوب کیا ہے اور سب وشتم کیا ہے، اس لئے اہل برادری کو لازم ہے کہ مولا بخش کے بیٹے کو برادری سے علیحدہ کردیں اور جملہ تعلقات اس سے قطع کرلیں جب تک وہ توبہ نہ کرے اور والدین سے قصور معاف نہ کراوے اور ان کو راضی نہ کرے اور ان کی خدمت واطاعت کا وعدہ نہ کرے اس وقت تک اس سے کسی قسم کا تعلق رکھنا روا نہیں ہے، والدین کی اطاعت فرض ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اس کی بہت تاکید اور حکم فرمایا ہے فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا[2] الآیہ فقط

جواب صحیح ہے، یہ عورت مطلقہ ہوگئی ہے، مگر مولا بخش اس سے نکاح کرسکتا ہے، مولوی صاحب نے جو یہ صورت تجویز کی ہے وہ ان کی جہالت کو ظاہر کرتی ہے۔

پہلے لکھی ہوئی صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں **سوال (۲۹۴)**:۔ ایک شخص نے حالت غصہ میں اپنی زوجہ کو تین طلاق دی، اس وقت وہاں ایک عورت مرد کے رشتہ داروں سے موجود تھی، نیز قریب کے مکان میں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اس نے بھی

---

[1] اذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فلہا ان یتزوجہا فی العدۃ وبعدہا اتفقا علیہ لان حل المحلیۃ باق لان زوالہ معلق بانقضاء الثالثۃ فینعدم کلہ ومنع الغیر فی العدۃ لاشتباہ النسب ولا اشتباہ فی اطلاقہ: ہدایہ باب الرجعۃ فصل فیما تحل بہ للمطلقہ ص۳۷۹ ج۲ ظفیر [2] سورۃ الاسراء رکوع ۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

تینوں طلاق سنی نیز دوسرے مکان میں ایک عورت نے بھی یہ الفاظ طلاق کے سنے اس عورت نے اپنے قریب والی عورتوں سے کہا کہ فلاں شخص نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دی، محلہ کے لوگ یہ سنتے ہی اس شخص کے مکان میں گئے، عورت مطلقہ نے کہا کہ میرے اسباب دلاؤ، شوہر نے کہا کہ جو اسباب تمہارا ہے لے لو، مجمع کثیر میں عورت اپنا اسباب لے کر رشتہ داروں میں چلی گئی، اس کے بعد لوگوں کی ملامت کرنے پر شوہر کہتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی، اس پر دوسرے شخص نے کہا کہ ایسا مت کہو، اگر اس کے رشتہ دار سنیں گے تو تمہاری خبر لیں گے اس نے کہا بیشک میں نے تین طلاق اپنی زوجہ کو دی، لیکن کوئی گواہ بھی تو پیش کریں گے اس وقت بجز ایک عورت کے اور کوئی موجود نہ تھا اور وہ عند الشرع معتبر نہیں اب وہ شخص طلاق سے ابا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے اس کو طلاق نہیں دی، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے جب کہ اضافت طلاق کی زوجہ کی طرف نہیں، اور گواہ نے دیوار کے پیچھے سے لفظ طلاق کا سنا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب: ۔ اقول وباللہ التوفیق اضافت کے متعلق شامی میں یہ تصریح فرمائی ہے کہ اضافت کا صراحۃً ہونا شرط نہیں ہے قرائن بھی کافی ہیں حیث قال ولا یلزم کون الاضافۃ صریحۃً فی کلامہ الخان قال دیویدہ مافی البحر لو قال امرأۃ طالق او قال طلقت امرأۃ ثلاثاً وقال لم اعن امرأتی یصدق ویفہم منہ انہ لو لم یقل ذلک تطلق امرأتہ لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقھا لا بطلاق غیرھا اقولہ الی حلفت بالطلاق ینصرف الیما لم یرد غیرھا[1] اور در بارہ شہادت علی العجب در مختار میں ہے ولا یشہد علی عجب بسماعہ منہ الا اذا تبین انتہی۔ قال ما ان لم یکن فی انبیت

[1] رد المحتار باب الصریح صفحہ ۲۷۴ ج ۲ ۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

غیرہ[1] الخ اس سے معلوم ہوا کہ جب اس امر کا یقین ہو کہ یہ بولنے والا شخص ہے تو سننے والا گواہی دے سکتا ہے لیکن اگر قاضی کے سامنے اس امر کو ظاہر کردے گا کہ میں نے غائبانہ سن کر گواہی دے رہا ہوں تو قاضی اس کا اعتبار نہ کرے گا بہرحال یہ امور قاضی سے متعلق ہیں، مفتی تو ایسی حالت میں یہ فتویٰ دے سکتا ہے کہ طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ اضافت الی الزوجہ اگرچہ صراحۃً نہ ہو مگر قرائن اس کے ہوں کہ یہ شخص اپنی زوجہ ہی کو کہہ رہا ہے خصوصاً جب کہ کلام اس سے ہو رہا ہو، اور وہ مخاطب ہو تو ایسی حالت میں اگر کہا جاوے گا طلاق ہے تو مراد زوجہ کو طلاق دینا ہوگا اور گواہ جو دوسرے مکان سے سن رہا ہے اور جانتا ہے کہ طلاق دینے والا فلاں شخص ہے تو وہ گواہی طلاق کی دے سکتا ہے اور اگر یہ بیان نہ کرے کہ میں دوسرے مکان میں تھا تو اس کی گواہی معتبر ہو سکتی ہے، البتہ اگر یہ ظاہر کردیوے گا کہ میں دوسرے مکان میں تھا تو پھر قاضی اس کا اعتبار نہ کرے گا، علاوہ بریں ایک دوسرے مرد کے سامنے بھی اس نے اقرار کیا ہے کہ میں نے بیشک تین طلاق دی ہیں، لیکن وہ گواہ کس کو پیش کریں گے وہاں سوائے ایک عورت کے کوئی اور موجود نہ تھا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شوہر کو یہ خیال ہے کہ بدوں گواہوں کے موجود ہوئے طلاق ہی نہیں پڑتی، حالانکہ طلاق تنہائی میں بھی واقع ہو جاتی ہے، مثلاً اگر کوئی شخص صرف تنہائی میں اپنی زوجہ کو طلاق دیدے تو وہ بھی واقع ہو جاتی ہے، گواہوں کا ہونا صرف اس وقت ضروری ہے کہ شوہر منکر ہو تو عورت بذریعہ گواہوں کے طلاق ثابت کرسکتی ہے اور اگر شوہر کو اقرار ہو کہ بیشک میں نے طلاق دی ہے مگر وہاں کوئی موجود نہ تھا تب بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور اگر اس اقرار سے بھی انکار کرے تو البتہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے وہ اقرار ثابت ہوگا اور حکم طلاق کا کیا جاوے گا۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادات ص۱۲ ج۴ ملخصاً۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بہر حال اگر شوہر طلاق سے بالکل انکار کرتا ہے اور اس دوسرے شخص کے سامنے جو اقرار کیا تھا اس سے بھی منکر ہے اور وہ اقرار کا سننے والا صرف ایک مرد ہے دوسرا شخص وہاں کوئی نہ تھا اور اصل طلاق دینے کے وقت بھی اس مکان میں صرف ایک عورت تھی اور باقی گواہ یہ بیان کریں کہ ہم دوسرے مکان میں تھے ہم نے دیوار کے پیچھے سے لفظ طلاق سنا ہے تو ایسی حالت میں بیشک حکم طلاق کا نہ کیا جاوے گا۔

دو طلاق بائنہ کے بعد دلی حرام ہوئی اور عدت کے بعد تیسری طلاق واقع نہیں ہوئی دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے خلوہ عمل ہو

سوال (۲۹۵)۔ ایک شخص عاقل بالغ نے اپنی عورت کو بوجہ نافرمانی کے غصہ کی حالت میں مارا اور مکان سے باہر کر دیا اور زیور نکال کر کہا کہ تو میرے مکان سے چلی جا تم کو بالکل نہیں رکھتا ہوں طلاق دی جہاں چاہے چلی جا، تو نے میرے کپڑے نماز پڑھنے کے کیوں نہیں دھوئے میرا کہنا کیوں نہیں مانا، مرد کچھ روز تک مکان پر رہا اور عورت بھی مکان پر رہی کچھ عرصہ کے بعد مرد پردیس کو کہیں چلا گیا، ایک عرصہ کے بعد مکان پر واپس آیا اور عورت سے علیحدہ رہا، عورت اس کے پاس آتی رہی وہ صحبت سے باز رہا، جب عورت برابر آتی جاتی رہی تو ایک روز عورت کے اوپر رحم آیا اور شہوت کی وجہ سے صحبت کر لی، پھر بعد کو صحبت کرتا رہا بلا نکاح کے اور عدت کی گنتی وغیرہ کے کچھ پرواہ نہیں کی، اسی حالت میں اب پھر جھگڑا میاں بیوی میں ہو گیا، اب اس مرد سے امید حمل ہو گئی اور حمل ظاہر ہو گیا، اب پھر اس مرد نے دوسری مرتبہ طلاق پرچہ پر لکھ کر عورت کو دیدی، عورت کو کہہ دیا تم چلی جاؤ، وہ اپنے والدین کے یہاں چلی گئی، کچھ روز کے بعد پھر آ گئی اور اسی مرد کے گھر پر رہنے لگی اور کسی کے گھر نہیں جاتی، اب یہ مرد جس کا وہ حمل ہے چار مہینے بعد اسی عورت سے نکاح حمل کی حالت میں کر لیا ہے، ابھی بچہ پیٹ میں ہے، اب فرمائیے کہ یہ نکاح حلال ہوا یا حرام اسی مرد سے نکاح ہوا ہے جس کی وہ عورت ہے اور جس کا حمل ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

اسی مرد سے نکاح ہوا ہے، اب چند لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ حالت حمل میں نکاح حلال نہیں ہے حرام ہوا ہے، نکاح نہیں ہوا، کوئی عالم اس نکاح کو حلال نہیں کر سکتا ہے، مگر ہم لوگوں میں کوئی عالم نہیں ہے، فقط۔

الجواب: پہلے جب مرد نے اپنی زوجہ کو طلاق دی تو اس وقت دو طلاق بائنہ واقع ہوئی تھی ایک الفاظ کنایہ سے اور ایک صریح لفظ طلاق سے، اس میں نکاح ثانی شوہر اول سے عدت میں اور بعد عدت کے درست ہی[1] ہے، جب کہ عرصہ کے بعد شوہر مکان پر واپس آیا اور بدون نکاح ثانی کے صحبت کی یہ حرام ہوا، اور اگر اس عرصہ میں عدت طلاق سابق کی گذر چکی تھی تو دوبارہ جو پرچہ طلاق کا لکھا اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی، لہذا نکاح شوہر اول کا بلا حلالہ کے اس عورت سے صحیح ہے اور حالت حمل میں بھی نکاح صحیح[2] ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال (۲۹۶): زید حلفیہ بیان کرتا ہے کہ میں نے اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق نہیں دی اور ہندہ حلفیہ بیان کرتی ہے کہ میرے زوج زید نے طلاق دیدی ہے، آیا ہندہ پر طلاق پڑ گئی ہے یا نہیں۔ [مسئلہ جو فعل صورت میں طلاق ہوتی یا نہیں]

الجواب: اگر عورت کے پاس دو گواہ عادل طلاق کے نہیں ہیں اور شوہر طلاق سے انکار کرتا ہے تو طلاق ثابت نہیں ہوگی۔ فقط

---

[1] واذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان یتزوجها فی العدة وبعدها انقضائها لان المعلقة باق لان زواله معلق بالطلقة الثلاثة (هدایه باب الرجعة ص۳۵۹ ظفیر) [2] الحبلی یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدة والبائن یلحق الصریح (در مختار) قوله بشرط العدة هذا الشرط لابد منه فی جمیع صور اللحاق فالاولی تاخیره عنهما (رد المحتار باب الکنایات ص۴۳۵ ظفیر) [3] وصح نکاح حبلی (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۴۰۱ ظفیر)

Maktaba Tul Ishaat.com

بلا اضافت کے کسی کو لکھا کہ چھوڑتا ہوں طلاق طلاق، طلاق، نیت کچھ نہ تھی تو کیا حکم ہے۔

سوال (۲۹۷): ۔ ایک شخص نے اپنی بیوی کے سوا کسی غیر شخص کو کسی کی طرف اضافت وخطاب کئے بغیر یہ لکھ بھیجا کہ اب میں چھوڑتا ہوں، طلاق، طلاق، طلاق، بعد اس کے لوگوں نے اس کاتب سے پوچھا کہ اس لکھنے سے تمہاری کیا نیت تھی، کاتب نے کہا میری کوئی نیت نہ تھی، آیا اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب: ۔ شامی جلد ثانی باب الصریح میں ہے وفیہ ایضاً ما فی البحر لو قال امرأۃ طالق او قال طلقت امرأتی ثلاثاً وقال لم اعن امرأتی یصدق ویفہم منہ انہ لو لم یقل ذلک تطلق امرأتہ لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقہا لا بطلاق غیرہا فقولہ انی حلفت بالطلاق ینصرف الیہا مالم یرد غیرہا[1] اس عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر اس شخص نے یہ کہا کہ ان الفاظ سے میری مراد میری زوجہ نہ تھی تو اس کے قول کی تصدیق کی جائے گی، اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی، اور اگر وہ یہ نہ کہتا تو بظاہر حال اس کی زوجہ مطلقہ ہو جاتی، جیسا کہ اس عبارت سے مستفاد ہے۔ لان العادۃ ان من لہ امرأۃ الخ۔

بیوی سے کہا چھوڑ دیا، اب انکار کرتا ہے کیا حکم ہے

سوال (۲۹۸): ۔ ایک شخص نے غصہ کی حالت میں اپنی زوجہ کو کہا کہ میں نے تم کو چھوڑ دیا اور چھوڑ دوں گا اور طلاق کا بھی ذکر آیا بے حد غصہ میں۔ اب شوہر طلاق دینے سے انکار کرتا ہے اور زوجہ کہتی ہے کہ طلاق دیدی ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب: ۔ اگر لڑکا طلاق دینے والا بالغ تھا اور دو گواہ عادل طلاق کے موجود ہیں تو طلاق واقع ہوگئی، شوہر کا انکار معتبر نہیں ہے اور اگر دو گواہ عادل طلاق

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۱ ۱۲ طفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کے نہیں ہیں تو طلاق کے انکار کی صورت میں طلاق ثابت نہ ہوگی۔

عورت کی طلاق دینا بیان کرتی ہے اور شوہر صرف ایک کا اقرار کرتا ہے کیا حکم ہے

سوال (۲۹۹)۔ مسماۃ ہندہ کا بیان ہے کہ اس کو اس کے شوہر زید نے تین چار سال ہوئے یہ الفاظ کہے تھے کہ میں نے بھی دو طلاقیں دیدی تھی، اس پر ہندہ نے کہا کہ تو نے کبھی ایسا نہیں کہا، اس پر شوہر نے کہا کہ جب نہیں دی تو اب دو طلاق دیدی، اب تین چار سال کے بعد یہ الفاظ کہے کہ میں تجھ کو ایک طلاق دیتا ہوں، اگر آئندہ تو میرا کہنا نہیں مانے گی تو تین ماہ کے بعد دوسری اور اس کے تین ماہ کے بعد تیسری طلاق دیدوں گا، مذکورہ بالا الفاظ میرے شوہر نے حالت غیض و غضب میں کہے ہیں اور بالکل تنہائی میں کہے ہیں، کوئی گواہ نہیں ہے، ہندہ کا شوہر ہندہ کے بیان کی تکذیب کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے قطعی یاد نہیں کہ میں نے اس کو کبھی یہ الفاظ کہے ہیں کہ جب دو طلاقیں نہیں دی تو اب دو طلاق دیدیں، البتہ اب صرف ایک مرتبہ یہ الفاظ کہے ہیں کہ میں تجھ کو ایک طلاق دیتا ہوں لیکن میری نیت نہ پہلے کبھی ہندہ کو بھیجنے کی ہوئی اور نہ اس ارادہ سے میں نے لفظ طلاق اس کو کہا بلکہ صرف تادیبا لفظ طلاق کی اہمیت کو نہ سمجھ کر سخت غصہ کی حالت میں بے ساختہ ایک دفعہ زبان سے نکل گیا، اس صورت میں ہندہ زید کی زوجیت میں ہے یا خارج ہوگئی اور رجعت ہوسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ شوہر جب کہ ہندہ کے بیان کی تکذیب کرتا ہے، اور گواہ

لہ وقع طلاق کل زوج اذا کان عاقلا بالغا (ہدایہ کتاب الطلاق ص۳۶۳ ج۲) و ضما بھا لغیرھا من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیرہ کتکاح و طلاق و جعلان الخ او رجل و امرأت (در المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الشھادات ص۵۱۵ و ص۵۱۶ ج۴) ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

کوئی موجود نہیں ہے تو قول شوہر کا معتبر ہوگا[1]، اور ایک طلاق جو اس نے اب دی ہے وہ واقع ہو جاوے گی، اور یہ ایک طلاق رجعی ہے، عدت کے اندر اس میں بلا نکاح کے رجعت صحیح ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید کے ساتھ رجعت ہو سکتی ہے[2] لیکن ہندہ کو اگر یقین ہے کہ اس کے شوہر نے الفاظ مذکورہ بالا کہے تھے تو اس کے حق میں حرمت ثابت ہو گئی، اس کو چاہئے کہ شوہر سے علیحدہ رہے اور بدون حلالہ کے اس سے نکاح نہ کرے۔ کیونکہ المراۃ کالقاضی[3] کتب فقہ میں مذکور ہے۔

سوال (۳۰۰۰):- زید نے اپنی ساس سے نزاع کرتے ہوئے یہ کہا کہ اگر میں تمہارے گھر آؤں یا تمہارا کام کروں تو ہماری عورت پر تین طلاق، زید اگر قبل کام کرنے یا گھر آنے اپنی ساس کے اپنی عورت کو ایک طلاق دیدے اور بعد انقضائے عدت کے اپنی ساس کا اس کے کہنے سے کام کر دے۔ پھر اپنی عورت سے نکاح کر لیا، یہ امر جائز ہے یا نہ۔ اور حلف سے بری الذمہ ہو جاویگا یا نہ۔

اگر فلاں کام کروں تو بیوی پر تین طلاق، اس کام کے کرنے سے پہلے اگر وہ بیوی کو ایک طلاق دیدے اور عدت ختم کے بعد کرے پھر نکاح کرے کیا حکم ہے

الجواب:- قال فی الدر المختار وتحمل الیمین بعد وجود الشرط

---

[1] حدیث نبوی ہے البینۃ للمدعی والیمین علی من انکر، عورت مدعی ہے اور شوہر منکر گو کہ فراہمی عورت کے ذمہ تھی جب وہ ثبوت فراہم نہ کر سکی تو شوہر کے قول پر فیصلہ ہوگا۔ ظفیر [2] اذا طلق الرجل امراتہ تطلیقۃ رجعیۃ او تطلیقتین فلہ ان یراجعھا فی عدتھا رضیت بذلک او لم ترض، واذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فلہ ان یتزوجھا فی العدۃ وبعد انقضائھا ھدایہ باب الرجعۃ ص۳۶۴ ج۲ ومص۳۶۵ ظفیر [3] والمراۃ کالقاضی اذا سمعت اذا اجبر واعلن لا یحل لہا تمکینہ والفتوی انہ لیس لہا قتلہ ولا تقتل نفسہا بل تفدی نفسہا بمال ولو تعرب (درمختار) ردالمحتار کتاب الطلاق باب الصریح ص۵۹۳ ج۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

مطلقا لکن ان وجد فی الملک طلقت وعتق والا لا فحیلۃ من علق الثلث بدخول الدار ان یطلقھا واحدۃ ثم بعد العدۃ تدخلھا فتحل الیمین فینکحھا[1] اھ پس معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں اس عورت سے بلا حلالہ نکاح کر سکتا ہے اور حلف سے بری الذمہ ہو جاوے گا۔

طلاق تو دی تھی دو گریبان میں جھوٹ تین کہہ دی کتنی طلاق واقع ہو گی

سوال (۳۰۱۰۱)۔ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو دو طلاق دی تھی چند ایام کے بعد ایک مولوی صاحب اس معاملہ کے فیصلہ کے لئے تشریف لائے اور مجمع عام میں اس مرد مطلق سے دریافت کیا کہ تم نے اپنی زوجہ کو کے طلاق دی، اس مرد نے کہا کہ تین طلاق مغلظہ، پھر دو چار یوم کے بعد وہ مرد کہنے لگا کہ میں نے دراصل دو طلاق دی تھی، دو گواہ بھی موجود تھے، میں جھوٹ بول کر تین کہہ دی، آیا دو طلاق ہوں گی یا تین۔

الجواب:۔ جب کہ اس مرد نے بجواب سوال مذکور یہ کہا کہ تین طلاق مغلظہ تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوئی اور رجوع کرنا اس کلام سے صحیح نہیں ہے۔ فی الدر المختار۔ ولو نکحھا قبل امس وقع الآن (ای فی قولہ انت طالق امس) لان الانشاء فی الماضی انشاء فی الحال[2] اھ وقال علیہ الصلوۃ والسلام ثلاث جدھن وھزلھن جد[3] الحدیث فقط

طلاق طلب کرنے پر کہا طلاق ہی سی ہے اس سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۳۰۲۰۱)۔ ایک شخص نے اپنی بیوی کو عرصہ تک چھوڑ رکھا، بہت عرصہ کے بعد عورت نے اپنے شوہر کو کہلا کر بھیجا کہ مجھ کو لے جاؤ، اس نے انکار کیا، پھر عورت نے طلاق طلب کی اس نے یہ لفظ کہا طلاق ہی سی ہے، پھر دوبارہ بھی یہ ہی لفظ کہا تو ہر دو لفظ سے طلاق

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعلیق ص۲۹۹ ج۲ ظفیر [2] ایضاً باب الصریح ص۲۶۱ ج۲ ظفیر [3] مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص۲۸۳ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

واقع ہوئی یا نہ۔

الجواب:۔ اس صورت میں عورت پر طلاق رجعی واقع ہوگئی، فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے سئل نجم الدین عمن قالت لہ امرأتہ طلقنی فقال نہ ترا طلاق ماندہ است نہ نکاح برخیزو رہ گیر، قال ھذا اقرار انہ قد طلقھا ثلثا کذا فی المحیط[1]، عبارت مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے الفاظ کے کہنے سے بھی اقرار بالطلاق ہوجاتا ہے، فقط۔

دو شخصوں نے بیوی کے بدلنے کا مصمم ارادہ کرلیا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۳۰۳):۔ دو شخصوں نے باہم مصمم یہ ارادہ کیا کہ ایک دوسرے کی عورت سے اپنی عورت تبدیل کرے، جب گھروں میں جاکر ذکر کیا تو عورتوں نے منظور نہ کیا، آیا اس وعدہ سے ان کی عورتوں پر طلاق پڑ چکی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں ان عورتوں پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ فقط

طلاق دی، طلاق دی تین مرتبہ کہا اور کہنے والا کہتا ہے کہ مراد تاکید تھی تو کیا حکم ہے

سوال (۳۰۴):۔ زید نے اپنی بیوی کو حالت غصہ میں تین طلاق دیں ساتھ الفاظ متفرقہ اور صریحہ کے وہ الفاظ یہ ہیں کہ تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے پھر زید کہتا ہے کہ مراد ہماری ان الفاظ سے تاکید ہے، لہٰذا ایک طلاق رجعی واقع ہوئی، عمر کہتا ہے کہ یہ طلاق صریح ہے، نیت کی ضرورت نہیں ہے۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے کرر لفظ الطلاق وقع الکل وان نوی التاکید دین[2] ای وقع الکل قضاءً الا فیما یاتی اس سے معلوم ہوا کہ قاضی اس کا اعتبار نہ کرے گا اور دیانۃً اس کی نیت معتبر ہے۔

---

[1] عالمگیری مصری فصل سابع فی الطلاق بالالفاظ الفارسیۃ ص۳۷۴ ج۱۔ ظفیر۔

[2] ردالمحتار باب طلاق غیر المدخول بھا ص۵۳۲ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

شوہر سے کہا گیا کہ تو کہہ کہ فلاں کی لڑکی کو طلاق دی اس نے جواب میں کہا ہم نے قبول کیا تو کیا حکم ہے

سوال (۳۰۵):۔ ہندہ زید کے نکاح میں دس سال سے ہے، عرصہ ایک ماہ کا ہوا کہ ہندہ آٹھ دس آدمی لے کر گھر گئی، اور ان لوگوں کے سامنے ہندہ نے کہا کہ زید نامرد ہے، مجھ کو طلاق دلوا دیجئے، زید نے کہا کہ میں نامرد نہیں ہوں، مجھ کو یہ اپنے قریب نہیں آنے دیتی، لوگوں نے کہا کہ ہندہ تو چند روز اور رہ کہ ہم لوگ تجربہ کر لیویں تب ہندہ نے کہا کہ میں ایک ساعت نہیں رہ سکتی ہوں، تب لوگوں نے زید کو ڈانٹا اور کہا کہ جب ہندہ نہیں رہے گی تو تم طلاق دیدو، زید خاموش ہو گیا، ایک شخص نے اٹھ کر کہا کہ تو کہہ کہ فلاں کی لڑکی کو ہم نے طلاق دیا، زید نے بسبب دہشت کے مجبور ہو کر کہا کہ ہم نے قبول کیا، لفظ طلاق وغیرہ کا کچھ بھی زبان پر نہیں لایا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے قالت لزوجها طلقنی فقال فعلت طلقت وفی الشامی قوله فقال فعلت ای طلقت بقرینة الطلب[1] اس عبارت سے واضح ہوا کہ صورت مذکورہ میں شوہر کا یہ کہنا کہ ہم نے قبول کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے طلاق دیدی، لہذا ہندہ پر طلاق واقع ہو گئی مگر طلاق رجعی ہے، عدت کے اندر زید اس کو رجوع کر سکتا ہے، اگر ہندہ مدخولہ ہے، اور اگر غیر مدخولہ ہے تو طلاق بائنہ واقع ہوئی، اس میں رجعت درست نہیں ہے۔

طلاق دی، دی، دی کہا تو کونسی طلاق واقع ہوئی

سوال (۳۰۶):۔ ایک عورت نے اپنے شوہر سے کہا کہ مجھے طلاق دیدو، طلاق دیدو، شوہر نے کہا میں نے تجھے طلاق دی، دی، دی، اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی، اور نکاح ثانی کی ضرورت ہوگی یا نہ۔

---

[1] ردالمحتار کتاب الطلاق باب الصریح ج ۳ ص ۲۴۴ وص ۲۴۵۔ ملخیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :۔ ظاہراً مراد شوہر کے تکرار سے لفظ دی تاکید طلاق کی ہے اس لئے اس صورت میں اس کی زوجہ پر ایک طلاق رجعی واقع ہوئی، عدت میں بدون نکاح کے اس سے رجعت کرسکتا ہے، یعنی یہ کہہ لے کہ میں نے تجھ کو پھر لوٹا لیا، اس کہنے سے نکاح سابق قائم رہے گا۔ فقط۔

صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے

سوال (۳۰۷) :۔ عبداللہ نے اپنی بی بی کو ایک طلاق رجعی دے کر اسی دن رجعت کرلی، پھر تھوڑے زمانہ کے بعد عبداللہ نے اپنی بی بی سے کہا کہ میں تم کو ایک ترکیب بتاتا ہوں کہ جب تو چاہے خود طلاق لے لے وہ یہ کہ فلاں شاخ درخت بیلے کی تو اپنے ہاتھ سے توڑ دے تو تجھے طلاق، چنانچہ عبداللہ کی عورت نے مذاقاً اپنے بھائی سے اس شاخ کو توڑوا کر اپنے شوہر کے پاس بھیج دیا، اس کے بعد پھر عبداللہ نے ایک طلاق رجعی دے کر رجعت کی، آیا عورت عبداللہ پر حرام تو نہیں ہوئی اور اب عبداللہ کو کیا کرنا چاہئے۔

الجواب :۔ ابھی تک تو عبداللہ کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوئی، کیونکہ دو طلاق رجعی اس پر واقع ہوئی تھی اور دونوں کے بعد رجعت ہوگئی، لہٰذا وہ عورت عبداللہ کے لئے حلال ہے اور شاخ توڑنے پر جو طلاق معلق تھی وہ واقع نہیں ہوئی (کیونکہ شرط نہیں پائی گئی، ظفیر) اس لئے دو ہی طلاق رہی، جس میں رجعت صحیح ہے، البتہ اگر عبداللہ آئندہ طلاق دے گا تو پھر رجعت صحیح نہ ہوگی اور

لہ لو قالت طلقنی طلقنی طلقنی فقال طلقت فواحدۃ ان لم ینو الثلاث ولو عطفت بالواو فثلاث (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۳۲۳) اذا طلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ رجعیۃ او تطلیقتین فلہ ان یراجعہا فی عدتہا رضیت بذلک او لم ترض (ہدایہ باب الرجعۃ ص ۲۷۴) ظفیر لہ اذا طلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ رجعیۃ او تطلیقتین فلہ ان یراجعہا فی عدتہا رضیت بذلک ام لم ترض (ہدایہ باب الرجعۃ ص ۲۷۴) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

بدون حلالہ کے نکاح درست نہ ہوگا، کیونکہ آئندہ طلاق دینے پر اس کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہوجاوے گی کذا فی کتب الفقہ۔ فقط۔

طلاق اور دوسری شادی کے بعد بلوغ و عدم بلوغ میں اختلاف

سوال (۳۰۸):۔ مسمی شیر نے اپنی منکوحہ مسماۃ بسان کو طلاق دیدی اور مساۃ مذکورہ نے بعد انقضائے ایام عدت مسمی اسماعیل سے نکاح کرلیا، اب یہ تنازعہ ہے کہ متعلقان مسمی شیر کہتے ہیں کہ شیر نابالغ ہے جس کی نسبت ایک عالم صاحب کے پاس شہادت گزرانی کہ شیر گیارہ سوا گیارہ سال کا ہے، عالم صاحب مذکور نے بلاحضور اسماعیل ناکح ثانی و مساہ بسان حکم عدم بلوغ شیر کا دے کر نکاح مسمی شیر، اسماعیل نے دوبارہ روبرو چند علماء و معززاشخاص وغیرہ کے عام مجلس میں دو گواہ پیش کئے جس مجلس میں مسمی شیر اور اس کے متعلقان بھی موجود تھے، شہادت سے ثابت ہوتا ہے کہ شیر اٹھارہ سال کا ہے اور یہ شہادت بھی حلفیہ ہے، اور ظاہر علامات بلوغ نظر نہیں آتیں، صرف اس کی بلوغت سالوں کے گزرنے سے ہوسکتی ہے، اس صورت میں بینہ کس کے معتبر ہیں بلوغ کے یا عدم بلوغ کے۔

الجواب:۔ اگر کوئی علامت بلوغ کی ظاہر نہ ہو تو پندرہ برس کی عمر مرد یا عورت کی ہوجانے پر حکم بلوغ کا کردیا جاتا ہے، پس جب کہ عمر اس لڑکے کی اٹھارہ سال کی ثابت ہے تو طلاق اس کی واقع ہوگئی قال فی الدر المختار وان لم یوجد فیھما شیٔ فحتی یتم لکل منھما خمس عشرۃ سنۃ بہ یفتیٰ[1] اور طلاق بالغ کی واقع ہوتی ہے، نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی قال فی الدر المختار ویقع طلاق کل زوج عاقل بالغ الا ولا یقع طلاق المولیٰ علی امرأۃ

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الحجر فصل بلوغ الغلام ۱۲ ج ۵ ص ۱۳۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

عبدہ الزوالصبی[1] اور دونوں شہادتوں میں چونکہ اختلاف ہوا شیر کی عمر میں لہٰذا دونوں ساقط ہیں، اور عالم بلا تحکیم کے قائم مقام قاضی کے نہیں ہوتا، اور غیر قاضی کے سامنے شہادت پیش ہونا معتبر نہیں[2] ہے پس اس امر کی تحقیق از سر نو ہونی چاہیئے کہ مسمی شیر کس دن اور تاریخ اور سنہ میں پیدا ہوا تھا، اس سے اس کی عمر معلوم ہو جاوے گی تاریخ ولادت وغیرہ کاغذات سرکاری میں درج ہوتی ہے اس سے حال معلوم ہو سکتا ہے کہ شیر باعتبار عمر کے بالغ ہے یا نہیں، خلاصہ یہ ہے کہ اگر بلوغ اس کا بوقت طلاق محقق ہو گیا تو طلاق اس کی واقع ہو گئی ورنہ نہیں۔

میاں بیوی طلاق کے منکر ہیں اور تین ماہ بعد گواہی دی جاتی ہے کیا حکم ہے

سوال (۳۰۹۰):- مدعیہ و مدعی علیہ ہر دو منکر طلاقند کدام مفتی یا طالب علم رہ بلا سبب شہادۃ یعنی طلب مدعیہ اولاً گواہاں رہ حاضر ساختہ بعدہ صرف مدعی علیہ رہ پیش آوردہ بعد اثبات شہادت بلا جرح و تعدیل حکم وقوع طلاق مغلظہ در جماعت عام دادن جائز است یا نہ و طلاق مغلظہ واقع است یا نہ، و دعویٰ مدعی علیہ باین دلیل کہ مفتی و ہر دو شاہدان باوجود ملاقات و ہمسائگی دریں سہ ماہ تا ایں وقت چرا اطلاع نہ دادند و مفتی رہ با من دشمنی سابقہ است و غیر باشرعاً مسموع است یا نہ۔

الجواب:- در مختار میں ہے والذی تقبل فیہ الشہادۃ حسبۃ بلا دون الدعوی اربع عشر منہا الوقف الخ قال فی رد المحتار وھی الوقف وطلاق الزوجۃ الخ وایضاً فی رد المحتار شاھد الحسبۃ اذا

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۹۹ ج۲ و ص۵۸۰ ج۲ ظفیر [2] وکذا یجب مطابقۃ الشہادتین لفظاً و معنیً الخ بطریق الوضع (در مختار) حتی لو ادعی رجل مائۃ درھم فشھد شاھد بدرھم و آخر بدرھمین لم تقبل عند ابی حنیفۃ (رد المحتار باب الاختلاف فی الشہادۃ ص۵۳۸ ج۴) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اخبرھا بغیر عذر لا تقبل لفسقہ اشباہ عن القنیۃ[1] پس معلوم ہوا کہ اگر بلا عذر تاخیر شاہد حسبہ از ادائے شہادت ثابت ہو جائے تو عدم قبول شہادت ضروری ہے[2]۔ فقط۔

طلاق دینے کے بعد بیوی سے مل گیا کیا حکم ہے

سوال (۳۱۰):۔ زید کسی خانگی جھگڑے کی بناء پر اپنی منکوحہ کو طلاق دیدیا، تیسرے، چوتھے روز ایک شخص نے کوشش کی کہ زید اور اس کی بی بی میں پھر ملاپ ہو جائے ایک مقامی عالم نے فتویٰ دیا کہ طلاق عائد نہیں ہوئی، اس لئے میاں بی بی بحال رہ سکتے ہیں اس کے بعد زید نے چند آدمیوں کے روبرو اپنی بی بی کو بلا کر اپنے مکان میں داخل کرلیا۔ شرعاً زید کی زوجہ پر طلاق عائد ہوئی اس صورت میں یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر زید نے اپنی زوجہ کو تین طلاق نہ دی تھی بلکہ ایک یا دو طلاق دی تھی تو عدۃ کے اندر زید اپنی زوجہ کو بلا نکاح کے رجوع کر سکتا ہے اور رجوع کرنا اپنی زوجہ کو صحیح ہے[3] اور اگر زید نے تین طلاق دیدی تھی تو پھر کوئی صورت رجوع کرنے کی بدون حلالہ کے نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان[4] یعنی طلاق رجعی دو طلاق تک ہے، پھر فرمایا فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[5]، پس اگر شوہر نے تیسری طلاق دیدی تو

---

[1] دیکھئے ردالمحتار کتاب الوقف مطلب المواضع التی تقبل فیھا الشہادۃ حسبۃ بلا دعوی ص۵۵۵ ج۳، ظفیر [2] ویجب الاداء بلا طلب لو الشہادۃ فی حقوق اللہ تعالیٰ وھی کثیرۃ عدۃ منھا فی الاشباہ اربعۃ عشر قال ومنھا اخ شاھد الحسبۃ شھادتہ بلا عذر فسق فترد کطلاق امرأۃ (درمختار) قال فی الاشباہ تقبل شھادۃ الحسبۃ بلا دعوی فی طلاق المرأۃ الخ (ردالمحتار کتاب الشہادات ص۵۱۲ ج۴ ظفیر [3] اذا طلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ رجعیۃ او تطلیقتین فلہ ان یراجعھا رضیت ام لم ترض (ھدایہ باب الرجعۃ ص۲۶۴) ظفیر [4] سورۃ البقرۃ رکوع ۲۹۔ ظفیر [5] ایضاً ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

پھر وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں ہے، جب تک کہ دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے، یعنی پھر وہ دوسرا مرد بعد صحبت کے طلاق دے اور اس کی عدت گذر جاوے اس وقت شوہر اول اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے، فقط

دو طلاق دی اور بطور اطلاع باپ سے کہا طلاق دیدی کیا حکم ہے

سوال (۳۱۱):۔ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو دو بار طلاق دی، بعد کو اپنے باپ سے کہا کہ میں نے طلاق دیدی، باپ نے خوشامد کی اور تین دن کے بعد نکاح پڑھوا دیا، یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں اگر باپ سے کہنے سے مطلب اس کا خبر دینا تھا اسی طلاق سابق کی اور جدید طلاق دینا مقصود نہ تھا تو دو ہی طلاق جو پہلے دی تھی واقع ہوئی اور وہ دو طلاق رجعی ہیں، ان میں عدت کے اندر رجوع کرنا بدون نکاح کے صحیح ہے اور بعد عدت کے نکاح بدون حلالہ کے جائز ہے[1]، اور اگر غرض و نیت اس کی باپ سے کہنے میں ایک اور طلاق دینے کی تھی تو اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی اگرچہ زوجہ اس کی وہاں موجود نہ ہو، پس اس صورت میں بدون حلالہ کے شوہر اول اس سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا ھکذا فی کتب الفقہ۔ فقط

کئی دفعہ طلاق دے چکا مگر شوہر انکار کرتا ہے بیوی کیا کرے

سوال (۳۱۲):۔ زید اپنی خلوت میں سونے کے لئے گیا، ہندہ کا بیان ہے کہ میں جس وقت اس کے پاس خلوت میں گئی تو زید نے مجھ سے یہ کہا کہ اب میرے گھر چلو، میں نے کہا کہ ماں باپ تو مجھے پہلے ہی گھر سے نکال چکے اور طرح طرح کی تکالیف دیتے

---

[1] اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها، (هدايه باب الرجعة ص ۳۲۴ ج ۲) اذا كان الطلاق باثنا دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة وبعد انقضائها ايضا عند غير

Maktaba Tul Ishaat.com

ہیں اور ہر وقت برا بھلا کہتے ہیں، غرض زید نے یہ سب کلام سن کر یہ کہا کہ میرے ماں باپ جو کچھ تجھ کو کہیں گے وہ سب سننا ہوگا، مجھ سے تیرا کھانا کپڑا نہیں ہوسکتا میں نے تجھ کو طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی، میں نے تجھ کو چھوڑ دیا اور میں تجھ کو طلاق دے کر جاتا ہوں اور تجھ کو اجازت دیتا ہوں کہ تو جس سے دل چاہے اپنا نکاح کرلے، ہندہ زید کا یہ کلام سن کر اپنی والدہ کے پاس گئی، اس کی والدہ نے اس کو کہا کہ اب جا اسی کے پاس سو جا، صبح کو دیکھا جاوے گا، صبح کو جب زید سے استفسار کیا گیا تو وہ منکر ہوگیا اور یہ کہا کہ میں نے مذاقاً یہ کہا تھا کہ تجھ کو تیری بہن سے بدل لوں یا تیری بھاوج سے بدل لوں، ہندہ کا بیان ہے کہ اس سے قبل بھی کئی بار مجھے اسی طرح تین طلاق دے چکا ہے، میں اس کو نہایت وثوق سے کہتی ہوں۔

(۲)۔ ایسی حالت میں ہندہ کو زید سے علیحدہ رہنا چاہئے یا نہیں۔

(۳)۔ اگر زید جبراً اپنے پاس رکھے تو کیا کرے۔

الجواب:۔ (۲،۱) ایسی حالت میں ہندہ حتی الوسع زید سے علیحدہ رہے اگر ہندہ اس پر قادر نہیں تو گنہ زید کے ذمہ ہے ہندہ بری ہے عنداللہ، شامی جلد ۲ ص۴۳۲ باب الصریح میں ہے والمرأۃ کالقاضی اذا سمعتہ او اخبرھا عدل لا یحل لھا تمکینہ والفتوی علی انہ لیس لھا قتلہ ولا تقتل نفسھا بل تفدی نفسھا بمالھا او تھرب الخ وفی البزازیۃ عن الاوزجندی انما ترفع الامر للقاضی فان حلف ولا بینۃ لھا فالاثم علیہ[1]۔ فقط۔

(۳)۔ اس صورت میں مفتی ہندہ کو یہ فتوی دے گا کہ جب کہ علم میں تیرا شوہر بالیقین تجھ کو طلاق ثلثہ دے چکا ہے تو تجھ کو زید کے پاس رہنا اور جانا درست نہیں ہے لیکن اگر قاضی وحاکم بسبب نہ ہونے دو گواہوں کے ہندہ کو اس کے شوہر کے

[1] دیکھئے ردالمحتار باب الصریح ج۲ ص۵۹۴ ۱۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

سپرد کر دے جیسا کہ حکم قضاء کا ہے تو گنہ زید پر ہوگا نہ ہندہ پر کما مر عن انہا ترفع الامر للقاضی فان حلف ولا بینۃ لھا لا اثم علیہ۔ ردالمحتار[1]۔

بلا ارادہ طلاق کہا اچھا حرام اچھا طلاق کیا حکم ہے

سوال (۳۱۳۳):۔ عمر نے بکر کو مجبور کیا کہ وہ اپنی منکوحہ کو طلاق دیدے، بار بار مجبور کرنے پر بیان بھجوانے کے لئے بکر نے بلا ارادہ طلاق کہا، اچھا حرام، اچھا طلاق، بلا اضافت کے صرف اتنا کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر ہوئی تو عبارت اذا لم یسم المرۃ ولم یضف الیھا الطلاق لم یقع کا کیا مطلب ہوگا، اگر طلاق پڑی تو کون سی بائن یا ثلاثہ۔

الجواب:۔ اس صورت میں اس کی زوجہ پر دو طلاق بائنہ واقع ہوں گی جیسا کہ شامی میں تصریح کی ہے کہ صراحۃ اضافت کی ضرورت نہیں ہے لان العادۃ ان من لہ امراۃ انما یحلف بطلاقھا لا بطلاق غیرھا فقولہ انی حلفت بالطلاق ینصرف الیھا ما لم یرد غیرھا، وسیذکر قریبا ان من الالفاظ المستعملۃ الطلاق یلزمنی والحرام یلزمنی وعلی الطلاق وعلی الحرام فیقع بلا نیۃ للعرف الخ فوقوعہ الطلاق مع انہ لیس فیہ اضافۃ الطلاق الیھا صریحا فھذا مؤید لما فی القنیۃ وظاھرہ انہ لا یصدق فی انہ لم یرد امراتہ للعرف واللہ اعلم[2] شامی

علاوہ بریں اس صورت میں یہ مذکور ہے کہ عمر نے اس کو مجبور کیا کہ وہ اپنی منکوحہ کو طلاق دیوے پس اس کے جواب میں اس کا یہ کہنا اچھا حرام اچھا طلاق صاف دلیل ہے اس کی کہ جس کے لئے عمر نے اس کو مجبور کیا ہے اور حکم کیا ہے اسی پر طلاق واقع ہوگی اور عمر کے قول میں اضافت موجود ہے، پس بکر کا قول بھی اسی کی طرف منصرف

---

[1] ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۲۔ تغیر [2] ایضاً ج ۲ ص ۵۹۱۔ تغیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوگا، جیسا کہ فقہاء نے ذکر فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص نے ایک مرد سے کہا کہ کیا تو نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی ہے اور اس نے کہا ہاں تو اس میں طلاق واقع ہوجاتی ہے حالانکہ شوہر کے کلام میں نہ لفظ طلاق مذکور ہے اور نہ اضافت موجود ہے، پس سوال عمر کا قرینہ تو یہ ہے اس پر کہ مراد طلاق دینا اسی کو ہے جس کے متعلق عمر نے اس کو مجبور کیا ہے اور صریح لفظ میں نیت کی ضرورت نہیں ہے، اور اسی طرح بعض الفاظ کنایہ میں جب کہ دلالت حال موجود ہو، پس عبارت جواہر کا یہ مطلب لیا جاوے گا کہ جب کہ کوئی قرینہ بھی اضافۃ الی الزوجہ کا موجود نہ ہو، یا وہ قول خلاف اصح ہے، فقط

بیوی کو طلاقن کہہ کے خطاب کرنے سے طلاق ہوگی یا نہیں

سوال (۳۱۴): زید نے اپنی زوجہ ہندہ سے کہا اے طلاقن تو مجھے لے بچھونا کیوں نہیں بچھایا، اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی یا نہیں، اس لفظ سے طلاق دینا مقصود نہیں ہوتا۔

الجواب: اس لفظ کے کہنے سے اس کی زوجہ مطلقہ ہوگئی اور صریح لفظ طلاق میں نیت کی ضرورت نہیں ہے، لیکن اگر یہ لفظ ایک دفعہ ہی کہا ہے تو ایک طلاق رجعی ہوئی اس میں عدت کے اندر رجعت بلا نکاح کے صحیح ہے[1] فقط

عورت کہتی ہے پانچ مرتبہ طلاق دی اور شوہر انکار کرتا ہے کیا حکم ہے

سوال (۳۱۵): زید اور ہندہ زوجین میں بعض امور خانگی پر رنجش ہو کر نوبت بطلاق پہنچی مگر فریقین میں حسب ذیل اختلاف ہے، ہندہ کہتی ہے کہ میرے شوہر نے شب کے وقت آکر زیور طلب کیا، میں نے جواب دیا کہ زیور دور ہے تم کھانا کھالو جواب زید نے یہ دیا کہ کھانا تو کھا چکا، ہندہ نے کہا کہ اناج بھی بھوچکا تم لادینا، زید نے کہا کہ

[1] اذا طلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ رجعیۃ او تطلیقتین او ثلثا ان لہ ان یراجعہا (ھدایہ باب الرجعۃ ص۳۰۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

فلاں فلاں زیور مجھ کو دیدو ضرورت ہے، زیور لے کر کہا کہ اناج تو جو آنا تھا آچکا۔ اور میں نے تجھ کو طلاق دی، ہندہ نے کہا کہ خبردار سنبھل کر کہو کیا کہتے ہو، زید نے چھ مرتبہ وہی الفاظ طلاق کہ میں نے تجھ کو طلاق دی، پھر اعادہ کر دیئے، زید سے پوچھا گیا، زید کہتا ہے میں نے مکان پر جاکر ہندہ سے کہا کہ میرے والد کے مکان پر چلو، ہندہ نے جواب دیا کہ خدا مجھ کو اس دہلی پر نہ لے جاوے، زید نے کہا کہ خدا مجھ کو اس دہلی پر نہ لاوے، یہ بیانات فریقین کے حلفی ہیں اور شہادت موجود نہیں، اس صورت میں عنداللہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور ہندہ کو جب کہ اس کے روبرو یہ الفاظ طلاق کے کہے اور وہ ان کا یقین رکھتی ہے، ایسی حالت میں زید شوہر کے ساتھ تعلقات زن وشور کھنے کا کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ جب کہ دو گواہ شرعی طلاق کے نہیں ہیں اور شوہر انکار کرتا ہے تو حسب قاعدہ شرعیہ قول شوہر کا بحلف معتبر ہے، البتہ اگر شوہر کے اقرار طلاق کے دو گواہ بھی موجود ہوں اور وہ شہادت اقرار شوہر کے دیتے ہوں تب بھی طلاق ثابت ہو جاتی ہے، لیکن جب کہ کوئی شہادت طلاق کی یا اقرار شوہر کی نہ ہو تو پھر قول شوہر کا معتبر ہوگا[1] اور عورت کے بارے میں بیشک یہ حکم ہے کہ اگر اس کو یقین طلاق مغلظ یا بائنہ کا ہے تو جہاں تک اس سے ہو سکے وہ اس مرد سے علیحدہ رہے اور اگر اس کو اس پر قدرت نہ ہو اور مجبور ہو تو اس پر مواخذہ نہیں گناہ شوہر پر ہے درمختار میں ہے سمعت من زوجها انه طلقها ولا تقدر على منعه من نفسها فلا اثم عليها[2] انتہا ملخصا

---

[1] ونصابها للغير حاما من الحقوق الا رجلان او رجل وامرأتان (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الشهادة ص۴۶۵ ج۴) ظفير۔

[2] والمرأة كالقاضي اذا سمعته او اخبرها عدل لا يحل لها تمكينه والفتوى على انه ليس لها قتله ولا تقتل نفسها بل تفدي نفسها بمال او تهرب (وفي البزازية من الاوزجندي انها ترفع الامر للقاضي فان حلف ولا بينة لها فالاثم عليه (رد المحتار باب المهر ص۵۹۲ ج۲) ظفير۔

Maktaba Tul Ishaat.com

میں نے بیوی کو طلاق دیدی لوگوں کے پوچھنے پر اس جملہ کو دہراتا رہا کیا حکم ہے

سوال (۳۱۶): ۔ زید نے بطور تذکرہ آپ سے آپ چند آدمیوں کے روبرو بیان کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی اور چونکہ زید ایک لغو گو اور فضول گو آدمی ہے اس واسطے حاضرین نے جھوٹ سمجھا، بطور تصدیق کے مکرر پوچھا فی الحقیقت تم نے طلاق دی تو زید نے مکرر سکرر کہا کہ ہاں میں نے طلاق دی اور ایک تحریر لکھ کر ڈاک سے عمر کے نام روانہ کردی ہے کہ میں نے اپنی بی بی کو طلاق دیدی مگر تحقیق سے معلوم ہوا کہ زید نے کوئی تحریر عمر کے نام نہیں بھیجی اور نہ اپنی جورو کے سامنے یا اس کی اعزار کے سامنے جا کر طلاق دی ہے، صرف اس مجمع میں اس نے مذکورہ بالا طریقہ پر طلاق کا دینا بیان کیا، اور زید کی بیوی عمر کے یہاں بوجہ تکلیف خور ونوش کے بطور خادمہ کے کام کرنے لگی تھی کہ کھانے پینے کا سہارا ہو، یہ امر زید کو ناگوار تھا ۔ وہ چاہتا تھا کہ عمر کے یہاں اس کی بی بی نہ رہے اور زید کہتا ہے کہ میں نے اس وجہ سے ایسا بیان کیا کہ میری بی بی کے کانوں تک یہ خبر پہنچے اور وہ عمر کے یہاں کا رہنا ترک کردے، اور میری نیت ہرگز طلاق دینے کی نہ تھی، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر واقع ہوگئی تو اب کس طریقے سے وہ عورت زید کی زوجیت میں آسکتی ہے اس واقعہ کو ڈیڑھ مہینہ ہوا ہے۔

الجواب: ۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ اگر جھوٹ بھی ایسا کہدیا جاوے اور نیت بھی نہ ہو تب بھی اس لفظ سے طلاق واقع ہوجاتی ہے[1]، البتہ اگر ایک دفعہ کے بعد جو لوگوں کے دریافت کرنے پر مکرر سہ کرر طلاق دینا بیان کیا اس میں اگر جدید طلاق کی نیت نہ ہو اور اسی طلاق سابق

---

[1] ثلث جدھن جد وھزلھن جد النکاح والطلاق والرجعۃ رواہ الترمذی (مشکوۃ باب الخلع والطلاق ص ۲۸۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

سے خبر دینے کا خیال ہو تو ایک طلاق ہی رہے گی، زیادہ طلاقیں نہ پڑیں گی۔ جس میں حلالہ کی ضرورت ہو، اور ایک طلاق میں عدت کے اندر شوہر بدون نکاح جدید کے اپنی زوجہ کو رجوع کر سکتا ہے یعنی یہ کہدیوے کہ میں نے اپنی زوجہ کو لوٹا لیا اور چونکہ ابھی طلاق کو ڈیڑھ ماہ گذرا ہے، اس لئے غالباً تین حیض نہ آئے ہونگے اور ابھی عدت باقی ہے رجوع کر سکتا ہے، فقط

صورت مسئولہ میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں

سوال (۳۱۷):۔ شریف الدین اخباری کند کہ حسن شاہ اظہار کرد کہ از دور تخمیناً صد گز شنیدم کہ بر جو در حالت جنگ و جدل آواز داد کہ خواہر خود را بخانہ ببر کہ او را سہ طلاق است فقط شریف الدین تلاش نمود کہ شاہد دیگر باید، حبیب ملا ازکسان دیگر سوائے شریف الدین بیان نمود کہ مرا ہم خبر است، لیکن مرا ذمہ چیست کہ اظہار کنم کہ لحاظ ہمسائگی است شریف الدین بعد سہ ماہ تقریباً از حاضران مجلس خصومت بر جو استفسار لفظ سہ طلاق نمودہ و وعید کتمان شہادت ساختہ ایشاں گفتند کہ ہرگز لفظ طلاق نشنیدیم حبیب ملا ہم دریں مجلس حاضر بودہ ساکت ماند، بعد سہ چہار روز شریف الدین شہادت حسن شاہ و ایں حبیب ملا مذکورہ را گرفتہ حکم بوقوع طلاق داد، مفتی حسام الدین شہادت حبیب ملا را بنا بر تاخیر شہادت رد نمودہ حکم بعدم وقوع طلاق دادہ است، دریں صورت حسب قانون شریعت غراء سہ طلاق واقع است یا نہ، و معنی تاخیر شہادت در عرف فقہاء چیست و عذر تاخیر شہادت در شرع چگونہ معتبر است فقط

الجواب:۔ در مختار میں ہے ومتی اخر شاھد الحسبۃ شھادۃ بلا عذر فسق فترد[1] وھکذا فی رد المحتار والاشباہ والنظائر وعذر ایں

[1] رد المحتار کتاب الشہادات ص۵۱۲ ج۴ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

است کہ قاضی عادل موجود نباشد و مکانش قریب نباشد وغیرہ در المختار میں ہے لکن وجوبہ الاداء لشروط سبعۃ مبسوطۃ فی البحر وغیرہ عدالۃ قاض وقرب مکانہ وعلمہ لقبولہ وبکونہ السرع قبولاً وطلب المدعی الخ لکن در شہادت حسبہ طلب مدعی شرط نیست، پس ہرگاہ شاہد حسبہ طلاق محض از لحاظ ہمسائگی در ادا شہادۃ تاخیر کند فسق او ظاہر است و شہادتش نامقبول است و طلاق از شہادت او ثابت نشود۔ فقط

سوال (۳۱۸):۔ زید نے بحالت غصہ طلاق کا لفظ کہا مگر تعداد یاد نہیں، سننے والے کہتے ہیں ایک دو مرتبہ کہا کیا حکم ہے؟ زید نے زوجہ کو مار پیٹ لیا اور اسی حالت غضب میں الفاظ طلاق کے کہے، اب زید سے دریافت کیا کہ تو نے کے مرتبہ طلاق کا لفظ کہا، اس نے جواب دیا کہ مجھے غصہ سخت تھا، مجھے یاد نہیں، جو لوگ ہنگامہ میں موجود تھے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے لفظ طلاق دو ایک بار سے زیادہ نہیں سنا، عورت کہتی ہے کہ مجھے کچھ یاد نہیں مگر لفظ طلاق کا ایک دو بار میں نے سنا تھا، جو حکم شریعت ہو مطلع فرمایئے۔

الجواب:۔ در مختار میں ہے ولو شک اطلق واحدۃ او اکثر یبنی علی الاقل اقول قال فی رد المحتار الا ان یستیقن بالاکثر او یکون اکبر ظنہ وعن الامام الثانی اذا کان لا یدری اثلث ام اقل یتحری وان استویا عمل بالشک ذلک علیہ اشباہ[1] پس اگر حاضرین مجلس کا گمان غالب یہ ہی ہے کہ ایک دو سے زیادہ لفظ طلاق نہیں کہا ہے تو اس صورت میں طلاق رجعی واقع ہوئی، اور حکم اس میں یہ ہے کہ عدت کے اندر رجعت بلا نکاح کے صحیح ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا احلال کے ہو سکتا ہے، البتہ اگر غالب گمان تین طلاق کا ہو یا مساوی ہو تو بر احوط یہ ہے کہ تین طلاق سمجھی جاویں اور بلا احلال

Maktaba Tul Ishaat.com

کے نکاح صحیح نہ ہوگا کما مر عن الشامی من قولہ عمل باشد ذلک علیہ فقط

عدت کے بعد رجعی بائن ہو جاتی ہے

سوال (۳۱۹):- طلاق رجعی بعد انقضائے عدت بائنہ گردد یا نہ۔

الجواب:- طلاق رجعی بعد انقضائے عدت بائنہ گردد[1]۔

ایک دو تین طلاق دی کہنے سے کتنی طلاق واقع ہوئی

سوال (۳۲۰):- تم کو ایک طلاق دی، دو طلاق دی، یا ایک طلاق دو طلاق دی، اس کہنے سے آیا دو طلاق واقع ہوں گی یا تین جمع کر کے؟۔

الجواب:- اس صورت میں جمع ہو کر تین طلاق ہو جائیں گی[2]۔

طلاق کی کتنی قسمیں ہیں

سوال (۳۲۱):- طلاق کی کتنی قسمیں ہیں، اور ان میں ہر ایک کے واسطے کیا حکم ہے۔

الجواب:- طلاق کی دو قسمیں ہیں، رجعی اور بائنہ، پھر بائنہ دو طرح ہے مغلظ اور غیر مغلظ، رجعی میں رجعت اندر عدت کے درست ہے، اور بائنہ غیر مغلظ میں نکاح جدید کی ضرورت ہے اور مغلظ یعنی طلاق ثلثہ میں حلالہ کی ضرورت ہے[3]، فقط

نزول کے منتر پڑھنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۳۲۲):- زید اور اس کی زوجہ کے درمیان بوجہ شرارت اولیاء زوجہ کچھ بدمعاملگی تھی، لہذا زید اپنی زوجہ کو بدستور گھر میں لانے سے مجبور تھا، اس اثناء میں بکر نے زید کو منتر ذیل سکھلائے اور کہا کہ تم اس کو ایک خاص کوٹھری میں سوتے وقت اپنی زوجہ کی صورت خیال کر کے سات رات برابر پڑھو، انشاء اللہ تمہاری زوجہ بلا اذن اولیاء خود آجائے گی، منتر مذکور یہ ہے۔ آلو کورو آلو کورو آلو یار حمان، جا کر جا کر

---

[1] فاذا انقضت العدۃ ولم یراجعھا بانت ھذہ افقہ السنہ ھدیہ: ظفیر [2] والطلاق یقع بعدد قرن بہ (در مختار) ای موقعہ ان الطلاق بالعدد کان الوقوع بالعدد (رد المحتار باب الصریح ص ج) ظفیر [3] وبنکم مبانۃ بما دون الثلاث فی العدۃ وبعد ھا بالاولی لا بنکم بما ای بالثلاث حتی یطأھا ظفیر وبنکاح (رد المحتار باب الرجعۃ ص ج) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کرے ساتہ۔ بیری کے میرے شیطان شوہر کے۔ دن سوئے۔ جا جا کے۔ زوجہ کا نام لاگتا نہیں ملاگے تو تیرے بی بیں۔ جی سے تین طلاق تین طلاق تین طلاق۔ اس صورت میں یہ وہم ہوتا ہے کہ زوجہ پر طلاق تو واقع ..... ہوئی، حالانکہ اس عبارت کے پڑھنے سے ایقاع طلاق منظور نہ تھا۔

الجواب:۔ یہ ظاہر ہے کہ بدون معلوم ہونے معنی عبارت مذکور کے کچھ حکم قطعاً نہیں ہو سکتا۔ لیکن جو کچھ گمان غالب صورت مسئولہ میں ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔ کیونکہ شوہر محض ایک عبارت معلّمہ کی نقل کر رہا ہے بغرض عمل نہ بغرض ایقاع وانشاء طلاق، پس تو ہم کو دور کریں۔ اور جب کہ شوہر نے اس عبارت کو بغرض ایقاع طلاق نہیں پڑھا تو وہ اطمینان کرلے کہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔ اور یہ فیصلہ فقہاء کا پیش رکھیں کہ شک سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

اس وعدہ پر نکاح کیا کہ تیرے گھر نہ رہوں تو نکاح درست نہ رہے مخالف ورزی پر کیا حکم ہے

سوال (۳۲۳):۔ مساۃ فاطمہ سے نبی بخش نے اس وعدہ پر اور اقرار پر نکاح کیا کہ اگر میں تیرے گھر نہ رہوں اور تیری بلا اجازت اور کسی جگہ جاؤں یا رہوں تو میرا نکاح تیرے ساتھ درست نہ رہے گا۔ بعد نکاح ایک رات مساۃ کے گھر رہکر پھر جس موضع کا تھا وہیں چلا گیا۔ پھر مساۃ فاطمہ کے گھر آکر نہیں رہا اور نہ اس کو خرچ دیا۔ اس صورت میں مساۃ مذکورہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ الفاظ مذکورہ سے صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی اور مساۃ فاطمہ بحالت موجودہ دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر سکتی، بلکہ اول شوہر سے طلاق لی جاوے پھر بعد گزرنے عدت کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

یہ ثابت ہو جائے تو گولی مار دینا اور یہی فیصلہ طلاق ہے کہنے کا کیا حکم ہے

سوال (۳۲۴):۔ زید نے اپنی ہمشیرہ کا عقد بکر سے بایں خیال کر دیا کہ بکر نا کنخدا ہے اور بکر نے بھی اپنے

لہ علم ان المحلف ولم یرد بہ الطلاق او علیہ لغالبہ فوقع الطلاق لعدم نیۃ الا فی المختار علی حاشیۃ رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۶۶ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

آپ کو ناکتخدا ہونا ظاہر کیا، مگر قبل از رخصت زید کو دریافت ہوگیا کہ بکر نے اپنا ندواج کو مخفی رکھا اور متزوج صاحب اولاد ہے، اس پر زید نے بندہ کو رخصت کرنے سے انکار کر دیا کہ بشرط ناکتخدا ہونے بکر کے نکاح کر دیا تھا، چونکہ اس کے خلاف ظاہر ہوا۔ اب ہم رخصت نہیں کرتے، اور زید نے بکر سے خلع چاہا مگر بکر نے خلع منظور نہیں کیا بلکہ اس وقت تک سابق نکاح کو مخفی کرتا رہا، پھر اسی تنازع میں بکر نے کہا کہ اگر میرا نکاح اور اولاد ہونا ثابت ہو جاوے تو میرے گولی مار دینا اور یہی فیصلہ طلاق ہے۔

فیصلہ یہاں ایسے تنازعات میں طلاق میں مستعمل ہوتا ہے، اب زید کہتا ہے کہ بندہ کو طلاق ہوگئی، اور زید نے شہادت صحیحہ سے ان الفاظ کو ثابت کر دیا۔ اور بکر ان الفاظ کے کہنے سے قطعی انکار کرتا ہے، اب یہ دریافت طلب ہے کہ صورت مذکورہ میں طلاق ہوئی یا نہیں بظاہر الفاظ اضافت طلاق کسی کی جانب نہیں، لیکن باعتبار محل نزاع و تبادر کلام اضافت طلاق بطرف ہندہ دریافت ہوتی ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی کما حققہ الشامی من انہ لا یلزم کون الاضافۃ صریحۃ فی کلامہ وقال فھذا یدل علی وقوعہ وان لم یضفہ الی المرأۃ صریحا وقال لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقھا لا بطلاق غیرھا[1] اھ اور چونکہ تذکرہ اور واقعہ ہمشیرہ زید کے متعلق تھا، لہذا اسی پر طلاق واقع ہوگی۔

لکھا کہ طلاق مسنونہ سے آزاد کر دیا اور یہ بھی کہ جہاں چاہے شادی کرلے اب اس کو رجوع کا حق ہے یا نہیں

سوال (۳۲۵):۔ جو ایک شخص کتب درسیہ دینیہ سے واقف اور متدین ہے، اہل برادری کو فہمائش کرتا ہے کہ شرعاً طلاق بدعت ممنوع ہے۔ میں ایک فارغ خطی موافق سنت تحریر کر دیتا ہوں تم اس پر عمل کرو۔ بعدش عزم بالجزم میں اگرچہ ایک ہی مسنونہ احسن

---

[1] ردالمحتار باب الصریح ص۵۹ ج۳ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

بلا عوض پورا حق مہر اپنی منکوحہ مدخولہ کو دے کر طلاق دے، لیکن بظاہر اسی ایک ہی طلاق کی بناء پر مضمون ذیل سے تمسک کر کے ایک کاغذ تحریر کر دیا جس میں عدد ایک طلاق مسنون کی تصریح نہ ہو سکی اور لکھ دیا کہ میں نے اس کو طلاق مسنونہ دے کر حق زوجیت سے آزاد کر دیا بعد گزرنے عدت کے جہاں جی چاہے نکاح کر لے، مجھے اس کے ساتھ کسی قسم کی مزاحمت نہ ہوگی۔

خلاصہ فقط سوال کا یہ ہے کہ کیا یہ شخص اپنی مطلقہ واحد کی طرف عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے یا نہیں، دوم یہ کہ کیا طلاق مسنون واحدہ بوقت تحریر کاغذ یا بمجرد تقریر لسانی مثل بدعی کے واقع ہو جاتی ہے یا طلاق مسنون واحدہ مثل بدعیات کے نہیں ہے، بتقیید بظہر بلا جماع ہے، سوم کیا کاغذ کے باقی الفاظ مندرجہ فارغ خطی یعنی (اپنے حق زوجیت سے آزاد کر دیا وغیرہ) طلاق مسنونہ واحدہ شرعیہ کو بلا عزم بائن بنا سکتے ہیں یا نہ۔

الجواب: مطلق کی نیت اگر اسی وقت طلاق دینے کی تھی تو فی الحال واقع ہو جائے گی، کما فی الدر المختار[1] وان نوی ان تقع الثلاث الساعۃ الخ صحت نیتہ الخ اور یہ طلاق مع بعد کے بائنہ ہوگی بوجہ زیادتی مابعد کے، دوم یہ کہ شوہر کا لفظ (اپنے حق زوجیت سے آزاد کر دیا) ترجمہ ہے اَنْتِ حُرَّۃٌ کا جو ان کنایات میں سے ہے جس سے بوقت مذاکرہ طلاق واقع ہو جاتی ہے کذا فی الدر المختار[2]، پس اس لفظ سے ایک طلاق بائنہ فی الحال واقع ہو جائے گی، اگرچہ بوجہ عدم نیت اول لفظ صریح سے طلاق واقع نہ ہوگی۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۹۴ ج۲ اس سے پہلے کی عبارت یہ ہے قال لموطوءتہ وہی ممن تحیض انت طالق ثلاثا للسنۃ وقع عند کل طہر طلقۃ الخ وان نوی ان تقع الثلاث الساعۃ (ایضاً) نظیرہ وخواعتدی واستبرئی رحمک انت واحدۃ انت حرۃ الخ لاحتمال السب والرد (ومن القسم ثالث) وفی مذاکرۃ الطلاق یتوقف الاول فقط ویقع بالاخیرین وان لم ینو (درمختار) قولہ الاول ای مایصلح للرد والجواب (رد المحتار باب الکنایات ص۳۲۴ ج۲) نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

بیوی طلاق کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر انکار کرتا ہے کیا کیا جائے

سوال (۳۲۶):- کلو نے اپنی زوجہ زینب کو چار سال تک اپنے سے علیحدہ رکھا، اور چار سال تک وہ کبھی ملا بھی نہیں، زینب کہتی ہے کہ کلو نے مجھ کو طلاق دے دی اور مصنوعی چار اشخاص کے نام بتا کر کہتی ہے کہ ان کے سامنے دی ہے میرے رو برو نہیں دی، حالانکہ چار سال سے کلو اس سے ملا بھی نہیں، آیا اس صورت میں طلاق ہو جاوے گی یا نہیں۔

الجواب:- طلاق ہو جاوے گی۔ طلاق واقع ہونے کے لئے عورت کے سامنے موجود ہونا ضروری و شرط نہیں ہے، اگر دو گواہ عادل یا زیادہ گواہی دیں کہ ہمارے سامنے طلاق دی ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی[1]۔

کسی نے بیوی سے کہا طلاق دی طلاق بائن دی بعد میں انکار کرتا ہے کیا حکم ہے

سوال (۳۲۷):- سہ مرد عاقل بالغ گفتند کہ زید بحق زوجہ موطوءۂ خود گفت ترا طلاق دادم ترا طلاق بائن دادم، صرف ایں الفاظ شنیدہ ایم، وزید می گوید کہ نہ طلاق دادم نہ بائن گفتم، درین صورت طلاق واقع شد یا نہ اگر واقع شد کدام طلاق شد۔

الجواب:- اگر شہود عدول وثقہ ہستند انکار شوہر معتبر نیست، پس دو طلاق بائن بر زوجہ اش واقع خواہد شد وقع بقولہ انت طالق بائن او واحدۃ بائنۃ فی الکل لانہ وصف الطلاق بما یحتملہ او در مختار۔ قولہ لانہ وصف او وھو البینونۃ او شامی۔

بغیر خطاب تین بار طلاق دی تو کونسی طلاق واقع ہوئی...

سوال (۳۲۸):- ایک شخص نے غصہ ہو کر لفظ طلاق کو تکرار کیا یعنی تین مرتبہ سے زیادہ بولا بغیر خطاب کے تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر طلاق واقع ہوئی تو کونسی۔ آیا بلا حلالہ اس کو رکھ

---

[1] وما سوی ذلک من الحقوق تقبل شہادۃ رجلین او رجل وامرأتین کان الحق مالا او غیر مال کنکاح وطلاق (ھدایہ کتاب الشہادۃ ص۱۲۴ ج۳) ظفیر

[2] دیکھئے ردالمحتار باب الصریح ص۱۱۴ ج۲ وغیرہ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ قرینہ یہ ہے کہ اس نے اپنی زوجہ ہی کو طلاق دی ہے، کیونکہ محل طلاق وہی ہے۔ اور فقہاء نے تصریح فرمائی ہے کہ عادۃً جس کی زوجہ ہوتی ہے وہ اسی کی طلاق پر حلف کرتا ہے فی الشامی لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقھا لا بطلاق غیرھا[1] ص۴۳۰ ج۲ شامی اور اس صورت میں چونکہ تین طلاق ہوئی، لہٰذا بدون حلالہ کے وہ عورت شوہر اول کے نکاح میں نہیں آسکتی[2]۔

سوال (۳۲۹):۔ خسر نے داماد سے اپنی لڑکی کو طلاق دلوائی مگر لڑکی شوہر اول کے ساتھ رہنا چاہتی ہے کیا حکم ہے

خسر نے تکرار کی وجہ سے داماد سے اپنی دختر کو طلاق دلوائی اور بوقت طلاق عورت وہاں موجود نہیں تھی، عورت دو سال تک باپ کے گھر رہی، اس کے باپ نے چند جا نکاح کی تجویز کی مگر عورت نے منظور نہیں کیا اور شوہر اول کے یہاں جانا چاہتی ہے اس بارہ میں جو کچھ حکم شریعت کا ہو تحریر فرماویں۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی، اگر ایک یا دو طلاق دلوائی تھی تو اس عورت کا شوہر اول سے دوسرا نکاح ہوسکتا ہے، پس ان کا پھر نکاح کرا دیا جاوے[3] اور اگر تین طلاق دی تھی تو حلالہ کے بعد شوہر اول سے نکاح ہوسکے گا[4]۔

---

[1] ردالمحتار باب الصریح ص۴۹۱ ج۲ ظفیر [2] وان کان الطلاق ثلثا فی الحرۃ او ثنتین فی الامۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بھا ثم یطلقھا او یموت عنھا (ھدایہ باب الرجعۃ ص۳۰۴ ج۲) ظفیر۔ [3] اذا طلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ رجعیۃ او تطلیقتین فلہ ان یراجعھا فی عدتھا الخ (ھدایہ باب الرجعۃ ص۳۰۳ ج۲) وبنکح مبانتہ بما دون الثلث فی العدۃ وبعدھا بالاجماع (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب الرجعۃ ص۴۳۰ ج۲) ظفیر [4] وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ او ثنتین فی الامۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بھا ثم یطلقھا او یموت عنھا (ھدایہ باب الرجعۃ فیما تحل بہ المطلقۃ ص۳۰۶ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق دے چکا کہنے سے طلاق ہوگئی

سوال (۳۳۰): - کوئی اپنی زوجہ کو اس طرح طلاق دے کر میں طلاق دے چکا۔ مگر بوجہ مہر کے ظاہر نہیں کیا۔ بغیر گواہ کے اپنے دل سے کہہ دیا تو یہ طلاق ہوئی یا نہیں۔ اور پھر وہ عورت اپنا نکاح غیر سے کرلے تو درست ہے یا نہیں۔ اگر ظاہراً طلاق دے تو مہر دینا پڑتا ہے، اور نہ گواہ ہیں طلاق کے مگر عورت بدچلن ہے۔

الجواب:- جب شوہر نے یہ لفظ کہا کہ میں طلاق دے چکا تو طلاق واقع ہوگئی[۱] گواہ ہوں یا نہ ہوں، اور عورت مہر وصول کرسکتی ہے لیکن اگر شوہر طلاق سے انکار کرے تو بدوں دو گواہوں کے طلاق ثابت نہ ہوگی، اور جب کہ شوہر کو اقرار طلاق کا ہے تو طلاق ثابت ہے۔ اور بعد عدت کے عورت کو دوسرا نکاح کرنا درست ہے[۲]۔

صرف ایک شخص کے کہنے سے طلاق ثابت نہیں ہوتی

سوال (۳۳۱): - زید کی زوجہ مسماۃ ہندہ سے بکر نے ناجائز تعلق کرکے ہندہ کو اپنے خانہ انداز کرلیا۔ زید نے بکر کی نسبت عدالت میں استغاثہ کرکے ہندہ و بکر کو گرفتار کرایا۔ وقت گرفتاری ہندہ بکر کے گھر میں برآمد ہوئی۔ مگر بکر نے مقدمہ سے اپنی برأت اور ہندہ کو اپنی خانہ انداز رکھنے کی غرض سے زید کا ہندہ کو ایک ہی وقت میں تین دفعہ طلاق دینا ظاہر کرکے ہندہ کا زید کے نکاح سے باہر ہوجانا بیان کیا۔ زید طلاق سے حنفاً انکار کرتا ہے۔ کیا ایسی صورت میں طلاق ثابت ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- طلاق کا ثبوت شرعاً دو گواہان عادل ومعتبر کی شہادت سے ہوتا ہے اگر دو گواہ متقی و پرہیزگار نمازی گواہ طلاق کے نہیں ہیں تو بصورت انکار زید طلاق ثابت نہ ہوگی[۳]۔

---

[۱] لصریحه مالم یستعمل الا فیه او کطلقتك، ودر مختار، وقد لا یستعمل فیها الا فی الطلاق فهو صریح یقع بلا نیة، ردالمحتار باب الصریح ص۴۹۰ ج۳ ظفیر

[۲] وتصانها لغیرها من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیره کنکاح وخلاع اورجعة، اورجل وامرأتان، ایضاً کتاب الشهادات ص۵۱۵ ج۴ ظفیر

[۳] وتصانها لغیرها من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیره کنکاح وخلاع، وخلاف اورجل وامرأتان، الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الشهادات ص۵۱۵ ج۴ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کہا کہ جب گھر سے نکال چکا تو پھر طلاق ہے طلاق دے چکا کیا حکم ہے

سوال (۳۳۲):- شوہر اور زوجہ میں جھگڑا ہوا شوہر کے چلانے پر کہا کہ اگر تجھ کو روٹی، کپڑا دینا منظور نہیں ہے، تو اس کو طلاق دیدے۔ اس پر یہ جواب دیا کہ جب میں گھر سے نکال چکا ہوں تو پھر طلاق ہے، طلاق دے چکا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- جب کہ شوہر نے یہ لفظ کہہ دیا کہ تو پھر طلاق ہے اور طلاق دے چکا، تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی[1]، بعد عدت کے دوسرا نکاح کرنا عورت کو درست ہے،

بیوی سے کہا تجھ کو طلاق دیا تو مثل ماں کے ہے یہ تین مرتبہ کہا کونسی طلاق واقع ہوئی

سوال (۳۳۳):- اگر کوئی اپنی بیوی سے کہے کہ میں نے تجھ کو طلاق دیا اور تو مثل میری ماں بہن کے ہے اگر تو میرے ساتھ گھر کرے گی تو گویا اپنے باپ کو لے کر گھر کرے گی، یہ جملہ بتمامہا اس نے تین بار کہا، پس اس سے عورت پر طلاق مغلظ واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب:- اس کی عورت پر ایک طلاق صریح لفظ سے واقع ہوگی، اور مثل ماں بہن کہنے میں بھی اگر نیت طلاق ہے تو ایک طلاق بائنہ اس سے واقع ہو کر کل دو طلاق بائنہ ہوگئی، تیسرے لفظ سے کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی، لہذا وہ عورت مطلقہ ثلاثہ نہیں ہوئی۔ کما فی الدر المختار وان نوی بانت علی مثل امی او برأ او ظہارا او طلاقا صحت نیتہ وقع ما نواہ لانہ کنایۃ والا یخوشیئا او حذف الکاف لغا[2] اور علامہ شامیؒ نے اس موقعہ پر بھی نقل فرمایا ہے وینبغی ان لا یصدق قضاء فی ارادۃ البراء اذا کان فی حال المشاجرۃ وذکر الطلاق[3] اور اس اخیر عبارت شامی سے یہ بھی واضح ہوا کہ مذاکرہ طلاق

---

[1] وھو کانت طالق ومطلقۃ وطلقتک وقع واحدۃ رجعیۃ وان نوی الاکثر او بائنۃ او لم یخوشیئا (عالمگیری مصری الباب الثانی فی ایقاع الطلاق ص۳۶۳ ج۱ ظفیر)

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الظہار ص۹۲ ج۲، ظفیر [3] ایضاً ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کے وقت انت حلی مثل امی سے قضاءً بلا نیت بھی طلاق بائنہ کا حکم ہوگا، اور چونکہ قاعدہ فقہاء کا ہے الباین لا یلحق البائن[1] اس لئے اس بائنہ کے بعد دوسری بائنہ واقع نہ ہوگی، پس کل دو طلاق رہی اور دونوں بائنہ ہوگئی۔

شوہر نے طلاق دی تھی مگر اب انکار کرتا ہے تو طلاق ہوگی یا نہیں

سوال (۳۳۴)۔ زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو اس کے باپ عمر کے سامنے طلاق بائنہ مغلظہ دی، اس طلاق کے اندازاً ایک سال بعد زید نے کسی طرح پر ہندہ کو بہکا کر یہ کہلا دیا کہ مجھے طلاق نہیں ہوئی اور زید بھی طلاق دینے سے انکار کرتا ہے، کیا عمر قاضی کے سامنے دعویٰ کر کے استقرار طلاق کی ڈگری لے سکتا ہے یا نہیں اور اپنی دختر ہندہ کو زید کے قبضہ سے نکال سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ جب کہ زید طلاق سے انکار کرتا ہے تو بدون دو عادل گواہوں کی شہادت کے طلاق ثابت نہ ہوگی اور قاضی حکم طلاق کا نہ کرے گا، اور جب کہ حکم طلاق کا بدون دو گواہوں کی گواہی کے نہیں ہو سکتا تو ہندہ زید کے نکاح اور قبضہ سے نہیں نکل سکتی۔

بلا اضافت کسی کے نوید دینے سے لفظ طلاق کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں

سوال (۳۳۵)۔ ایک شخص کا اپنے باپ کے ساتھ جھگڑا ہوا، باپ نے کہا بیٹے کو کہ زوجہ کو طلاق دیدے، بیٹے نے کئی دفعہ انکار کیا کہ میں طلاق نہیں دیتا، باپ نے بیٹے کو بہت زور دے کر کہا کہ لفظ طلاق کہہ بیٹے نے لفظ طلاق بلا اضافت کہہ دیا، تو اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہ۔

الجواب:۔ شامی میں یہ لکھا ہے ولا یلزم کون الاضافۃ معتبرۃ فی کلامہ[2] اس کا حاصل یہ ہے کہ طلاق واقع ہونے کے لئے صراحۃً نسبت کرنا زوجہ کی طرف ضروری نہیں ہے بلکہ جب کہ قرائن موجود ہوں کہ یہ شخص اپنی زوجہ ہی کو یہ لفظ کہہ رہا ہے تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ج ۳ ص ۲۹۴ [2] تغیر ما بنفسہا دنیا بالغیرہا من

Maktaba Tul Ishaat.com

ہو جاوے گی، مگر صورت مسئولہ میں چونکہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سائل کو اپنی زوجہ کو طلاق دینا منظور نہ تھا اور باپ نے جب یہ کہا کہ لفظ طلاق کا کہہ تو اس نے لفظ طلاق کا بلا اضافت کہہ دیا اور دل میں اس کے اپنی زوجہ کو طلاق دینے کی نیت نہ تھی تو اس طرح اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی، جیسا کہ شامی میں ہے ویؤیدہ ما فی البحر لو قال امرأۃ طالق او قال طلقت امرأۃ ثلثا وقال لم ا عن امرأتی یصدق اھ ویفھم منہ انہ لو لم یقل ذلک تطلق امرأتہ لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقھا لا بطلاق غیرھا[1] اھ

نو بر طلاق کا اقرار کرے مگر لوگوں کے دباؤ کی وجہ سے سکوت اختیار کرے تو کیا حکم ہے

سوال (۳۳۶۱):- زید کے نکاح میں دو عورتیں ہیں، ایک کو موافق شرع شریف کے رکھتا ہے۔ اور دوسری نہایت ذلیل وخوار والدین کے مکان پر رہتی ہے، نہ پورے طور سے نان ونفقہ دیتا ہے نہ حسن سلوک کرتا ہے۔ زید خود بھی اگرچہ طلاق دینے کا مقر ہے لیکن چند اشخاص کے بہکانے کی وجہ سے ساکت ہے تو اس مسئلہ میں کیا حکم ہے۔

الجواب:- قال اللہ تعالیٰ فامساک بمعروف او تسریح باحسان[2] اور فرمایا فان خفتم ان لا تعدلوا فواحدۃ[3] الآیۃ پس جب کہ زید عدل اور مساوات دونوں زوجہ میں نہیں کرتا تو اس کو چاہئے کہ جس کی طرف رغبت نہیں اس کو طلاق دیدے اور جبکہ زید خود اقرار کرتا ہے طلاق کا، تو اس کی زوجہ مطلقہ ہوگئی، عدت کے بعد دوسرا نکاح کرنا درست ہے، اس لئے کہ اقرار طلاق بھی طلاق ہے۔ کذا فی کتب الفقہ۔

غصہ میں طلاق دی مگر یاد نہیں کہ دو دی یا تین تو کیا حکم ہے

سوال (۲۳۷۱):- ایک شخص نے غصہ کی حالت میں اپنی زوجہ کو طلاق دی لیکن اس کو یہ یاد نہیں کہ دو مرتبہ دی یا تین مرتبہ اب اپنی بیوی کو رکھنا چاہتا ہے رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی، لیکن اگر دو یا تین میں شک

---

[1] ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۹۱۱ [2] ظفیر [3] سورۃ البقرہ رکوع ۲۹ ظفیر [4] سورۃ النساء رکوع ۱۰

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے تو دو طلاق بھی جاویں گی، اور دو طلاق صریح میں عدت کے اندر رجعت بلا نکاح جدید کے صحیح ہے حلالہ وغیرہ کی ضرورت نہیں[1] ہے۔ درمختار میں ہے ولو شك اطلق واحدة او اكثر بنى على الاقل[2]۔

چھوڑنا صریح ہے یا کنایہ

سوال (۲۳۸):۔ لفظ چھوڑی کا بلغت ہندی صریح ہے یا کنائی۔

الجواب:۔ چھوڑنا اور چھوڑے رکھنا جیسا کہ اردو میں طلاق میں مستعمل ہوتا ہے اسی طرح زوجہ کی خبر گیری نہ کرنے اور حقوق ادا نہ کرنے اور معلق چھوڑنے میں بھی مستعمل ہوتا ہے پس کنایہ ہونا اس لفظ کا اردو ترجمہ میں بھی باقی ہے اور قرائن و دلالۃ الحال سے طلاق اس میں واقع ہو جاوے گی، کما فی بعض الکنایات[3]۔

چار بیوی والے نے رات میں کسی کو دیکھ کر کہا کہ تجھ پر طلاق کیا حکم ہے

سوال (۲۳۹):۔ ایک شخص کے چار بیویاں ہیں، اس نے اندھیرے میں رات کو لاعلی التعیین ایک سے پانی مانگا، ایک انھیں سے پانی لے کر آئی مگر چونکہ اس کے پانی لانے میں دیر ہو گئی تھی، اس وجہ سے شوہر نے خفا ہو کر یہ کہہ دیا کہ تجھ پر طلاق ہے، اب صبح کو کوئی اقرار نہیں کرتی کہ میں پانی لے کر گئی تھی اور نہ شوہر پہچان سکتا ہے کہ کون تھی، تو درصورت مذکورہ کس پر طلاق واقع ہوگی۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے ولو قال امرأتي طالق وله امرأتان او

---

[1] اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فلها ان يراجعها رضيت او لم ترض (هدايه باب الرجعة ص۲۴۳ ج۲) ظفير ت الدر المختار على هامش رد المحتار باب الصريح ص۳۳ ج۳ ۔ ۔ ۔ ظفير

[2] سرحتك فارقتك لا يعمل الرد والسب، ولو في مذاكرة الطلاق يتوقف الاول فقط ويقع بالاخيرين وان لم ينو لان مع الدلالة لا يصدق قضاء في نفي النية (درمختار) قوله سرحتك من السراحة وهو الارسال (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الكنايات ص۳۰۴ ج۳) و اذا قال شتمتك ولم يقل از زنے فان كان في حالة غضب او مذاكرة الطلاق فواحدة يملك الرجعة وان نوى بائنا او ثلاثا فهو كما نوى (عالمگيرى مصرى ص۴۷۴ ج۱) ظفير۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ثلاث تطلق واحدة منهن ولها خيار التعيين[1]، اس روایت کا حاصل یہ ہے کہ اگر شوہر یہ لفظ کہے امرأتی طالق اور اس کی دو زوجہ ہیں یا تین تو ایک زوجہ پر طلاق واقع ہوگی، اور اختیار معین کرنے کا شوہر کو ہے اور دوسری روایت درمختار میں یہ ہے علمرانہ حلف ولم یدر بطلاق او غیرہ لعاکمہ الوشك أطلق ام لا[2]۔ اس روایت کا حاصل یہ ہے کہ شک کی صورت میں طلاق واقع نہیں ہوتی، پس صورت مسئولہ میں بھی چونکہ کوئی زوجہ پانی دینے کا اقرار نہیں کرتی اور شوہر کو بھی معلوم نہیں کہ وہ کونسی تھی اور وہ زوجہ تھی یا کوئی غیر عورت، لہٰذا اس صورت میں وقوع طلاق میں شک ہے اور شک سے طلاق واقع نہیں ہوتی، پس روایت ثانیہ زیادہ مناسب ہے صورت مسئولہ کے، اور روایت اولیٰ اس کے مناسب نہیں ہے کیونکہ اس روایت میں اس کی کسی زوجہ کا مطلقہ ہونا صریح اور یقینی ہے صرف تعیین کا اختیار ہے، اور صورت مسئولہ میں یہی معلوم نہیں کہ جس کو خطاب کیا ہے اس لفظ سے کہ تجھ پر طلاق ہے، وہ کون عورت تھی، کیونکہ نہ شوہر کسی زوجہ کے متعلق اقرار کرتا ہے کہ فلاں زوجہ تھی اور نہ کوئی زوجہ اقرار پانی لے جانے کا کرتی ہے لہٰذا یہ صورت شک میں داخل ہے، اور شک میں عدم وقوع طلاق کا حکم ہے۔

طلاق دی مگر بیوی کی طرف نسبت نہیں کی کیا حکم ہے

سوال (۴۳۲):۔ شخصے زنے خود را سہ طلاق گفت و اضافت بسوئے زوجہ نہ کرد، چہ حکم است۔

الجواب:۔ در صورت مسئولہ طلاق بر زوجہ او واقع شد خانہ لا یشترط ان یکون الاضافة صریحة کما حققہ فی الشامی۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ۳/۲۷۲ ظفیر۔

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ۳/۲۳۲ ظفیر۔

[3] ولا یلزم کون الاضافة صریحة فی کلامہ رد المحتار باب الصریح ۳/۲۳۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اضابطہ طلاقنامہ کا جب تک شوہر انکار نہ کرے طلاق ہو گی

سوال (۲۴۱) :- ایک طلاق نامہ سرکاری کاغذ پر ایک شخص نے دیکھ کر اور سن کر مطلقہ عورت کا نکاح ایک شخص سے کرا دیا، بعد میں بعض اشخاص نے شور برپا کیا کہ طلاق نامہ جعلی تھا اس پر کیوں نکاح کیا گیا، اس پر نکاح خواں نے خدا کے خوف سے توبہ کر کے اپنے نکاح کی تجدید کر لی اس صورت میں اس کے لئے کیا حکم ہے اور عورت کا نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب :- صرف بعض اشخاص کے شور پر اس طلاقنامہ کو غلط سمجھنے اور نکاح ثانی کو ناجائز سمجھنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، البتہ اگر شوہر طلاق سے انکار کرے اور دو گواہ معتبر طلاق کے نہ ہوں تو پھر طلاق ثابت نہ ہوگی اور نکاح ثانی صحیح نہ ہوگا، بدون انکار شوہر کے اور باوجود پائے جانے شہادت معتبرہ کے نکاح ثانی کو ناجائز کہنا صحیح نہیں ہے اور جب کہ طلاق گواہوں سے ثابت ہے یا شوہر مقر طلاق کا ہے، تو نکاح ثانی جو بعد مدت کے ہوا صحیح ہوا، نکاح خواں کو تجدید نکاح کی ضرورت نہیں، اور عاقدین کے نکاح کو ناجائز قرار دینا صحیح نہیں ہے اور نکاح خواں کو تو تجدید اپنے نکاح کی اس وقت بھی ضرورت نہ تھی کہ اس کو دھوکہ دے کر نکاح پڑھوا لیا ہو، کیونکہ اس کا کچھ قصور نہیں ہے، اور وہ عند اللہ ماخوذ نہیں ہے۔

بیوی طلاق کا دعوی کرے اور گواہ پیش کرے اور شوہر انکار کرے تو کیا حکم ہے

سوال (۲۴۲) :- مسماۃ نور احمدی کہتی ہے کہ میرے شوہر محمد عمر نے مجھے طلاق دی ہے اور محمد عمر اس سے قطعی انکار کرتا ہے، اپنے ثبوت میں مسماۃ نور احمدی سراج احمد اور برکات احمد کو پیش کرتی ہے، یہ دونوں اپنے بیانات میں طلاق کے متعلق نور احمدی کے بیان کی تائید نہیں کرتے ہیں، اور دو شخص عبد الطاہر اور عزیز اللہ کے متعلق نور احمدی نے بیان کیا کہ ان

لہ ونصابھا ای الشھادۃ لغیر من الحقوق الا کنکاح وطلاق رجلان او رجل وامرأتان (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الشھادۃ ص۵۱۵ ج۴) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

دونوں سے میرے شوہر نے بعد طلاق کے تذکرہ کیا کہ میں نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی مؤخرالذکر دونوں شخص مسماۃ نور احمدی کی تائید کرتے ہیں، صورت مذکورہ میں جو حکم درباب طلاق ہونے یا نہ ہونے کا موافق شریعت مطہرہ کے ہو اس سے مطلع فرمایئے۔

الجواب:۔ اگر عبدالظاہر اور عزیر اللہ پابند صوم وصلوٰۃ و معتبر و ثقہ آدمی ہیں تو ان کے اس بیان سے کہ "ہمارے سامنے محمد عمر نے طلاق دینے کا اقرار کیا" طلاق ثابت ہوجاتی ہے، محمد عمر کا انکار اس حالت میں معتبر نہیں[1] ہے۔

دو طلاق دی اس کے بعد اس کا تذکرہ کیا۔ کیا حکم ہے

سوال (۲۴۳):۔ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین عورتوں کے سامنے طلاق دیدی، اسی وقت باہر آکر ایک شخص کے سامنے بیان کیا کہ آج مجھ سے بہت سخت غلطی ہوگئی، میں نے غصہ میں اپنی بیوی کو دو دفعہ طلاق دیدی، پھر اپنے والد کے سامنے ذکر کیا، والد نے شہرت کرنے سے منع کیا، اس پر خاوند بالکل انکاری ہوگیا، اس کو اپنی زوجیت میں رکھنا چاہتا ہے مگر بیوی رہنا نہیں چاہتی اور دو عورتیں بھی شہادت نہیں دیتی، ایک مرد اور ایک عورت شاہد ہیں اس صورت میں طلاق پڑگئی یا نہیں، اور شوہر کا انکار معتبر ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ایک مرد اور ایک عورت کی شہادت سے شرعاً طلاق ثابت نہیں ہوتی بلکہ دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں عادل کی گواہی سے ثابت ہوتی ہے۔ پس جب کہ شوہر طلاق سے منکر ہے اور شہادت شرعیہ موجود نہیں ہے تو طلاق ثابت نہ ہوگی پھر اگر درحقیقت مرد طلاق دے چکا ہے اور عورت بوجہ عدم ثبوت طلاق کے مجبوری اس کے پاس رہے اور مجامعت ہو تو گنہ شوہر پر ہے، عورت گنہگار نہ ہوگی، حتی الوسع عورت

---

[1] ونصابها لغير ما من الحقوق، وكذا هو طلاق رجلان او رجل واحرأتان، الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الشهادة ص۵۱۵ ظفير۔

Maktaba Tul Ishaat.com

علیحدگی اختیار کرے جب کہ اس کو یقین ہے طلاق کا، اور مجبوری گنہ مرد پر ہے، عورت پر گنہ نہ ہوگا۔[1]

صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے | **سوال** (۲۴۴۴):- ایک شخص کی شادی کو عرصہ بیس سال کا ہوتا ہے لیکن اس کو آوارگی اور بداخلاقی نے اس حد تک پہنچا دیا کہ وہ تین مرتبہ جیل جاچکا ہے اس نے اپنی بیوی کی خادمہ کی نابالغہ لڑکی سے ناجائز تعلق پیدا کرنا چاہا جس کی عمر مشکل سے دس برس ہوگی، اس کی بیوی مانع ہوئی تو اپنی عورت پر بہتان باندھا کہ تم سے فلاں شخص کا ناجائز تعلق ہے، اور پھر مرعوب کرنے کے لئے اس کو بے انتہا زدوکوب کیا، بیوی نے قسم کھا کر یقین دلایا کہ یہ محض بہتان ہے اس کی اصلیت کچھ نہیں ہے۔

بالآخر شوہر نے ایک دن موقعہ پاکر اس نابالغ معصوم لڑکی سے زنا بالجبر کیا جس کے لئے عاقلین بالغین کی شہادت اور ڈاکٹر کے سارٹیفکیٹ عندالطلب پیش کئے جاسکتے ہیں، جب اس امر کی اطلاع شوہر کی ہمشیرہ کو ہوئی تو وہ فوراً لونڈی کو اپنے یہاں لے گئی لیکن کسی طریقہ پر لونڈی کو اپنی ہمشیرہ کے یہاں سے لے آیا اور آکر اپنی بیوی کو ایک مکان میں مقفل کردیا اور فاقہ سے رکھا اور اس لونڈی سے ناجائز تعلق قائم رکھا، عورت نے مجبور ہوکر اپنے اور بدبخت شوہر کے خویش واقارب سے التجا کی کہ مجھے اس عذاب سے نجات دلائیں۔ چنانچہ شوہر کی ہمشیرہ دوبارہ جاکر اس کی بیوی اور لونڈی کو اپنے یہاں لاکر رکھتی ہے اور اس لونڈی کا علاج کراتی ہے، اس سے وہ غضبناک ہوکر اپنے احباب سے کہتا ہے کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دے گا، کیونکہ وہ بغیر رضا و طلاع دوسرے گھر چلی گئی ہے، اسی شب کو مع چند احباب کے اپنی ہمشیرہ کے گھر آکر بیوی سے دریافت کرتا ہے کہ وہ جانا چاہتی

---

[1] والمرأۃ کالقاضی اذا سمعتہ او اخبرھا عدل لایحل لھا تمکینہ او فی البزازیۃ عن الاوزجندی اذا توھم الامر بقاضی فان حلف ولابینۃ لہ فالاثم علیہ (ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۲) منہ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے یا نہیں، عورت جانے سے انکار کر دیتی ہے تو وہ یہ کہتا ہوا چلا جاتا ہے کہ اگر تم آج شب کو ہمارے گھر نہیں آئی تو مطلقہ ہو گئی، اس شب کو عورت نہیں گئی بلکہ اب تک اس کی ہمشیرہ کے یہاں ہے، اس واقعہ کے تیسرے روز مع چند احباب کے پھر آیا اور کچھ نرمی اور سختی سے اپنی بیوی کو لے جانا چاہا مگر جب وہ کسی طرح راضی نہیں ہوئی تو مجمع سات آدمیوں کے سامنے یہ کہتا ہوا اپنے لڑکے کو لے کر چلا جاتا ہے کہ جاؤ میں نے تم کو طلاق دیا، بلکہ میں نے طلاق نامہ بذریعہ رجسٹری بھیج بھی دیا غالباً تم کو کل تک مل جائے گا، چنانچہ دوسرے روز ایک طلاق نامہ انگریزی میں اس کی بیوی کے نام سے آیا جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

مسماۃ فلاں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اس کو میں نے اس بنا پر طلاق دیا کہ جس جگہ میں نے اس کو رکھا تھا، وہاں سے بغیر میری رضا، و اطلاع کے دوسروں کے اشتعال سے چلی گئی ہے، جس سے صاف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اب اس کے اخلاق بد ہو گئے ہیں، اس کی اس حرکت سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ گذشتہ اپریل کو جو اس نے حلف اٹھا کر اپنی عصمت کا یقین دلایا تھا سراسر غلط اور جھوٹ تھا، بنا بریں تمہاری عدت کے زمانہ میں جو شرع شریف کے مطابق کچھ دن گزارنے پڑتے ہیں، میں تمہارے خورد و پوش کا کسی طرح ذمہ دار نہیں ہوں اور نہ مہر کا ذمہ دار ہوں، میرا لڑکا اس وقت قریب بارہ برس کے ہے اس کی تعلیم و تربیت نہایت ضروری ہے اور وہ اب میری زیر نگرانی تعلیم حاصل کرے گا، اور جہاں میں رکھوں گا وہیں رہے گا، میں اس کے لئے بشپ کالج تجویز کرتا ہوں، جہاں وہ بحیثیت بورڈر کے رہے گا (چونکہ صرف عیسائی لڑکوں کے لئے مخصوص ہے) ان وجوہات کی بنا پر میں مسماۃ فلاں کو کہتا ہوں کہ وہ فوراً میرا لڑکا میرے پاس بھیجدے تاکہ آئندہ کوئی کارروائی ایسی نہ کرنی پڑے جو باعث رنج و تکلیف ہو۔"

جب لوگوں نے اس کو اس بنا پر بہت ہی لعنت ملامت کیا تو ان لوگوں سے یہ کہا کہ خیر ابھی طلاق واپس لیتا ہوں، پھر عدالت میں جا کر باقاعدہ طلاق دوں گا۔" چنانچہ طلاق نامہ

Maktaba Tul Ishaat.com

بھیجنے کے ایک ہفتہ بعد اپنی مطلقہ بیوی کے نام انگریزی میں بذریعہ رجسٹری ایک خط بھیجتا ہے، جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

تم جو میرے گھر سے بغیر میری رضا و اطلاع دوسروں کے اشتعال سے چلی گئی ہو تو میں اپنے ایک رشتہ دار کے ہمراہ تم کو لانے گیا تھا، تم نے آنے سے انکار کر دیا تھا، اس وجہ سے میں نے ایک پرزہ لکھ کر دیا طلاق نامہ تمہارے پاس بھیج دیا تھا، تاکہ تم طلاق کی وجہ سے مرعوب ہو جاؤ، ورنہ میرا ارادہ طلاق دینے کا کبھی بھی نہ تھا نہ اب ہے، میں نے کوشش کی تھی کہ اس پرزہ کو واپس لے لوں، مگر وہ میرے ہاتھ سے باہر ہو چکا تھا، میری خواہش تھی کہ اس پرزہ کو تم تک نہ پہنچنے دوں، اس وجہ سے میں نے ڈاکخانہ میں بھی اطلاع دی تھی کہ وہ پرزہ اب تم کو نہ دیا جائے، اگر وہ پرزہ تم تک پہنچ گیا ہو تو کچھ خیال نہ کرنا، کیونکہ میرا مقصد تم کو کسی حالت میں بھی منقطع کرنے کا نہ تھا نہ اب ہے، نیز تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میں فلاں اور فلاں کے ساتھ پندرہ تاریخ کو تم کو لانے گیا تھا تو تم نے میرے لڑکے کو آنے کی اجازت دی اور یہ وعدہ کیا کہ ایک دو روز میں تم بھی چلی آؤ گی، مگر افسوس ہے کہ تم نے اب تک اپنا وعدہ پورا نہیں کیا اس وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ تم بغیر کسی تاخیر کے چلی آؤ، کیونکہ میں تمہاری غیر حاضری کو بے طرح محسوس کر رہا ہوں، اب مجھے یہ اطلاع دو کہ میں تم کو کب لینے آؤں۔

یہ دوسرا خط واقعہ سے بالکل مختلف ہے، اس عورت نے کبھی بھی جانے کا ارادہ ظاہر نہیں کیا نہ وہ اپنا لڑکا دینے پر رضامند تھی بلکہ زبردستی لے گیا ہے، اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ صرف پہلے خط کی بناء پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر ہوتی ہے تو کونسی طلاق، اور اگر واقع نہیں ہوتی تو مذکورہ بالا واقعات سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور عدت کے زمانہ کے خورد و نوش اور مہر کا ذمہ دار شوہر ہوگا یا نہیں، شخص مذکور اسلامی تعلیم سے اس قدر بعید ہے کہ کس طریقہ سے اور کس حالت میں طلاق دینے سے طلاق واقع ہوتی ہے علم شعور نہیں، لہذا وقوع طلاق کے متعلق رائے قائم کرتے وقت اس خیال کو ضرور کیا جائے کہ ایسے

Maktaba Tul Ishaat.com

مطلق طلاق کے معنی ہمیشہ منقطع کرنے کے سمجھتے ہیں، عورت طلاق سے بے انتہا خوش ہے، اگر کسی حیلہ شرعی سے بھی اس کو مجبور کیا جائے تو اس پر ظلم ہوگا۔ چونکہ وہ اب کسی طرح بھی راضی ہونے والی نہیں ہے، شخص مذکور صرف ہوس دولت کی وجہ سے تعلق منقطع کرنا نہیں چاہتا، خواہ یہ تعلق شرعاً ممنوع وحرام ہو، اس کو اپنی بیوی سے نہ کبھی صحیح معنوں میں الفت تھی نہ اب ہے جیسا کہ گذشتہ واقعات سے ثابت ہو چکا جو عند الضرورت بالتفصیل پیش کئے جا سکتے ہیں،

الجواب:- قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسریح باحسان[1] الایہ قال فی التفسیر الاحمدی یعنی ان الطلاق الرجعی الذی یتعلق به الرجعة مرتان ای اثنان لا زائد تان فبعد ذلك امساكها بمعروف او تسریحها كذلك وهذا امر بصیغة الخبر كانه قیل طلقوا الرجعی مرتین انتہ ص۶۵، پس معلوم ہوا کہ دو طلاق تک شوہر کو عدت کے اندر رجعت کا اختیار ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا حلالہ کے ہو سکتا ہے، اور اگر تیسری طلاق بھی شوہر دیدے تو پھر رجعت درست نہیں اور بلا حلالہ کے نکاح صحیح نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنكح زوجا غیرہ[2] الایہ اور طریق حلالہ کا یہ ہے کہ عورت مطلقہ[3] ثلاثہ عدت کے بعد جو کہ حائضہ کے لئے تین حیض ہیں کما قال اللہ تعالیٰ والمطلقات یتربصن بانفسهن ثلثة قروء[4] الایہ دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ یعنی شوہر ثانی دخول کے بعد طلاق دیوے پھر اس کی عدت بھی گزر جائے، اس وقت اگر وہ چاہے شوہر اول سے نکاح کر سکتی ہے، پس صورت مسئولہ میں علاوہ طلاق نامہ تحریری کے دو طلاق مذکور ہیں، ایک طلاق معلق کہ جو اس کی زوجہ کے اس شب کو شوہر کے گھر نہ آنے پر معلق تھی اور دوسری طلاق غیر معلق جو شوہر نے ان الفاظ سے دی کہ جاؤ میں نے تم کو طلاق دی، پھر چونکہ اس کی زوجہ اس شب کو اس کے گھر نہیں آئی تو وہ طلاق معلق واقع ہوگئی کما هو حکم التعالیق[5]

---

[1] سورۃ البقرہ رکوع ۲۹۔ ظفیر۔ [2] سورۃ البقرہ رکوع ۲۹۔ ظفیر۔ [3] سورۃ البقرہ رکوع ۲۸۔ ظفیر
[4] اذا وجد الشرط انحلت الیمین (عالمگیری مصری ص۹۴ ج۱) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

وصحح بدفی کتب الفقہ اور دوسری طلاق جو فی الحال دی تھی وہ بھی واقع ہوگئی، رہی تیسری طلاق جو بذریعہ طلاق نامہ دی گئی تو اگر اس تحریری طلاق سے غرض خبر دینا اسی طلاق سابق کی تھی تب تو دو طلاق ہی رہی اور اگر اس تحریری طلاق سے غرض جدید طلاق دینا تھا تو تیسری طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی، پہلی صورت میں رجعت عدت کے اندر صحیح ہے اور بعد عدت کے بلا حلالہ کے نکاح درست ہے اور دوسری صورت میں عورت مطلقہ ثلاثہ ہوکر حرام مغلظہ ہوگئی، اس حالت میں بدون حلالہ کے اس سے نکاح صحیح نہ ہوگا، درمختار میں ہے کہ (لفظ الطلاق وقع الکل وان نوی التاکید دین ای قولہ وان نوی التاکید دین ای وقع الکل قضاء وکذا اذا طلق اشیاء ای بان لم یعطف استینافا ولا تاکیدا لان الاصل عدم التاکید[1] شامی۔

غصہ میں دفعۃً تین طلاق دی کیا حکم ہے

سوال (۲۴۵):۔ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو غصہ کی حالت میں آن واحد میں تین طلاق دیں، تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور رجعت درست ہے یا نہ۔

الجواب:۔ اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئیں، اور وہ عورت مطلقہ اپنے شوہر پر حرام مغلظہ ہوگئی، بدون حلالہ کے شوہر اول کے نکاح میں نہیں آسکتی اور رجعت درست نہیں ہے[2]۔

زوجین طلاق کا انکار کریں اور تین شخص عداوۃً گواہی دیں تو کیا کیا جائے

سوال (۲۴۶):۔ زوجین طلاق کا اقرار نہیں کرتے بلکہ منکر ہیں لیکن تین شخص عداوت کی وجہ سے گواہی دیتے ہیں کہ زوج نے طلاق دی تو بتایئے طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

---

[1] ردالمحتار باب الصریح ۳/۲۴۲۔ طلقہا ثلاثا فی طہر او ثلاثا متفرقۃ او واحدۃ او اثنتین فی طہر او واحدۃ رجعیۃ (درمختار) ثلاثا متفرقۃ لقولہ بکلمۃ واحدۃ او فی طہر وہو مذہب جمہور الصحابۃ والتابعین ومن بعدہم من ائمۃ المسلمین انہ یقع ثلاث (ردالمحتار کتاب الطلاق ۳/۲۳۶)۔ ویقع طلاق من غضب خلافا لابن القیم (ایضاً ۳/۲۵۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- اگر ان گواہوں کی عداوت اس شخص سے دنیاوی معاملات کی وجہ سے ہے تو دشمن کی گواہی معتبر نہیں ہے طلاق ثابت نہ ہوگی۔[1]

مندرجہ صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۴۷):- زید نے اپنی زوجہ کو طلاق دے کر اسی زوجہ کو لے کر دس بارہ سال تک گذران کیا۔ اس اثناء میں تین لڑکے پیدا ہوئے، اب محلہ والوں نے اس کی گرفت کی تب زید نے مجبور ہو کر مجمع عام میں یہ اقرار کیا کہ ایک طلاق دینی سے دیا دو دینی سے دیا، دو طلاق دینی سے دیا نہ دینی سے دیا تین طلاق دینی سے دیا نہ دینی سے دیا، طلاق ہوئی یا نہ اور اولاد ولد الحرام ہے یا حلال ہے۔

الجواب:- ان الفاظ سے طلاق واقع ہوگئی۔ تین طلاق کے بعد نکاح بالکل ٹوٹ جاتا ہے اور بلا حلالہ کے دوبارہ اس سے نکاح نہیں ہو سکتا[2]، پس بعد طلقات ثلاث بلا حلالہ و بلا نکاح جو ولد ہوئی وہ زنا ہے اور اولاد ولد الحرام ہے۔

خلاف عہد سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۲۴۸):- شیخ فدا حسین نے مسماۃ ویسن کے ساتھ عقد کیا اور قبل عقد یہ اقرار لکھ دیا کہ شیخ فدا حسین بعد شادی ہونے کے مع اپنی زوجہ کے بہ ترک مسکن سابق مدۃ العمر رہوں گا اور جو کچھ آمدنی ہوگی وہ سب شیخ وزیر اپنے خسر کو دوں گا وغیرہ۔ اگر اس اقرار کے خلاف کروں گا تو میرے خسر کو اختیار ہوگا کہ مسماۃ ویسن اپنی دختر کی شادی دوسرے شخص کے ساتھ کر دیویں مجھ کو کچھ عذر نہ ہوگا، اب خلاف عہد کرنے سے فدا حسین کی زوجہ کا نکاح ثانی جائز ہوگا یا نہ؟

الجواب:- یہ اقرار شیخ فدا حسین کا موجب طلاق اس کی زوجہ کا نہیں ہے

---

[1] ولو العداوۃ للدنیا لا تقبل سواء شہد علی عدوہ او غیرہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب القبول وعدمہ ص۴۲۳ ج۴) ظفیر۔

[2] لا ینکح مطلقۃ من نکاح صحیح نافذ ہا ای بالثلث او حتی یطأہا غیرہ بنکاح نافذ وتنقضی عدۃ الثانی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص۴۶۰ ج۴) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

لہذا اس صورت میں خلاف عہد و پیمان کرنے سے اس کی زوجہ مطلقہ نہیں ہوئی، اور دوسرا نکاح مسماۃ دلیسن کا بدون طلاق دیئے شیخ فدا حسین کے اور بدون گذرنے عدت کے صحیح نہیں ہوگا۔ فقط۔

پندرہ برس کی عمر میں طلاق دینے سے واقع ہو جاتی ہے

سوال (۲۴۹):۔ اکبر علی نے اپنی دختر نابالغہ کا نکاح ایک شخص سے کر دیا اور لڑکا پندرہ برس کا ہو چکا ہے، اس لڑکے کا باپ کہتا ہے کہ یہ نابالغ ہے اور شوہر نے اس لڑکی کو طلاق دیدی طلاق واقع ہوئی یا نہ، اور لڑکی اس نکاح کو فسخ کر سکتی ہے یا نہیں، اور دوسرا نکاح اس لڑکی کا درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اول تو باپ کا کیا ہوا نکاح لڑکی بعد بلوغ فسخ نہیں کرا سکتی۔ جیسا کہ کتب فقہ میں مسطور ہے، علاوہ ازیں... فسخ نکاح کے لئے قاضی کا فسخ کرنا ضروری ہے[۱] بصرف عورت کے انکار سے نکاح فسخ نہیں ہوا، جس وقت شوہر بالغ ہو جاوے اور طلاق دیوے طلاق واقع ہوگی، اگر اس وقت شوہر بالغ ہے اور پندرہ برس کی عمر پوری ہو گئی ہے اور اس نے طلاق دی ہے تو طلاق واقع ہو گئی[۲]، شوہر اگر پندرہ برس کا ہے تو اس کے باپ کے کہنے سے کہ وہ ابھی بالغ نہیں ہوا کچھ نہیں ہوتا، شرعاً پندرہ برس کی عمر میں بالغ شمار ہوتا ہے خواہ اور کوئی علامت بلوغ کی ظاہر نہ ہو[۳]۔ فقط

---

[۱] اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدتہ (الی قولہ) لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (رد المحتار باب المہر ص۲۹۲ ج۲) ظفیر [۲] وہذا صلنا اذا کان الزوج للصغیر والصغیرۃ غیر الاب والجد فلہما الخیار بالبلوغ او العلم بہ فان اختار الفسخ لا یثبت الفسخ الا بشرط القضاء (رد المحتار ص۲۹۲ ج۲) [۳] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو تقدیرا (رد المختار علی ہامش رد المحتار ص۲۹۲ ج۲) ظفیر بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال (الی قولہ) فان لم یوجد فیہما شئ منہا فحتی یتم لکل منہما خمس عشرۃ سنۃ بہ یفتی (رد مختار ص۲۹۹ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق بے نکل جا کہنے سے کونسی طلاق واقع ہوگی

سوال (۲۵۰):- ایک عورت کا بچہ بہت دیر تک روتا رہا خاوند نے اس کے رونے کو ناگواری کی وجہ سے منع کیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ اس کو چپ کرے، پھر دوبارہ منع کیا، جب بچہ چپ نہ ہوا تو خاوند نے بحالت غصہ اپنی بیوی سے کہا کہ تجھ کو گھر سے باہر نکال دینا چاہئے، عورت نے جواب میں کہا کہ نکال دو، اس وقت شوہر نے غصہ میں عورت کو گھر سے باہر نکالنے کی قسم کھانے کی غرض سے کہا کہ تجھے طلاق ہے نکل جا مگر یہ کہنا اس کا ارادتاً نہ تھا اور طلاق بھی صرف ایک دفعہ دی، ایسی صورت میں کیا حکم ہے، بینوا توجروا۔

الجواب:- اس صورت میں طلاق بائنہ واقع ہوگئی، رجعت صحیح نہیں ہے، البتہ نکاح عدت کے اندر اور عدت کے بعد بدون حلالہ کے ہوسکتا ہے، پس شوہر کو اگر اس عورت کو نکاح میں لانا منظور ہے اور عورت اس پر راضی ہے تو دوبارہ بمہر جدید بحضور شاہدین اس سے نکاح کرلیوے، یہی کفارہ ہے اور کچھ کفارہ نہیں، ھکذا فی کتب الفقہ[1]۔

غلط فہمی سے طلاق دی تو وہ بھی واقع ہوگئی

سوال (۲۵۱):- ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا، چند یوم کے بعد عورت بیماری میں مبتلا ہوگئی، اور اس کے شکم پر سوجن کے آثار پائے گئے اور ہر چند علاج کیا گیا کچھ افاقہ نہ ہوا، اور بعد چار ماہ کے دفعتاً تمام برادری میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ عورت مذکورہ کو شادی سے پہلے کا حمل ہے، ڈاکٹروں نے بھی دیکھ کر یہی کہا کہ شادی سے پہلے کا حمل ہے، اس پر شوہر نے اس کو تین طلاقیں دیدی، لیکن ڈاکٹروں کے قول کے موافق طلاق سے دو ماہ بعد وضع حمل ہوجانا چاہئے تھا، دو ماہ کے بعد معلوم ہوا کہ حمل شادی کے بعد کا ہے یعنی شوہر کا ہے، یہ بات غلط فہمی سے واقع ہوئی ہے، اس عورت پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر واقع ہوگئی تو اب کس طرح زوجیت میں شوہر مذکور کے آسکتی ہے۔

---

[1] واذا کان الطلاق بائنا دون الثلث فلہ ان یتزوجھا فی العدۃ وبعد انقضائھا (ھدایہ ص۳۶۹ ج۱) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- اگر نکاح سے چھ ماہ کے پورا ہونے پر وضع حمل ہوگا تو شرعاً وہ حمل شوہر کا ہے اور نسب اس بچہ کا اس سے ثابت[1] ہے، مگر چونکہ شوہر نے غلط فہمی سے تین طلاقیں دیدی تو تین طلاق اس پر واقع ہوگئی، اگر دوبارہ اس کو نکاح میں لانا چاہے تو بدون حلالہ کے شوہر اول سے دوبارہ نکاح نہیں ہوسکتا[2]، اور طریقہ حلالہ کا یہ ہے کہ عدت گذرنے کے بعد یعنی وضع حمل کے بعد وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ مرد بعد صحبت اور وطی کے اس کو طلاق دیوے، پھر عدت یعنی تین حیض گذر جاویں، اس وقت شوہر اول سے نکاح ہوسکتا ہے،

ایک طلاق دے کر رجعت کرلی پھر بقول خود ایک طلاق دی اور بقول غیر دو تو کیا حکم ہے

سوال (۲۵۲):- زید نے اپنی زوجہ زینب کو ایک طلاق رجعی دے کر رجوع کرلیا، ایک عرصہ کے بعد رات کو زید اپنے گھر میں آیا اور اپنی زوجہ کو کہا کہ دروازہ کھول عورت نے دروازہ نہ کھولا، زید نے غصہ میں یہ نیت طلاق رجعی پھر کہا کہ اے فلانی بنت فلاں تجھ کو طلاق، زید کہتا ہے کہ میں نے یہ الفاظ ایک بار کہے اور اس کا والد کہتا ہے کہ تم نے دو بار یہ الفاظ کہے، اس صورت میں نکاح جدید کافی ہے یا حلالہ کی ضرورت ہوگی۔

الجواب:- جو کچھ زید کہتا ہے اور زید کو یاد ہے اسی کا اعتبار ہے، پس ایک طلاق رجعی پہلے دی تھی جس کے بعد اس کو رجوع کرلیا، اب یہ دوسری طلاق ہوگی، لہٰذا اب بھی وہ طلاق رجعی ہی ہے، کیونکہ دو طلاق تک رجعی ہی رہتی ہے کما قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان[3] یعنی طلاق رجعی دو طلاق ہیں اور پہلی مرتبہ کی طلاق کو دو طلاق تسلیم کیا جاوے جیسا کہ زید کا والد کہتا ہے تو پھر تین طلاق ہو جاویں گی اور حلالہ کی ضرورت ہوگی بلا حلالہ کے پھر

---

[1] ومن قال ان تزوجت فلانة فهی طالق فتزوجها فولدت ولدا لستة اشهر من یوم تزوجها فهو ابنه (هدایه باب ثبوت النسب ص۳۰۴ ظفیر) [2] وان کان الطلاق ثلثا فی الحرة او ثنتین فی الامة لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره نکاحا صحیحا ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها (هدایه باب الرجعة ص۳۰۴ ظفیر) [3] سورة البقرة ۲۲۹ - ظفیر.

Maktaba Tul Ishaat.com

وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوگی، لیکن شرعاً دو گواہوں سے کم کی گواہی سے طلاق ثابت نہیں ہوتی، پس جب کہ زید کو اگر ایک ہی طلاق دینا یاد ہے تو اسی کا اعتبار ہے، اس حالت میں بلا نکاح زید اپنی زوجہ کو عدۃ کے اندر رجوع کر سکتا ہے۔ فقط

شوہر نے طلاق دی ہے مگر گواہ نہیں ہیں عورت کیا کرے

سوال (۲۵۳):- جس عورت کو اس کے شوہر نے طلاق مغلظہ دیدی اور وہ عورت بینہ سے طلاق کو ثابت نہ کر سکے اور زوج بحلف منکر طلاق ہو، اور عورت یقیناً اپنا صدق اور زوج کا کذب ثابت نہ کر سکے باوجود علم کے، تو ایسی عورت کو کیا شوہر کے پاس رہنا جائز ہے یا نہیں، اور بعد عدت کے عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں، کیا وقوع طلاق کے واسطے شاہدوں کا ہونا شرط ہے اور اگر عقد ثانی شرعاً نہ کر سکے تو کیا تدبیر کرے۔

الجواب:- صورت مسئولہ میں عورت کو دیانۃً مرد کے پاس رہنا حرام ہے اور سخت گناہ[۱] ہے اور بعد انقضائے عدت دوسرے مرد سے نکاح جائز ہے اور وقوع طلاق کے لئے وجود شہداء ضروری شرط نہیں ہے، لیکن عقد ثانی کا خلاف مصلحت ہونا دیکھ لے، کبھی بوجہ بینہ نہ ہونے کے کوئی فتنہ نہ ہو جاوے۔

میں نے طلاق دی کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۲۵۴):- ایک شخص عمرہ ۳۰ سال نے اپنی زوجہ کو بحالت غصہ یہ کہا کہ جا میں نے تجھ کو طلاق دی، یہ فقرہ ایک مرتبہ ادا کیا گیا، یہ طلاق صحیح ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں دو طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوئی، اب رجعت نہیں ہو سکتی دوبارہ نکاح کر سکتا ہے، بشرطیکہ تین دفعہ یہ لفظ نہ

---

[۱] اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضيت بذلك او لم ترض (هدايه باب الرجعة ص۲۳۲ ج۲) ظفير [۲] والمرأة كالقاضي اذا سمعته او اخبرها عدل لا يحل لها تمكينه (رد المحتار باب الصريح ص۲۴۹ ج۲) ظفير۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کہا گیا ہو۔[1]

طلاق دی کہنا ایک مرتبہ یاد ہے دو عورتیں تین کی گواہی دیتی ہیں کیا حکم ہے

سوال (۲۵۵):- زید نے ہندہ کو طلاق بدیں طریق دی، عورت نے کہا کہ اگر تم اصل کے ہو تو مجھ کو چھوڑ دو۔ تو زید نے کہا کہ طلاق دی، لیکن غصہ کی وجہ سے ہوش وحواس غائب تھے، لہٰذا یاد نہیں کہ کتنی مرتبہ دی، دو عورتیں وہاں موجود تھیں، وہ کہتی ہیں کہ تین طلاق دیں۔

الجواب:- اس صورت میں نصاب شہادت نہ ہونے سے موافق اقرار زید کے ایک طلاق واقع ہوگی۔ فقط واللہ اعلم۔

اقرار سے طلاق واقع ہوتی ہے

سوال (۲۵۶):- ایک شخص نے دو گواہوں کے سامنے بیوی کو طلاق دی، پھر قاضی کے سامنے اقرار کیا کہ چھ ماہ ہوئے میں نے طلاق دی، عورت بھی اقرار کرتی ہے کہ چھ ماہ ہوئے میرے شوہر نے مجھے طلاق دیدی ہے، اب جس نے اس عورت سے نئی شادی کی ہے، برادری نے اس کا حقہ پانی بند کر دیا اور میاں جی کفارہ بتاتے ہیں کہ ایک سو بیس مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اور چالیس وقت کی نماز پڑھو، اور پنچائت نے پانچ روپیہ جرمانہ کیا، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:- جب کہ شوہر اقرار کرتا ہے کہ چھ ماہ ہوئے میں نے طلاق دی ہے اور عورت بھی یہی اقرار کرتی ہے تو اب کسی گواہ کی ضرورت نہیں، دونوں کے قول کے موافق چھ ماہ سے طلاق ثابت ہو جاوے گی اور چھ ماہ کے اندر عورت کو تین حیض آ چکے ہیں تو اس کی عدت گذر گئی، بعد عدت عورت نے دوسرا نکاح کیا وہ صحیح ہے، اس میں کسی پر کچھ الزام لگانا اور حقہ پانی بند کرنا اور جرمانہ کرنا جائز نہیں، میاں جی نے جو کچھ کفارہ بتلایا یا برادری نے

---

[1] والبائن یلحق الصریح والصریح ما لا یحتاج الی نیۃ بائنا کان الواقع بہ او رجعیا (ر د المحتار باب الکنایات ص۵۲۴ ج۲) وینکح مبانتہ بما دون الثلاث فی العدۃ وبعدھا بالاجماع (ایضاً ص۵۲۳ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

جو کچھ جرمانہ کیا یہ سب ناجائز اور غلط ہے۔

عداوت سے گواہی دے کر طلاق دی ہے تو کیا حکم ہے

سوال (۲۵۷):- ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی، لیکن تین آدمیوں نے دشمنی سے یہ کہا کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دی چونکہ شخص مذکور نے ان تینوں کے ساتھ مقدمہ کیا ہے، اس وجہ سے دشمنی ہے، اس صورت میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب:- اگر دو مرد ثقہ عادل طلاق کی گواہی دیں تو طلاق ثابت ہوجاتی ہے لیکن دشمن کی گواہی معتبر نہیں ہوتی، اگر وہ دو یا تین مرد جو گواہی دیتے ہیں، شوہر سے ان کو دنیاوی معاملہ میں عداوت ہے تو ان کی گواہی سے طلاق ثابت نہ ہوگی[1]۔ فقط

گواہ جب موجود ہوں تو انکار سے کچھ نہیں ہوتا

سوال (۲۵۸):- ایک شخص اپنی بیوی کو چند آدمیوں کے روبرو طلاق دیدی اور اپنا دیا ہوا زیور واپس لے لیا، دوسرا نکاح بھی کرلیا جب عورت نے مہر کا دعویٰ کرنے کا ارادہ کیا تو شوہر طلاق سے منکر ہوگیا، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں اور عورت دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں جب کہ طلاق کے گواہ موجود ہیں طلاق ثابت ہوگئی، شوہر کا انکار معتبر نہیں، دو عادل گواہوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہوجاتی ہے[2]، تحریر کی ضرورت نہیں، بعد گذرنے عدت کے مطلقہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔

جب شوہر کئی دفعہ کہے کہ ابھی طلاق دیتا ہوں تو کیا حکم ہے

سوال (۲۵۹):- زید اپنی بیوی کو گالیاں دیتا ہے، کئی دفعہ کہہ چکا کہ اس کو ابھی طلاق دیتا ہوں، اس صورت میں کیا حکم ہے، عورت دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں۔

---

[1] وعدو بسبب الدنیا (درمختار) فتحصل من ذلك ان شهادة العدو على عدوه لا تقبل (رد المحتار كتاب الشهادة باب القبول وعدمه ص۴۵۸ ج۴ ظفير) [2] ونصابها لغيرها من الحقوق سوى كان الحق مالا او غيره كنكاح وطلاق ورجعة اور جل واحرأتان (ايضاً كتاب الشهادة ص۴۵۸ ج۴ ظفير)

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: - شوہر کا یہ قول کہ میں اس کو ابھی طلاق دیتا ہوں اور اس کو بجائے ماں بہن سمجھوں گا موجب طلاق ہے، اور اگر یہ لفظ تین بار یا زیادہ کہا ہے تو حرمت مغلظہ ثابت ہوگئی اور بدون حلالہ کے اب وہ عورت شوہر اول کے نکاح میں نہیں آسکتی قال فی الدر المختار ای مثل ما سیذکرہ من نحو کونی طالقا او اطلقی وہی مطلقۃ بالتسلیۃ وکذا المضارع اذا غلب فی الحال مثل اطلقک فی البحر[1]. اور جب کہ زوجہ زید پر طلاق واقع ہوگئی تو بعد عدت کے جو کہ تین حیض ہیں اس کو دوسرے مرد سے نکاح کرنا درست اور صحیح ہے۔

کسی کے کہنے سے تین طلاق دفعۃً دیدے تو واقع ہوگی یا نہیں

سوال (۲۶۰): - ایک مولوی نے ایک جاہل سے کہہ کر اس کی زوجہ کو دفعۃً تین طلاق دلوادی، حالانکہ عورت بے عیب تھی، اس صورت میں کیا حکم ہے، آیا ایک بار کی تین طلاق واقع ہوگئی یا نہ، اور اس مولوی کی نسبت کیا حکم ہے۔

الجواب: - تین طلاق اس کی عورت پر واقع ہوگئی، لیکن بے وجہ کسی کی زوجہ کو طلاق دلوانا بُرا ہے اور تین طلاق یکدفعہ دینا اور دلوانا بھی خلاف سنت ہے جس مولوی نے ایسا کیا بُرا کیا، لیکن تینوں طلاق واقع ہوگئی، اور وہ عورت اپنے شوہر پر حرام مغلظہ ہوگئی[2]۔

---

[1] رد المحتار باب الصریح ص۵۹۱ ج۲. ظفیر. [2] قال لزوجتہ غیر المدخول بہا انت طالق ثلاثا او وقعن وان فرق بانت بالاولی لم تقع الثانیۃ بخلاف الموطوأۃ حیث یقع الکل (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ص۶۲۳ ج۲) بدعی یعود فی العدد ان یطلقہا ثلاثا فی طہر واحد بکلمۃ واحدۃ او بکلمات متفرقۃ لم تخلل رجعۃ وقع الطلاق وکان عاصیا (عالمگیری کتاب الطلاق ص۳۴۹ ج۱) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

غصہ میں کہا ایک طلاق دو طلاق تین طلاق کیا حکم ہے

سوال (۲۶۱):- زید کا نکاح ہندہ سے ہوا، زید اور ہندہ میں لڑائی ہوئی، زید نے غصہ میں کہا، ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق، ان الفاظ سے طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی اور قرینہ اس کا موجود ہے کہ وہ شخص اپنی زوجہ کو کہہ رہا ہے قال فی الدر المختار ویؤیدہ مافی البحر ولو قال امراتہ طالق او قال طلقت امراۃ ثلاثا وقال لم اعن امرأتی یصدق ویفہم منہ انہ لو لم یقل ذلک تطلق امرأتہ لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقہا لا بطلاق غیرہا فقولہ ان حلفت بالطلاق ینصرف الیہا مالم یرد غیرہا[1]

بے نمازی کی گواہی سے طلاق ثابت نہ ہوگی

سوال (۲۶۲):- بدمعاش بے نمازیوں نے عورت کو سکھا کر دعویٰ کرا دیا کہ شوہر نے مجھ کو طلاق دیدی، اور یہ بدمعاش بالکل خلاف شرع لوگ ہیں، ان ہی بدمعاشوں کی گواہی سے عدالتوں نے طلاق کی تصدیق نہیں کی، اب جو حکم شرع ہو بیان فرماویں۔

الجواب:- طلاق کے ثابت ہونے کے لئے دو گواہان عادل یعنی نمازی پرہیزگار کبائر سے بچنے والوں کی گواہی ضروری ہے، فاسق خلاف شریعت لوگوں کی گواہی سے طلاق ثابت نہیں ہوتی، جب کہ شوہر طلاق سے انکار کرے، پس صورت مسئولہ میں ایسے لوگوں کی گواہی سے جس کا ذکر سوال میں ہے طلاق ثابت نہیں ہوگی۔

---

[1] رد المحتار باب الصریح ۳/۲۴۸ ۔ ظفیر۔ [2] کل فرض لہ وقت معین کالصلوٰۃ والصوم اذا اخر عن غیر عذر سقطت عدالتہ اذا تارک الرجل الصلوٰۃ استخفافا بالجماعۃ بان لا یستعظم تفویت الجماعۃ کما تفعلہ العوام او مجانۃ او فسقا لا تجوز شہادتہ درمختار عالمگیری مصری کتاب الشہادۃ باب الرابع الفصل الثانی ۴/۴۵۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق دیدوں گا کہنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۲۶۳):- ایک شخص نامرد ہے اور اس نے یہ کہا تھا کہ میں اپنی زوجہ کو طلاق دیدوں گا، لیکن کسی کے بہکانے سے طلاق نہیں دی، آیا یہ کہنے سے طلاق دیدوں گا طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں، اور ایک مرتبہ حالت نابالغی میں اس کی والدہ نے طلاق بھی دیدی تھی، آیا طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں ابھی طلاق نہیں ہوئی کیونکہ شرعاً نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور طلاق کا ارادہ اور وعدہ کرنے سے بھی طلاق نہیں پڑتی، اور عنین کی زوجہ کو بلا طلاق کے علیحدہ کرانے کی کچھ شرطیں ہیں کہ وہ پائی نہیں جاتی، لہذا جب تک شوہر طلاق نہ دے گا اس کی زوجہ اس کے نکاح سے علیحدہ نہ ہوگی اور دوسرا نکاح صحیح نہ ہوگا۔

بیوی کہتی ہے کہ شوہر نے طلاق مغلظہ دی، شوہر منکر ہے کیا حکم ہے

سوال (۲۶۴):- ہندہ زوجہ زید کی ہے کہ زید نے مجھ کو طلاق مغلظہ دی، اور دو برس سے میرے اس کے تعلقات بالکل منقطع ہیں، لیکن اس کے پاس گواہ نہیں ہیں، ایسی حالت میں رفع شر کرنے کی وجہ سے زوجہ منکر سے حلف لے کر زوجہ اس کے حوالہ کی جا سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- ہندہ کو اگر یقین معلوم ہے کہ اس کے شوہر زید نے اس کو طلاق مغلظہ دیدی ہے تو اس کو درست نہیں ہے کہ زید سے تعلق قائم رکھے، اور جس طرح ہو سکے زید سے علیحدگی رکھے اور کسی کو جائز نہیں ہے کہ اس حالت میں ہندہ کو زید کے حوالہ کرے اور اگر جبراً ہندہ زید کو دلوادی جاوے گی تو ہندہ گناہگار نہ ہوگی، زید گناہگار ہوگا، درمختار میں ہے سمعت من ردجها انه طلقها ولا تقدر على منعه من نفسها الا بقتله لها قتله بناؤ خوف القصاص وان لا تقتل نفسها وقال الاوزجندی ترفع الامر للقاضی فان حلف ولا بینة فالاثم علیه الا وقیل لا تقتله الا وبه یفتی الا والاثم علیها (درمختار)

له او انا اطلق نفسی لم یقع لانه وعده ما لم یتعارف انه انشاء فتح (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التفویض ص۳۹۲ ج۲ ظفیر۔ ۱۲ منه الدر المختار علی هامش رد المحتار قبیل باب الایلاء ص۴۳۲ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

دو مرتبہ کہا طلاق دیدیں گے اور ایک مرتبہ کہا طلاق دی کیا حکم ہے

سوال (۲۶۵):- محمد دین نے اپنی بی بی رحمن کو دو مرتبہ کہا کہ طلاق دیدیں گے، اور ایک مرتبہ کہا طلاق دیدی، اور اب محمد دین اور اس کی زوجہ باہم رہنے پر راضی ہیں، لیکن بعض گواہ گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے محمد دین کی زبان سے تین طلاق سنی ہیں مگر اس وقت محمد دین ہمارے سامنے نہیں تھا، بعض اس کی آواز اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے سنے ہیں، اس صورت میں ان کی گواہی معتبر ہے یا نہیں۔

الجواب:- قال فی الدر المختار ولا یشھد علی نحجب بسماعہ منہ الا اذا تبین القائل بان لم یکن فی البیت غیرہ لکن لو فضولا تقبل اھ قولہ ضرر ای بانہ شاھد علی المحجب اھ شامی[1]، پس اس صورت میں گواہوں کی گواہی معتبر نہیں ہے، لہذا موافق اقرار زوج کے ایک طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوئی، اور رجعی ہے، عدت میں رجعت درست ہے، اور بعد عدت کے نکاح جدید کی ضرورت ہے۔

نفقہ نہ دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۲۶۶):- ایک شخص طلاق دے کر بیوی کو گھر سے نکال دیا، اس کو آٹھ سال چار ماہ ہوا، یہ عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

اس کا جواب مولوی عبدالحق صاحب نومسلم نے یہ لکھا ہے کہ مذہب حنفی اور شافعی اور مالکی وحنبلی کا اتفاق ہے کہ جو شخص اپنی عورت کو چار برس تک نان ونفقہ نہ دیوے اور گھر سے نکال دے تو طلاق شرعی ہو جاتی ہے، اور آیات قرآنی سے ثابت ہے کہ تین طلاق کے بعد تین مہینے دس یوم میں عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے اور جو شہادت طلاق کی گواہان معتبر سے گذری ہے، اس شہادت کی رو سے تر غا اس عورت کو نکاح کر لینا جائز ہے۔ یہ جواب صحیح ہے یا نہ۔

---

[1] دیکھئے رد المحتار للشامی کتاب الشہادۃ قبیل الفرع ص۵۱۲ ج۳۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- اقول وباللہ التوفیق، یہ فتوی مولوی عبدالحق نومسلم کا صحیح نہیں ہے، یہ دعوی ان کا کہ مذہب حنفی اور شافعی اور مالکی وحنبلی میں چار برس تک نفقہ نہ دینے سے طلاق ہوجاتی ہے غلط ہے اور دعوی انفاق کا باطل[1] ہے، اور تین مہینہ دس یوم عدت طلاق کا کہنا بھی غلط ہے، عدت طلاق کی نص قرآنی سے تین حیض ہیں، اور جس عورت کو حیض نہ آتا ہو اس کی عدت تین مہینہ ہیں[2]، پس جواب اصل سوال کا یہ ہے کہ اگر اس عورت کے شوہر نے اس کو طلاق دیدی ہے اور دو گواہ عادل طلاق کی گواہی دیتے ہیں تو عدت گذرنے کے بعد یعنی تین حیض کے بعد وہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔

بیوی سے کہا میری طرف سے طلاق ہے چلی جا تو کونسی طلاق ہوئی

سوال (۲۶۷):- زید نے اپنی زوجہ ہندہ سے تنہائی میں یہ کہدیا کہ میری طرف سے تجھے طلاق ہے چلی جا، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہ، اور ہندہ دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے یا نہ۔

الجواب:- اگر زید نے ہندہ سے یہ کہدیا کہ میری طرف سے تجھے طلاق ہے چلی جا تو ہندہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی، تنہائی میں طلاق دینے سے بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے،

---

[1] ولا یفرق بینهما بعجزه عنها ای النفقة بانواعها الثلثة (وهی ماکول وملبوس ومسکن) ولا بعد ایفائه لو غائبا حقها ولو موسرا وجوز الشافعی باعسار الزوج وبتضررها بالغیبة ولو قضی به حنفی لم ینفذ (درمختار) قوله حقها ای من النفقة قوله لو موسرا المناسب لو معسرا لانه اشارة الی خلاف الشافعی والاصح عنده عدم الفسخ بمنع الموسر حقها کمذهبنا (ردالمحتار باب النفقة مطلب فسخ النکاح بالعجز عن النفقة ص۹۳ ج۲) ظفیر۔

[2] والمطلقت یتربصن بانفسهن ثلثة قروء (سورة البقرة ۲۲۸) واللائی یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتهن ثلثة اشهر واللائی لم یحضن واولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن (الطلاق ع ۱) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ایسی حالت میں کہ ہندہ کو زید کا طلاق دینا معلوم ہے تو ہندہ عدت طلاق گذار کر جو کہ تین حیض ہے اپنا دوسرا نکاح کر سکتی ہے[1]۔

پیر کے خوف سے طلاق دینے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں

سوال (۲۶۸):- ایک پیر نے اپنے ایک مرید کی ڈاڑھی پکڑ کر خوب زور سے ہلائی اور کہا کہ تیری زوجہ زانیہ ہے تو اس کو طلاق دیدے، زید مرید نے بوجہ خوف جان کے چھ سات مرتبہ اپنی زوجہ کو طلاق دیدی، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی کما فی الدر المختار و یقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبداً او مکرھاً الی قولہ فان طلاقہ صحیح ای طلاق المکرہ شامی۔

چلی جا تجھ پر طلاق، یہ جملہ کہا کیا حکم ہے

سوال (۲۶۹):- زید نے غصہ میں اپنی زوجہ کو کہا کہ تو چلی جا اور یہاں سے نکل جا، تجھ پر طلاق، یہ یاد نہیں کہ طلاق کا لفظ ایک دفعہ کہا یا دو دفعہ یا تین دفعہ، اس صورت میں کیا حکم ہے، زید کسی طرح سے زوجہ کو رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں طلاق بائنہ زید کی زوجہ پر واقع ہوگی رجعت صحیح نہیں ہے، لیکن اگر ایک یا دو طلاق دی ہے تو نکاح جدید عدت میں اور عدت کے بعد صحیح ہے، اور اگر تین طلاق دینا یاد ہے یعنی بظن غالب تین دفعہ لفظ طلاق کا کہنا یاد ہے

---

[1] ان الصریح نوعان صریح رجعی وصریح بائن فالاول ان یکون بحروف الطلاق بعد الدخول حقیقۃ غیر مقرون بعوض ولا بعدد الثلاث لا نصا ولا اشارۃ ولا موصوفا بصفۃ تبنی عن البینونۃ والثانی بخلافہ وھو ان یکون بحروف الابانۃ او بحروف الطلاق لکن قبل الدخول او بعدہ لکن مقرونا بعدد الثلاث نصا او اشارۃ او موصوفا بصفۃ تبنی عن البینونۃ (درمختار باب الصریح ص۱۹۹ ج۲) نظیر ہ (یکھئے ردالمحتار کتاب الطلاق ص۲۰۰ ج۲) نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

تو پھر بدون حلالہ کے نکاح جدید بھی جائز نہیں ہے، لیکن بصورت شک یہی طلاق شمار نہ ہوں گی، ایک ہی طلاق رہے گی جس کا حکم اوپر لکھا گیا۔[1]

تحریری طور پر اور زبانی دونوں طرح طلاق دینے سے طلاق ہوگئی

سوال (۲۷۰): ۶- زید نے بوجہ اپنی بدچلنی کے اپنی زوجہ کو بذریعہ خطوط کے جب کہ وہ عرصہ سے اپنے باپ کے گھر تھی طلاق دیدی، اور چند خطوط کے ذریعہ سے مفصل طلاق دیدی، اور علاوہ تحریر کے دو آدمیوں کے سامنے جو کہ نیک اور صالح ہیں، یہ کہا کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے چکا ہوں تم گواہ رہنا اور میری بیوی کے بھائی اور ماں سے کہدینا کہ وہ طلاق دے چکا، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب ۶- اس صورت میں کہ شوہر نے بمواجہ دو آدمیوں صالح کے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی، طلاق واقع ہوگئی، اور یہ بار بار لکھنا اور کہنا شوہر کا کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے چکا ہوں، اگر خبر دینا ہے اس پہلی طلاق سے تو ایک طلاق رجعی ہوئی، اس میں عدت کے اندر رجعت بلا نکاح ہو سکتی ہے، اور بعد عدت کے نکاح جدید کے ساتھ رجعت ہو سکتی ہے، اور شوہر کے خطوط میں سے جو دو خط زوجہ کے بھائی کے نام ہیں ان میں تو طلاق

---

[1] وینکحہ مبانتہ بما دون الثلاث فی العدۃ وبعدھا بالاجماع ومنع فخر فیما الاشتباہ النسب لانہ مطلقۃ من کلام صحیح بما ای بالثلاث حتی یطأھا غیرہ ولو الغیر مراھقا یجامع مثلہ بنکاح نافذ وتمضی عدۃ الثانی (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرجعۃ ص۳۲۳ ج۲) لو شک اطلق واحدۃ او اکثر بنی علی الاقل (رد محتار) الا ان یستیقن بالاکثر او یکون اکبر ظنہ (رد المحتار باب الصریح ص۳۲۲ ج۲) ظفیر ۲ اذا طلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ رجعیۃ او تطلیقتین فلہ ان یراجعھا فی عدتھا رضیت بذلک اھا لم ترض کذا فی الھدایہ (عالمگیری باب الرجعۃ ص۴۶۸ ج۱) واذا کان الطلاق باثنا دون الثلاث فلہ ان یتزوجھا فی العدۃ وبعد انقضائھا ایضا (ص۴۶۹ ج۱) لو قال عنیت بالثانی الاخبار عن الاول لم یصدق بالقضاء ویصدق فیما بینہ وبین اللہ (عالمگیری ص۴۷۳ ج۱) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

سرتک ہے، جس کا حکم وہی ہے جو اوپر لکھا گیا، یعنی طلاق رجعی واقع ہوئی اور ایک خط جو زوجہ کے نام ہے اس میں صریح نہیں بلکہ الفاظ کنایہ مذکور ہیں، اور اس خط میں مذاکرہ طلاق اور غصہ کا بھی اظہار نہیں ہے، لہذا ان الفاظ کنایہ میں نیت شوہر کا اعتبار ہے، اگر نیت طلاق کی ہے تو طلاق بائنہ ان سے واقع ہوتی ہیں، اور اگر نیت طلاق کی نہ ہو تو کچھ نہیں[1]، باقی جن خطوط میں صریح طلاق لکھی ہے وہ واقع ہوگئی، اور وہ رجعی ہے جیسا کہ پہلے لکھا گیا۔

تین طلاق دے کر پھر رجوع کیا کیا حکم ہے

سوال (۲۷۱):- عبداللہ نے اپنی منکوحہ کو ایک جلسہ میں دو گواہ کے روبرو تین مرتبہ طلاق دیدی اور منکوحہ کو علیحدہ کر دیا، بعد چند روز کے عبداللہ نے منکوحہ مذکورہ کو پھر خانہ انداز کرلی ہے تو کیا حکم ہے۔

الجواب:- اس صورت میں عبداللہ کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، بدون حلالہ کے اس مطلقہ سے دوبارہ نکاح بھی نہیں کرسکتا، اور ویسے ہی بلا حلالہ و بلا نکاح اس کو منکوحہ سمجھنا اور وطی کرنا حرام اور زنا ہے[2]۔

مفتی کو طلاق کے متعلق کچھ پوچھنے کی ضرورت ہے یا نہیں

سوال (۲۷۲):- مفتی کو طلاق دینے والے یا مطلقہ سے یہ سوال کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں کہ مثلاً طلاق حالت حمل میں دی ہے یا حیض یا نفاس میں، اگر شوہر ایک جلسہ میں تین طلاق دیوے تو کیا حکم ہے۔

الجواب:- یہ سوال کرنے کی ضرورت نہیں ہے، سوال کو سن کر جو کچھ جواب اس سوال کا ہووے دیا جاوے، اس سوال کی ضرورت نہیں ہے کہ طلاق حالت حیض یا حالت نفاس میں دی یا حالت حمل میں دی، کیونکہ ان سب حالتوں میں طلاق واقع ہوجاتی ہے، اور ایک جلسہ میں تین طلاق واقع ہوجاتی ہیں۔

---

[1] لانہم ہذا فی الکنایات الطلاق الا بالنیۃ او بدلالۃ حال (عالمگیری باب الکنایات ص۳۷۴ ظفیر [2] وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ وثنتین فی الامۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا (عالمگیری باب الرجعۃ ص۴۷۳ ج۱ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

نشہ کی حالت میں طلاق دینے سے بھی طلاق ہوجاتی ہے

سوال (۲۷۳):- اگر بحالت نشہ یا غصہ تین طلاق دیوے ایک جلسہ میں تو طلاق ہوگی یا نہ۔

الجواب:- طلاق واقع ہوجاوے گی۔

حاملہ اور حائضہ کو بھی طلاق ہوجاتی ہے

سوال (۲۷۴):- اگر عورت حاملہ یا حائضہ کو ایک جلسہ میں تین طلاق دی تو طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- ہوگئی، واضح ہو کہ عورت حاملہ کو یا حائضہ کو یا نفساء کو اگر ایک جلسہ میں تین طلاق دے گا، تین طلاق واقع ہوجاویں گی، لیکن حائضہ یا نفساء کو تین طلاق ایک دفعہ دینا یا ایک طلاق دینا بدعت ہے شوہر گناہگار ہوتا ہے مگر طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ کما فی الدر المختار والبدعی ثلث متفرقۃ او ثنتان بمرۃ او مرتین[1] قال فی الشامی قولہ ثلث متفرقۃ وکذا بکلمۃ واحدۃ بالاولی ان قال و ذھب جمھور الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم من ائمۃ المسلمین الی انہ یقع ثلث[2] الخ ثم نقل کلام ابن الھمام فراجعہ۔

بلا نیت بھی کہے کہ میں نے تم کو طلاق دی تو طلاق ہوجاوے گی

سوال (۲۷۵):- اگر شخصے زن خود را سہ بار گفت کہ من ترا طلاق دادم و نیت طلاق دادنش نبود، دریں صورت طلاق واقع شد یا نہ؛ اگر واقع شد رجعی واقع شد یا مغلظ۔

الجواب:- در طلاق صریح حاجت نیت نیست، اگر سہ بار طلاق داد زوجہ او مغلظ شد، و بدون حلالہ تجدید نکاح جائز نیست۔ صریح ما لم یستعمل الا فیہ ولو بالفارسیۃ کطلقتک ھذا انت طالق و مطلقۃ الی، ویقع بھا وان لم ینو شیأ (درمختار)۔

---

[1] رد المحتار للشامی کتاب الطلاق مصری، طفیر [2] قید الصریح لا یحتاج الی النیۃ (رد المحتار باب الصریح مصری، طفیر)

Maktaba Tul Ishaat.com

سالی کا نام لے کر بیوی کو طلاق دے تو کیا حکم ہے

سوال (۲۷۶):- زید نے جب دوسرا نکاح کرنا چاہا تو اس سے کہا گیا کہ پہلی بیوی کو طلاق دیدو، زید نے اپنی سالی کا نام لے کر کہا کہ آمنہ کو طلاق ہے، آمنہ زید کی سالی کا نام ہے، طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- طلاق واقع نہ ہوگی۔

انشاء اللہ کے ساتھ طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۲۷۷):- عمر نے زبردستی کی وجہ سے اپنی بیوی کو اس طرح طلاق دی کہ لفظ طلاق کو آواز سے کہا اور انشاء اللہ ذرا آہستہ سے کہا کہ زبردستی کرنے والے نہ سنیں، طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب:- نہیں[1]۔

جبراً طلاق لینے سے ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۲۷۸):- طلاق جبراً شوہر سے لی جاوے تو واقع ہوتی ہے یا نہیں، اور زبان سے اقرار کی ضرورت ہے یا نہیں، یا صرف نقل کر دینا طلاق نامہ کا جو دوسرے کا لکھا ہوا ہے، وقوع طلاق کے لئے کافی ہے یا نہیں۔

الجواب:- شوہر سے جبراً طلاق اگر دلوائی جاوے تو طلاق ہو جاتی ہے[2] لیکن نقل کر دینا طلاق نامہ کا جو دوسرے شخص کا لکھا ہوا ہے، محض لوگوں کی زبردستی سے بدون ارادہ طلاق مفید طلاق نہیں اور اس سے طلاق نہیں پڑتی[3]۔

---

[1] ولو قال امرأته الحبشية طالق ونيته له في طلاق امرأته ليست بحبشية لا يقع عليها وعلى هذا اذا اسمى بغير اسمها ولا نية له في طلاق امرأته (عالمگيری کشوری ج۱ ص۳۶۳) ظفير

[2] اذا قال لامرأته انت طالق انشاء الله متصلا لم يقع الطلاق (ايضاً ج۱ ص۳۶۳) ظفير

[3] ويقع طلاق كل زوج بالغ عاقل ولو عبدا او مكرها فان طلاقه صحيح لا اقرار (درمختار) اى طلاق المكره صحيح (ردالمحتار كتاب الطلاق ص۴۳۹ ج۲) ظفير

[4] وفي البحر المراد الاكراه على التلفظ بالطلاق فلو اكره على ان يكتب طلاق امرأته فكتب لا تطلق الخ (ايضاً) ظفير

Maktaba Tul Ishaat.com

بعوض مال طلاق جائز ہے یا نہیں

سوال (۲۷۹):- زوجہ اگر شوہر کو مال دے کر طلاق لیوے تو جائز ہے یا نہیں، اور عدت ہوگی یا نہیں۔

الجواب:- مرد بالغ سے اگر اس کی عورت مال دے کر طلاق لے طلاق واقع ہو جاتی ہے اور عدت لازم ہے اگر صحبت یا خلوت صحیحہ ہوئی ہے، اور وہ روپیہ مرد کو لینا درست[1] ہے، لیکن اگر قصور مرد کا ہے تو اس کو روپیہ لینا اچھا نہیں[2]۔

مہر ادا کرنے کی استطاعت نہ ہو تو طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۲۸۰):- مہر مؤجل ہو، اور خلوت صحیحہ ہو چکی ہو، بعد کو عورت اپنا مہر طلب کرے، اور شوہر اس کے ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو طلاق ہوگی یا نہیں عورت کو اس میں کیا اختیار ہے۔

الجواب:- طلاق نہیں ہوتی، صرف عورت کو اپنے نفس کو روکنے کا اختیار[3] ہے، طلاق نہیں ہوتی۔

طلاق بعد کہا تجھ کو رکھوں تو ماں بہن کو رکھوں کیا حکم ہے

سوال (۲۸۱):- زید نے اپنی بیوی کو طلاق دے کر کہا اگر تجھ کو رکھوں ماں بہن کو رکھوں، اب وہ زید کی بیوی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- یہ طلاق بائنہ ہوگئی، تجدید نکاح کی ضرورت ہے، اور کچھ کفارہ نہیں[4]۔

---

[1] ان طلقها على مال فقبلت وقع الطلاق ولزمها المال وكان الطلاق بائنا (عالمگیری کشوری ص۴۸۹ ج۱) ظفیر۔ [2] ان كان النشوز من قبل الزوج فلا يحل له اخذ شئ من العوض على الخلع و هذا في حكم الديانة فان اخذها جاز ذلك في الحكم ولزم حتى لا تملك استرداده كذا في الهداية (ايضاً ص۴۸۹) ظفیر۔ [3] لما منعه من الوطي ودواعيه (در مختار) واشار الى انه لا يحل له وطؤها على كره منها ان كان امتناعها لطلب المهر (رد المحتار ص۵۵۴ ج۲) ظفیر۔

[4] حتى لو قال لها ان لم اتزوج عليك فانت طالق ثلاثا او ظهار او طلاق صحت نيته ووقع ما نواه لانه كناية قال في البحر اذا نوى به الطلاق كان بائنا (رد المحتار ص۵۵۲ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق دی چلی جا دو مرتبہ کہا کیا حکم ہے

سوال (۲۸۲):- ایک شخص نے اپنی عورت کو دو مرتبہ کہا کہ میں نے تجھ کو طلاق دی جا چلی جا، اس صورت میں کے طلاق واقع ہوئی۔

الجواب:- اس صورت میں اس عورت پر دو طلاق بائنہ واقع ہوئی[1]۔

طلاق بائن دی حرام ہوئی کہا کیا حکم ہے

سوال (۲۸۳):- زید نے اپنی عورت سے کہا میں نے تم کو طلاق بائن دی اور تم مجھ پر حرام ہوئی اور میں تجھ پر حرام ہوا، کونسی طلاق واقع ہوئی۔

الجواب:- اس صورت میں ایک طلاق بائن واقع ہوئی کما قال فی الدر المختار لا یلحق البائن البائن[2]۔ فقط۔

زبانی بھی کہا کہ طلاق دے چکا کیا حکم ہے

سوال (۲۸۴):- صالحہ کو زید نے رو برو کوئی طلاق نہیں دی، لیکن زید نے دل میں یہ ارادہ کرلیا کہ قطعی طلاق دے چکا، اور صالحہ سے بھی یہی الفاظ کہے کہ میں طلاق دے چکا کئی ماہ قریب ایک سال ایسے الفاظ کہا گیا، ایسی صورت میں کونسی طلاق پڑی اور اس کے واسطے کی کیا صورت ہے؟ فقط۔

الجواب:- جب کہ زید نے یہ الفاظ زبان سے کہے ہیں کہ میں طلاق دے چکا اگرچہ واقعہ میں اس سے پہلے طلاق نہ دی ہو، طلاق واقع ہوگئی، پھر اگر تین بار یا اس سے زیادہ الفاظ مذکور کہے تو عورت مطلقہ ثلثہ اور مغلظہ ہوگئی، بدون محلل کے اس سے نکاح درست نہیں، فقط واللہ تعالیٰ اعلم (لو اقر بالطلاق کاذبا او هازلا وقع قضاء لا دیانۃ[3] شامی ص۲۴۲ ج۲)۔

---

[1] ان الصریح نوعان صریح رجعی وصریح بائن، فالاول ان یکون بمعروف الطلاق بعد الدخول حقیقۃ غیر مقرون بعوض ولا بعدد الثلاث لا نصا ولا اشارۃ ولا موصوفا بصفۃ تبنی عن البینونۃ الخ واما الثانی فبخلافہ الخ (رد المحتار باب الصریح ص۵۹۲ ج۲) ظفیر

[2] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات ص۵۹۲ ج۲۔ ظفیر [3] رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۹۰ ج۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

احتلام والے چودہ سالہ کی طلاق ہوتی ہے

سوال (۲۸۵): - اس چودہ سالہ لڑکے کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں جس کو احتلام ہوتا ہے۔

الجواب: - مسئلہ شرعیہ یہ ہے کہ نابالغ کی طلاق نہیں پڑتی اور بالغ کی پڑجاتی ہے، پس اگر لڑکا محتلم ہے اور احتلام اس کو ہوچکا ہے، اس کے بعد اس نے طلاق دی ہے تو طلاق واقع ہوگئی، شرعاً لڑکے کو احتلام ہونے لگے یا پندرہ برس کی عمر پوری ہوجائے تو وہ بالغ ہے[1]، فقط

نشہ میں کہا طلاق کا طریقہ بتاؤ طلاق دیتے ہیں کیا حکم ہے

سوال (۲۸۶): - زید کا حالت نشہ میں اپنی بیوی سے تکرار ہوا، اسی حالت میں ایک آدمی کو بلا کر کہا کہ ہم کو طلاق دینے کا طریقہ بتاؤ، ہم ابھی طلاق دیتے ہیں، پانچ چھ مرتبہ کہا طلاق ہوئی یا نہ؟۔

الجواب: - ظاہر یہ ہے کہ صورت مسئولہ میں ارادہ اور وعدہ طلاق کا کیا ہے، پس طلاق واقع نہیں ہوئی۔

طلاق دی کہنے سے طلاق ہوگئی

سوال (۲۸۷): - ایک شخص نے بیوی سے کہا میں نے طلاق دی، طلاق ہوئی یا نہیں، اور شوہر اس سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: - صورت مسئولہ میں ایک طلاق رجعی واقع ہوگی، عدت گذر جانے کے بعد شوہر اس سے نکاح کرسکتا ہے اور اگر عدت نہیں گذری تو رجعت کرلے نکاح کی ضرورت نہیں[2]، فقط۔

---

[1] بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال فان لم یوجد فیہما شئ فحتی یتم لکل منہما خمس عشرۃ سنۃ بہ یفتی (در مختار محتبائی ص۱۹۹ ج۱) ظفیر۔ [2] صریحہ مالم یستعمل الا فیہ ولو بالفارسیۃ کطلقتک او انت طالق و مطلقۃ او یقع بہا ای بذلک الالفاظ وما یعمہا من الصریح (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الصریح ص۵۹۰ ج۲) اذا طلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ رجعیۃ فلہ ان یراجعہا لو بغیر رضاہا ما لم تنقض عدتہا (عالمگیری مصری باب الرجعۃ ص۴۶۸ ج۱) واذا کان الطلاق باثنا دون الثلاث فلہ ان یتزوجہا فی العدۃ وبعد ما تنقضی (ایضاً ص۴۷۲ ج۱) وتنقطع الرجعۃ اذا طہرت من الحیضۃ الاخیرۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص۵۳۲ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

تیری اجازت کے بغیر نکاح کروں یا کر چکا ہوں اس پر تین طلاق یہ کہا کیا حکم ہے

سوال (۲۸۸):- ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر میں تیری اجازت کے بغیر دوسرا نکاح کروں یا کر چکا ہوں تو اس پر تین طلاق، بر تقدیر خلاف شروط دوسری منکوحہ سابقہ یا مستقبلہ پر طلاق ہوگی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں دوسری منکوحہ سابقہ یا مستقبلہ مطلقہ ہو جائے گی وعلی ہذا لو قال کل امرأۃ اتزوجہا بغیر اذنک فطالق فطلق امرأتہ طلاقا بائنا او ثلاثا ثم تزوج بغیر اذنہا طلقت لانہ لم یتقید یمینہ ببقاء النکاح[1] شامی جلد ۳ کتاب الایمان[2] ص ۸۱۱۔ فقط

اگر تیری اجازت کے بغیر دو برس سے زیادہ ٹھہروں تو تجھ کو طلاق دینے کا اختیار ہے یہ کہا کیا حکم ہے

سوال (۲۸۹):- شوہر نے زوجہ سے کہا کہ اگر میں پردیس میں بلا اجازت تیری دو برس سے زیادہ ٹھہروں تو تجھ کو اختیار ہے اپنے نفس کو طلاق دیدے اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:- اس صورت میں عورت کو اختیار ہے کہ اسی مجلس میں جس میں شرط پائی جاوے اپنے نفس کو طلاق دیدیوے[3]۔ فقط

بیوی کہتی ہے طلاق دی شوہر انکار کرتا ہے کیا حکم ہے

سوال (۲۹۰):- ہندہ منکوحہ زید نے دعوی کیا کہ زید نے مجھ کو طلاق دی، زید انکار کرتا ہے اور حلف اٹھاتا ہے، ہندہ گواہ پیش کرتی ہے کیا حکم ہے۔

---

[1] دیکھئے رد المحتار کتاب الایمان مطلب حلفہ دال لیعلمنہ ص۔ ظفیر

[2] قال لہا اختاری او امرک بیدک ینوی تفویض الطلاق لو لہما کنایۃ فلا یملان بلا نیۃ او طلقی نفسک فلہا ان تطلق فی مجلس علمہا بہ مشافہۃ او اخبارا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب تفویض الطلاق ص) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- اگر گواہ عادل ہیں اور دو ہیں یعنی دو مرد ثقہ یا ایک مرد اور دو عورتیں عادل گواہی طلاق کی دیتی ہیں تو طلاق واقع ہوگئی، انکار شوہر اور حلف اس کا معتبر نہیں ہے۔ فقط

سب گھر والوں کو طلاق دی یہ کہا کسی نے کہا تیری بیوی پر بھی طلاق پڑی کہا پڑنے دو کیا حکم ہے

سوال (۲۹۱):- ایک شخص نے کہا میں نے اپنے سب گھر والوں کو طلاق دیدی، لیکن نیت طلاق کی نہ تھی، ایک دن لوگوں نے کہا کہ تیری زوجہ پر طلاق پڑ گئی تو اس وقت اس کی زبان سے نکلا، پڑ جانے دو، نیت اب بھی نہ تھی، کیا حکم ہے۔

الجواب:- اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، وہ عورت بالکل نکاح سے خارج ہوگئی، قال نساء الدنیا او نساء العالم طوالق لم تطلق امی أته بخلاف نساء المحلة والدار. درمختار۔ شامی میں ہے و لو قال کل عبد فی هذه الدار او عبیده فیها عتقوا فی قولهم شامی۔ اور صریح طلاق میں نیت کی ضرورت نہیں ہے اور یہ کہنا شوہر کا کہ پڑ جانے دو اور بھی سبب وقوع طلاق کا ہے۔

صورت مسئولہ میں ایک رجعی طلاق پڑی

سوال (۲۹۲):- زید نے اپنی زوجہ سے کہا تجھ کو طلاق ہے۔ قیامت تک نہیں رکھوں گا، اگر پھر رکھوں تو اپنی ماں کو رکھوں، کیا حکم ہے۔

الجواب:- صورت مسئولہ میں ایک طلاق رجعی واقع ہوگئی، عدت میں

له ومنها الشهادة بغير الحدود القصاص وما يطلع عليه الرجال و شرط فيها شهادة رجلين او رجل وامرأتين سواء كان الحق مالا او غير مال كالنكاح والطلاق والعتاق والوكالة والوصاية ونحو ذلك مما ليس بمال رعالمگیری کتاب الشهادة ص۴۵۹ ج۳، طفیر ۲ ے درمختار باب طلاق غیر المدخول بها ص۲۲۶ ج۲، طفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

Maktaba Tul Ishaat.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- طلاق ہوگئی، اگر تین طلاق دی ہے تو ہر حال میں بائن مغلظہ ہے اور اگر ایک یا دو دی ہے تو پھر اگر بعوض مہر دی ہے یعنی شوہر نے یہ کہا کہ میں طلاق دیتا ہوں تو مہر معاف ہے اور عورت نے قبول کر لیا تو طلاق بائنہ واقع ہوگئی جس میں رجعت صحیح نہیں اور صورت مسئولہ میں ظاہر یہی ہے کہ بوجہ طلاق عورت نے مہر معاف کیا ہے، پس اس صورت میں طلاق بائنہ واقع ہوگئی، فقط۔

دھوکہ سے بچانے کے طور پر کیا الفاظ طلاق کا حکم ہے

سوال (۲۹۸):- زید نے اپنی زوجہ کو کتاب الطلاق کی تعلیم دیتے وقت بطور مثال حکایۃً عن الغیر انت طالق کہا، پس دونوں کے دل میں شبہ وقوع طلاق کا پیدا ہوا، حالانکہ نیت طلاق کی بالکل نہ تھی پس زید رجعت کے واسطے رجعت کہدیا، بعد کو معلوم ہوا کہ تعلیم مسئلہ کے لئے اس طرح کہنے سے طلاق نہیں ہوتی، کیا لفظ رجعت سے اقتضاء طلاق ہوگئی۔

الجواب:- اس صورت میں کسی طرح طلاق واقع نہیں ہوئی اور رجعت کرنا خود لغو ہے مقتضی طلاق کو نہیں، فقط

نکاح کے بعد کہا کہ میرے چھوٹے بھائی سے اس کا نکاح کر دو، کیا حکم ہے

سوال (۲۹۹):- زید کا نکاح عائشہ سے ہوا، پھر اس نے زینب سے نکاح کر لیا اور عائشہ کے اقربا سے کہا کہ عائشہ میرے چھوٹے بھائی کو دیدو، چنانچہ انھوں نے عمر سے منگنا کر دیا، اب عمر فوت ہوگیا، سوال یہ ہے کہ زید کا نکاح عائشہ سے رہا یا نہیں، کیونکہ وہ کہہ چکا تھا کہ عمر کو دے دو۔

الجواب:- محض اس ارادہ سے کہ اپنی زوجہ کا نکاح دوسرے شخص سے کرنے پر آمادہ اور راضی ہو جاوے اور دن اور تاریخ نکاح کی مقرر ہو جاوے اس کی

لہ الصریح فوجاز صریح رجعی وصریح بائن فلا بد ان یکون بصریح الطلاق بعد الدخول حقیقۃ او حکما وصریحہ ثلاث فیقع الثلاث فیما دون الثلاث بالصریح بقیدیہ، ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

زوجہ مطلقہ نہیں ہوئی کیونکہ طلاق کے لئے کسی ایسے لفظ کے ساتھ تکلم ضروری ہے جو طلاق پر دلالت کرے محض نیت اور ارادہ اور رضامندی سبب طلاق کا نہیں ہے قال فی ردالمحتار وای ادبہا اللفظ او ما یقوم مقامہ من الکتابۃ المستبینۃ او الاشارۃ المفہومۃ فلا یقع بالقاء ثلثۃ احجار الیہا او امرہا بحلق شعرہا وان اعتقد الالقاء والحلق طلاقا کما قدمناہ الا وفی القنیۃ زوج امرأتہ من غیرہ لم یکن طلاقا شرح قدوری قہستانی لو طلقت الا وی مختار، قولہ ان لو طلقت لعل وجہہ ان قولہ زوجتک امرأتی فلانۃ یحتمل ان یکون علی تقدیر ان ضم تزویجہا منک او تقدیر لانہا طالق منی فاذا نوی الطلاق تعین الثانی فتطلق۔ شامی۔

اور ظاہر ہے کہ یہ اختلاف روایات بعد تزویج کے ہے، اور صورت مسئولہ میں تزویج واقع نہیں ہوا، محض ارادہ رہا یا رضامندی رہی، اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی اور شامی کی عبارت سے یہ بھی واضح ہوا کہ نیت طلاق بصورت تزویج اس وقت طلاق واقع ہوتی ہے کہ زوج یہ کہے کہ زوجتک امرأتی فلانۃ یعنی شوہر خود نکاح اپنی زوجہ کا دوسرے شخص سے کرے اور وکیل وغیرہ عورت کا ہو کر اس کی طرف سے تزویج کرے تو اس صورت میں چونکہ زوج کی طرف سے ہوا، اس لئے یہ لفظ کنایات میں داخل ہو کر نیت پر موقوف رہا اور جب کہ کوئی تلفظ اس قسم کا زوج کی طرف سے نہ ہوا تو کسی طرح طلاق واقع نہ ہوگی، باقی زید کا یہ کہنا کہ اچھا میرے چھوٹے بھائی کو دیدو یہ لفظ موجب طلاق نہیں، کیونکہ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب یہ امرد بالغ ہو جاوے گا، میں اس کو طلاق دیدوں گا، اس وقت بعد عدت کے نکاح ہو جاوے گا۔ بہر حال اس صورت میں وقوع طلاق کا حکم نہیں ہو سکتا، فقط

لہ ردالمحتار قبیل باب تفویض الطلاق ص ۲۲۶ ج ۲ ۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

غصہ میں طلاق

سوال (۳۰۰):- زید بحالت غضب زن خود دہندہ را سہ طلاق داد، پس ایں طلاق از روئے مذہب حنفیہ واقع شد یا نہ؟

الجواب:- بر ہندہ سہ طلاق عند الحنفیہ واقع شد، چنانچہ فقہاء حنفیہ حالت غضب را قرینہ وقوع طلاق در بعض الفاظ فرمودہ اند. فی الدر المختار والکنایات لا تطلق بہا الا بالنیۃ او دلالۃ الحال وہی حالۃ مذاکرۃ الطلاق او الغضب[۱] الخ پس مصنف حالت غضب را دلالت حال برائے ارادہ طلاق فرمودہ از ہیں تصریح ظاہر است کہ طلاق غضبان واقع می شود و نیز اکثر وقوع طلاق بسبب غضب می باشد، پس حالت غضب منافی وقوع طلاق نیست، فقط۔

طلاق کے لئے دو گواہ

سوال (۳۰۱):- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو لکھ کر بھیجا کہ اگر مہر معاف کردو تو ہم نے طلاق دیا اور شوہر کی اس طلاق لکھنے کا ایک گواہ ہے اور ایک حافظ بیان کرتے ہیں کہ خط میں طلاق لکھی ہوئی ہے اور خط بالکل مٹا ہوا ہے اور مشتبہ ہے اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں. اور دوسرا نکاح اس عورت کا صحیح ہے یا نہ؟۔

الجواب:- اس صورت میں گواہی طلاق کی پوری نہیں ہے، کیونکہ شوہر کے طلاق لکھنے کا صرف ایک گواہ ہے باقی حافظ صاحب وغیرہ صرف خط میں طلاق ہونے کو بیان کرتے ہیں، اور خط اول تو شہادۃ ہی جحت نہیں ہے اور بالخصوص یہ خط مٹا ہوا اور مشتبہ ہے، پھر اس میں جو کچھ پڑھا گیا وہ بھی مہر کی معافی پر طلاق کا معلق ہونا معلوم ہوا ہے، بہر حال ثبوت طلاق کا اس صورت میں کچھ نہیں ہے. بقاعدہ شرعیہ طلاق واقع نہیں ہے اور دوسرا نکاح اس عورت کو درست نہیں[۲] ہے فقط۔

Maktaba Tul Ishaat.com

یہ کہنا کہ میں نے خلع تین طلاق دی

سوال (۳۰۰۲):- زید اپنی نابالغہ یا مراہقہ زوجہ کے طلاق نامہ میں یہ لکھا کہ میں نے تم سے نکاح کیا تھا مگر تم سے میرے گھر بار کا کام کاج نہیں چلتا ہے اور تم میری خدمت میں حاضر نہیں ہوتی ہو، اس لئے چونکہ تمہارے والد نے مہر معاف کر دیا اس مہر کے بدلہ میں میں نے تمہیں خلع تین طلاق دی، بعد اس کے عورت کے والد سے معافی مہر کی رسید لکھا کر دستخط کرائے۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر کے طلاق واقع ہوئی؟

الجواب:- اس صورت میں زید کی زوجہ مطلقہ ہوگئی خلع الاب صغیرتہ بمالها او معها طلقت فی الاصح کما لو قبلت هی وهی مميزة ولم يلزم المال لانه تبرع وكذا الكبيرة الا اذا قبلت فيلزمها المال قوله فی الاصح وقيل لا تطلق لانه معلق بلزوم المال وقد عدم ووجه الاصح انه معلق بقبول الاب وقد وجد بزازية شامی. قوله ولم يلزم المال ای لا عليهما ولا علی الاب علی قول ابن سلمة وعنه يلزمه وان لم يضمن جامع الفصولين اما اذا ضمنه فلا كلام فی لزومه. شامی[1]۔

یہ کہنا بغیر فلاں کے نکاح ثانی نہ کروں گا اگر کروں تو اس کو طلاق کا اختیار ہے

سوال (۳۰۰۳):- زید نے ہندہ کو نکاح کرتے وقت کابین نامہ میں لکھ دیا ہے کہ بلا اجازت بالغے موصوفہ کے دوسری شادی یا نکاح نہیں کروں گا، اگر کروں تو بالغہ موصوفہ کو اختیار ہے کہ میری طرف سے اس دوسری زوجہ پر تین طلاق واقع کر دے، اب زید نے ہندہ کو طلاق بائن دیدی ہے تو اگر اس وقت زید نکاح کسی دوسری عورت سے کرے تو ہندہ اس پر طلاق واقع کر سکتی ہے؟

---

[1] ردالمحتار ص۲۵۲ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- ہندہ کو اختیار ہوگا کہ زید کی دوسری بیوی کو طلاق دیدے شامی کتاب الایمان میں ہے وعلی ھذا لو قال لامرأتہ کل امرأۃ اتزوجھا بغیر اذنک فطالق فطلق امرأتہ طلاقا بائنا او ثلاثا ثم تزوج بغیر اذنھا طلقت لانہ لم تتقید یمینہ ببقاء النکاح لانھا ان تتقید بہ لو کانت المرأۃ تستفید ولایۃ الاذن والمنع بعقد النکاح ای بخلاف الزوج فانہ یستفید ولایۃ الاذن بالعقد[1] اھ۔

شرائط کے خلاف پر طلاق

سوال (۳۰۴):- زید نے کابین نامہ میں چند شروط لکھ دینے کے بعد یہ لکھ دیا کہ اگر شروط بالا میں سے کسی شرط کا خلاف کروں تو بیوی پر تیسری طلاق واقع ہوگی، اس صورت میں کیا حکم ہے؟ اس دیار میں اکثر نکاح سے پہلے کابین نامہ رجسٹری کرالیتے ہیں بعد اس کے نکاح کراتے ہیں تو وہ شروط معتبر ہیں یا نہیں؟۔

الجواب:- اس صورت میں تین طلاق واقع ہوں گی، کیونکہ تیسری طلاق دو ماہ قبل کو چاہتی ہے کما فی الدر المختار وفی القنیۃ طلقتک آخر الثلث تطلیقات فثلاث وطالق آخر ثلث تطلیقات فواحدۃ والفرق دقیق حسن[2] اس فرق کو علامہ شامی نے بیان فرمایا فراجعہ[3] اور جزاء میں استقبال کا لفظ وعدہ پر محمول نہ ہوگا، شادی سے پہلے کا اقرار اور تحریر معتبر نہیں جب تک کہ بعد نکاح پھر اس تحریر کا اقرار نہ کرے، فقط

طلاق دی مگر تعداد میں شبہ ہے کیا کرے

سوال (۳۰۵):- زید نے غصہ میں اپنی زوجہ کو دو تین مرتبہ لفظ طلاق کہا مگر خوب یاد نہیں کہ دو مرتبہ کہا یا تین مرتبہ کہا، اس بارہ میں

---

[1] رد المحتار ص۔ ظفیر [2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار ص۔ ظفیر
[3] قولہ والفرق دقیق حسن وجہ الفرق انہ اضاف الآخر الی ثلاث معھودۃ ومعھودیتھا موقوفھا بخلاف المنکر (رد المحتار ص۔) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کیا حکم ہے، آیا وہی نکاح درست ہے یا پھر کیا جاوے۔

الجواب:- اگر غالب گمان تین طلاق کا ہے تو تین طلاق واقع ہوں گی اور بدون حلالہ کے زید اس سے نکاح نہیں کرسکتا، اور اگر گمان غالب دو طلاق کا ہے یا دونوں احتمال برابر ہیں تو دو طلاق ہوں گی، اس میں رجعت عدت کے اندر صحیح ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا حلالہ کے ہو سکتا ہے۔

یہ کہا کہ طلاق دیدی ہے کیا حکم ہے

سوال (۳۰۶):- ایک شخص نے اپنی عورت کو چھوڑ رکھا ہے اور جب کوئی کہتا ہے کہ تم اپنی عورت کو کیوں نہیں لاتے۔ وہ جواب دیتا ہے کہ میں نے طلاق دیدی ہے، اور چند بار یہ جواب دیا ہے۔ تو اس عورت پر تین طلاق واقع ہوئی یا کیا؟

الجواب:- اس عورت پر طلاق واقع ہوگئی، اور اگر تین دفعہ یا زیادہ شوہر نے یہ کلمہ کہا ہے تو تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی، اور اگر وہ عورت مدخولہ ہے یا خلوت ہو چکی ہے تو عدت تین حیض سے واجب ہے۔

شوہر دیوانہ ہوجائے تو بیوی کیا کرے

سوال (۳۰۷):- زید کا نکاح ہندہ سے ہوا تھا ۲۵ برس ہوئے، اب ۱۲ برس سے زید دیوانہ ہے، اس صورت میں ہندہ زید سے کیونکر علیحدہ ہو سکتی ہے، زید طلاق نہیں دیتا ہے۔

الجواب:- درمختار میں ہے ولا یتخیر احد الزوجین بعیب الآخر ولو فاحشا کجنون وجذام[۲] پس اس صورت میں عند الحنفیہ تفریق نہیں ہو سکتی اور دیوانہ کی طلاق بھی واقع نہیں ہوتی۔

---

[۱] واذا کان الطلاق باثنا دون الثلاث فلہ ان یتزوجہا فی العدۃ وبعد انقضائہ (عالمگیری باب الرجعۃ ص۴۷۲ ج۱) ظفیر۔ [۲] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العنین ص۵۲۲ ج۲۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

تین طلاقیں
اوران سے متعلق احکام ومسائل

حلالہ کے شرائط

سوال (۳۰۸):- حلالہ میں کیا شرائط ہیں۔

الجواب:- حلالہ یہ ہے کہ بعد طلاق شوہر اول جب عدت تین حیض گذر جاوے، دوسرے شخص سے نکاح کرے، اور شوہر ثانی بعد دخول طلاق دیوے پھر عدت گذر جانے پر شوہر اول کے لئے حلال ہوگی[1] فقط

حلالہ میں جماع شرط ہے

سوال (۳۰۹):- صالحہ مطلقہ ثلثہ سے زید شوہر اول اس طرح سے نکاح چاہے کہ اس کا نکاح بکر سے کردے اور وہ بلا جماع تھوڑی دیر بعد طلاق دیدے اور اس کو دیکھے بھی نہیں، تو یہ صورت جائز ہے کہ اس کے بعد زید نکاح کرے۔

الجواب:- صالحہ کو اگر زید نے تین طلاق دی ہے تو بدون وطی شوہر ثانی زید سے نکاح دوبارہ حلال نہیں ہے، حلالہ میں دخول وجماع شوہر ثانی شرط[2] ہے۔

---

[1] وان کان الطلاق ثلثا فی الحرۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بھا ثم یطلقھا او یموت عنھا والشرط الایلاج دون الانزال لانہ کمال ومبالغۃ فیہ (ھدایہ باب الرجعۃ فصل فیما تحل بہ المطلقہ ص۳۷۹ ج۲) واذا طلق الرجل امرأتہ طلاقا بائنا او ثلثا او ھی حرۃ ممن تحیض فعدتھا ثلثۃ اقراء لقولہ تعالیٰ والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلثۃ قروء (ھدایہ باب العدۃ ص۴۰۲ ج۲) ظفیر۔

[2] وان کان الطلاق ثنتا او لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بھا ثم یطلقھا او یموت عنھا ولا فرق فی ذلک بین کون المطلقۃ مدخولا بھا او غیر مدخول بھا ویشترط ان یکون الایلاج موجبا للغسل وھو التقاء الختانین اما الانزال فلیس بشرط للاحلال (عالمگیری مصری باب الرجعۃ ص۴۶۳ ج۱) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے

سوال (۳۱۰) :- یہ جو مذکور ہے کہ اگر تین طلاق دے تو تینوں پڑگئی، لیکن اگر نیت تاکید ہے تو دیانۃً صحیح ہے مگر قاضی تین کا حکم کرے گا یہ صحیح ہے یا نہیں، اور المرأۃ کا لقاضی صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب :- یہ مسئلہ صحیح ہے۔

اپنی بیوی سے کہا ایک طلاق دو طلاق تین طلاق اور لفظ "تجھے" کا نہیں کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۳۱۱) :- ایک شخص نے بحالت ناراضگی اپنی عورت سے صرف یہ لفظ "ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق" کہدیا، یہ نہیں کہا کہ تجھے ایک طلاق دو طلاق تین طلاق دیتا ہوں تو اس صورت میں اس کی عورت پر تین طلاق واقع ہوئی اور حلالہ کی ضرورت ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- اس کی عورت پر اس صورت میں تین طلاق واقع ہوگئی اور بدون حلالہ کے اس سے نکاح حرام ہے کیونکہ قرینہ سے ظاہر ہے کہ مراد اس کی طلاق دینے سے اپنی زوجہ ہے جس سے لڑائی ہو رہی تھی اور ظاہر ہے کہ جس کے زوجہ ہوتی ہے وہ اگر طلاق دیتا ہے تو اس کی مراد بظاہر اس کی زوجہ ہی ہوتی ہے۔ اور شامی میں تحقیق کیا ہے کہ طلاق میں اضافت صریح کی ضرورت نہیں ہے۔

لہ کی (لفظا الطلاق وقع الکل وان نوی التاکید دین (در مختار) بان قال للمدخولۃ انت طالق انت طالق او قد طلقتک قد طلقتک او انت طالق قد طلقتک او انت طالق وانت طالق قولہ وان نوی التاکید دین ای وقع الکل قضاء واذا قال انت طالق ثم قیل لہ ما قلت فقال قد طلقتہا او قلت ہی طالق فہی طالق واحدۃ لانہ جواب (رد المحتار للشامی باب طلاق غیر المدخول بہا ص۳۲۲ ج۲) ظفیر ۔ ولا یلزم کون الاضافۃ صریحۃ فی کلامہ لما فی البحر لو قال طالق فقیل لہ من عنیت فقال امرأتی طلقت امرأتہ الا ویؤیدہ ما فی البحر لو قال امرأۃ طالق او قال طلقت امرأۃ ثلاثا او قال لم اعن امرأتی یصدق ام ویفہم منہ انہ لو لم یقل ذلک تطلق امرأتہ لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقہا لا بطلاق غیرہا (رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ص۵۹۰ ج۲ و ص۵۹۱ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بیوی سے کہا تین طلاق ہے کیا حکم ہے

سوال (۳۱۲):- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کہا "تجھے تین طلاق ہے" ایک فریق کہتا ہے کہ تین طلاق ہوئی، دوسرا فریق کہتا ہے کہ یہ طلاق معلق ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:- اس صورت میں اس کی زوجہ مطلقہ ثلاثہ ہوگئی[1]، بدون حلالہ کے اس سے دوبارہ نکاح درست نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[2] اور واضح ہو کہ یہ صورت تعلیق کی نہیں ہے بلکہ یہ تنجیز ہے یعنی فی الحال اس عورت پر تین طلاق واقع ہوگئی کیونکہ کوئی کلمہ تعلیق کا اس میں نہیں ہے، نہ کوئی قرینہ تعلیق کا ہے۔

ایک مجلس میں تین طلاق دے اور نیت ایک کی ہو تو کیا حکم ہے

سوال (۳۱۳):- جلسہ واحدہ میں تین طلاق دینا اور نیت ایک کی کرنا اور دو تاکید کی غرض سے کہنا، یہ ایک واقع ہوگی یا تین۔

الجواب:- تین طلاق ایک جلسہ میں دینے سے تین طلاق واقع ہوجاتی ہیں، اور نیت تاکید کو قاضی معتبر نہ کرے گا، اور عورت بھی نہ مانے گی تین طلاق ہی سمجھے گی والمرأۃ کالقاضی[3]، کتب فقہ میں تصریح ہے۔

ان پڑھ نے کہا تجھ کو ٹلاد ایک طلاق دی نیت ایک کی تھی تو کیا حکم ہے

سوال (۳۱۴):- ایک شخص امی محض نے حالت غضب میں اور مذاکرہ طلاق میں اپنی بیوی

---

[1] وطلاق البدعۃ ان یطلقہا ثلثا بکلمۃ واحدۃ او ثلثا فی طہر واحد فاذا فعل ذلک وقع الطلاق وکان عاصیا ہدایہ کتاب الطلاق ص۲۷۴ ج۱، ظفیر [2] سورۃ البقرۃ رکوع ۲۹۔ ظفیر [3] کما فی لفظ الطلاق وقع الکل وان نوی التاکید دین (درمختار) ای وقع الکل قضاء (شامی المختار باب طلاق غیر المدخول بہا ص۳۷۳ ج۲)، ظفیر ایضاً بابلصر ص۳۷۴ ج۲، ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کو کہا کہ تجھ کو ثلاثہ ایک طلاق دیا۔ اب وہ شخص منکر طلاق ثلاث اور مقر طلاق واحد ہے اور کہتا ہے کہ میں معنی ثلاثہ کے نہیں جانتا، میری نیت ایک طلاق کی تھی، اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق ثلثہ واقع ہوگی یا ایک طلاق۔

الجواب: - اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔ اور طلاق صریح میں نیت اور فہم معنی کی ضرورت نہیں ہے (فیہ ان انصاریح لفظ الطلاق لا لفظ الثلاثہ لمن لا یعرف العربیۃ ۱۲ محمد شفیع عفی عنہ)۔

صورت مسئولہ میں کونسی طلاق واقع ہوئی

سوال (۳۱۵): - زید بہ زوجہ مدخولہ خود گفت ترا طلاق دادم طلاق دادم، فرادہ روپیہ بدل مہر بہ شما می دہم ترا بر خود حرام کردہ ام، دریں صورت کدام طلاق واقع می شود، رجعیہ واحدہ یا مثلثہ۔

الجواب: - قال فی الدر المختار والبائن یلحق الصریح[1] الخ پس در صورت مذکورہ زوجہ زید قضاء مطلقہ ثلثہ گشت۔

پہلے بائن طلاق دی پھر عدت میں تین دی تو کونسی طلاق پڑی

سوال (۳۱۶): - زید زوجہ خود بطلاق بائن حرام ساخت۔ بعد چند روز در میان عدت ثانیاً بسہ طلاق بر خود حرام ساخت۔ شرعاً زوجہ زید بر زید بسہ طلاق جدا می شود یا بطلاق بائن۔

الجواب: - دریں صورت زوجہ مطلقہ ثلثہ شود و بسہ طلاق جدا گردید، مقال فی الدر المختار الصریح یلحق الصریح و یلحق البائن بشرط العدۃ[2] الخ

---

[1] مفتی شفیع صاحب مدظلہ کا منشاء یہ ہے کہ لفظ ثلاثہ کا جب معنی نہیں جانتا تھا تو ایک طلاق ہونی صراحت کی بحث لفظ طلاق میں تو مناسب ہے لفظ ثلاثہ میں یہ بحث نہیں ہوسکتی، پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ ثلاثہ کیساتھ ایک طلاق کا لفظ کہا لہذا ایک ہی واقع ہونی چاہئے واللہ اعلم۔ ظفیر، [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۲۵ ج۲ ظفیر [3] ایضاً۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

وفی رد المحتار فاذا ابان امرأته ثم طلقها ثلاثا فی العدة وقع[1]

تین طلاق دینے کے بعد شوہر انکار کرتا ہے حالانکہ تین شاہد موجود ہیں کیا حکم ہے

سوال (۳۱۷):- زید اپنی عورت کو اپنے مکان پر خوشی وخرمی کے ساتھ نہیں رکھتا تھا، لہذا زید کی عورت خفا ہوکر اپنے ماموں کے یہاں چلی گئی، زید وہاں پر گیا اور اپنی عورت کو تین طلاق دیدی، اور پھر آکر اپنے مکان پر یہ کہا کہ میں نے طلاق نہیں دی ہے اور وہاں کے تین آدمی برابر شہادت دیتے ہیں کہ تین طلاق دیدی، تو اس عورت کو طلاق ہوگئی یا نہیں، شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:- اس عورت پر موافق بیان سائل کے تین طلاق واقع ہوگئی[2] اس صورت میں بدون حلالہ کے وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہوسکتی۔

مندرجہ ذیل صورت میں کتنی طلاق پڑے گی

سوال (۳۱۸):- کسی شخص نے اپنی منکوحہ کو یہ کہا تو ایک طلاق بائن ہے بعد اس کے کہا تو تین طلاق بائن ہے یا یہ کہا تو دو طلاق بائن ہے بعد اس کے کہا تو تین طلاق ہے اس صورت میں تین طلاق واقع ہونگی یا نہیں، اگر کوئی یہ کہے تو دو طلاق بائن ہے بعد نکاح کے پھر مدت کے بعد ایک طلاق رجعی دیدی، اس صورت میں تین طلاق واقع ہوں گی یا اور کوئی صورت ہوگی، طلاق بائن اور رجعی مل کر تین طلاق واقع ہوں گی یا نہ، ایک طلاق بائن ہو یا دو طلاق بائن ہو، نکاح بعد تین طلاق کا مالک ہوسکتا ہے یا نہ۔

الجواب:- قال فی الدر المختار وکل فرقة هی طالق یقع الطلاق فی عدتها[3] فروع انما یلحق الطلاق لمعتدة الطلاق[4] وفیه ایضا

---

[1] رد المحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۳۶ طفیر [2] وتضاف بالغیر ما من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیره کذا فی الطلاق الرجعی ادر جل واحر اتان (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الشهادات ج ۴ ص ۵۱۵ و ص ۵۱۶) ظفیر [3] رد المحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۵۱ ظفیر [4] ایضاً ج ۲ ص ۶۵۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

وفی الکنایات الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدۃ[1] ان عبارات سے واضح ہوا کہ مطلقہ کی عدت میں اگر دوسری یا تیسری طلاق دی جاوے تو وہ واقع ہو جاتی ہے اور نیز درمختار میں ہے والزوج الثانی یھدم بالدخول فلو لم یدخل لم یھدم اتفاقا فتنبیہ مادون الثلاث ایضا ای کما یھدمہ الثلاث[2] اس سے معلوم ہوا کہ اگر مطلقہ سے بلا نکاح شوہر ثانی شوہر اول نے دوبارہ نکاح کیا تو پہلی طلاقیں منہدم نہ ہوں گی، دونوں مل کر تین طلاق ہو جائیں گی اور وہ عورت مطلقہ ثلاثہ ہو جاوے گی۔

حلالہ میں وطی کے بعد فوراً طلاق دیدے تو عدت گزار کر پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

سوال (۳۱۹):- مطلقہ ثلثہ بعد گزرنے عدت کے اور شخص سے نکاح کر سکتی ہے بعد وطی شوہر ثانی اس سے طلاق لے کر بعد عدت کے اول خاوند سے نکاح کر سکتی ہے، یا جو فتاویٰ رشیدیہ میں مرقوم ہے عمل کے لئے ضروری ہے۔ وہ یہ ہے۔ اور پھر دوسرا خاوند اس سے قربت کرے اور بعد قربت کے اپنے ہی نکاح میں رکھے۔ جب اس کو تین حیض آجاویں اس وقت طلاق دے اور بعد طلاق کے اس کی عدت پوری ہو، اور اگر اس عرصہ میں حمل ہو گیا تو وضع حمل ہو ورنہ جب تین حیض آجاویں، اس وقت شوہر اول سے نکاح ہو سکتا ہے اور اگر ان میں سے ایک بات بھی نہ ہوگی تو ہرگز نکاح نہ ہوگا۔

الجواب:- چونکہ شوہر ثانی کی وطی حلال کے لئے ضروری ہے اور جس طہر میں وطی ہوا اس میں طلاق دینا بدعت ہے اور مکروہ ہے اس لئے شوہر ثانی بعد دخول کے فوراً یا دو چار روز میں طلاق نہ دیوے ورنہ ارتکاب بدعت و کراہت کا لازم ہوگا

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار ... الطلاق ... الصریح ... طبع ...

[2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار ... الرجعۃ ... طبع ...

Maktaba Tul Ishaat.com

لیکن اگر شوہر ثانی بعد وطی کے فوراً یا دو چار روز بعد اسی طہر میں طلاق دیدے گا تو طلاق واقع ہو جاوے گی اگرچہ بدعت ہوگی، اور بعد عدت کے وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال ہو جاوے گی، درمختار میں ہے والبدعی ثلاث متفرقۃ او ثنتان بمرۃ او مرتین فی طہر واحد لا رجعۃ فیہ او واحدۃ فی طہر وطئت فیہ[1] اھ لیکن لفظ فی طہر وطئت فیہ صرف اس کو مقتضی ہے کہ جس طہر میں وطی ہوئی اس میں طلاق نہ دیوے، پس اگر اس طہر کے بعد ایک حیض آنے کے بعد پھر دوسرے طہر میں جس میں وطی نہ ہو طلاق دیدے تو بظاہر وہ طلاق بدعت نہ رہے گی... لہذا فتاویٰ رشیدیہ میں جو تین حیض پورا ہونے کے بعد طلاق کو لکھا ہے، یہ احتیاطاً اور اولویت کے لئے ہے

اپنی بیوی سے کہا یہ عورت مجھ پر تین شرط طلاق ایک دفعہ ہے تو کیا حکم ہے

سوال (۳۲۰۱):- ایک شخص نے غصہ کی حالت میں اپنی عورت کو یہ کہا کہ یہ عورت مجھ پر تین شرط طلاق ایک دفعہ ہے، اس طور پر کہدیا اور عدت کے اندر زبانی رجعت بھی کرلی، آیا بغیر نکاح و حلالہ کے یہ عورت اس پر جائز ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، اور وہ عورت مطلقہ ثلثہ ہو کر مغلظہ بائنہ ہوگئی، بدون حلالہ کے اس سے شوہر اول دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا اور رجعت صحیح نہیں ہوئی، کیونکہ ایک دفعہ تین طلاق دینے سے بھی تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں قال فی الدر المختار والبدعی ثلث متفرقۃ قال فی الشامی وکذا بکلمۃ واحدۃ بالاولی[2] اھ وذھب جمھور الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم من ائمۃ المسلمین الی انہ یقع ثلث[3] اھ۔

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۶۲ ج۲ ۱۲ ظفیر

[2] رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۶۶ ج۲ ۱۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے | **سوال** (۳۲۱): - موسیٰ میاں کے دو بیبیاں ہیں، وہ دونوں آپس میں لڑتی جھگڑتی رہتی ہیں، محلہ والوں نے موسیٰ میاں سے کہا کہ تم دونوں بیبیوں کو طلاق دیدو، اس وقت موسیٰ میاں نے خاموشی اختیار کی، جب ان لوگوں نے بہت زور دیا تو موسیٰ میاں نے کہا، ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق، نسبت طلاق کی کسی زوجہ کی طرف نہیں کی، آٹھ گواہ الفاظ مذکورہ کے سننے والے موجود ہیں ان میں دو گواہ کہتے ہیں کہ موسیٰ میاں نے ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق دیا کہا ہے باقی چھ گواہوں میں سے ایک نے موسیٰ میاں سے پوچھا کہ تم نے ایک کو دیا یا دونوں کو۔ موسیٰ میاں نے کہا دونوں کو، اس وقت بھی بلا نسبت الفاظ مذکورہ کہے تو اس صورت میں موسیٰ میاں کی ہر دو زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس صورت میں اگر یہ الفاظ کہ دونوں کو دیا، ایک گواہ کے دریافت کرنے پر کہ تم نے ایک کو دیا یا دونوں کو، کم از کم دو عادل گواہوں کے سامنے کہا ہے تو وہ دونوں زوجہ مطلقہ ثلثہ ہوگئی، کیونکہ اول ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق بلا اضافت صریحہ کہا تھا، پھر گواہوں میں سے بعض کے دریافت کرنے پر کہا کہ دونوں کو دیا تو اگر اس وقت بھی وہ چھ گواہ یا کم از کم دو گواہ ان میں سے موجود تھے تو ہر دو زوجہ موسیٰ میاں کی مطلقہ ہوگئی، کیونکہ اول تو لوگوں کا یہ کہنا کہ دونوں بی بیوں کو طلاق دیدو، اس پر شوہر کا یہ قول کہ ایک طلاق، از یہ صاف قرینہ ہے کہ اس نے اپنی ہر دو زوجہ کو طلاق دی ہے اور ثانیاً جب کہ گواہوں کے سامنے تصریح کردی کہ اس سے میری مراد دونوں ہیں، تو اب وقوع طلاق میں کچھ تردد نہ رہا، شامی میں ہے ولا یلزم کون الاضافۃ صریحۃ کلامہ لما فی البحر لو قال طالق فقیل لہ من عنیت فقال امرأتی طلقت امرأتہ الی آخر ما حقق وفصل[1]۔ فقط

---

[1] ردالمحتار باب الصریح ص ۵۹ ج ۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بچپن میں نکاح ہو چکا تھا. بالغ ہونے پر پھر نکاح کیا بیوی کے دھوکہ میں آکر پہلے نکاح کی طلاق دی کیا حکم ہے

سوال (۳۲۱/۳۲۱):- ایک عورت کا نکاح اس کے باپ نے صغر سنی میں کر دیا تھا اور بعد بلوغ کے پھر تجدید نکاح کر لی تھی، اب باہمی ناچاقی کے باعث عورت نے شوہر سے کہا کہ میرا تمہارے ساتھ دو دفعہ نکاح ہو چکا ہے، ایک نکاح کی مجھے تین طلاق دیدو، اور ایک نکاح رہنے دو، شوہر چونکہ بے علم تھا، اس نے اس فریب میں آکر تین طلاق دیدی، یہ عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔

الجواب:- اس صورت میں اس عورت پر تین طلاق ہوگئی، جیسا کہ تمام نصوص سے ثابت ہے قال اللہ تعالیٰ فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[1]۔ اور چونکہ نکاح پہلے ہو چکا تھا اس لئے تجدید نکاح لغو ہے، اس سے کوئی دوسرا عقد نہیں ہوا، اور اگر ہوبھی تو منکوحہ ایک ہے اس پر تین طلاق واقع ہوں گی۔ وھو ظاھر۔

طلاق دیتا ہوں تین مرتبہ لکھا کیا حکم ہے

سوال (۳۲۲):- زید نے اپنی زوجہ کو خط لکھتے ہوئے یہ الفاظ بھی لکھے اب میں سچے دل سے طلاق دیتا ہوں. طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں، اس صورت میں زید کی زوجہ مطلقہ ہوگئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، بدون حلالہ کے وہ مطلقہ شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوگی کذا اکتب الفقہ[2]

دو طلاق کے بعد رجعت کر لی تھی، تیسری طلاق کے مطالبہ پر کہا "جاوہ بھی دے دیا" کیا حکم ہے

سوال (۳۲۳):- زید نے زینب کو پاک طینت اور نیک طبیعت سمجھ کر اس سے

---

[1] سورۃ البقرۃ. ۲۹. ظفیر. [2] وان کان الطلاق ثلثا فی الحرۃ او ثنتین فی الامۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بھا ثم یطلقھا او یموت عنھا والشرط الایلاج وھو الادخال لان کمال ومبالغۃ فیہ. (ھدایہ باب الرجعۃ فصل فیما تحل بہ المطلقۃ ص۲۹۴ ج۲) ظفیر.

Maktaba Tul Ishaat.com

نکاح کرلیا، تھوڑی مدت گزرنے کے بعد زینب کو کسی ناپسند حرکت پر اصلاح طبیعت کے خیال سے ایک طلاق دیدی، بعدہ زینب دوسری طلاق کی طالب ہوئی اور بہت اصرار کیا، زید نے مجبور ہوکر دوسری طلاق بھی دیدی، زینب مصر ہوئی کہ تیسری بھی دیدو، زید نے اپنے چند احباب سے مشورہ کرکے زینب سے رجعت کرلی اور تعلیم شریعت کے موافق کوشاں رہا کہ کسی طرح طبیعت درست ہوجاوے مگر ناکامی رہی اور زینب ہمیشہ طالب طلاق رہی، زید نے خیال کیا کہ اب تیسری مرتبہ ہے زینب ہمیشہ کے لئے علیحدہ ہوجاوے گی، لہذا بغیر قصد طلاق کے کوئی لفظ ایسا کہنا چاہئے کہ جس سے قطع تعلق اور طلاق نہ ہو، اور زینب سمجھے کہ قطع تعلق ہوگیا، اسی نیت کو لے کر زینب کے بڑے لڑکے سے کہا کہ تم اپنی ماں کو دوسرے گھر میں لے جاؤ، ورنہ میں تم کو پولیس کے حوالہ کردوں گا زینب نے کہا کہ جب تک تم مجھ کو طلاق نہ دوگے میں نہ جاؤں گی. زید نے کہا جاوہ بھی دے دیا، نہ زینب کا نام لیا اور نہ لفظ طلاق کا ذکر کیا. مگر نیت طلاق کی نہیں کی۔

الجواب:۔ صریح لفظ کے لئے نیت کی ضرورت نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ زینب تیسری طلاق بھی طلب کرتی ہے، اس کے جواب میں زید کا یہ کہنا کہ جاوہ بھی دیدیا موجب طلاق ثالث ہے زینب پر، اور ایسے موقع پر قرینہ شاہد ہے کہ مراد زینب ہی کو طلاق دینا ہے وفی الشامی ولا یلزم کون الاضافۃ صریحۃ فی کلامہ[1] البتہ اگر زید یہ کہے کہ لفظ وہ بھی دیدیا سے میں نے اشارہ طلاق کا نہ کیا تھا اور مشار الیہ میرے ذہن میں کچھ اور تھا سوائے طلاق کے تو یہ کہنا اس کا دیانۃً ہوسکتا ہے، قضاءً تسلیم نہ ہوگا، اور چونکہ عورت بھی مثل قاضی کے ہے کما صرح فی ردالمحتار ان المرأۃ کالقاضی[2] تو عورت بھی اس کو تسلیم نہ کرے گی اور اپنے آپ کو مطلقہ ثلثہ سمجھے گی۔

---

[1] ردالمحتار کتاب الطلاق باب الصریح ص۲۹۰ ج۲ ظفیر [2] ایضاً ص۲۹۰ ج۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

والدین غصہ ہوئے اس پر بیوی والے لڑکے نے ... کہا طلاق، طلاق، طلاق کیا حکم ہے

سوال (۳۲۴) :- زید نے اپنے والدین سے غصہ کی حالت میں بوجہ خفگی والدین اس کی زوجہ پر اور اس پر یہ الفاظ کہے طلاق، طلاق، طلاق، تین مرتبہ یعنی اس لفظ طلاق کو کسی طرف منسوب نہیں کیا اور یہ کہا کہ میں کہیں چلا جاؤں گا یا بھیک مانگ کر کھاؤں گا آیا یہ طلاق ہوگئی یا نہیں۔

الجواب :- موافق تصریح علامہ شامی کے اس صورت میں زید کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہوگئی وہو ما فی البحر لو قال امرأتہ طالق او قال طلقت امرأتہ ثلاثا وقال لم اعن امرأتی یصدق امرأتہ ویفہم منہ انہ لو لم یقل ذلک تطلق امرأتہ لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقہا لا بطلاق غیرہا[1] الا مبتدع۔

زید نے کہا عظمیٰ کو ایک دو تین طلاق، کیا حکم ہے

سوال (۳۲۵) :- زید کی بیوی اور والدہ میں بہت کچھ جھگڑا ہوا، زید کے باپ نے زید کو کہا کہ تو اور تیری بہو ہمارے مکان سے نکل جاؤ، اس پر زید نے غصہ میں آکر کہا کہ آج سے عظمیٰ کو ایک دو تین طلاق، عظمیٰ مخفف ہے عظیم النساء کا، اس کے والدین لڑکپن میں اسی تخفیف کے ساتھ اس کو بلاتے تھے، لیکن زید کے محلہ کے دو تین آدمی یہ بھی کہتے ہیں کہ زید نے اس واقعہ مذکورہ کے بعد ان کے سامنے یہ اقرار کیا کہ زید نے یہ کہا ہے کہ آج سے عظیم النساء کو ایک دو تین طلاق دیا ہوں، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ اگر اس نے عظمیٰ کہہ کر طلاق دی ہے تب بھی اس سے مراد عظیم النساء ہے، اور اگر عظیم النساء کہہ کر طلاق دی ہے تب تو وقوع طلاق ظاہر ہی ہے، بہر حال ہر دو طریق سے سہ طلاق اس

---

[1] ہندیہ البحر الرائق، باب الصریح ص ۵۲ ج ۵ وظہیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کی زوجہ پر واقع ہیں کما ھو ظاھر[1]۔

بیوی سے کہا چلی جا تین طلاق کیا حکم ہے

سوال (۳۲۶):- ایک شخص نے حالت غضب میں بحضور اپنی عورت کے یوں کہا "دفع چلی جا تین طلاق ہیں" کیا حرمت مغلظہ ہو گئی، شبہ یہ ہے (کہ تین طلاق ہیں) اس کلمہ میں نسبت صریح نہیں ہے۔

الجواب:- اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی، یہ حرمت مغلظہ ثابت ہو گئی ہے، کیونکہ ظاہر ہے کہ جب دفع چلی جا میں خطاب عورت کو ہی ہے، تو تین طلاق سے مراد بھی اسی کو طلاق دینا ہے، اور شامی نے تصریح کی ہے کہ اضافت صریحہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ قرائن سے بھی اضافت اور نسبت الی الزوجہ ہو جاتی ہے،

جھگڑے میں بیوی سے کہا تجھ کو سات طلاق بعد میں کہتا ہے کہ سات کہا طلاق نہیں، مگر گواہ ہیں کیا حکم ہے

سوال (۳۲۷):- زید نے اپنی زوجہ سے جھگڑے کی حالت میں یہ کہدیا کہ تجھ کو طلاق ہے، پھر جب کسی نے اس کا منہ بند کیا تو ایک دو منٹ میں دوبارہ زید نے یہ کہا کہ تجھ کو سات طلاق، سننے والے چند آدمی اس بات کے گواہ ہیں، مگر زید یہ کہتا ہے کہ میں نے محض اس قدر کہا ہے کہ تجھ کو سات، اور طلاق کا لفظ نہیں کہا، زید نے تصریح کردی کہ لفظ تجھ کو ضمیر خطاب سے میری مراد میری زوجہ ہے، پھر دوسرے تیسرے روز اپنی اس تصریح کے خلاف بیان کیا کہ میری مراد میری زوجہ نہیں ہے، زید کا دوسرا بیان تصریح اول کے خلاف معتبر ہوگا یا نہ۔

الجواب:- زید کا دوسرا بیان برخلاف اقرار اول معتبر نہیں ہے اور اس کی

---

[1] قال لزوجۃ غیر المدخول بھا انت طالق ثلاثا انو قعن لو ان فرق لا بانت بالاولی لم تقع الثانیۃ بخلاف الموطوءۃ حیث یقع الکل وعم التفریق (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بھا ۲/۵۲۳ و ۲/۵۲۴) ظفیر۔ ولا یلزم کون الاضافۃ صریحۃ فی کلامہ (رد المحتار باب الصریح ۲/۵۹۰) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ لفظ سات طلاق کے گواہ معتبر موجود ہیں تو زید کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہوگئی، اور بدون حلالہ کے شوہر اول کا نکاح اس سے نہیں ہو سکتا کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[1] اور کتب فقہ میں تصریح ہے کہ اگر کوئی شخص تین سے زیادہ طلاق دیوے تو تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوتی ہیں اور باقی لغو ہیں[2]۔

کہا خدا مرگیا اس سے پہلے بیوی کو تین طلاق دی تھی کیا حکم ہے

سوال (۳۲۸)۔ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کسی بات پر تین طلاق دیدی، شوہر سے اس کے بعد لوگوں نے کہا کہ تم نماز نہیں پڑھتے بڑے شرم کی بات ہے، تمہاری بیوی اور ساس سسرے نمازی ہیں، شوہر نے جواب دیا کہ نماز کس کی پڑھوں خدا تو مرگیا نعوذ باللہ شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، اور مرد ان کلمات کی وجہ سے جو اس نے حق تعالیٰ شانہ کی شان میں کہے کافر و مرتد ہوگیا۔ توبہ کرے اور پھر اسلام لاوے اور بعد اسلام کے بھی اس زوجہ مطلقہ ثلثہ سے بدون حلالہ کے نکاح نہیں کر سکتا[3]۔ فقط

ایک مجلس کی تین طلاق کے بعد دوسرے مسلک پر عمل کر سکتا ہے یا نہیں

سوال (۳۲۹):۔ زید نے اپنی زوجہ موطوءہ کو تین طلاق بائن ایک مجلس بلفظ واحد اس طریقہ

---

[1] سورۃ البقرہ رکوع ۲۹۔ ظفیر۔

[2] فطلاق حرۃ ثلاث وطلاق امۃ ثنتان مطلقا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۵۵ ج۲) ظفیر۔

[3] لانہ منکر مطلقۃ من نکاح صحیح نافذ بما ای بالثلاث لحرۃ وثنتین لامۃ قبل الدخول وما فی المشکلات باطل ادخل کما مر حتی یطأہا غیرہ بنکاح نافذ الخ وتمضی عدۃ الثانی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص۵۳۹ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

سے کہ میں نے اپنی بیوی کو تین طلاق بائن دیا، تو ایسی صورت میں موافق مذہب بن مقاتل انہ اذا ارسل لا یقع شیئا یا موافق مذہب طاؤس اذا ارسل لم یقع الا واحدۃ یا موافق مذہب شافعیہ کے حنفی کو عمل کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں زید کو اپنی زوجہ مطلقہ ثلاثہ کو بدون حلالہ کے دوبارہ نکاح میں لانا درست نہیں ہے کما ھو مذھب جمھور الصحابۃ و التابعین والائمۃ المجتھدین وحققہ فی الفتح بما لا مزید علیہ کما نقلہ الشامی فی کتاب الطلاق[1] پس زید کو اس صورت میں کسی دوسرے قول خارج عن المذہب پر عمل کرنا درست نہیں ہے، فقط۔

تین طلاق کے بعد نکاح درست نہیں ہے

سوال (۳۰۳):- ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق ثلثہ دے کر اپنے نفس پر حرام کر دی اور مہر بھی دیدیا، اور لوگوں کے سامنے بیان بھی کرتا رہا کہ اپنی عورت کو طلاق دیدی ہے اور گھر سے نکال دی ہے، اب اس شخص نے بعد گذرنے پانچ چھ ماہ کے اس عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ آیا نکاح صحیح ہے یا نہیں، اور ناکح وغیرہ کی نسبت کیا حکم ہے۔

الجواب:- تین طلاق کے بعد بدون حلالہ کے اس مطلقہ ثلثہ سے نکاح کرنا قطعاً حرام ہے قال اللہ تعالیٰ فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[2] الایہ پس صورت مسئولہ میں جبکہ تین طلاق دینا تحریر و تقریر و شاہدین سے ثابت ہے تو اس مرد کو اپنی عورت مطلقہ سے بدون حلالہ کے نکاح کرنا حرام ہے، اور تعزیراً اس کی یہ ہے کہ اس عورت کو اس سے علیحدہ کر دیا جائے اور وہ شخص نکاح کرنے

---

[1] وذھب جمھور الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم من ائمۃ المسلمین الی انہ یقع ثلاث اذا قد ثبت النقل عن اکثرھم صریحا بایقاع الثلاث ولم یظھر لھم مخالف فکان بعد الحق الا الضلال (ردالمحتار کتاب الطلاق ج۲ ص۲۷۶) ظفیر [2] سورۃ البقرۃ ۲۳۰ منظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

والا اور اس کے معاونین جو اس نکاح میں شریک ہوئے یا جس نے نکاح پڑھا وہ گنہ گار ہوئے، سب توبہ کریں اور آئندہ ایسے فعل کا ارتکاب نہ کریں۔

واضح ہو کہ تین طلاق اگر شوہر ایک دفعہ دیوے وہ تینوں طلاق واقع ہو جاتی ہیں، اور یہ اجماعی مسئلہ ہے، اس کے خلاف کو علامہ صاحب فتح القدیر نے گمراہی اور ضلالت لکھا ہے، اور صحابہؓ سے لے کر آج تک اس پر اجماع ہے اور شذرمہ قلیلہ متبع ہوا کے خلاف کا اعتبار نہیں ہے جیسا کہ علامہ شامی نے کتاب الطلاق میں اس کی تحقیق محقق ابن ہمام صاحب فتح القدیر رحمہ اللہ سے نقل فرمائی ہے[1]۔ فقط

پہلے تعلیق کے الفاظ کہے پھر دریافت کرنے پر کہا طلاق دیدی کیا حکم ہے

سوال (۳۳۶):- زید نے اپنی عورت ہندہ کے نام اپنی کچھ جائداد رجسٹری کرادی بعد چند سال کے اپنی عورت سے کہا کہ اگر تم رجسٹری شدہ زمین کا لا دعویٰ نہیں لکھو گی تو تم پر تین طلاق ہے، بعدہ ہاشم نے زید سے پوچھا کہ کیا طلاق کا واقعہ صحیح ہے، جواب ملا کہ صحیح ہے ہم نے تین طلاق دیدی ہے، آیا ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- پہلے جو الفاظ زید نے کہے تھے وہ تعلیق کے تھے مگر دوبارہ جو ہاشم کے دریافت کرنے پر الفاظ کہے ان سے تین طلاق فی الحال زید کی زوجہ پر واقع ہو گئی بدون حلالہ کے وہ عورت زید کے لئے حلال نہیں ہے کذا فی کتب الفقہ۔ فقط۔

---

[1] وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث وقد ثبت النقل عن اكثرهم صريحا بايقاع الثلاث ولم يظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال (شامی کتاب الطلاق ص۲۳۴ ج۲ ظفیر) [2] وان كان الطلاق ثلثا لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها ولا فرق في ذلك بين كون المطلقة مدخولا بها او غير مدخول بها ويشترط ان يكون الايلاج موجبا للغسل وحراشة احدى الحشفتين اما الانزال فليس بشرط للاحلال (عالمگیری مصری ص۴۷۲ ج۱ ظفیر)

Maktaba Tul Ishaat.com

حیض کی حالت میں تین طلاق دی تو کیا رجعت کر سکتا ہے

سوال (۳۳۲): - ایک شخص نے اپنی زوجہ کو حالت حیض میں تین طلاق دی، ایک مولوی نے فتوی دیا کہ حالت حیض میں بعد تین طلاق کے بھی رجعت کافی ہے تحلیل کی ضرورت نہیں ہے۔ اور فقہاء نے بھی طلاق فی الحیض میں رجعت کو واجب لکھا، آیا بلا تحلیل رجعت کافی ہے یا نہ۔

الجواب: - حائضہ کو حالت حیض میں طلاق دینا بیشک بدعت ہے لیکن طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ اس لئے فقہاء رجعت کو ضروری لکھتے ہیں اور ظاہر ہے کہ رجعت ایک یا دو طلاق صریح میں ہو سکتی ہے[1] اور تین طلاق کے بعد رجعت درست نہیں ہے اور بلا حلالہ کے اس سے شوہر اول کا نکاح جائز نہیں ہے[2] کما صرح بہ الشامی عن فتح القدیر ان الاجماع حصل علی وقوع الثلث و اجماع الصحابۃ حق فماذا بعد الحق الا الضلال و من شاء التفصیل فلیراجع[3] کتب الفقہ۔ فقط۔

تین مرتبہ اپنی بیوی کو لفظ طلاک کہنے سے طلاق ہوگی یا نہیں

سوال (۳۳۳): - ایک شخص اپنی زوجہ پر غصہ ہوا، اور تین مرتبہ لفظ تلاک کہا تو اس کی زوجہ پر طلاق

---

[1] اما البدعی فنوعان بدعی لمعنی یعود الی العدد و بدعی لمعنی یعود الی الوقت فالذی یعود الی العدد ان یطلقها ثلاثا فی طهر واحد بکلمة واحدة او بکلمات متفرقة فاذا فعل وقع الطلاق وکان عاصیا و البدعی من حیث الوقت ان یطلق المدخول بها وهی ذوات الاقراء فی حالة الحیض او طهر جامعها فیه فان الطلاق واقع و یستحب له ان یراجعها و الاصح ان الرجعة واجبة هکذا فی الکافی (عالمگیری کتاب الطلاق ص۳۶۹ ظفیر)

[2] اذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یراجعها فی عدتها رضیت بذلک ام لم ترض الا ان کان الطلاق ثلاثا فی الحرة او فی ثنتین فی الامة فلا تحل له حتی تنکح زوجا غیره نکاحا صحیحا و یدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها (الاصل فیه قوله تعالی فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیره) (هدایه باب الرجعة ص۳۶۰ و ص۳۶۱ ظفیر) (دیکھئے ردالمحتار کتاب الطلاق ص۳۶۹ ظ)

[3] (دیکھئے ردالمحتار کتاب الطلاق ص۳۶۹ ظ)

Maktaba Tul Ishaat.com

واقع ہوئی اور حلالہ ضروری ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں اس کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہوگئی اور بدون حلالہ کے وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے قال اللہ تعالیٰ فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[1] الایۃ وقال فی الدر المختار ویقع بھا ای بھذہ الالفاظ وما بمعناھا من الصریح ویدخل نحو طلاغ وتلاغ وطلاك وتلاك اذ لا فرق بین عالم وجاھل وان قال تعمدت تخویفا لہ یصدق قضاءً[2] اھ وھکذا فی الشامی وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام ثلث جدھن جد وھزلھن جد[3] الحدیث۔

تجھ کو ایک طلاق، دو طلاق دی نیت سے کی بتاتا ہے کیا حکم ہے

سوال (۴۳۳۴):۔ شخصے با زوجۂ خود کہ مدخول بہاست منازعت نمودہ گفت ترا یک طلاق دو طلاق زادم برو، بلا سکوت درمیان ہر دو جملہ، پس دریں صورت زوجۂ وے مطلقہ سہ طلاق گردید یا مطلقہ بیک طلاق شد یا مطلقہ بدو طلاق، لیکن طالق می گوید کہ نیت من دو طلاق است از عبارات قاضی خاں ولو قال ترا یك طلاق وسکت ثم قال ودو طلاق طلقت ثلثا ولو قال دو طلاق بغیر حرف العطف ان نوی العطف طلقت ثلثا وان لم ینو لا یقع الا واحدۃ[4] ایں قدر مستفاد می شود کہ در حالت سکوت طالق دو طلاق را اگر نیت عطف کرد سہ طلاق خواہد شد وگرنہ یک طلاق لیکن اگر بلا سکوت و بلا عطف گوید سہ طلاق خواہد شد یا نہ بینوا بالدلیل وتوجروا

الجواب:۔ از عبارت شامی کہ در ذیل مذکور است ہم وقوع سہ طلاق

---

[1] سورۃ البقرۃ۔ رکوع ۲۹، ظفیر [2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الصریح ص۵۹ ج۲ ۱۲ ظفیر [3] مشکوٰۃ کتاب الطلاق ص۲۸۳ ۱۲ ظفیر [4] دیکھئے فتاوی قاضی خاں علی ھامش الفتاوی الھندیہ عالمگیری کتاب الطلاق ص۴۷۶ ج۱ ۱۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

درصورت مذکورہ واضح می شود، واحتیاط ہم دریں است کہ حکم وقوع سہ طلاق کردہ شود، قال فی الشامی فی قولہ انت طالق لا بل ثنتین او لو کانت مدخولا تقع ثلث لانہ اخبر انہ غلط فی ایقاع الواحدۃ ورجع عنہا الی ایقاع الثنتین بدلہا فصح ایقاعہا دون رجوعہ[1] الخ صفحہ جلد ثانی شامی

شمار ایک طلاق دو طلاق، تجھ کو چھوڑ دیا کہا تو کونسی طلاق واقع ہوئی

سوال (۳۳۵):- شخصے نزد مولوی اقرار نمود کہ من زوجہ خود را دو طلاق دادہ ام و نور ہمسایگان پرسیدہ شد او شان گفتند کہ مایاں دراں وقت در خانہ نبودیم، پس از چند روز گفتند کہ رو بروئے ما سہ طلاق دادہ است اما ما یاں اخفار نمودیم، واز طالق پرسیدہ شد او گفت کہ من چنیں گفتہ ام کہ شمار ایک طلاق دو طلاق اور تم کو چھوڑ دیا، دریں صورت چہ حکم است۔

الجواب:- شہادت مشہود معتبر نیست بتقسیم باخفار الشہادۃ وانکار باو لیکن ہرگاہ شوہر خود می گوید کہ من چنیں گفتہ ام کہ شمار ایک دو طلاق اور تم کو چھوڑ دیا پس بحسب اقرار شوہر سہ طلاق بر زوجہ اش واقع شد چہ لفظ چھوڑ دیا، بقرینہ ماسبق مراد ازاں طلاق است ودر کتب فقہ تصریح است الصریح یلحق الصریح والبائن دری مختار[2]۔ فقط۔

شافعی المذہب نے اپنی زوجہ کو ایک مجلس میں تین طلاق دی اب بغیر حلالہ رجعت کرسکتا ہے یا نہیں

سوال (۳۳۶):- ایک شافعی نے اپنی زوجہ کو مجلس واحدہ میں تین طلاق دی، اب از روئے مذاہب اربعہ بغیر حلالہ کے مطلقہ ثلثہ سے مراجعت کرسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- بدون حلالہ کے مطلقہ ثلثہ مذکورہ کو مراجعت نہیں کرسکتا

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فیہ [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات صفحہ ۳۲۵ مطلب فیہ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الاطلاق قولہ تعالیٰ الطلاق مرتان الی قولہ تعالیٰ طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[1] الایۃ و قال فی رد المحتار وذہب جمہور الصحابۃ و التابعین ومن بعدہم من ائمۃ المسلمین الی انہ یقع ثلث الی ان قال ناقلا عن الفتح القدیر وقد ثبت النقل عن اکثرہم صریحا بایقاع الثلث ولم یظہر لہم مخالف فما ذا بعد الحق الا الضلال وعن ہذا قلنا لو حکم حاکم بانہما واحدۃ لم ینفذ حکمہ لانہ لا یسوغ فیہ الاجتہاد فہو خلاف لا اختلاف[2] اھ اس سے معلوم ہوا کہ جمہور صحابہ وائمہ اربعہ کا مذہب اس صورت میں وقوع ثلث کا ہے، پس بعد اس کے یعنی بعد اس اجماع صحابہ ومن بعدہم کے کسی کا خلاف معتبر نہیں ہے اور صریح گمراہی ہے۔ فقط۔

ایک مجلس کی تین طلاق کے باوجود بلا حلالہ رجوع کا فتوی کیسا ہے

سوال (۳۳۷۷):- شہر قصور میں ایک مولوی صاحب کچھ مدت سے قیام پذیر ہیں، جنہوں نے یہ فتوی جاری کر رکھا ہے کہ جس عورت کو دفعۃً واحدۃً تین طلاق دی جاویں یعنی مطلقہ ثلثہ کی خاوند کو رجوع بلا حلالہ درست ہے اس صورت میں شرعی فتوی کیا ہے۔

الجواب:- یہ فتوی بالکل غلط اور خلاف نص قطعی ہے اور جمہور ائمہ کے مذہب کے خلاف ہے مطلقہ ثلثہ کو بدون حلالہ کے حلال کرنا گویا کلام اللہ کا مقابلہ کرنا ہے کہ کلام اللہ میں تیسری طلاق کے بعد صاف حکم ہے کہ بدون حلالہ کے وہ عورت مطلقہ ثلثہ شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے خواہ تین طلاق ایک دفعہ دی ہوں یا متفرق طور سے قال اللہ تعالیٰ فان طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[3] اور علامہ محقق ابن ہمام نے ان لوگوں کی پوری تردید فرمائی ہے جو تین طلاق کے بعد بلا حلالہ کے شوہر اول

---

[1] سورۃ البقرہ ۲۹۰ - ظفیر [2] رد المحتار للشامی کتاب الطلاق ص ۵۶۶ ج ۲ وص ۵۶۷ ج ۲ ظفیر [3] سورۃ البقرہ رکوع ۲۹ - ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کے لئے مطلقہ ثلثہ کو جائز کہتے ہیں اور آخر میں یہ لکھا ہے وقد ثبت النقل عن اکثر ھم صریحا بایقاع الثلث ولم یظھر لھم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال[1] پس معلوم ہوا کہ فتوی جواز نکاح کا بلا حلالہ کے صورت مذکورہ میں دینا عین ضلالت اور گمراہی ہے۔ اس فتوی دینے والے کے فتوی کو ہرگز اہل اسلام کو نہ ماننا چاہئے فقط۔

کہا کہ لوگوں کے کہنے سے تین طلاق دی کیا حکم ہے

سوال (۳۳۸):- عمر نے لوگوں کے کہنے سے جب کہ اس کی زوجہ کے متعلق تذکرہ طلاق کا ہو رہا تھا بمجبوری لفظ تین طلاق کہدیا، اس وقت یہ معلوم نہ ہوا کہ طلاق کس کو دی۔ اب طلاق ہوگئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں طلاق ہوگئی کیونکہ جب لوگوں نے شوہر سے اس کی زوجہ کو طلاق دینے کو کہا اور اس نے اس پر تین دفعہ کہدیا کہ میں نے طلاق دیدی تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگی۔ کیونکہ قرائن اس پر دال ہیں کہ مراد زوجہ کو طلاق دینا ہے، اور طلاق زوجہ ہی کو دی جاتی ہے، اور صورت مسئولہ میں تو زوجہ ہی کو طلاق دینے کا تذکرہ اور جھگڑا تھا۔ فقط

بیوی سے کہا ثلثہ طلاق کیا حکم ہے

سوال (۳۳۹):- زید حالت مذاکرہ طلاق میں اپنی زوجہ کو بلا اضافت صریحہ کے کہتا ہے ثلثہ طلاق دریافت کرنے سے جواب دیا کہ میں نے اپنی زوجہ کو کہا تھا اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:- اس صورت میں اس کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہو جاوے گی۔ فقط

ایک طلاق دی تھی مگر عدالت میں بیان کیا تین طلاق دے دی کیا حکم ہے

سوال (۳۴۰):- ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دے کر اس کی ماں کے گھر بھیج دیا عورت نے حاکم کے یہاں استغاثہ نان ونفقہ کا کیا، حاکم نے شوہر سے دریافت کیا کہ تم نے کے طلاق دی۔ اس نے کہا کہ تینوں طلاقیں دیدی، اگرچہ پہلے اس نے تین طلاق

[1] ردالمحتار کتاب الطلاق ص۵۰۲ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

دی تھی، مگر اس کہنے سے اس کی زوجہ پر تین طلاق دیدی، اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوئی یا نہ۔

الجواب: - جب کہ اس شخص نے حاکم کے دریافت کرنے پر یہ جواب دیا کہ تینوں طلاقیں دیدی، اگرچہ پہلے اس نے تین طلاق نہ دی تھی، مگر اس کہنے سے اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، کما فی الدر المختار لان الانشاء فی الماضی انشاء فی الحال[1] در مختار۔ ولا یمکن تصحیحہ اخباراً لکذبہ وعلم قدرتہ علی الاسناد فکان انشاءً فی الحال[2] شامی[3] جلد ثانی۔ فقط

ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق کہا، کونسی طلاق واقع ہوئی

سوال (۳۴۱): - ایک شخص نے اپنی زوجہ پر غصہ ہو کر کہا ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق، ایک عالم نے اس سے پوچھا تو نے کس کو طلاق دیا اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیا ہے اس صورت میں اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب: - اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی اور وہ بائنہ مغلظہ ہوگئی کما فی رد المحتار عن البحر لو قال طالق فقیل لہ من عنیت فقال امی او انی طلقت امرأتہ[4] فقط

ایک طلاق دو طلاق بائن طلاق کہنے سے کتنی طلاق واقع ہوئی

سوال (۳۴۲): - ایک شخص نے اپنی زوجہ کو اثنائے تکرار میں یہ کہا کہ ایک طلاق دو طلاق، بائن طلاق ہے، چنانچہ ایک مرد اور ایک عورت اس کے گواہ ہیں، لیکن عورت کا نام شوہر نے طلاق کے وقت نہیں لیا، اس صورت میں کونسی طلاق واقع ہوئی۔

الجواب: - اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، شوہر

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الصریح ص۲۶۰ ج۲ ظفیر [2] رد المحتار باب الصریح ص۲۶۰ ج۲ ظفیر [3] رد المحتار باب الصریح ص۲۶۰ ج۲ ظفیر [4] رد المحتار باب الصریح ص۵۹۰ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

مقر ہے کہ میں نے یہ الفاظ کہے ہیں، لیکن اگر وہ انکار کرے اور دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں عادل گواہ نہیں ہیں تو طلاق ثابت نہ ہوگی، باقی نام لینا عورت کی شرط نہیں ہے، کیونکہ قرینہ موجود ہے کہ اس نے اپنی زوجہ کو طلاق دی ہے قال فی الشامی ولا یلزم کون الاضافۃ صریحۃ فی کلامہ لما فی البحر لو قال طالق فقیل لہ عنیت فقال امرأتی طلقت امرأتہ الخ ان قال فھذا یدل علی وقوعہ وان لم یضفہ الی المرأۃ صریحا... لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقھا لا بطلاق غیرھا فقولہ انی حلفت بالطلاق ینصرف الیھا مالم یرد غیرھا الخ شامی جلد ثانی ص۴۲۹ و ص۴۳۰۔ فقط

سوال (۳۴۴۳): زین الدین نے اپنی زوجہ کو بحالت غضب تین طلاق بلکہ پانچ سات مرتبہ طلاق دی، اس پر مولوی عبدالرحمٰن نے یہ فیصلہ کیا کہ غصہ کی حالت میں طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی، اور مولوی خلیل الرحمٰن نے دو طلاق کے وقوع کا فتویٰ دیا اور نکاح مطلقہ کا طالق سے بدون حلالہ کے کرا دیا۔ لیکن مولوی عبدالشکور نے تین طلاق کے وقوع کا فتویٰ دیا کہ زین الدین کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، اس صورت میں کس کا فیصلہ اور فتویٰ صحیح ہے۔

حالت غضب میں بیوی کو تین طلاق دی، ایک نے فتویٰ دیا کہ طلاق نہیں ہوئی دوسرے نے کہا دو طلاق ہوئی تیسرا کہتا ہے تین طلاق ہوئی کون صحیح ہے

الجواب:- اقول وباللہ التوفیق صورت مسئولہ میں فتویٰ و فیصلہ مولوی عبدالشکور صاحب کا صحیح ہے تین طلاق زین الدین کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔ مولوی عبدالرحمٰن کا فتویٰ درباره عدم وقوع طلاق، اور فتویٰ مولوی خلیل الرحمٰن کا دو طلاق کا حکم کرنے کا۔ دونوں فتویٰ غلط ہیں[1]، اور بدون حلالہ کے نکاح کر دینا باطل اور حرام ہے اب زین الدین

[1] رد المحتار باب العنین ص۵۹۲ ج۲ ظفیر ۱۲ و یقع طلاق من غضب خلافا لابن القیم (رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۵۵ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کو اس عورت کو علیحدہ کر دینا چاہئے اور بدون حلالہ کے دوبارہ اس مطلقہ کو نکاح میں نہ لانا چاہئے کما قال اللہ فان طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[1] پس مطلقہ ثلثہ کو بدون حلالہ کے رکھنا اور بلا حلالہ کے نکاح کرنا قطعاً حرام اور باطل اور نص صریح کے خلاف ہے۔ فقط

یکبارگی تین طلاق دی رجعت کر سکتا ہے یا نہیں

سوال (۳۴۴):- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یکبارگی تین طلاق دی، ہدایہ میں ہے کہ تین طلاق ایک بار دینا ایک طلاق ہوتی ہے، مراجعت کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- ہدایہ میں یہ ہے کہ تین طلاق اگر ایک دفعہ دیوے گا تو یہ بدعت ہے لیکن ہر سہ طلاق واقع ہو جاتی ہے، اور وہ شخص ارتکاب بدعت کی وجہ سے عاصی و گنہگار ہوا توبہ کرے قال فی الہدایہ وطلاق البدعۃ ان یطلقہا ثلثا بکلمۃ واحدۃ او ثلاثا فی طہر واحد فاذا فعل ذلک وقع الطلاق وکان عاصیا[2] اس عبارت ہدایہ سے ظاہر ہے کہ ایک دفعہ تین طلاق دینے سے تینوں طلاق واقع ہو جاتی ہیں مگر وہ گنہگار ہوا، خلاف سنت کرنے کی وجہ سے اور اسی طرح تمام کتب فقہ میں ہے کہ صورت مذکورہ میں تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں، اور بدون حلالہ کے وہ عورت مطلقہ شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے فقط

کتنی طلاق سے عورت بلا حلالہ حرام رہتی ہے

سوال (۳۴۵):- کتنی دفعہ طلاق دینے سے عورت بغیر حلالہ کے شوہر مطلق پر حرام ہو سکتی ہے۔

الجواب:- تین طلاق دینے کے بعد عورت مطلقہ بدون حلالہ کے شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہو سکتی[3]۔

---

[1] سورۃ البقرۃ - ۲۹۔ ظفیر [2] ہدایہ کتاب الطلاق ص ۲۳۵ ج ۲ ظفیر [3] وان کان الطلاق ثلثا فی الحرۃ او ثنتین فی الامۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا ہدایہ باب الرجعۃ ص ۲۵۹ ج ۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

دس دفعہ طلاق کے بعد بلا حلالہ جائز نہیں ہے

سوال (۳۴۶):- جو شخص اپنی منکوحہ کو دس دفعہ طلاق دے اور ثابت کرے تو کیا وہ عورت بدون حلالہ کے شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہو سکتی؟

الجواب:- بدون حلالہ کے وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہو سکتی۔

تین طلاق کے بعد بیوی کو رکھنا کیسا ہے اور اب جو اولاد ہوگی وہ وارث ہوگی یا نہیں

سوال (۳۴۷):- ایسی عورت مطلقہ سے ان ہی شرطوں پر بغیر حلالہ کے شوہر مطلق صحبت کرتا رہے، ایسے شخص پر شرعاً کیا سزا ہے، اور جو اولاد پیدا ہو وہ اس شخص کی جائداد کی مستحق ہوگی یا نہیں، اور ایسا شخص خلافت و سجادگی کے قابل ہے یا نہیں۔

الجواب:- یہ فعل اس طلاق دہندہ کا حرام ہے، اور حرمت زنا کی مثل یہ حرمت ہے اور عذاب اس میں مثل ارتکاب زنا کے ہے اور نسب اولاد کا اس سے بوجہ امکان اشتباہ کے ثابت ہوگا اور میراث اسکی پاوے گی، اور وہ شخص جو مرتکب اس فعل حرام کا ہوا فاسق و بدکار ہے، لائق خلافت و سجادگی کے نہیں ہے، اور پیر بنانے کا اہل نہیں ہے[1]، فقط

مدخولہ غیر مدخولہ حتی تنکح زوجا غیرہ میں برابر ہے یا دونوں میں فرق ہے

سوال (۳۴۸):- حتی تنکح زوجا غیرہ برائے تحلیل حکم مدخولہ و غیر مدخولہ مساوی است یا فرق است۔

---

[1] وقیل یثبت لتصور العلوق فی حال الطلاق ورجحہ فی الجوھرۃ انہ الصواب الخ بلدعوتہ لانہ التزمہ وھی شبھۃ عقد ایضا (رد محتار) واشار بہ الی الجواب عن اعتراض الزیلعی بان المبتوتۃ بالثلاث اذا وطئھا الزوج بشبھۃ کانت شبھۃ فی الفعل ونصوا علی ان شبھۃ الفعل لا یثبت فیھا النسب وان ادعاہ واجاب فی البحر بان وطئہ المطلقۃ بالثلاث لو علی مال لم تتمحض للفعل بل ھی شبھۃ عقد ایضا فلا تناقض ای لان ثبوت النسب لوجود شبھۃ العقد (رد المحتار ثبوت النسب ص۵۵۵ ج۱) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: - حکم غیر مدخول در صورتیکہ سہ طلاق برو واقع شود مثلاً دفعتاً اگر سہ طلاق برو واقع کند ہمہ واقع شود، کقولہ طلقتک ثلاثا، پس درین چنیں صورت مدخول مطلقہ ثلثہ و غیر مدخول مطلقہ ثلثہ برو در حکم تحلیل یکساں است کہ بدون حلالہ برائے شوہر اول حلال نیست[1] فقط

ایک دو تین طلاق، اور ایک طلاق دو طلاق تین طلاق، ان میں کیا فرق ہے

سوال (۳۴۹): - ایک دو تین طلاق اور ایک طلاق دو طلاق تین طلاق ایک ہی بات ہے یا نہیں، ہر دو صورت میں تین طلاق واقع ہوں گی یا نہیں۔

الجواب: - ان ہر دو کلمات کا مطلب ایک ہی ہے، ہر دو صورت میں تین طلاق واقع ہوں گی۔ فقط

ایک طلاق دے کر چلا گیا مگر پوچھنے پر بتایا کہ تین طلاقیں دی تو کیا حکم ہے

سوال (۳۵۰): - زید نے اپنی منکوحہ کو ایک مرتبہ کہا کہ میں نے تجھ کو طلاق دیدی یہ کہہ کر ایک جانب کو روانہ ہوا، راہ میں ایک شخص نے پوچھا کہ سنا ہے تو نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی، کہا ہاں تین طلاقیں دیدی، زید کی عورت کو کتنی طلاقیں ہوئیں۔

الجواب: - اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق ہوگئی کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[2] اور حدیث شریف میں ہے ثلث جدھن جد وھزلھن جد الحدیث وعد صلے اللہ علیہ وسلم فیہا الطلاق[3] فقط

---

[1] وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ او ثنتین فی الامۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا ولا فرق فی ذلک بین کون المطلقۃ مدخولا بہا او غیر مدخول بہا کذا فی فتح القدیر (ص۲۰۳ ج۳) عالمگیری مصری باب الرجعۃ، ظفیر

[2] سورۃ البقرۃ - ۲۹، ظفیر [3] مشکوۃ کتاب الطلاق ص۲۸۳ ۱۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

شوہر نے جب تین طلاق کا اقرار کرلیا تو بعد عدت عورت شادی کرسکتی ہے

سوال (۳۵۱):- زید نے اپنی زوجہ کو خط لکھا کہ میں طلاق دے چکا جو کہ تین بار لکھا ہوا تھا، کچھ عرصہ کے بعد بکر اس کے پاس گیا اور دریافت کیا کہ کیا تو نے اپنی منکوحہ کو طلاق دیدی، اس پر اس نے کہا کہ نہیں، اور مکرر سہ کرر دریافت کرنے سے اس نے اقرار کیا، اس پر بکر نے کہا اس کا نکاح ثانی کرادیں، اس پر اس نے کہا کہ جو نکاح کرے گا میں دیکھ لوں گا، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:- جب کہ زید نے اقرار تین طلاق کا کرلیا تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی بعد عدت کے دوسرا نکاح اس عورت مطلقہ کا درست ہے، زید کا یہ کہنا کہ میں اس کو دیکھ لوں گا الغو ہے، اس سے کچھ نہیں ہوتا، اور عدت طلاق کی حائضہ کے لئے تین حیض ہیں، اور غیر حائضہ کے لئے تین ماہ ہیں[۱]۔ فقط

طلاق دی، دی، دی کہنے سے کتنی طلاق واقع ہوئی

سوال (۳۵۲):- زید کی زوجہ نے بلا اجازت اپنے شوہر کے دختر صلبی زید کا نکاح اپنے بھانجہ سے کردیا، زید چونکہ موجود نہ تھا، اس وجہ سے اس کو یہ علم نہ ہوا تھا خاص عقد کے موقع پر نکاح ہوچکنے کے بعد زید کو اس کے خسر نے طلب کیا، چونکہ زید کو اس حرکت پر سخت غصہ آگیا تھا، اس حالت میں زید نے اپنی زوجہ کو اپنے خسر کے روبرو ان الفاظ سے طلاق دیدی کہ میں نے تمہاری بیٹی کو طلاق دی، دی، دی، جب کہ لڑکی بالغہ تھی تو یہ نکاح ہوا یا نہ۔

الجواب:- اگر لڑکی بالغہ تھی تو لڑکی کی اجازت سے اگر اس کی والدہ نے کفو میں اس کا نکاح کیا تو وہ نکاح صحیح ہوگیا، اور زید کی زوجہ پر اس صورت میں تین طلاق واقع ہوگئی، بلا حلالہ کے زید اس سے دوبارہ نکاح نہیں کرسکتا[۲]۔

---

[۱] والّٰئی یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتھن ثلثۃ اشھر والّٰئی لم یحضن (سورۃ الطلاق-۱) والمطلقٰت یتربصن بانفسھن ثلثۃ قروء (سورۃ البقرۃ ۲۸۰) ظفیر

[۲] کذا لفظ الطلاق وقع الکل وان نوی التاکید (درمختار) ای وقع الکل فصلا وکذا اذا طلق اشباہ ای بان لم یخاستثنافا ولا تاکید الان الاصل عدم التاکید (ردالمحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ص ۶۳۲ ج ۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اگر کسی نے بیوی سے کہا طلاق دیدی دیدی، دیدی، کتنی طلاق واقع ہوئی

سوال (۳۵۳):- اگر کسے زوجہ خود را گفت طلاق دیدی، دیدی، دیدی، دریں صورت چند طلاق واقع شد۔

الجواب:- از لفظ طلاق دیدی، دیدی، دیدی سہ طلاق واقع خواہد شد، و نیت تاکید معتبر است[1]۔

دو میں میں شک ہو تو کتنی طلاق واقع ہوگی

سوال (۳۵۴):- اگر کسی شخص کو یہ شک ہو کہ بیوی کو دو طلاق دی ہیں یا تین یہ کتنی طلاق واقع ہوں گی۔

الجواب:- اگر شک ہو کہ دو دی یا تین تو دو طلاق واقع ہوں گی[2]۔ فقط

کہا طلاق دیتا ہوں، طلاق دی نکل جا کونسی طلاق واقع ہوئی

سوال (۳۵۵):- شوہر کا بیان ہے کہ میری زوجہ نے میری مرضی کے خلاف ایسا کام کیا جس پر مجھ کو غصہ آیا، اور میں نے اول مرتبہ یہ لفظ کہا کہ طلاق دیتا ہوں یا یہ لفظ کہا کہ تجھ کو طلاق دی اور تیسری مرتبہ یہ کہا کہ نکل جا اور سخت و سست کہا، عورت کا بھی یہی بیان ہے، اس صورت میں زوجہ پر کے طلاق واقع ہوئی۔

الجواب:- اس صورت میں شوہر اور زوجہ دونوں کا بیان موافق ہے دو طلاق صریح دونوں کے بیان میں موجود ہے، اور طلاق دیتا ہوں یا تجھ کو طلاق دی، ان دونوں میں کچھ فرق نہیں ہے، دونوں الفاظ طلاق صریح کے ہیں، دونوں سے طلاق واقع ہو جاتی ہے، پس ان الفاظ سے تو دو طلاق عورت پر واقع ہوئی، اور لفظ نکل جا کنایات میں سے ہے، جب کہ بہ نیت طلاق یہ لفظ کہا جاوے تو اس صورت سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، پس اگر شوہر نے بہ نیت طلاق یہ لفظ کہا ہے تو اس صورت میں تین طلاق

---

[1] کر (لفظ الطلاق وقع الکل وان نوی التاکید) درمختار علی ہامش ردالمحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ج۲ ص۲۷۴ ظفیر [2] لو شک اطلق واحدۃ او اکثر بنی علی الاقل (ایضاً باب الصریح ص۲۷۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

عورت پر واقع ہوگئی اور وہ مغلظہ بائنہ ہوگئی، بلا حلالہ کے شوہر اول اس کو نہیں رکھ سکتا، اور در مختار میں ہے کہ طلاق صریح کے بعد بائنہ واقع ہو جاتی ہے دیلحق البائن الصریح[1] بالفقہ

کہا طلاق دیدی لوگوں نے کہا ایسا مت کہو اس نے کہا ہے طلاق دیدی پھر دہرایا کتنی طلاق واقع ہوئی

سوال (۳۵۶):- زید اور اس کی زوجہ میں جھگڑا ہوا، زید غصہ میں باہر آیا۔ لوگوں نے پوچھا کیا ہوا، اس نے کہا کہ میرا اسباب منگا دو، میں کہیں چلا جاؤں گا میں نے اس کو طلاق دیدی ہے حالانکہ طلاق نہیں دی تھی، باپ مجھے اس سے مطلب نہیں، لوگوں نے کہا ایسا مت کہو، اس نے کہا ہے طلاق دیدی ہے، پھر لوگوں نے کہا ایسا مت کہو، اس نے کہا نہیں بھی میں نے طلاق دیدی ہے، آیا کس قسم کی طلاق واقع ہوئی۔

الجواب:- اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی، اور اگر لفظ ثانی اور ثالث سے خبر دینا پہلی طلاق کا خیال میں نہ تھا تو تین طلاق واقع ہو کر عورت مغلظہ بائنہ ہوگئی، بدون حلالہ کے شوہر اول کے لئے وہ عورت حلال نہ ہوگی[2]۔ فقط اور اگر لفظ ثانی و ثالث سے پہلے کی خبر دینا منشا تھا تو صرف ایک طلاق رجعی واقع ہوئی۔ ظفیر)۔

طلاق رجعی کے ساتھ طلاق نامہ تحریر کرایا، کسی نے اصرار کر کے طلاق پر ۳ بنوا دیا کیا حکم ہے

سوال (۳۵۷):- ایک شخص نے اپنی اہلیہ کے طلاق نامہ میں رجعی طلاق لکھی، ایک گواہ نے زید سے کہہ کر اور اصرار کر کے طلاق پر عدد ۳ بنوا دیا، اس صورت میں رجعت درست ہے یا نہیں۔

---

[1] دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۲۵ ج۲۔ اذ ہی التی جرت فی عرف لم یقع الا بہا وکذا اذ ہی عرفا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۵۲ ج۲) ظفیر

[2] کرر لفظ الطلاق وقع الکل وان نوی التاکید دین (رد مختار) واذا قال انت طالق ثم قیل لہ ماقلت فقال فقد طلقتہا او قلت ہی طالق لمی طالق واحدۃ لان جواب کذا فی الحاکم (رد المحتار للشامی، باب طلاق غیر المدخول بہا ص۶۳۲ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- اس صورت میں بوجہ لکھنے عدد ۳ کے اس شخص کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، رجعت اس میں درست نہیں ہے، اور بدون حلالہ کے نکاح جدید نہیں ہو سکتا، حلالہ ہونا چاہئے، اور طریق حلالہ کا یہ ہے کہ وہ عورت بعد گذرنے عدت کے دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ شوہر ثانی بعد وطی کے طلاق دیوے، پھر اس کی عدت بھی گذر جاوے، اس وقت وہ شوہر اول کے لئے وہ حلال ہوگی، اور سہواً اور زبردستی کا اس میں کچھ اعتبار نہیں ہے، بہرحال موافق لکھنے عدد ۳ کے تین طلاق واقع ہوگی لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ثلث جدھن جد وھزلھن جد وعد منھا الطلاق[1]. فقط

اس کو لے جاؤ تین طلاق ہے اس صورت میں کتنی طلاق واقع ہوئی

سوال (۳۵۸) :- زید نے اپنی بیوی کو اس طور سے طلاق دی کہ اے عمر تم اپنی بہن کو لے جاؤ، اس کو میری طرف سے تین طلاق ہیں، پھر زید چالیس روز کے لئے دوسری جگہ چلا گیا، اسی اثناء میں مخمسہ مرض وبا اس قدر نازل ہوا کہ تمامی سکان قریہ بیمار ہو کر بعض فوت بھی ہوئے تو ایک شاہد نے بوجہ فرار زید بمدت چہل روز اور بعلت مرض وبا ادائے شہادت مذکور میں تین ماہ تک کسی مفتی کے سامنے نہیں کہا، تین ماہ کے بعد مفتی کے سامنے شہادت ادا کی۔ آیا طلاق مغلظہ واقع ہوئی یا نہیں، اور تاخیر شہادت کی نسبت کیا حکم ہے، آیا فرار طالق اور نزول مرض وبا عذر مسموع واسطے تاخیر شہادت کے ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں تین طلاق زید کی زوجہ پر واقع ہوگئی[2]۔ اور مفتی فتوی دیانت پر دیتا ہے اس کے سامنے ادائے شہادت کی ضرورت نہیں[3] ہے، اور

---

[1] مشکوۃ باب الخلع والطلاق ص۲۸۳۔ ظفیر۔ [2] قال لزوجتہ غیر المدخول بھا انت طالق ثلاثا لزم وقع لما تقرر انہ متی ذکر العدد کان الوقوع بہ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بھا ص۶۲۲ ج۲) ظفیر۔ [3] المفتی یفتی بالدیانۃ والقاضی یقضی بالظاھر (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب القضاء ص۴۲۲ ج۴) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قاضی کا نہ ہونا یا دور ہونا اور نزول وبا، مرض عذر عدم ادائے شہادت ہو سکتا ہے۔

کہا میں نے آزاد کیا، پھر کئی بار کہا طلاق دے چکا کیا حکم ہے

سوال (۳۵۹):- شوہر نے غصہ میں زوجہ کو کہا میں نے آزاد کیا، اس کے بعد کئی دفعہ یہ الفاظ کہے طلاق دے چکا، اس صورت میں کے طلاق واقع ہوئی۔

الجواب:- اس صورت میں پہلے ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی تھی، اور پھر صریح لفظ طلاق کئی دفعہ کہنے سے وہ عورت مطلقہ ثلثہ ہوگئی۔ کیونکہ کتب فقہ میں ہے کہ بائنہ کے بعد صریح طلاق لاحق ہو جاتی ہے کذا فی الدر المختار الصریح یلحق الصریح والبائن[1] پس بدون حلالہ کے شوہر اول اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔ فقط

غیر عورت کو سامنے لاکر کہا طلقت ثلثا تو بیوی پر طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۳۶۰):- ایک شخص نے اپنی والدہ سے اپنی زوجہ کی وجہ سے جھگڑا کیا، جس کی وجہ سے والدہ نے اس پر غصہ کیا اور مارا، اس کے جواب میں اس نے دوسری اجنبی عورت کو بلاکر طلقت ثلثا الفاظ کہے، حالانکہ اس کے اور زوجہ کے درمیان طلاق کا کوئی ذکر بھی نہیں تھا، پس ان الفاظ کے ادا کرنے سے عورت پر طلاق واقع ہوگئی یا نہیں۔

الجواب:- سوال کا یہ قرینہ کہ اس شخص نے اپنی زوجہ کی وجہ سے اپنی والدہ سے جھگڑا کیا، اور نیز یہ تصریح فقہاء کی کہ لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقھا لا بطلاق غیرھا[2] شامی اور نیز یہ تصریح ولا یلزم کون الاضافۃ صریحۃ[3] کما فی الشامی اس کو مقتضی ہیں کہ صورت موجودہ میں اس شخص کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی اور قاضی اس صورت میں حکم طلاق کا کر دے گا۔ البتہ اگر شوہر یہ کہے کہ میری مراد اپنی زوجہ کو طلاق دینا نہیں ہے تو اس کی تصدیق کی جاوے گی

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۴۶۴ ج۳۔ ظفیر

[2] رد المحتار للشامی باب الصریح ص۴۶۵ ج۳۔ ظفیر [3] ایضاً ص۴۶۶ ج۳۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کما فی الشامی و یؤیدہ ما فی البحر لو قال امرأۃ طالق او طلقت امرأۃ ثلثا و قال لم اعن امرأتی یصدق اھ و یفھم منہ انہ لو لم یقل ذلک تطلق امرأتہ لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقھا لا بطلاق غیرھا[1] از شامی فقط

سالی کی نیت کرکے بیوی کی بہن سے کہا تیری بھتیجی کو طلاق کیا حکم ہے

سوال (۳۶۱):- ایک شخص حلفاً کہہ رہا ہے کہ میری بی بی اور اس کی دو بہن میری سوتیلی ماں کی بھتیجی ہے، ایک دن میں نے اپنی سالی کی نیت کرکے اپنی سوتیلی ماں سے کہا کہ تیری بھتیجی کو میں نے تین طلاق دیا، لیکن قسم خدا کی کہ میری نیت میری بیوی پر نہیں تھی، اس صورت میں اس کی بیوی پر طلاق ہوگئی یا اس کی نیت اور قول معتبر ہے، کیا یہ مسئلہ اس مسئلہ رجل لہ بنات ذوات ازواج فقال زوج احداھن لا بینھن علی بنتک فینصرف الایقاع الی امرأتہ لانہ لا یملک الایقاع الا علیھا کے تحت میں داخل ہو سکتا ہے

الجواب:- یہ صورت مسئولہ مسئلہ منقولہ میں داخل ہے جیسا کہ علت مذکورہ کی تائید شامی کی اس عبارت سے بھی ہوتی ہے لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقھا لا بطلاق غیرھا[2] پس شخص مذکور کی زوجہ پر تین طلاق اس صورت میں واقع ہوگئی اور یہ قول اس کا کہ میں نے سالی کی نیت کرکے کہا ہے قضاءً معتبر نہیں ہے (لیکن دیانۃً اس کی تصدیق کی جائے گی[3] ظفیر)۔

بیوی کو کئی مرتبہ طلاق دی مگر اب منکر ہے گواہ طلاق کی گواہی دیتے ہیں کیا حکم ہے

سوال (۳۶۲):- زید نے اپنی منکوحہ کو بموجودگی اس کے والدین کے اور ایک عورت رشتہ دار کے چند مرتبہ طلاق دی، تو اب شوہر رجوع کر سکتا ہے یا نہیں، اب وہ شخص طلاق سے انکار کرتا ہے مگر گواہان طلاق کی گواہی دیتے ہیں، اس صورت میں کیا حکم ہے

---

[1] رد المحتار باب الصریح ص۴۹۰ ج۲۔ [2] ایضاً ص۴۹۱ ج۲ [3] ظفیر عن البحر لو قال امرأۃ طالق او قال طلقت امرأۃ ثلاثا و قال لم اعن امرأتی یصدق اھ (ایضاً ص۴۹۰ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- اگر تین دفعہ لفظ طلاق شوہر نے کہا ہے تو عورت مطلقہ ثلاثہ ہوگئی رجعت اس میں درست نہیں ہے، اور بلا حلالہ کے شوہر اول نکاح نہیں کر سکتا[1]، لیکن اگر شوہر طلاق سے انکار کرتا ہے تو دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں ثقہ نمازی پرہیزگار کی گواہی سے طلاق ثابت ہوگی[2]، اور ماں باپ کی گواہی معتبر نہیں[3] ہے۔

تم ہم پر حرام ہے تم کو طلاق ہے تین طلاق ہے اس جملے کو نسی طلاق واقع ہوئی

سوال (۳۶۳):- زید نے اپنی عورت کو بایں الفاظ طلاق دی "تم ہم پر حرام ہے اور تم کو طلاق ہے، پھر کہا تم کو تین طلاق ہے" اس صورت میں کے طلاق واقع ہوں گی۔

الجواب:- قال فی الدر المختار الصریح یلحق الصریح و البائن[4] الخ پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں لفظ حرام کے بعد جو کہ بائنہ ہے صریح طلاق لاحق ہو جاوے گی اور زوجہ اس کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہو جاوے گی۔

طلاق بعد پھر نکاح کرنا چاہتے ہیں کیا حکم ہے

سوال (۳۶۴):- محمد بخش نے اپنی زوجہ کو طلاق دی جیسا کہ دوسرے پارہ کے چودھویں رکوع میں ارشاد ہے، اب پھر دونوں میاں بیوی راضی ہو کر نکاح کرنا چاہتے ہیں مطابق سورہ بقرہ کے ۲۹ و ۳۰ رکوع کے، مگر ہم لوگوں کے سمجھ میں نہیں آتا، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

---

[1] وان کان الطلاق ثلثا فی الحرۃ او ثنتین فی الامۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا (ہدایہ باب الرجعۃ فصل فیما تحل بہ المطلقۃ ص ۳۲۴ ج ۱ ظفیر) [2] وتصح بالغیر ما من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیرہ کنکاح وطلاق الا حدود اللہ تعالیٰ و حد القذف (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادات ص ۴۴۴ ج ۴ ظفیر) [3] و الفرع لا صلہ بعد ان شتمتہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعزیر ص ۶۱ ج ۴ ظفیر) [4] الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الصریح ص ۳۲۵ ج ۳ ظفیر)

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- محمد بخش کی زوجہ پر اس صورت میں تین طلاق واقع ہوگئیں اور تین طلاق میں بلاحلالہ کے شوہر اول سے نکاح درست نہیں ہے جیسا کہ پارہ دوم کے آخر رکوع الطلاق مرتان کے بعد فان طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[1] میں مذکور ہے اور شامی میں ہے وکذا بکلمۃ واحدۃ بالاولی الی ان قال وقد ثبت النقل عن اکثرہم صریحا بایقاع الثلاث ولم یظہر لہم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال الی آخر ما قال ملخصا من فتح القدیر[2]۔

صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے

سوال (۳۶۵) :- شخصے کہ آباو اجداد ش مسلمان بودند شہادۃ بشہادتین می دہد و دائما در عیدین وگاہ گاہے در جماعت پنجگانہ ہم شریک می شود۔ و در ادائے صوم رمضان و قربانی علی وجہ الکمال مستعد دیدہ آید و با مسلمانان مواکلت و مشاربت و مناکحت و مجالست و موانست و مواخاۃ دارد، وگاہے چیزے از منافی تصدیق ہمچوں باختیار زنار بستن و انداختن مصاحف در قاذورات از و بظہور نیامد و اہل محلہ از مدتہا او را مسلمان دانند، شرع شریف و مذہب حنیف ایں کس مسلمان است یا کافر، شخص موصوف بحالت صحیح و سالم زوجہ خود را سہ طلاق دادہ بلا تحلیل نکاح کردنش می خواہد و بافضائے زوجہ مسلمانان می گوید من قبل ازیں مسلمان نبودم، اکنوں مرا و زوجہ را مسلمان کنید و زوجہ را بلا تحلیل در نکاح من دہد حاجت تحلیل نیست زیرا کہ چوں مسلمان نبودم طلاق مسلمانان کہ حسن و احسن و رجعی و بائن و مغلظہ است بحق من چگونہ کارگر گردد پس قولش کہ قبل ازیں مسلماں نبودم شرعاً معتبر شود یا نہ، بر تقدیر اول چوں زوجین از سر نو اسلام آرند، نکاح شاں بلا تحلیل جائز باشد یا نہ۔

الجواب :- ظاہر است کہ شخص مذکور قبل ازیں مسلمان بود و شریعت حکم باسلام او کردہ بود، پس قول او کہ قبل ازیں مسلمان نبودم لغو است و غلط است یا محمول است

---

[1] سورۃ البقرۃ ۲ ع ۲۹ ظفیر [2] ردالمحتار کتاب الطلاق صفحہ ۳۰۰ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

برنفی کمال اسلام و ہرگاہ شخص مذکور بحالت اسلام کہ از افعال او ظاہر بود سہ طلاق بزوجہ خود دادہ است: زوجہ اش مطلقہ ثلثہ گردید، و بلا تحلیل با و نکاح جائز نخواہد شد قال اللہ تعالیٰ فان طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[1] الایۃ وفی الدر المختار لا ینکح مطلقۃ بما ای بالثلث او حتی یطاہا غیرہ بنکاح صحیح نافذ[2] او وفی کتاب الصلوٰۃ منہ ویحکم باسلام فاعلہا او قال علیہ الصلوٰۃ والسلام من صلی صلاتنا واستقبل قبلتنا فہو منا الحدیث[3] شامی صفحہ ۳۵۸ جلد اول، و اگر ایں قول او را کہ قبل ازیں مسلمان نبود م فی الحال ارتداد گفتہ شود، تاہم زوجہ مطلقہ ثلثہ او کہ فی الواقع بحالت اسلام او را سہ طلاق دادہ بود و بعد ازاں بقول مذکور مرتد شد، والعیاذ باللہ بعد از تجدید اسلام بدون حلالہ نکاح بلا حلال نخواہد شد لان حیلولۃ الردۃ لا ترفع حکم الطلاق قال فی رد المحتار فی آخر باب الرجعۃ لان الردۃ واللحاق والسبی لم تبطل حکم الظہار واللعان کما لا تبطل حکم الطلاق[4] الخ

صورت ذیل میں تین طلاق دونوں پر واقع ہوگئی

سوال (۳۶۶۱):- زید کے دو زوجہ ہیں، آمنہ و فاطمہ، غصہ میں زید نے کہا فاطمہ سے کہ تم دونوں کو طلاق دوں گا، پھر کچھ دیر بعد کہا ایک دو طلاق دیا ہوں، پھر کچھ دیر بعد کہا کہ دونوں کو ایک دو تین طلاق دیا ہوں، زید کا کلام اخیر انشاء طلاق ہے یا اخبار کذب عن الطلاق ہے، اور طلاق دونوں پر واقع ہوئی یا ایک پر واقع ہوئی اور رجعی واقع ہوئی یا کونسی۔

الجواب:- اس صورت میں زید کی دونوں زوجہ پر تین تین طلاق واقع ہوگئی، اور ہر ایک ان میں سے مطلقہ ثلثہ ہوگئی قال فی الدر المختار قال انت

---

[1] سورۃ البقرہ رکوع ۲۹ - ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ صفحہ ۳۱۹ ۱۲ ظفیر [3] رد المحتار کتاب الصلوٰۃ ۱۲ ظفیر [4] رد المحتار باب الرجعۃ مطلب حیلۃ اسقاط عدۃ المحلل صفحہ ۳۱۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

طالق او انت حرة وعنی الاخبار کذبا وقع قضاءً الا اذا اشہد علی ذلک[1] او وایضاً فیہ صریح مالم یستعمل الا فیہ الا کطلقتک وانت طالق و مطلقة او وقع بہا ای بہذہ الالفاظ وما بمعناہا من الصریح او بلا فرق بین عالم وجاہل وان قال تعمدت تخویف العالم یصدق قضاءً[2] وفیہ ولو نکحہا قبل امس وقع الآن لان الانشاء فی الماضی انشاء فی الحال او در مختار[3]۔ الحاصل یہ الفاظ انشاء طلاق کے ہیں۔ لہذا زید کی ہر دو زوجہ پر تین تین طلاق واقع ہوں گی۔ فقط

اس طرح طلاق دی۔ میں نے طلاق دی ایک دو تین آدمی گواہ رہنا کیا حکم ہے

سوال (۳۶۷) :- ایک شخص نے اپنی بیوی کو بحالت غضب بایں الفاظ طلاق دی۔ کہ میں نے طلاق دی ایک دو تین آدمی گواہ رہنا، طالق کے بیان سے متعدد طلاق معلوم ہونے پر ازالہ شبہ کے لئے تشریح کرائی۔ تو اس نے کہا کہ ایک دو تین سے میری مراد آدمیوں کو جو وہاں موجود تھے گننا تھا۔ اسی وجہ سے تینوں آدمیوں کی طرف انگلی سے اشارہ بھی کیا اس صورت میں اس شخص کا قول معتبر ہوگا شرعاً یا نہیں۔

الجواب :- اس بارے میں مابینہ وبین اللہ قول اس شخص کا معتبر ہوگا، اور ایک طلاق کا حکم دیا جاوے گا، فقط

زبردستی سے طلاق تین مرتبہ کہوالیا جائے تو کیا حکم ہے

سوال (۳۶۸) :- ہندہ کا نکاح بکر سے ہوا۔ بکر کے دیگر منکوحہ صغریٰ بھی موجود تھی، وارثان ہندہ نے بکر کو سخت مجبور کیا کہ یا تو وہ صغریٰ کو طلاق دیدے یا ہندہ کو طلاق دیدے۔ بکر نے انکار کیا جس کی وجہ سے بکر پر اس قدر جبر کیا کہ وہ گھبرا گیا، اور اس کے حواس قائم نہ رہے، اور

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ص ۵۳۲ ج ۲ ۔ ظفیر

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الصریح ص ۵۹۰ ج ۲ و ص ۵۹۲ ج ۲ ظفیر [3] ایضاً ص ۶۰۰ ج ۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اسی خود رفتگی کی حالت میں نہ صغریٰ موجود تھی نہ ہندہ نہ صغریٰ کا نام لیا نہ ہندہ کا نام لیا، لفظ طلاق چھ دفعہ کہلالیا، اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا صغریٰ پر۔

الجواب: - کتب فقہ میں یہ تصریح ہے کہ اکراہ سے یعنی زبردستی سے طلاق دلانے سے بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے، پس اگر شوہر کو ڈرا کر اور خوف جان دلا کر مثلاً یہ کہلایا جاوے کہ فلانی عورت مسماۃ فلانہ کو طلاق دیدے اور اس نے بدون نام لے کہہ دیا کہ میں نے طلاق دی یا طلاق ہے، اور چند بار اس لفظ کو کہا مثلاً تین دفعہ یا تین سے زیادہ تو اس عورت پر جس کا نام لے کر طلاق دلائی گئی، تین طلاق واقع ہوگئی، اگرچہ شوہر نے اس کا نام نہ لیا ہو، کذا فی کتب الفقہ[1]۔

سوال (۳۶۹): - زید اپنے نفس کو مخاطب کرکے یہ کہتا ہے کہ اے زید اگر تمہاری شادی ہوگئی تو تمہاری بیوی کو تین طلاق کیا حکم ہے

تمہاری شادی ہوگئی تو تمہاری بی بی کو تین طلاق، اور حالانکہ اس کی شادی ہوچکی ہے، بی بی موجود ہے، آیا اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب: - اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی کیونکہ زید کا یہ کہنا اے زید اگر تمہاری شادی ہوگئی ہے تو تمہاری بی بی کو تین طلاق، یہ امر محقق ہے، اس لئے کہ اس کی شادی ہوچکی ہے، اور کتب فقہ میں لکھا ہے کہ امر محقق پر طلاق کو معلق کرنے سے طلاق منجز ہوتی ہے یعنی فوراً طلاق واقع ہوجاتی ہے، درمختار باب التعلیق میں ہے فالمحقق کان کان السماء فوق منا تنجیزا[2] فقط

---

[1] وقع طلاق کل زوج بالغ عاقل، ولو عبدا او مکرها فان طلاقه صحیح لانه اقر اره بالطلاق (درمختار) فان طلاقه صحیح ای طلاق المکره او فی البحر ان المراد الاکراه علی التلفظ بالطلاق (رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۹۵ ج۲) ظفیر

[2] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ص۲۹۵ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ایک مجلس کی تین طلاق پہلے ایک تھی اب اس حدیث کا ناسخ کون ہے

سوال (۳۷۰):- حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی ایک بار تین طلاق دیتا تھا تو وہ ایک ہی طلاق شمار ہوتی تھی، اس حدیث کو آپ منسوخ لکھتے ہیں، اس کا ناسخ کون ہے۔

الجواب:- اس کا ناسخ اجماع ہے جو کہ مؤید ہے نصوص کے ساتھ اور تفصیل اس کی فتح القدیر[1] میں ملاحظہ ہو۔

ایک مجلس کی تین طلاق کے بارے میں ایک شخص کہتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے سیاسی حکم قائم کیا، کیا حکم ہے

سوال (۳۷۱):- زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور زمانہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور زمانہ حضرت عمرؓ میں دستور تھا کہ ایک بار گی جو تین طلاق دیتا تھا وہ ایک ہی شمار کیا جاتا تھا، تو حضرت عمرؓ نے تین قائم کردی، زید کہتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے شرعی حکم قائم نہیں کیا سیاسی حکم قائم کیا ہے، ایسا کہنے والے پر کیا حکم ہے۔

الجواب:- جو مسلمان صحابہؓ کے اجماع اور حضرت عمرؓ کے فتوی کی نسبت ایسا کہے وہ جاہل اور گمراہ ہے، حضرت عمرؓ نے نصوص شرعیہ کی بناء پر ایسا حکم فرمایا ہے اور صحابہ کا اجماع اس پر بدون دریافت ماخذ صحیح کیسے ہو سکتا ہے، شامی میں لکھا ہے، قال فی الفتح بعد سوق الاحادیث الدالۃ علیہ الی ان قال وقد ثبت النقل عن اکثرھم صرحا بایقاع الثلث ولم یظھر لھم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال[2] الخ اس عبارت سے واضح ہے کہ حضرت عمرؓ نے شرعی حکم نافذ فرمایا ہے، جس پر احادیث صحیحہ دال ہیں اور ان کے حکم کا اس وقت صحابہ میں سے کوئی مخالف نہ ہوا، پس یہ عین حکم شرعی ہے، لہذا فرمایا صاحب فتح القدیر نے آخر میں

---

[1] دیکھئے فتح القدیر کتاب الطلاق ص۳۵۵ ج۳ ظفیر۔

[2] رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۷۶ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

وما بعد الحق الا الضلال یعنی حق وقوع ثلث ہے اور جو اس کا خلاف بعد اس اجماع اور وضوح حق کے کرے وہ گمراہ ہے۔ فقط

حالت غضب میں مولانا عبدالحی کے فتوی کے متعلق سوال

سوال (۳۷۲):- آپ کا فتوی نمبری ۵۲ موصول ہوا، آپ کا جواب بہت خوب ہے لیکن مولانا عبدالحی فتاوی عبدالحی میں فرماتے ہیں۔

سوال:- زید نے اپنی عورت کو حالت غضب میں کہا کہ میں نے طلاق دیا میں نے طلاق دیا، میں نے طلاق دیا، اس تین مرتبہ کہنے سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں، اگر حنفی مذہب میں واقع ہو، اور شافعی میں واقع نہ ہو تو حنفی کو شافعی مذہب پر اس صورت میں عمل کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں حنفیہ کے نزدیک تین طلاق واقع ہوگئی اور بغیر تحلیل کے نکاح درست نہ ہوگا، مگر بوقت ضرورت اس عورت کا علیحدہ ہونا اس سے دشوار ہو، اور احتمال مفاسد زائد کا ہو، تقلید کسی اور امام کی اگر کرے گا تو کچھ مضائقہ نہ ہوگا، نظیر اس کی جواز نکاح زوجہ مفقود وعدۃ ممتدۃ الطہر موجود ہے کہ حنفیہ عند الضرورۃ قول امام مالک رحمہ اللہ پر عمل کرنے کو درست رکھتے ہیں، فتاوی عبدالحی ص۵۳ کیا مسئلہ صحیح ہے یا غلط۔

الجواب:- مولانا عبدالحی مرحوم نے خود لکھا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک بدون حلالہ کے نکاح شوہر اول کا اس عورت مطلقہ کے ساتھ نہیں ہو سکتا، اور دوسرے کسی امام کا مذہب اس کے خلاف نقل نہیں کیا کہ فلاں امام کے نزدیک حلالہ کی ضرورت نہیں ہے بلکہ مفقود الخبر کی زوجہ کا مسئلہ اور ممتدۃ الطہر کا مسئلہ لکھا ہے، سو ان دونوں مسئلوں میں فقہاء حنفیہ نے لکھ دیا ہے کہ امام مالکؒ کے مذہب پر عمل کر لیا جاوے، مگر مطلقہ ثلثہ میں حلالہ کی ضرورت نہ ہونا کسی امام کا مذہب مولانا مرحوم نے بھی نقل

Maktaba Tul Ishaat.com

نہیں کیا کہ یہ کس کا مذہب ہے اور کس کی تقلید کی جاوے۔ اصل یہ ہے کہ اس مسئلہ میں چونکہ نص قطعی سے حلالہ ثابت ہے، اس لئے اس کا خلاف کرنا کسی کو درست نہیں ہے۔ اور باجماع یہ مسئلہ ثابت ہے شامی میں ہے وذھب جمھور الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم من ائمۃ المسلمین الی انہ یقع الثلث[1] الخ فتح القدیر میں لکھا ہے وقد ثبت اتفاق من اکثرھم صریحا بایقاع الثلث ولم یظھر لھم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال ومن ھنا اقلنا لو حکم حاکم بانھا واحدۃ لم ینفذ حکمہ لانہ لا یسوغ الاجتھاد فیہ فھو خلاف لا اختلاف[2] الخ پس معلوم ہوا کہ اس مسئلہ میں کسی کو خلاف کرنا جائز نہیں ہے اور اجماع کے بعد کوئی مخالف اس مسئلہ میں نہیں رہا اور جس کا خلاف تھا وہ پہلے تھا پھر سب نے بالاتفاق حکم وقوع سہ طلاق کا ایسی صورت میں کیا ہے، اور غیر مقلدین کی جماعت جو اس زمانہ میں نص قطعی اور اجماع سلف کا خلاف کر رہی ہے وہ صریح گمراہی پر ہے جیسا کہ صاحب فتح القدیر امام ابن ہمام سے منقول ہوا،

الحاصل اس مسئلہ میں محققین حنفیہ مثل امام ابن ہمام نے تصریح فرمادی ہے کہ وقوع سہ طلاق اور ضرورۃ حلالہ کے بارہ میں کسی کا خلاف معتبر نہیں ہے، اور اس پر اجماع ہو چکا ہے، اور اس کے خلاف کہنا خلاف حق ہے جو کہ عین ضلال ہے، فقط

ایک مجلس میں تین طلاق دی تو کیا حکم ہے **سوال** (۳۷۳)۔ زید نے اپنی عورت کو جلسہ واحدہ میں تین طلاق فوری دی، بربنائے مذہب امام اعظمؒ زید پر اس کی عورت بدون تحلیل حلال نہیں ہو سکتی، لیکن عورت مذکورہ کا اپنے شوہر سے علیحدہ ہونا دشوار ہے درصورت علیحدگی مفاسد زائدہ کا ظن غالب ہے، ایسی صورت میں زید کو حنفیہ حدیث ابن عباس و حدیث رکانہ کے مطابق رجعت کے لئے حکم دیں گے درانحالیکہ طلاق

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۲۶ ج۲ ظفیر [2] ایضاً ص۲۲۵ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ثلثہ فوری کے متعلق زمانہ صحابہ سے اختلاف چلا آتا ہے۔ علامہ ابن رشد بدایۃ المجتہد و نہایۃ المقتصد میں بعد بیان مذاہب لکھتے ہیں۔ وکان الجمہور غلبوا حکم التغلیظ فی الطلاق سدا للذریعۃ ولکن تبطل ذلک الرخصۃ الشرعیۃ والرفق المقصود فی ذلک اعنی قولہ تعالیٰ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا، اور التعلیق المغنی لسنن الدارقطنی میں مصنف نے اس مسئلہ کو وضاحت کے ساتھ لکھا ہے وھو ھذہ قال شیخ الاسلام الحافظ ابن الحجر واذا طلق ثلاثا مجموعۃ وقعت واحدۃ وھو منقول عن ابن ابی طالب وابن مسعود وعبد الرحمن بن عوف والزبیر نقل ذلک ابن مغیث فی کتاب الوثائق لہ وعزاہ لمحمد ابن وضاح ونقل الغنوی ذلک عن جماعۃ من مشائخ قرطبہ کمحمد بن بقی مخلد ومحمد بن عبد السلام الخشنی وغیرھما ونقلہ ابن المنذر عن اصحاب ابن عباس کعطاء وطاؤس وعمرو بن دینار ویتعجب من ابن التین حیث جزم بان لزوم الثلاث لا اختلاف فیہ وانما الاختلاف فی التحریم مع ثبوت الاختلاف کما ترٰی انتھی کلام الحافظ وقال الحافظ ابن القیم فی اعلام الموقعین عن رب العالمین و ھذا خلیفۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والصحابۃ کلھم معہ فی عصرہ وثلث سنین من عصر عمر علی ھذا المذھب فلو عدھم العاد باسمائھم واحدا واحدا انھم کانوا یرون الثلاث واحدۃ ام یفتوی او اقرار او سکوت ولھذا ادعی بعض اھل العلم ان ھذا الاجماع قدیم ولم تجتمع الامۃ وللہ الحمد علی خلافہ بل لم یزل فیھم من یفتی بہ قرنا بعد قرن والی یومنا ھذا فافتی بہ حبر الامۃ عبد اللہ بن عباس کما رواہ

لہ بدایۃ المجتہد کتاب الطلاق ص۳۲۴ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

حماد بن زید عن ایوب عن عکرمۃ عن ابن عباس اذا قال انت طالق ثلثا بضم واحدۃ وافتی ایضا بالثلاث افتی بھذا وھذا وافتی بانھا واحدۃ الزبیر بن العوام وعبد الرحمٰن بن عوف حکاہ عنھما ابن وضاح وعن علی وابن مسعود روایتان کما عن ابن عباس واما التابعون فافتی بہ عکرمہ رواہ اسمٰعیل بن ابراھیم عن ایوب عنہ وافتی بہ طاؤس واما تابعو التابعین فافتی بہ محمد بن اسحٰق حکاہ الامام احمد وغیرہ عنہ وافتی بہ خلاس بن عمرو والحارث العکلی واما اتباع تابعی التابعین فافتی بہ داؤد بن علی واکثر اصحابہ حکاہ عنھم ابن الغلس وابن خرم وغیرھما وافتی بہ بعض اصحاب مالک حکاہ التلمسانی فی شرح التفریع لابن حلاب قولا للبعض المالکیۃ وافتی بہ بعض الحنفیۃ حکاہ ابوبکر الرازی عن محمد بن مقاتل وافتی بہ بعض اصحاب احمد حکاہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ عنہ قال وکان الجد یفتی بہ احیانا انتھی کلامہ وقال ابن القیم فی اغاثۃ اللھفان واما اقوال الصحابۃ فیکفی کون ذلک فی عھد الصدیق ومعہ جمیع الصحابۃ بل قد قال بعض اھل العلم ذلک اجماع قدیم وانما حدث الخلاف فی زمن عمر فقد صح انھم کانوا فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وصدرا من خلافۃ عمر یوقعون علی من طلق ثلاثا واحدۃ واما دعوی الاجماع المتاخر فمردود لانہ لم یزل الاختلاف وقد اختار داؤد واصحابہ ان الثلاث واحدۃ ومن حکی الخلاف الطحاوی فی کتابہ اختلاف العلماء وفی کتاب تھذیب الآثار وابوبکر الرازی فی احکام القرآن وحکاہ ابن المنذر وحکاہ ابن خرم ومحمد بن نصر المروزی

Maktaba Tul Ishaat.com

والمادری فی کتاب العلم وحکاہ عن محمد بن مقاتل من اصحاب ابی حنیفۃ وھو احد القولین فی مذھب ابی حنیفۃ وحکاہ التلمسانی فی شرح التنقیح قولا لمالک وحکاہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ عن بعض اصحاب احمد وھو اختیارہ انتھی کلامہ کذا فی عون المعبود حاشیہ سنن ابی داؤد۔ مولانا عبدالحی عمدۃ الرعایہ میں فرماتے ہیں القول الثانی انہ اذا

لہ دیکھئے التعلیق المغنی علی الدارقطنی کتاب الطلاق ص۴۳۳ وص۴۳۵ ۔ یہ ساری بحث المحدث عالم مولانا شمس الحق عظیم آبادی نے اپنی حمایت میں لکھی ہے، اور صریح حدیث نبوی کا رد کیا ہے۔ اس کے جواب کے لئے پڑھئے حضرت الاستاذ مولانا اعظمی مدظلہ کی "الاعلام المرفوعہ اور الازہار المربوعہ" جس میں اس مسئلہ کو واضح طور پر ثابت کیا ہے کہ ائمہ اربعہ طلاق ثلاثہ کے قائل ہیں، اور حدیث نبوی نے اسی کی تائید ہوتی ہے، حدیثیں بخاری، مسلم، دارقطنی تمام کتب حدیث میں آئی ہیں، صاحب فتح القدیر لکھتے ہیں۔ وذھب جمھور الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم من ائمۃ المسلمین الی انہ یقع ثلاث ومن الادلۃ فی ذلک ما فی مصنف ابن ابی شیبہ والدارقطنی فی حدیث ابن عمر المتقدم قلت یا رسول اراٰیت لو طلقتھا ثلاثا قال اذا قد عصیت ربک وبانت منک امرأتک وفی سنن ابی داؤد عن مجاھد قال کنت عند ابن عباس فجاءہ رجل فقال انہ طلق امرأتہ ثلاثا قال فسکت حتی ظننت انہ رادھا الیہ ثم قال ایطلق احدکم فیرکب الحموقۃ ثم یقول یا ابن عباس یا ابن عباس یا ابن عباس فان اللہ عزوجل قال ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا عصیت ربک وبانت منک امرأتک وفی موطا مالک بلغہ ان رجلا قال لعبداللہ بن عباس انی طلقت امرأتی مائۃ تطلیقۃ فماذا ترٰی علیّ فقال ابن عباس طلقت منک ثلاثا وسبع وتسعون اتخذت آیات اللہ ھزوا وفی الموطا ایضا بلغہ ان رجلا جاء الی ابن مسعود فقال انی طلقت ثمانی تطلیقات فقال ماقیل لک فقال قیل لی بانت منک قال صدق ھو مثل مایقولون وظاھرہ الاجماع علی ھذا الجواب وفی سنن ابی داؤد وموطا مالک عن محمد بن ایاس بن البکیر قال طلق رجل امرأتہ ثلاثا قبل ان یدخل بھا ثم بدا لہ ان ینکحھا فجاء لیستفتی فذھب معہ فسأل عبداللہ ابن عباس وابا ھریرۃ عن ذلک فقالا لا نری ان تنکحھا حتی تنکح زوجا غیرک الا (فتح القدیر کتاب الطلاق ص۲۵ ج۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

طلق ثلثا تقع واحدة رجعية وهذا هو المنقول عن بعض الصحابة وبه قال داؤد الظاهری واتباعه وهو احد القولين لمالك ولبعض اصحاب احمد -

الجواب: - اس کی تحقیق امام ابن ہمام نے فتح القدیر میں کی ہے[1] اور وقوع طلقات ثلاثہ کو ثابت کیا ہے اور اس کے خلاف کو رد کیا ہے اور نصوص قطعیہ سے اس صورت میں حلالہ ثابت ہے، بدون حلالہ کے مطلقہ ثلثہ شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوگی هذا هو الحق فماذا بعد الحق الا الضلال - فقط

دو طلاق دے کر نکاح کر لیا سات سال بعد پھر دو طلاق دی اور نکاح کر لیا کیا حکم ہے

سوال (۳۷۴۷): - ایک شخص نے اپنی بیوی کو دو طلاق دی اور پھر نکاح کر لیا، بعد سات آٹھ برس کے پھر دو طلاق دی اور پھر نکاح کر لیا، کیا بحکم شرع شریف جائز ہے یا نہیں -

الجواب: - اس صورت میں وہ عورت مطلقہ ثلثہ ہو گئی اور چونکہ درمیان میں نکاح زوج ثانی سے نہیں کیا، لہذا پہلی دو طلاق منہدم نہیں ہوئی، کیونکہ انہدام طلقات اوتی زوج ثانی سے ہوتا ہے کما فی الدر المختار والزوج الثانی یهدم المادون الثلاث ایضا ای کما یهدم الثلث اجماعا[2] پس جب کہ زوج ثانی درمیان میں حائل نہیں ہوا تو پہلی دو طلاق منہدم نہ ہوں گی، اور پچھلی دو طلاقوں میں ایک طلاق ان کے ساتھ مل کر تین طلاق ہو جاویں گی، اور جب کہ عورت مطلقہ ثلاثہ ہو گئی تو بلا حلالہ کے اس سے نکاح صحیح نہ ہوگا اور وہ نکاح جو بعد میں کیا باطل ہوا، کما فی الدر المختار لا ینکح مطلقة ما دون الثلث حتى یطأها غیره بنکاح نافذ[3]

---

[1] دیکھئے فتح القدیر کتاب الطلاق ص۳۲۶ ج۳ [2] ظفیر [3] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرجعة مطلب مسئلة العدم ص۵۲۶ ج۲ [3] ظفیر [4] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرجعة مطلب فی العقد علی المبانة ص۵۳۹ ج۲ [4] ظفیر -

Maktaba Tul Ishaat.com

ایک شخص نے فال دیکھ کر بتایا طلاق دیدو میں نے اسی سے لکھوا کر بھیج دیا کیا حکم ہے

سوال (۳۷۵):- عرصہ ایک سال کا گذرا، میں نے اپنی اہلیہ کو غصہ کے عالم میں طلاق ذریعہ خط لکھوا کر وطن روانہ کر دیا، صورت طلاق دینے کی یہ ہے کہ میں بالکل جاہل آدمی ہوں، مجھ کو ہر وقت خوف خدا غالب تھا، بدیں وجہ کہ یہ عورت میری منکوحہ ہے، اسی غلطاں و پیچاں میں اپنے دل میں خیال کیا کہ فال قرآن کے ذریعہ سے فیصلہ کرنا مناسب ہے، چنانچہ ایک حافظ قرآن سے ذکر کیا کہ آپ میری زوجہ کے متعلق فال دیکھئے، لہذا حافظ صاحب نے فال دیکھ کر مجھ سے کہا کہ تم اپنی اہلیہ کو طلاق دیدو، بموجب ان کے کہنے کے ان سے خط میں مکرر سہ کرر طلاق لکھوا کر بھیج دیا، [illegible] میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور میں اس سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہوں یا نہیں۔

الجواب:- یہ تو اس شخص کی غلطی اور نادانی ہے کہ فال کھول کر تم کو مشورہ طلاق کا دیا، اس طرح فال نکالنا اور دیکھنا شرعاً کوئی چیز نہیں ہے نہ کوئی عالم ایسا کر سکتا ہے نہ غیر عالم، لیکن تمہاری زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، اب بدون حلالہ کے اس کو دوبارہ نکاح میں نہیں لا سکتے[1]۔

تین طلاق کے بعد پھر بیوی کا شوہر کے پاس رہنا کیسا ہے

سوال (۳۷۶):- تین سال کا عرصہ ہوا کہ زید اور ہندہ کا نکاح ہوا تھا، اب آٹھ ماہ کا عرصہ ہوا کہ ہندہ کے باپ نے پنچایت جمع کی اور زید سے کہا کہ ہماری لڑکی کو ہمارے گھر جانے دو، اور ہندہ جاتی نہیں تھی، اس حالت میں زید نے کہا کہ کہو تو طلاق دیدوں، پھر ہندہ کو اس کا باپ اپنے مکان پر لے گیا، ہندہ کے چلے جانے کے بعد ہندہ کے باپ نے زید کو بہت ڈرایا کہ

---

[1] ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب (ردالمحتار کتاب الطلاق ص۲۹۴ ج۲) وان کان الطلاق ثلثا فی الحرۃ او ثنتین فی الامۃ لم تحل له حتی تنکح زوجا غیرہ (ھدایہ فصل فیما تحل به المطلقة باب الرجعة ص۲۷۴ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

میری لڑکی ہندہ کو طلاق دیدے ورنہ مار ڈالیں گے، پھر ایک روز عمر کے مکان پر ہندہ کا باپ اور چچازاد بھائی آئے اور زید سے کہا کہ ہندہ کو طلاق دیدے ورنہ ہندہ بھاگ جاویگی اور تم اپنی جان بچانا چاہو تو طلاق دیدو، زید نے عمر اور ہندہ کے باپ اور چچازاد بھائی کے روبرو چھ مرتبہ کہا کہ طلاق دیدی، ہندہ نے جب سنا کہ مجھ کو طلاق دیدی تو باپ پر سخت ناراض ہوئی، طلاق دینے کے دو ماہ بعد موقع پاکر ہندہ زید کے مکان پر چلی گئی اور اب زید کے مکان میں ہے، آیا نکاح ثانی پڑھایا جاوے یا نہیں؟

الجواب:- اس صورت میں ہندہ پر تین طلاقیں واقع ہوگئیں، بغیر حلالہ کے ہندہ زید کے لئے دوبارہ حلال نہیں ہوسکتی، اور اس کا اس کے بغیر زید کے ساتھ نکاح نہیں ہوسکتا، البتہ حلالہ کے بعد ہندہ کا نکاح زید کے ساتھ صحیح ہے اور طریقہ حلالہ کا یہ ہے کہ ہندہ طلاق کی عدت کے بعد یعنی اگر وہ غیر حاملہ ہے اور اس کو حیض آتا ہے تو تین حیض آنے کے بعد کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے اور یہ دوسرا شوہر وطی کے بعد ہندہ کو طلاق دے، پھر ہندہ اس طلاق کی عدت گذارنے کے بعد زید سے نکاح کرے تو جائز ہے قال اللہ تعالیٰ فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[1] الایہ اور سوال میں اگرچہ اضافۃ الی الزوجہ صراحۃ نہیں مگر فقہاء نے تصریح فرمائی ہے کہ اضافۃ کا صراحۃ ہونا ضروری نہیں ہے کما فی الشامی ولا یلزم کون الاضافۃ صریحۃ فی کلامہ اھ شامی ص۲۹۵ البتہ اگر ایسی صورت میں کہ جس میں اضافت طلاق الی الزوجہ صراحۃ نہ ہو، اور شوہر یہ کہے کہ میری نیت وارادہ میں اپنی زوجہ مراد نہ تھی کسی دوسری عورت یا مرد کا خیال کرکے اس کی نسبت یہ کہا تھا کہ اس کو طلاق دی تو دیانۃً اس کا قول معتبر ہے اگرچہ قاضی بسبب قرائن خارجیہ کے اس کو نہ مانے گا قال الشامی ناقلا عن البحر لو قال امرأۃ طالق او قال طلقت امرأۃ ثلاثا وقال

---

[1] سورۃ البقرہ رکوع ۲۹ پ ۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

لم اعن امرأتی یصدق[1] شامی ص۵۹۱ فقط واللہ اعلم۔

سہ طلاق دادم کہنے سے طلاق واقع ہوتی یا نہیں

سوال (۳۷۷):- شخصے در ساعت دوازدہم شب عالم محلہ را بخانہ خود آوردہ گفت کہ زوجہ ام را سہ طلاق دادم شما مہربانی کردہ برادرش را بیارید، مولوی موصوف گفت چہ می گوئی، گفت شما سخن من اعتبار نہ کنی، حسب شریعت محمدی زن خود را سہ طلاق دادم اگر نشود بفرمائید کہ چہ گویم، مولوی صاحب بیروں آمدہ ایں سخن را ظاہر نمود تا آنکہ با پدر مطلق بوجہ معاملہ دنیوی سخنہا درمیان آمد دریں اثناء مولوی صاحب اظہار طلاق نمود وزن مطلقہ با دو عورت گفتہ بود کہ مرا طلاق دادہ است دریں صورت مطابق شرع شریف بر زن موصوف طلاق واقع شود یا نہ۔

الجواب:- ہر سہ طلاق بر زوجہ اش واقع شد، باقی برائے ثبوت عند القاضی بصورت انکار شوہر از طلاق ضرورت شہادت دو مرد عادل یا یک مرد و دو زن است پس اگر مولوی صاحب مذکور و ہر دو زن شہود عدول اند انکار شوہر مسموع نخواہد شد و حکم طلاق دادہ شود، واگر شوہر مقر است حاجت شہود برائے اثبات طلاق نیست۔ کما فی عامۃ الکتب المعتبرۃ[2]۔

میں تین طلاق شرعی کے ساتھ ہندہ کو اپنے نفس پر حرام کیا اس کہنے سے ہندہ کو کے طلاق ہوئی

سوال (۳۷۸):- زید اپنی عورت ہندہ کی نسبت یہ الفاظ لکھ کر اپنے نفس پر حرام کرتا ہے کہ میں نے تین طلاق شرعی کے ساتھ ہندہ کو اپنے نفس پر حرام کیا ہے، اور مراد ظاہر اکمحتا ہے کہ اب کوئی تعلق بموجب شرع محمدی میرا ہندہ سے نہیں رہا، اور جب اس سے سوال کیا جاتا ہے تو شرع محمدی کو جانتا ہے تو اس سے لاعلمی ظاہر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ

---

[1] وہم طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو تقدیرا الا الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۹۱ ج۲ ظفیر [2] نصابہا لغیرہا من الحقوق الا کتاب وطلاق او رجلان او رجل وامرأتان الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادات ص۶۹۵ ج۴ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

میں صرف نماز روزہ جانتا ہوں شرعاً کیا حکم ہے. بینوا.

اس پر ایک مجیب مسمی محمد حمید اللہ خاں نے جواب لکھا تھا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں تین طلاق کو ایک شمار کیا جاتا تھا. لہٰذا صورت مسئولہ میں ہندہ پر ایک طلاق واقع ہوئی، حضرت مفتی صاحب مدظلہ کا جواب حسب ذیل ہے۔

الجواب:- اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی، اور جو لوگ عدم وقوع ثلاث کی اس صورت میں قائل ہیں ان کا رد صاحب فتح القدیر حسب ذیل فرماتے ہیں اما اولا فاجماعهم ظاهر لانه لم ينقل عن احد منهم انه خالف عمر رضی الله عنه حين امضى الثلث الى ان قال وقد اثبتنا النقل عن اكثرهم صريحا بايقاع الثلث ولم يظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال[1]. فقط

ایک نشست میں تین طلاق دی اب رجوع کرنا چاہتا ہے غیر مقلد کا فتویٰ پیش کرتا ہے کیا حکم ہے

سوال (۳۷۹):- زید نے اپنی زوجہ مسماۃ ہندہ کو ایک ہی جلسہ میں متواتر تین طلاقیں دی اور اب وہ رجوع کرنا چاہتا ہے، مولوی ثناء اللہ وغیرہ کے فتووں کو استدلال میں پیش کرتا ہے، ایسی صورت میں رجوع کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- تین طلاق کے بعد عورت مغلظہ بائنہ ہو جاتی ہے اور بلا حلالہ کے اس سے دوبارہ نکاح کرنا حرام ہے کہ نص قطعی سے یہ ثابت ہے اور اجماع امت اس پر ہے، کسی کا خلاف اس میں معتبر نہیں ہے اور اس کے خلاف جو فتویٰ دے وہ فتویٰ صحیح نہیں ہے، زید کو رجوع کرنا اپنی زوجہ کو بلا حلالہ کے درست نہیں[2] ہے کما قال اللہ تعالیٰ

---

[1] فتح القدیر کتاب الطلاق ص۲۶۲ ج۳ ظفیر [2] وان كان الطلاق ثلثا في الحرة او ثنتين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها والاصل فيه قوله تعالى فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره (هداية باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ص۲۷۴ ج۱) ظفير۔

Maktaba Tul Ishaat.com

فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[1] ۔ قال فی الشامی وذهب جمهور الصحابة والتابعین ومن بعدهم من ائمة المسلمین الی انه یقع الثلث ۔ قال فی الفتح بعد سوق الاحادیث الدالة علیه وهذا یعارض ما تقدم (ای من حملها واحدة) واما امضاء عمر الثلث علیهم مع عدم مخالفة الصحابة له وعلمه بانها کانت واحدة فلا یکون الا وقد اطلعوا فی الزمان المتاخر علی وجود ناسخ او لعلمهم بانتهاء الحکم لذلك الی ان قال وقد ثبت النقل عن اکثرهم صریحا بایقاع الثلاث ولم یظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال، ومن هذا قلنا لو حکم حاکم بانها واحدة لم ینفذ حکمه (شامی ص۲۱۹ ج۲)[2] ۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر فورا تین طلاق دی کیا حکم ہے

سوال (۳۸۰):- ماقولکم رحمکم اللہ فیمن قرأ اولا کلمة لا الٰه الا الله محمد رسول الله ثم قال لزوجته انت طالق ثلاثا متصلا غیر منفصل واتفق العلماء بعد اختلافهم فی وقوع الطلاق وعدمه ان ما یفتی به مولانا انور شاه یسلو کلهم ۔

الجواب:- تطلق زوجته ثلاثا فی هذه الصورة بلا مریة ولا اختلاف معتبر کذا فی المعتبرات قال فی رد المحتار فی بحث الاستثناء فهذا کما تری صریح فی ان سبحان الله عقب الیمین فاصل یبطل للاستثناء اما انه استثناء فلم یقل به احد (ص۷۲۵ ج۲)[3] وایضا فی بحث وقوع الثلث بکلمة واحدة قوله ثلث متفرقة وکذا بکلمة واحدة بالاولی

---

[1] سورة البقرة ۲۳۰ ۔ ظفیر [2] رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۱۹ ج۲ ظفیر

[3] رد المحتار باب التعلیق قبیل مطلب لهم لفظ انشاء الله هل ابطال او تعلیق ص۷۲۵ ج۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ثم نقل الاجماع على ذلك وقال وقد ثبت النقل عن اكثرهم صريحا بايقاع الثلث ولم يظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال اه ومن هذا قلنا لو حكم حاكم بانها واحدة لم ينفذ حكمه لانه لا يسوغ الاجتهاد فيه فهو خلاف لا اختلاف: فقط

سہ طلاق دارم کہنے سے طلاق ہوگی یا نہیں

سوال (۳۸۱):- شخصے گفت سہ طلاق دارم وزنش حاضر نبود، پس خطاب واشارت مفقود گردید، یا شخص مذکور زن خود را سرزنش می گوید کہ سہ طلاق دارم اما خطاب واشارت نمی کند ونہ نام زن گرفتہ است یا زن حاضر است لیکن خطاب واشارت نمی کند، اندریں صورت علماء بنگالہ دو فریق گردیدند، فریقے می گویند کہ زوجہ مرد مطلقہ نگردید، زیرا کہ اضافت معنوی یافتہ نشد، وآں شرط وقوع طلاق است، وفریق ثانی می گویند کہ عادۃً زنش مطلقہ گردد، پس دریں صورت رائے جناب چیست وحکم شرعی چہ -

الجواب:- اقول قال الشامی قبيله ويؤيده ما في البحر لو قال امرأة طالق او قال مطلقة امرأة ثلاثا وقال لم اعن امرأتي يصدق انتهى ويفهم منه انه لو لم يقل ذلك تطلق امرأته لان العادة ان من له امرأة الخ پس از لفظ نام برد غیرہا بہاں مراد است کہ در سابق گفتہ کہ اگر شوہر در صورتیکہ اضافت الی الزوجہ نباشد بگوید لم اعن امرأتي من زوجہ خود را ازیں طلاق ارادہ نکردہ ام زوجہ اش مطلقہ نشود، واما ہرگاہ ہیچ نہ گفتہ چنانکہ در صورت مسئول عنہا است زنش مطلقہ گردد كما قال الشامي ويفهم منه انه لو لم يقل ذلك الا فقط -

---

لہ رد المحتار كتاب الطلاق ص۲۹۲ ج۲ ظفير سہ رد المحتار باب الصريح ص۵۹۱ ج۲ ظفير سہ رد المحتار باب الصريح ص۵۹۱ ج۲ ظفير -

Maktaba Tul Ishaat.com

ایک طلاق دی اور پوچھنے پر اس کی حکایت کرتا رہا تو کیا حکم ہے

سوال (۳۸۲):- زید نے اپنی عورت ہندہ کو حالت غیض میں لفظ طلاق سے طلاق دیا، اور ایک برس اس سے علیحدہ رہا مکان سے باہر نہیں کیا، نان ونفقہ دیتا رہا، اور زید حلفیہ بیان کرتا ہے کہ میں نے طلاق سے محض طلاق مراد لیا ہے کوئی دوسری نیت نہیں کی دریافت کرنے پر اسی لفظ کو دہراتا رہا — آیا زید اپنی عورت سے دوبارہ نکاح یا رجعت کر سکتا ہے یا نہ۔

الجواب:- اگر زید نے اپنی زوجہ کو ایک طلاق دی ہے یعنی ایک دفعہ لفظ طلاق کہا ہے تین دفعہ نہیں کہا اور پھر جو دریافت کرنے پر لفظ طلاق کہا ہے تو اس سے اس کی غرض ونیت اسی طلاق سابق کی خبر دینا تھی تو اس صورت میں زید اس کو عدت کے اندر بلا نکاح کے رجوع کر سکتا ہے اور بعد عدت کے نکاح کر سکتا ہے، حلالہ کی ضرورت نہیں ہے ھکذا[1] فی کتب الفقہ۔

ہنسی میں کہا بیوی کو چھوڑ دیا، پھر کہا طلاق، طلاق، طلاق تو کیا حکم ہے

سوال (۳۸۳):- زید نے عمر کو "جس کے سر پر انگریزی بال ہیں" کہا کہ تم اس طرح بال رکھنے چھوڑ دو، جس کے جواب میں عمر نے بطور ہنسی کے کہا کہ تم اپنی بیوی کو چھوڑ دو، زید نے ہنسی ہی میں جواب دیا کہ میں نے چھوڑ دیا، جس پر عمر نے کہا بلکہ تین دفعہ طلاق کا لفظ اپنی زبان سے کہدو، زید نے فوراً طلاق، طلاق، طلاق، یا غرض سات مرتبہ طلاق کا لفظ کہدیا۔ آیا طلاق پڑ گئی یا نہیں، اور پڑی تو کونسی، زید بیوی کو جدا کرنا نہیں چاہتا۔

الجواب:- اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، اور وہ عورت مغلظ بائنہ ہو گئی، بدون حلالہ کے اب زید کے نکاح میں نہیں آسکتی، حدیث

---

[1] واذا قال انت طالق ثم قیل له ما قلت فقال قد طلقتها او قلت هی طالق فهی طالق واحدة لان جواب کل واحد منهما یقع به طلاق صریح بدون نیت، هندیه، ص۳۷۳ ج۱، صغیر

Maktaba Tul Ishaat.com

شریف میں وارد ہے ثلث جدھن جد وھزلھن جد وعد منھن الطلاق[1] و قال اللہ تعالیٰ فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[2] الایہ۔

پانچ چھ بار کہا کہ تجھ کو طلاق دے چکا تو طلاق مغلظہ ہوگئی

سوال (۳۸۴):- زید نے ناراض ہوکر پانچ چھ بار مجمع عام میں یہ الفاظ کہے کہ میں تجھ کو طلاق دے چکا تجھ سے کچھ سروکار نہیں ہے، ہندہ نے عاجزاً کر بکر سے نکاح ثانی کرلیا، لیکن پھر اب زید ہندہ کا دعویٰ کرے تو جائز ہے یا نہ۔

الجواب:- اس صورت میں ہندہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، اگر بعد عدت کے اس نے دوسرے شخص سے نکاح کیا ہے تو وہ صحیح ہے اور زید کا دعویٰ باطل اور غیر مسموع ہے، لیکن اگر ہندہ کے پاس دو گواہ معتبر طلاق کے نہیں ہیں، اور زید طلاق سے انکار کرتا ہے، تو پھر قول زید کا معتبر[3] ہے

شوہر اہل حدیث ہے اور بیوی حنفی شوہر نے ایک وقت میں تین طلاق دی تو اب عدت کے بعد شادی جائز ہے یا نہیں

سوال (۳۸۵):- زید اہل حدیث ہے اور اس کی بیوی ہندہ حنفیہ ہے، زید نے چند معززین کی روبرو اپنی بیوی ہندہ کو تین طلاق ایک وقت میں دی، ہندہ کا بیان ہے کہ عقائد احناف کے مطابق مجھ پر تین طلاق واقع ہوگئی، میں عقد ثانی کروں گی ایسی صورت میں ہندہ کو کیا کرنا چاہیے جب کہ اس کی عدت بھی گذر چکی ہے۔

الجواب:- ہندہ کا قول صحیح ہے تین طلاق اس پر موافق مذہب حنفیہ کے واقع ہوگئی اور وہ مغلظہ بائنہ ہوگئی، عدت کے گذر جانے کے بعد اس کو دوسرا نکاح

---

[1] عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلث جدھن جد وھزلھن جد النکاح والطلاق والرجعۃ رواہ الترمذی (مشکوۃ کتاب الطلاق ص۲۸۴) ظفیر [2] سورۃ البقرہ رکوع ۲۹۔ ظفیر [3] ونصابھا لغیرھا من الحقوق الزنکاح وطلاق الا رجلان او رجل وامرأتان (الدر المختار علی ھامش رد المحتار ص۵۱۴ ج۴) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کرنا درست ہے اور عدت کا گذر جانا تحریر بالا سے معلوم ہوا، پس ہندہ بلا تردد نکاح ثانی کرے کذا فی کتب الفقہ[1]۔

بارہ طلاق دی تو بعد عدت عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

سوال (۳۸۶۳)- ایک شخص نے اپنی عورت کو تنہائی میں طلاق بارہ طلاقیں دی بطور استہزاء، عورت ایک مدت کے بعد والدین کے گھر گئی، اور ایک عالم سے مسئلہ دریافت کیا، عالم نے کہا کہ بر سبیل انکار زوج قضاءً طلاق واقع نہ ہوگی مگر دیانۃً اور عورت مذکورہ چند وجوہ سے دس سال تک والد کے گھر رہی کہ اگر زوج کے گھر جاوے تو بوجہ وقوع طلاق ارتکاب زنا لازم آوے گا، اور کچھ حصہ مہر کا شوہر کے ذمہ ہے اور شوہر نے نکاح کر لیا سوتن کا خوف ہے اور شوہر کو دونوں کے نفقہ کی وسعت نہیں، پس صورت مذکورہ میں عورت کو بلا اجازت شوہر کے والد کے گھر جانا اور عالم سے مسئلہ دریافت کرنا اور بوجہ نہ پائے مہر کے اپنے نفس کو زوج سے روکنا جائز ہے یا نہیں اور عورت مذکورہ کو اپنی سوتن کے ساتھ زبردستی ایک مکان میں رکھنا جائز ہے یا نہ، اور زوج کو امساک بالمعروف یا تسریح باحسان پر عمل کرنا ضروری ہے یا نہیں، اور اگر ترک عمل باحد الامرین واجب ہے تو شوہر پر کیا لازم آئے گا، اور بنا بر مذہب شافعی عمل باحد الامرین کرنا بوجہ شدت ضرورت کے احناف کو جائز ہے یا نہ۔

الجواب:- اس صورت میں تین طلاق اس شخص کی زوجہ پر واقع ہو گئی اور دیانۃً اس عورت کو درست ہے کہ بعد عدت کے دوسرا نکاح کر لیوے، لیکن بصورت انکار شوہر از طلاق قاضی بدون دو گواہان عادل کی شہادت کے حکم طلاق کا نہ کرے گا

---

[1] قال لزوجته غیر المدخول بها انت طالق ثلاثا او قعن لما تقرر انه متی ذکر العدد کان الوقوع به الا ان فرق بانت بالاولی ولم تقع الثانیة بخلاف الموطوءة حیث یقع الکل الدر المختار علی هامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بها ۲/۲۷۲ و ۲/۲۷۳ ظفیر ۳ ثلاث جدهن جدوهن لهن جد النکاح والطلاق والرجعة رواه الترمذی (مشکوة کتاب الطلاق) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اور قاضی چونکہ وقوع طلاق کا حکم نہ کرے گا اس لئے بلا اجازت شوہر اس کے گھر سے جانے کی وجہ سے سقوط نفقہ کا حکم کرے گا اور عورت کو جب کہ علم طلاق کا ہے تو اس کو روکنا اپنے نفس کو شوہر سے درست ہے بلکہ ضروری ہے، شامی میں ہے بشرح قول درمختار سمعت من زوجها انه طلقها[1] کے وینبغی لها ان تهرب منه[2] ص ۵۴۲ ج ۲ شامی اور زوجہ اپنے رہنے کے لئے علیحدہ مکان کا مطالبہ زوج سے کر سکتی ہے اور سوتن کے ساتھ رہنے سے انکار کر سکتی ہے، درمختار میں ہے وکذا تجب لها السکنی فی بیت خال عن اهله واهلها[3] وینقل المصنف عن الملتقط کفایة مع الاحمر لا مع الضرائر وفی الشامی فان المنافرة مع الضرائر اوفر[4] اور زوج کو لازم ہے کہ حسب ارشاد باری تعالیٰ فامساك بمعروف او تسریح باحسان[5] الایہ اپنی زوجہ کو اگر رکھے معروف کے ساتھ رکھے ورنہ چھوڑ دے، اور کالمعلقہ نہ رکھے اور اگر اس پر عمل نہ کرے گا، حاکم اس کو احد الامرین پر مجبور کرے گا مگر عند الحنفیہ حاکم خود تفریق نہیں کر سکتا کما قاله الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فقط

دو طلاق دی پوچھنے پر کہا کہ تین طلاق دیدی تو کیا حکم ہے

سوال (۳۸۷):- کسی نے سنیچر کو دو طلاق دی، دو تین روز کے بعد شوہر سے دریافت کرنے پر کہا کہ میں نے تین طلاق دی ہیں، اس صورت میں بعض عالم کہتے ہیں تین طلاق نہیں ہوں گی۔ کیونکہ حکایت محکی عنہ کی نہیں ہے، اس میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:- اس صورت میں شوہر کے دوبارہ کہنے سے کہ میں نے تین طلاق دی ہیں، تین طلاق واقع ہو جاویں گی کما صرح به الفقهاء۔ فقط

---

[1] رد المحتار باب الرجعة ص ۵۴۲ ج ۲ - ظفیر

[2] دیکھئے رد المحتار باب النفقة ص ۹۱۲ ج ۲ و ص ۹۱۳ ج ۲ - ظفیر

[3] سورۃ البقرہ - ۲۸ - ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

تین طلاق فصل سے تین مرتبہ دی کیا حکم ہے

سوال (۳۸۸):- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی کچھ روز کے بعد اور طلاق پھر دس بیس روز کے بعد اور طلاق دیدی تو تینوں طلاقوں میں کونسی طلاق ہوئی۔

الجواب:- اس صورت میں تین طلاق اس عورت پر واقع ہوگئیں[1]۔

گواہ کہتے ہیں تین طلاق دی اور شوہر کہتا ہے ایک طلاق دی اور ایک استعفاء دیا کیا حکم ہے

سوال (۳۸۹):- اکثر گواہ کہتے ہیں کہ شیخ کرامت علی نے اپنی زوجہ کو ان الفاظ سے کہ تجھ کو ایک طلاق دو طلاق تین طلاق بائن طلاق دیا میں نے۔ اور کرامت علی اور ایک گواہ کہتا ہے کہ ان الفاظ سے طلاق دی اور کہا کہ تجھ کو استعفاء دیا میں نے۔ بعد اس کے باہر آکر کہا تجھ کو طلاق دیا میں نے، اب کوئی صورت ایسی ہے کہ پھر زوجہ و شوہر میں نکاح ہوجاوے۔

الجواب:- اس صورت میں تین طلاق واقع ہوگئی۔ بلا حلالہ کے کوئی صورت جواز نکاح ثانی کی شوہر اول سے نہیں ہے ھکذا فی عامۃ کتب الفقہ[2]۔

طلاق دو طلاق بائن طلاق کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۳۹۰):- کوئی شخص کہتا ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو اس طرح پر طلاق دی کہ میں نے تجھ کو ایک طلاق دو طلاق بائن طلاق دیا اور اس خیال سے کہ اس کہنے سے اس کی بیوی مطلقہ مغلظہ ہوئی اس کو کسوت اور نفقہ بھی دیدیا، طلاق کے گواہ ایک مرد اور دو عورتیں ہیں، مرد کہتا ہے کہ اس نے تین طلاق کے بعد لفظ بائن کہا ہے، ایک عورت کہتی ہے کہ دو طلاق کے بعد لفظ بائن کہا ہے دوسری

---

[1] والزوج الثانی یھدم بالدخول فلو لم یدخل لم یھدم اتفاقا ما دون الثلاث (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرجعۃ ص۳۲۲ ج۲) ظفیر۔

[2] وان کان الطلاق ثلثا فی الحرۃ او ثنتین فی الامۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا و یدخل بھا ثم یطلقھا او یموت عنھا (ھدایہ باب الرجعۃ ص۳۴۵ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

عورت کہتی ہے کہ مجھے کچھ خیال نہیں رہا کہ لفظ بائن دو طلاق کے بعد کہا یا تین کے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:- جب کہ خود شوہر اقرار تین طلاق کا کرتا ہے اور اس کو مطلقہ مغلظہ سمجھ کر عدت کا نفقہ بھی دیدیا تو اس کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہوگئی، بلا حلالہ کے وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں[1] ہے اور اقرار شوہر کی حالت میں کسی گواہ اور شاہد کی ضرورت نہیں ہے البتہ انکار شوہر کی حالت میں گواہوں کی ضرورت ہوتی ہے، ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے طلاق ثابت ہو جائے گی اور چونکہ بائنہ صریح کو ملحق ہو جاتی ہے[2]، لہذا جو عورت یہ کہتی ہے کہ مرد نے دو طلاق کے بعد لفظ بائن کہا ہے اس کی گواہی کے موافق بھی تین طلاق ہوگئی، پس بہرحال عورت مطلقہ ثلثہ ہوگئی۔

طلاق مغلظ کہا تو کونسی طلاق ہوئی اور کتنی

سوال (۳۹۱):- کسی نے اپنی زوجہ سے کہا کہ تجھ پر طلاق مغلظ ہے اور اس سے اس نے کسی عدد کی نیت نہیں کی، بلکہ یہ مراد لیا کہ بغیر حلالہ کے نکاح درست نہ ہو، اس صورت میں کس قسم کی طلاق واقع ہوگی۔

الجواب:- اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوں گی اور وہ حرام مغلظہ ہو جاوے گی، بدون حلالہ کے اس سے نکاح درست نہ ہوگا کما فی الدر المختار فان نوی ثلاثا فثلث لانہ فرد حکمی[3]، اور جس طلاق میں بلا حلالہ کے نکاح صحیح نہیں ہوتا وہ تین طلاق ہیں وفی الشامی قد علم لو اصحۃ نیۃ الثلث فی جمیع

---

[1] وان کان الطلاق ثلثا فی الحرۃ او لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بھا ثم یطلقھا او یموت عنھا (ھدایہ باب الرجعۃ ص۲۷۴ ج۲) ظفیر

[2] الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدۃ والبائن یلحق الصریح (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۲۵ ج۲) ظفیر

[3] ایضا باب الصریح ص۶۵۹ ج۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ما مر بانہ وصف الطلاق بالبینونۃ وھی نوعان خفیفۃ وغلیظۃ فاذا نوی الثانیۃ صح فیقال ان تاء الوحدۃ لا تنافی ارادۃ البینونۃ الغلیظۃ وھی مالا تحل لہا المرأۃ معہا الا بزوج اٰخر[1] ص ۴۵ ج ۲

جب تین طلاق دی تو طلاق مغلظہ ہوگئی، بلا حلالہ جائز نہیں

سوال (۳۹۲) ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی جس کو عرصہ چھ سال کا ہوگیا چونکہ مساۃ مذکورہ نے ایک نوٹس واسطے گزارہ شخص مذکور اپنے شوہر کو دیا۔ شخص مذکور نے اس کے پہنچنے پر نوٹس وکاغذ استامپ طلاق نامہ کاتب کے پاس لیجا کر کہا کہ میں نے مساۃ کو طلاق دیدی ہے۔ چنانچہ کاتب نے طلاق نامہ تحریر کیا۔ گواہان حاشیہ اس جگہ پر موجود نہیں تھے۔ بیان کاتب وگواہان حاشیہ ونقل کاغذ طلاقنامہ پیش کردہ مساۃ مذکورہ روبروئے عدالت بنا بر ملاحظہ لف ہذا ابتک مساۃ مذکورہ اپنے والدین کے گھر بیٹھی ہے، طلاق مذکور جائز ہے یا نہیں اور اس کا دوبارہ نکاح ہمراہ شوہر خود درست ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- موافق طلاق نامہ منسلکہ مصدقہ عدالت مساۃ مذکورہ پر تین طلاق واقع ہوگئی۔ اور جب کہ کاغذ طلاق نامہ خود شوہر نے رجسٹری کرایا اور داخل عدالت کیا اور اقرار اس کے مضمون کا کیا تو پھر انکار اس کا تین طلاق سے معتبر نہ ہوگا، ہکذا فی کتب الفقہ[2]۔ اور بعد تین طلاق کے بدون حلالہ کے شوہر اول کے ساتھ دوبارہ نکاح نہیں ہو سکتا[3]۔ فقط۔

---

[1] رد المحتار، باب الصریح ص ۶۱۵ ج ۲ [2] ویوقال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب ولو استکتب من اٰخر کتابا بطلاقہا وقرأہ علی الزوج وختمہ وعنونہ وبعثہ بہا فاتاہا وقع ان اقر الزوج انہ کتابہ (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹)

[3] وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ او ثنتین فی الامۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا (ہدایہ باب الرجعۃ ص ۳۶۸ ج ۲ ملخصا)

Maktaba Tul Ishaat.com

تین طلاق کے بعد زبردستی بیوی رکھ لے تو کیا حکم ہے

سوال (۳۹۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو گواہوں کے سامنے طلاق دی اور تین دی، بعد کو زوج نے اس عورت کو بلا نکاح وحلالہ کے جبراً اپنے گھر میں رکھ لیا، وہ عورت اس فعل سے بہت متنفر ہے مگر مجبور ہے اور چند آدمیوں نے بھی مل کر اس عورت کو جبراً زوج کے حوالہ کر دیا یہ عورت اس پر حرام ہے یا کیا۔ اور معاونین جو اس شخص کے ہیں ان کا کیا حکم ہے۔؟

الجواب:۔ اگر دو گواہ معتبر اقرار کرتے ہیں کہ ہمارے سامنے تین طلاق اس شخص نے اپنی زوجہ کو دیدی تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی اور اس کو منکوحہ سمجھنا اور وطی کرنا حرام اور زنا ہے اور وہ شخص عند اللہ بڑا فاسق اور ظالم ہے، اور جو لوگ اس بدفعلی کے معاون ہوئے ہیں وہ لوگ بھی اسی کے حکم میں ہیں اور زوجہ مجبور ہے، اگر وہ اس فعل کو برا جانتی ہے اور حتی الامکان اس سے علیحدہ ہونے کی کوشش کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ مہربان ہیں شاید اس کی مجبوری پر نظر کرکے اس کے گناہ معاف کر دیں۔

ایک مجلس میں دو یا تین طلاق کا حکم

سوال (۳۹۱) ایک شخص نے غصہ کی حالت میں ایک وقت اور ایک ہی مجلس میں دو مرتبہ یا تین مرتبہ یہ کہا کہ تجھکو طلاق دیا۔ اس صورت میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تو یہی مذہب ہے کہ تین طلاق واقع ہو گئی اور امام شافعیؒ کے نزدیک چونکہ مجلس واحد ہے تو ایک طلاق ہوئی اور رجعت کر سکتا ہے، مولانا عبدالحی صاحبؒ کی بھی یہی رائے ہے مگر حضرت مولانا گنگوہیؒ نے فتاوی رشیدیہ میں صاف تحریر فرما دیا ہے کہ تین ہی طلاق ہوں گی اور ضرورت کچھ ملحوظ نہ ہوگی، اس صورت میں رجعت یا نکاح جدید ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر دو مرتبہ لفظ طلاق کا کہا تو حکم ظاہر ہے کہ عدت میں رجعت درست ہے اور اگر تین مرتبہ تو عورت مغلظہ بائنہ ہو گئی بدون حلالہ کے

Maktaba Tul Ishaat.com

کوئی صورت دوبارہ نکاح کرنے کی بھی نہیں ہے[1] اور فتویٰ حضرت اقدس مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا عین حق وصواب بلاریب وارتیاب ہے۔ شامی میں محقق صاحب فتح القدیر سے نقل فرمایا ہے کہ اس صورت میں اجماع صحابہ وقوع سہ طلاق میں ہے اور شافعیہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ بعض حنابلہ نے خلاف کیا ہے جو معتبر نہیں ہے یا روافض کا خلاف ہے جو مردود ہے، بہرحال اس میں کچھ گنجائش نہیں ہے۔ محقق موصوف نے نہایت دلیل اس کو بیان فرمایا ہے ومن ھذا لو حکم حاکم بانھا واحدۃ لم ینفذ حکمہ لانہ لا یسوغ الاجتھاد فیہ فھو خلاف لا اختلاف الی شافعی[2]۔

ایک مجلس میں تین طلاق

سوال (۳۹۵) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاق ایک مجلس میں دی اور عدت کا اس سے علیحدہ ہونا باعث مضرت ہے حنفی مذہب میں کوئی طریقہ طلاق واقع نہ ہونے کا تحریر فرمائیے۔ اگر حنفی مذہب میں ایسا طریقہ نہ ہو تو حنفی کو خاص مسئلہ میں دوسرے مذہب پر عمل کرنے کی اجازت ہو سکتی ہے یا نہ؟

الجواب:۔ صورت مسئولہ میں تین طلاق واقع ہو گئی بدون حلالہ کے زوج اول کے لئے حلال نہیں ہے اگرچہ باعث مضرت ہے، اگر مضرت تھی تو طلاق کیوں دی، اپنے مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذہب پر عمل کرنا جب جائز ہے کہ کوئی کراہت اس کے مذہب کی رو سے لازم نہ آوے اور یہاں کراہت بلکہ حرمت ہے لہذا اس صورت میں جائز نہیں ہے۔ قال فی الدر المختار لکن یندب للخروج

---

[1] واما لو طلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ رجعیۃ او تطلیقتین فلہ ان یراجعھا فی عدتھا رضیت بذلک او لم ترض لانہ ان کان الطلاق ثلثا فی الحرۃ او ثنتین فی الامۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بھا ثم یطلقھا او یموت عنھا (ہدایہ باب الرجعۃ ص ۳۷۳ ج ۲ و ص ۳۷۵ ج ۲) [2] رد المحتار باب العنین ص ۵۷۷ ج ۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

من الخلاف لا سیما للامام لاکن بشرط عدم لزوم ارتکاب مکروہ مذھبہ[1]. فقط

بے کہا کہ فارغ خطی لکھ چکا تو کیا حکم ہے

سوال (۳۹۶) محمد ابراہیم نے اپنی زوجہ مسماۃ بندی کی نسبت اپنے بھائی کو یہ خط لکھا کہ میں اس کو ایک سال ہوا طلاق دے چکا تھا اور فارغطی بھی لکھ کر اپنے بھائی کے پاس بھیجدی اور چند مرتبہ لفظ فارغطی زوجہ کی نسبت لکھا۔ اس صورت میں کونسی طلاق واقع ہوئی؟ اگر دوبارہ نکاح کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر نکاح جائز ہو تو اس کو نفقہ دینا جائز ہے یا نہ؟

الجواب:-

اس صورت میں مسماۃ بندی پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی اور ظاہر یہ ہے کہ تین طلاق واقع ہوئی لہٰذا بدون حلالہ کے اس سے نکاح درست نہیں ہے، اور حلالہ کی صورت یہ ہے کہ عدت یعنی تین حیض کے بعد وہ عورت دوسرے شوہر سے نکاح کرے اور وہ بعد دخول و وطی طلاق دیوے پھر عدت گذرنے کے بعد شوہر اول نکاح کر سکتا ہے اور نفقہ مطلقہ کا عدۃ کے اندر شوہر کے ذمہ لازم ہے اور بعد عدۃ کے اگر چاہے بطریق احسان کے دیوے کچھ حرج نہیں ہے[2]. فقط

ایک مرتبہ کہا طلاق دی اور پھر تین لکیریں کھینچیں کتنی طلاق واقع ہوئی

سوال (۳۹۷) زید نے اپنی زوجہ کو ایک مرتبہ کہا کہ میں نے تجھ کو طلاق دی یہ کہہ کر تین لکیریں اپنی انگشت سے زمین پر نکالیں اور زید کا بیان ہے کہ میں نے تینوں لکیروں سے تین طلاق کا ارادہ کیا ہے۔ اس صورت میں طلاق مغلظہ واقع ہوئی یا بائن؟

---

[1] الدر المختار علی حاشیہ رد المحتار کتاب الطہارۃ ص۳۶ و ص۱۲۶ نیز [2] وان کان الطلاق ثلثا فی الحرۃ ... لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بھا ثم یطلقھا او یموت عنھا (ہدایہ ص۳۶۰) واذا طلق الرجل امرأتہ فلھا النفقۃ والسکنی فی عدتھا رجعیا کان او بائنا (ہدایہ ص۳۶۱) ۱ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- تین طلاق مغلظہ زید کی زوجہ پر واقع ہوئی[1] بدون حلالہ کے اس سے نکاح زید کا درست نہیں۔

تین دفعہ سے زیادہ طلاق دے تو کون سی طلاق واقع ہوگی

سوال (۳۹۸) اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ کو چند بار طلاق دے یعنی تین دفعہ سے زیادہ یہ کہے کہ میں نے تجھ کو طلاق دی تو اب پھر اس عورت سے بغیر حلالہ کے وہ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور اب اس مطلقہ سے اس کو تعلق زوجیت کا باقی رہا یا نہیں اور حلالہ کی شکل کیا ہے۔ آیا جس سے اس کا نکاح کرایا جائے پہلے اس سے شرط کر لی جاوے کہ نکاح کے بعد تو طلاق دیدینا اور صحبت نہ کرنا، یا نابالغ سے اس کا نکاح کرا دیا جائے اور وہ نابالغ اس کو طلاق دیدے تب اس سے نکاح کیا جاوے بینوا توجروا۔

الجواب:- بدون حلالہ کے اس عورت مطلقہ ثلاثہ سے شوہر اول کا نکاح درست نہیں ہے اور حلالہ میں شوہر ثانی کا وطی کرنا شرط ہے، نابالغ بغیر قادر علی الجماع سے حلالہ نہیں ہو سکتا اور پھر نابالغ کی طلاق بھی واقع نہیں ہوتی، مراہق یعنی قریب البلوغ اگر نکاح کر کے وطی کرے اور بعد بلوغ کے طلاق دے تو صحیح ہے اور شرط طلاق کی شوہر ثانی سے نہ کرنی چاہئے کہ یہ مکروہ تحریمی ہے بلکہ بعد نکاح کے وہ خود طلاق دیدیوے، اس وقت بعد گذرنے عدت کے شوہر اول نکاح کر سکتا ہے درمختار میں ہے وکرہ التزوج تحریما لحدیث لعن المحلل والمحلل له لشرط التحلیل الخ کتزوجك علی ان احللك وان حلت للاول لصحة النکاح وبطلان الشرط فلا یجبر علی الطلاق الخ اما اذا اضمر ذلك لا یکرہ وکان الرجل مأجورا لقصد الاصلاح۔ درمختار۔ قوله بشرط التحلیل تاویل للحدیث بحمل اللعن علی ذلك الخ۔ شامی۔ فقط

---

[1] انت طالق هکذا مشیرا بالاصابع المنشورة وقع بعدد کما فی درمختار اقول بعدد ما اشار الیه من الاصابع الاشارة اللغویة او بعدد ما اشار به منها الاشارة الحسیة ردالمحتار ص۲۵ ج۲

[2] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار ص۴۳ ج۲ باب الرجعة ۱۲ [3] ردالمحتار ص۴۳ ج۲ ۱۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

جتنی شادیاں کریں گے سب پر تین طلاق ہیں، کوئی یہ کہے تو کیا حکم ہے

سوال (۳۹۹) ایک شخص نے لوگوں کے سامنے کہا کہ کون کہہ سکتا ہے بطور بہادری کے کہ ہم جتنی شادیاں کریں گے سب پر تین طلاق ہے، پس زید نے بعینہ وہ جملہ بہادری کے ساتھ ادا کیا کہ ہم جتنی شادیاں کریں گے سب پر تین طلاق ہیں، اس صورت میں زید کی منکوحہ پر جو بعد اس قول کے ہوئی ہے، تین طلاق واقع ہوں گی یا نہ اور زید کے لئے عند الحنفیہ حل نکاح کی کوئی صورت ہے یا نہیں؟

الجواب:- اس صورت میں زید جس عورت سے نکاح کرے گا اس پر تین طلاق واقع ہوں گی اگر اس ملفقہ سے بعد حلالہ کے پھر نکاح کرے صحیح ہے اور اس پر دوبارہ طلاق واقع نہ ہوگی۔ کما فی الشامی۔ لان الیمین فی کل وان انتھت فی حق اسم یقیت فی حق غیرہ من الاسماء۔ اور حیلہ حلت نکاح ایسے موقع میں وہ ہے جو درمختار اور شامی میں منقول ہے کہ فضولی کے نکاح کو جائز رکھے فعل کے ساتھ یعنی مہر و تقبیل وغیرہ کے ساتھ اس صورت میں اس منکوحہ پر طلاق واقع نہ ہوگی۔ درمختار میں ہے کل امرأۃ تدخل فی نکاحی الخ وکذا فاجاز نکاح فضولی بالفعل لا بحنث[1] الخ۔ فقط

ایک مجلس میں تین طلاق دی تو کیا حکم ہے

سوال (۴۰۰) ایک شخص نے ایک مجلس میں ایک وقت میں اپنی بیوی کو تین طلاق دی۔ آیا تینوں طلاق ایک مجلس کی تین ہی کے حکم میں ہیں یا ایک کے حکم میں۔ و صورت ثانی رجوع کر سکتا ہے یا نہیں۔ اس پر ایک صاحب نے جواب ذیل لکھا ہے کہ

الجواب:- بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ طلاق ثلاثہ مذکورہ بالا ایک ہی کے حکم میں ہے لہٰذا رجوع کر سکتا ہے چنانچہ مسلم شریف جلد اول صفحہ ۴۷۸ میں مروی ہے

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار مطلب قال کل امرأۃ تدخل فی نکاحی فکذا ج ۱ ص ۱۸۹ ۱۲ منہ غفرلہ

Maktaba Tul Ishaat.com

عن ابن عباسؓ قال کان الطلاق علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر وسنتین من خلافۃ عمرؓ طلاق الثلث واحدۃ ۔ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور دو سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ایک مرتبہ کی تین طلاق ایک ہی طلاق کے حکم میں ہوتی تھی ۔

حررہ عبد الرحمٰن ، مدرس مدرسہ ہذا معلوم

اس پر حضرت مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں ۔

الجواب :۔ اقول وباللہ التوفیق ۔ یہ فتویٰ مخالف ہے آیت قرآنیہ و احادیث صحیحہ اور اجماع امت کے جیسا کہ رد المحتار میں ہے وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلث قال فى الفتح بعد سوق الاحاديث الدالة عليه وهذا بعارض ما تقدم واما امضاء عمر الثلث عليهم مع عدم مخالفة الصحابة له وعلمه بانها كانت واحدة فلا يمكن الا وقد اطلعوا فى الزمان المتاخر على وجود ناسخ او بعلمهم بانتهاء الحكم لذلك الى ان قال وقد ثبت النقل عن اكثرهم صريحا بايقاع الثلث ولم يظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال وعن هذا قلنا لو حكم حاكم بانها واحدة لم ينفذ حكمه لانه لا يسوغ الاجتهاد فيه فهو خلاف لا اختلاف[1] اھ ص ۴۱۹ شامی ۔ الحاصل صورت مذکورہ میں اس شخص کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی اور بلا حلالہ کے وہ مطلقہ شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے ، قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره[2] ۔ الآیۃ ۔ احادیث میں بھی صراحت موجود ہے ، صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے ان الرجل

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۲۶ ج ۲ ۱۲ ظفیر

[2] سورۃ بقرہ ع ۲۹ ۔ ۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

طلق امرأته ثلاثا فتزوجت فطلق فسئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم أتحل للاول قال لا حتی یذوق عسیلتها کما ذاق الاول۔

دار قطنی ص۴۳۸ میں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طلق الرجل امرأته ثلاثا فلا تحل له حتی تنکح زوجا غیره ویذوق کل واحد منهما عسیلة الآخر۔ اس طرح کی صریح حدیثوں کے ہوتے کیا گنجائش رہ جاتی ہے۔ (ظفیر)

سلہ دیکھئے بخاری شریف ص۷۹۱ ج۲ مسلم شریف ص۴۶۳ ج۱ مسلم کے الفاظ بہت واضح ہیں، عن عائشة قالت طلق رجل امرأته ثلاثا فتزوجها رجل ثم طلقها قبل ان یدخل بها فاراد زوجها الاول ان یتزوجها فسئل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عن ذلك فقال لا حتی یذوق الاخر عسیلتها کما ذاق الاول۔ امام نووی نے اس کی صراحت کرتے ہوئے لکھا ہے وبه قال جمیع العلماء من الصحابة والتابعین۔ امام مسلم نے دوسری جگہ اور وضاحت سے لکھا ہے وقد اختلف العلماء فیمن قال لامرأته انت طالق ثلاثا فقال الشافعی ومالك وابو حنیفة واحمد وجماهیر العلماء من السلف والخلف یقع الثلث (مسلم ص۴۷۸ ج۱) رہا معاملہ ابن عباس کی حدیث کا سو اس کا جواب امام نووی نے دیا ہے واما حدیث ابن عباس فالاصح ان معناه انه کان فی الامر الاول اذا قال لها انت طالق انت طالق ولم ینو تاکیدا ولا استینافا فیحکم بوقوع طلقة لقلة ارادة تاکید الاستیناف بذلك فحمل علی الغالب الذی هو ارادة التاکید فلما کان فی زمن عمر رض وکثر استعمال الناس بهذه الصیغة وغلب منهم ارادة الاستیناف بها حملت عند الاطلاق علی الثلث عملا بالغالب السابق الی الفهم منها فی ذلك العصر (نووی شرح مسلم ص۴۷۸ ج۱) اصل یہ ہے کہ تین وقعہ مطلقہ کہا کہ طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی اور کوئی نیت نہیں تھی تو اس میں اختلاف ہے کہ تین واقع ہوگی یا ایک۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ اس صورت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے تک ایک مراد لی جاتی تھی، یہ سمجھ کر کہ تاکید کے لئے تین مرتبہ کہا ہے، مگر عہد عمر میں عموماً ... زمرہ متعارف طلاق ہی مراد ہونے لگی تھی، اس لئے اس طلاق کی صورت میں تین قرار دیدیا۔ یہ مطلب (بقیہ ص۳۵۳)

Maktaba Tul Ishaat.com

خواہ نہ جانتا ہو کہ تین طلاق دینے سے تین ہی واقع ہوں گی۔

سوال (۴۰۱) زید بے علم کو اس کی عورت نے تعلیم دی کہ سوائے گواہوں کے طلاق واقع نہیں ہوتی، تم مجھ سے الفاظ سیکھ کر مجھکو طلاق دو، بعدہ میں اپنے باپ سے یہ ظاہر کروں گی شاید کہ طلاق کے خوف سے جو فلاں کام ملتوی ہے حاصل ہو جائے۔ پس زید نے بہ تعلیم اپنی عورت کے کہا کہ ہندہ بنت بکر کو میں نے تین طلاق دی اس صورت میں کتنی طلاق واقع ہوئیں یا نہیں ہوئیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں ہندہ بنت بکر پر تین طلاق واقع ہو گئی۔ فقط

لفظ طلاق اور ایک لفظ حرام سے کتنی طلاق ہوئی۔

سوال (۴۰۲) زید نے اپنی زوجہ کو کہا تو ں طلاق ہے، تو ں طلاق ہے، تو ں حرام ہے۔ آیا حرام طلاق صریح سے ملحق ہو کر حکم ثلاثہ کا ہو گا یا کیا۔

الجواب:۔ اس صورت میں بے شک لفظ حرام و صریح طلاق سے مل کر تین طلاق کا مثبت ہو گا۔ کما فی الدر المختار والبائن یلحق الصریح[1] فقط

تین تو کہا کہ طلاق دی تو تین ہی واقع ہوئیں

سوال (۴۰۳) زید کے بھائی سے زید کی زوجہ ہندہ کا جھگڑا ہوا۔ اتنے میں زید آگیا۔ چونکہ زوجہ زید بلند آواز کے ساتھ گفتگو کر رہی تھی، زید نے منع کیا کہ خاموش ہو جا، وہ خاموش نہیں ہوئی اس بنا پر رنج زائد ہوا اور ہندہ بغیر اجازت اپنے گھر سے دوسری جگہ جانے لگی، اس وجہ سے زید نے یہ لفظ کہا کہ تو جاتی ہے تو تین طلاق دیتا ہوں۔ یہ کہہ کر زید گھر سے باہر

(بقیہ حاشیہ از صفحہ گزشتہ) سر لئے اور یہی درست ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کا فتویٰ بھی تین کا ہی ہے۔ موطا امام مالک میں ہے ان رجلا قال لابن عباس انی طلقت امرأتی مائۃ تطلیقۃ فماذا تری علی فقال لہ ابن عباس طلقت منک بثلاث (موطا امام مالک کتاب الطلاق ص ۱۹۹) [1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۲۶۰ طبع

Maktaba Tul Ishaat.com

جانے لگا تو بندہ نے اس کو پکڑ کر کہا کہ جاتا ہے تو میرا جھگڑا تو نکر جا، اس پر زید نے یہ کہا کہ اگر تیری خواہش ہے تو طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی، ایسی صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں، اگر ہوئی تو کونسی۔

الجواب:۔ درمختار و شامی سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی طلاق منجز ہوتی ہے تعلیق میں شمار نہیں ہوتی[1]، لہذا اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئیں اور بندہ بائنہ مغلظہ ہوگئی، بدون حلالہ کے وہ زید کے نکاح میں دوبارہ نہیں آسکتی۔

ایک طلاق، دو طلاق، چار طلاق دادم سے کتنی طلاق واقع ہوئی

سوال (۴۰۴) زید زن مخدورا گفت ترا یک طلاق دو طلاق چار طلاق دادم چند شوند از عبارت عالمگیریہ انت واحدۃ و مائۃ۔ انت واحدۃ والف معلوم میشود کہ محض دو واقع شوند زیرا کہ دریں عبارات یک واقع میشود۔ و در اشباہ زیر قاعدہ الاعمال اولی من الاھمال و مما فرعتہ الخ سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے کہ سوال میں دو طلاق واقع ہوں گی اور لفظ چار طلاق مثل مائۃ والف لغو ہوگا۔ تین طلاق کیوں نہ ہوں گی؟ نظائر وقوع ثلاثہ کی عبارت کتب فقہ میں بکثرت ہیں۔

الجواب:۔ دریں صورت سہ طلاق واقع شود بلا ریب و روایت عالمگیریہ در غیر مدخولہ است کہ آں از یک طلاق بائنہ میشود و ثانی و ثالث در صورت تفریق برد واقع نمی شود۔ عبارت عالمگیریہ در فصل رابع فی الطلاق قبل الدخول این است اذا طلق الرجل امرأتہ ثلاثا قبل الدخول بھا وقعن علیھا فان فرق الطلاق بانت بالاولی ولم تقع الثانیۃ والثالثۃ الی ان قال ولو قال ولم یدخل بھا انت طالق احدی وعشرین تقع الثلاث عند علمائنا الثلاثۃ ولو احد عشر

---

[1] وان قالہ مرۃ او بحکمہ: ویقضائہ او باذنہا او بعدمہ او بقدرتہ یقع فی الحال اضیف الیہ تعالی او الی العبد اذ یراد بمشیتہ لتعذر طرفا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص ۶۰۶ ج ۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

تقع الثلاث فی قولهم ولو قال واحدة وعشرا وقعت واحدة ولو قال واحدة ومائة او واحدة والف كانت واحدة فی رواية الحسن عن ابی حنيفة وقال ابو يوسف تقع الثلاث كذا فی المحيط[1]. پس معلوم شد کہ ایں اختلاف در غیر مدخولہ است نہ در مدخولہ. فقط

دو گواہوں کی گواہی سے تین طلاق ہوگی، گو شوہر کو یاد نہ ہو

سوال (۴۰۵) زید نے بحالت غصہ جب کہ اس کی عورت نے کہا کہ تم مجھے طلاق دیدو اس کے جواب میں زید نے یہ کہا میں نے تجھ کو دو مرتبہ طلاق دیا. اس کے بعد عدد میں اختلاف پڑا کہ تین طلاق دیا یا دو. زید کہتا ہے کہ دو طلاق دینے کا خوب خیال ہے، تین طلاق دینے کا کچھ خیال نہیں. الغرض دو کا پختہ خیال ہے. لیکن دو شخص عربی خواں طالب علم کہتے ہیں کہ زید نے تین طلاق دیا ہے. نیز ان میں کا ایک طالب علم یہ بھی کہتا ہے کہ زید نے مجھ سے اس مطلقہ کے سامنے یہ بھی کہا کہ میں نے اس کو دسوں مرتبہ طلاق دیا مگر جاتی نہیں اور زید کی ماں اور بھائی بھی اقرار کرتے ہیں کہ تین طلاق دیا ہے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے.

الجواب:- جب کہ دو معتبر گواہ کہتے ہیں کہ زید نے تین دی تو تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئیں، اب بلا حلالہ کے شوہر اول اس سے نکاح نہیں کر سکتا[2]. فقط.

---

[1] فتاویٰ عالمگیری مصری، فصل رابع فی الطلاق قبل المدخول بہا، ج ۱ ص ۴۷۳. ظفیر

[2] وقضا بها ای الشهادة لغير حاكم الحقوق سواء كان الحق مالا او غيره كنكاح وطلاق لرجلين او رجل وامرأتين (رد المحتار كتاب الشهادات ص ۴۵۹ ج ۴). ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

شوہر ثانی وطی کے بعد طلاق دے تو شوہر اول کے لئے جائز ہے

سوال (۴۰۶) ایک شخص نے مطلقہ ثلاثہ کو حلالہ کے لئے اپنے بہنوئی سے نکاح کر دیا محلل نے کئی روز کے بعد طلاق دی۔ وطی کے متعلق دریافت کیا گیا۔ قدیمہ کا بیان ہے کہ جدیدہ کے ساتھ ایک گھر میں میری بیداری کی حالت میں وطی ہوئی ہے اور محلل بھی اس کا مقر ہے لیکن جدیدہ علیحدہ گھر میں وطی کی مدعی ہے اور محلل اس کا منکر ہے علاوہ اختلاف مکان وطی کے جدیدہ کے ساتھ بمقابلہ قدیمہ کے وطی ہونا معتبر ہوگا یا نہیں۔

الجواب:۔ شوہر اول سے نکاح حلال ہونے کے لئے وطی شوہر ثانی کی شرط ہے اور وطی کا اقرار دونوں کو ہے اگرچہ مکان میں اختلاف ہے۔ پس حسب اقرار زوجین عورت مذکورہ شوہر اول کے لئے حلال ہے یعنی بعد انقضائے عدۂ شوہر اول سے نکاح کر سکتی ہے ولو اخبرت مطلقة الثلث بمضی عدته وعدة الزوج الثانی بعد دخوله والمدة تحتمله جاز له ای للاول ان یصدقها ان غلب علی ظنه صدقها[1]۔ فقط

پہلے شوہر کی طرف لوٹنے کے لئے حلالہ یعنی نکاح اور وطی ضروری ہے اور طلاق دینے والے کے کہنے سے طلاق نہیں ہوئی

سوال (۴۰۷) ایک شخص مسمی نعمت خاں نے ہندو یا ست کی عدالت کے حکم سے اور نیز اپنے اہل برادری کے دباؤ سے اپنی زوجہ مسماۃ گبرو کو ایک ہی وقت میں تین طلاقیں دیں۔ دو تین روز بعد نعمت خاں نے بعض لوگوں کے کہنے سننے پر بعض ہندو لوگوں سے اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ میں زوجہ مذکورہ کو پھر اپنے یہاں بموقعہ مناسب بلا لوں گا اور تقریباً تین چار ماہ بعد شوہر دوم زوجہ مذکورہ مسماۃ گبرو مصالحت ہوئی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد برادری نے بھی دوبارہ نکاح کرنے کی ہدایت کی چونکہ پہلے طلاق ہو کر وہ عورت ابھی تک کسی دوسرے شخص کے نکاح میں نہیں آئی تھی

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ مطلب مسئلۃ الہدم ص ۴۷۶ ج ۲ و ص ۴۷۷ ج ۲ ۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اس خیال سے عورت کا نکاح مسمی منگل خاں کے ساتھ ہوگیا، اس شرط پر کہ نکاح کے بعد فوراً ہی طلاق دیدے۔ بعد نکاح کے اس نے کہا کہ میں ابھی طلاق نہیں دیتا کل پرسوں تک طلاق دیدوں گا۔ پھر طلاق سے انکار کر دیا۔ عورت کو منگل خاں کی زوجیت منظور نہیں۔ سوال یہ ہے کہ نعمت خاں نے جو طلاق پہلے دی تھی وہ جائز ہے یا نہیں۔ منگل خاں کا نکاح صحیح ہے یا غلط۔ اور منگل خاں کا یہ کہنا کہ کل پرسوں کو طلاق دیدوں گا کیا حکم رکھتا ہے۔ اور عورت کا یہ کہنا کہ مجھے منگل خاں کی زوجیت منظور نہیں ہے جس کی وجہ سے نہ وہ منگل خاں کے یہاں گئی اور نہ خلوت صحیحہ ہوئی تو اب اسکی جدائی یا طلاق کا کیا طریقہ ہو سکتا ہے۔

الجواب:۔ نعمت خاں نے جو پہلے تین طلاق دی تھی وہ واقع ہوگئی اور بدون حلالہ کے وہ اس مطلقہ کو اپنے نکاح میں نہیں لا سکتا اور حلالہ یہ ہے کہ وہ عورت بعد عدت کے دوسرے مرد سے نکاح کرے پھر وہ وطی کے بعد طلاق دے اور اسکی عدت بھی گذر جاوے اس وقت شوہر اول نکاح کر سکتا ہے[1]۔ تین طلاق کے بعد رجعت نہیں ہو سکتی۔ پس نعمت خاں کا ارادۂ رجعت ظاہر کرنا کچھ مفید نہیں ہے اس سے کچھ نہیں ہوا اور اگر وہ رجعت بھی کر لیتا تب بھی رجعت صحیح نہ ہوتی اور نکاح سابق قائم نہ ہوتا۔ منگل خاں کا نکاح صحیح ہوگیا اور جب تک وہ صحبت کرکے اس منکوحہ کو طلاق نہ دے گا اور عدت نہ گذر جاوے گی اس وقت تک نعمت خاں کے لئے نکاح

---

[1] وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ او ثنتین فی الامۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بھا ثم یطلقھا او یموت عنھا (ہدایہ باب الرجعۃ فصل فیما تحل بہ المطلقۃ ص۳۷۵ ج۲) ولو اخبرت مطلقۃ الثلاث بمضی عدتہ وعدۃ الزوج الثانی بعد دخولہ والمدۃ تحتملہ جاز لہ ای للاول (درمختار) بل قالت تزوجت ودخل بی الزوج وطلقنی وانقضت عدتی (ردالمحتار باب الرجعۃ ص۴۶۶ ج۲) نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اس عورت سے حلال نہوگا۔ اگر فرض کرو کہ منگل خاں بدون صحبت وجماع کے طلاق بھی دیدیوے تب بھی نعمت خاں کے لئے وہ عورت حلال نہوگی کیونکہ حلالہ میں دوسرے شوہر کا صحبت کرنا ضروری ہے اور منگل خاں کا یہ کہنا کہ طلاق دیدوں گا یا کل پرسوں تک طلاق دیدوں گا اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اور عورت نے جب اول منگل خاں سے نکاح کر لیا تو بعد میں اس کا یہ کہنا کہ مجھکو منگل خاں کی زوجیت منظور نہیں ہے لغو ہے اس سے نکاح میں کچھ فرق نہیں آیا اور منکوحہ کو بعد نکاح کرنے کے کچھ اختیار علیحدگی کا نہیں رہتا اور بدون طلاق دینے شوہر کے وہ اس کے نکاح سے جدا نہیں ہوسکتی اور کسی دوسرے سے نکاح نہیں کرسکتی[1]۔ پس طریقہ جدائی کا یہ ہے کہ منگل خاں سے طلاق دلوائی جاوے اور نعمت خاں سے دوبارہ نکاح جائز ہونے کے لئے ضروری ہے کہ منگل خاں بعد صحبت کے طلاق دے اور شرط مذکور کے ساتھ نکاح کرنا مکروہ تحریمی ہے مگر نکاح صحیح ہوجاتا ہے[2]۔ فقط۔

ایک دفعہ میں تین طلاق دینے سے غیر مدخولہ کو بھی تین طلاق پڑتی ہے

سوال (۴۰۸) غیر مدخولہ پر حلالہ ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ غیر مدخولہ کو اگر تین طلاق دفعۃً واحدۃً دیجاویں تو تین طلاق اس پر واقع ہوجاتی ہیں اور اس صورت میں حلالہ کی ضرورت ہے بدون حلالہ کے شوہر اول سے اس کا نکاح صحیح نہ ہوگا۔ فی الدر المختار قال لزوجته غیر المدخول بها انتِ طالق ثلاثا وقعن[3]۔ الخ فقط

---

[1] لما نکاح منکوحة الغیر الخ فلم یقبل احد بجوازه (رد المحتار باب المهر ص۴۸۲ ج۲) [2] واذا تزوجها بشرط التحلیل فالنکاح مکروه لقوله علیه السلام لعن الله المحلل والمحلل له هو محلله (هدایه باب رجعة فصل فیما تحل به المطلقة ص۳۷۹ ج۲) قوله هذا هو محلله ای محدثه اشتراط التحلیل فی العقد کما ذکرنا اذ لو اضمر ذلك فی قلبه لم یستحق اللعن وقیل معنی قوله هو محلله الکراهة محمل الحدیث لافساد وحمایه (حاشیه هدایه) [3] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بها ص۶۲۴ ج۲ فقیه

Maktaba Tul Ishaat.com

بلا شرط تحلیل شوہر ثانی نکاح کرے تو کیا حکم ہے

سوال (۴۰۹) شخصی زن خود را سہ طلاق داد بعد انقضاء عدت دیگر بر آں زن را بشرط تحلیل نکاح کرد و با بشرط تحلیل در صلب عقد دخل نہ نمود بلکہ قبل عقد درجا نبین شرط واقع شد۔ ہنگام نکاح با ذکر شرط عقد منعقد شد ایں نکاح برائے زوج ثانی بلا کراہت حلال شود یا نہ۔

الجواب:۔ ہرگاہ در نکاح شرط تحلیل مذکور نشد کراہتے دراں نخواہد شد کما ذکر فی الدر المختار وکرہ التزوج للثانی تحریما او بشرط التحلیل کتزوجتک علی ان احللک الخ اما اذا اضمر ذلک لا یکرہ اھ فقط

حلالہ میں جب شوہر ثانی بلا دخلی طلاق دے تو وہ پہلے شوہر کے لئے حلال نہ ہوگی

سوال (۴۱۰) شوہر ثانی اگر بلا دخلی کے طلاق دیدے تو عورت شوہر اول کے لئے جس نے تین طلاق دی تھی حلال ہوجائے گی یا نہیں۔

حلالہ کرنے والے کا حکم

سوال (۴۱۱) حلالہ کرنے والے کے لئے حدیث کا کیا حکم ہے۔؟

الجواب:۔ (۱) حلالہ میں دوسرے شوہر کا دخلی کرنا شرط ہے اگر بدون دخلی وصحبت کے اس نے طلاق دیدی تو وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے۔

(۲) حدیث شریف میں یہ وارد ہے لعن اللہ المحلل والمحلل لہ یعنی اللہ کی لعنت ہے حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا۔ اس کا مطلب یہ ہے فقہاء حنفیہ نے یہ لکھا ہے کہ اگر صراحۃً کسی سے کہدے کہ بغرض حلالہ تو نکاح کرے پھر طلاق دیدے اور وہ اسی شرط پر نکاح کرے اور اگر دل میں ہو اور زبان سے کچھ

---

۱ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص ۴۳۳ ج ۲ ۲ ص عائشۃ ان رجلا طلق امرأتہ ثلاثا فتزوجت رجلا ثم طلقها قبل ان یدخل بها فاراد زوجها الاول ان یتزوجها فسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال لا حتی یذوق عسیلتہا کما ذاق الاول

Maktaba Tul Ishaat.com

نہ کہا جاوے تو درست ہے۔ درمختار میں ہے اما اذا اضمر ذلک لا یکرہ وکان الرجل ماجورًا لقصد الاصلاح[1]۔ اھ۔

ملفوظہ مخلطہ سے نکاح اور وطی کے بعد طلاق دیدی تو وہ پہلے شوہر کے لئے جائز ہے

سوال (۴۱۱) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق دی۔ ہندہ نے بعد گزرنے میعاد عدت کے عمر کے ساتھ اپنا نکاح کر لیا۔ لیکن عمر نے بھی ہندہ کو شام کے ۴ بجے طلاق دیدی، دس بجے دن کے نکاح ہوا تھا۔ ہندہ کہتی ہے کہ عمر نے بعد وطی کے طلاق دی ہے اور پہلے عمر وطی کا انکار کرتا تھا۔ لیکن اب وہ بھی وطی کا اقرار کرتا ہے۔ اس صورت میں ہندہ اپنے شوہر اول زید کے لئے حلال ہے یا نہیں، ہندہ نے بعد طلاق عمر کے عدت گذار کر پھر زید شوہر اول سے نکاح کر لیا ہے، یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- یہ نکاح جو زید زوج اول نے ہندہ سے کیا صحیح ہے۔ شامی میں ہے وعبارۃ البزازیۃ ادعت ان الثانی جامعھا وانکر الجماع حلت للاول[2]۔ اھ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اگر شوہر ثانی جماع سے انکار بھی کرے اور عورت دعویٰ جماع کا کرے تو قول عورت کا معتبر ہے اور شوہر اول کے لئے وہ عورت حلال ہو گئی۔ فقط

تین طلاق کے بعد حلالہ ضروری ہے اور پندرہ سالہ حلالہ درست ہے

سوال (۴۱۲) عرصہ سال بھر کا ہوا شوہر نے غصہ کی حالت میں زوجہ کو طلاق دیدی، اب زوجہ شوہر

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص۴۴۲ ج۲ وکرہ التزوج للثانی تحریما لحدیث لعن المحلل والمحلل لہ بشرط التحلیل کتزوجتک علی ان احللک وان حلت للاول لصحۃ النکاح وبطلان الشرط فلا یجبر علی الطلاق کما حققہ الکمال (ایضاً ص۴۴۳ ج۲) [2] رد المحتار باب الرجعۃ ص۴۴۲ ج۲۔ ولو قالت دخل بی الثانی وانکر فالمعتبر قولہا (ایضاً) ظہیر

Maktaba Tul Ishaat.com

دونوں راضی ہیں۔ عورت کا دیور پندرہ برس کا ہے اس کے ساتھ حلالہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟۔

الجواب:۔ اگر شوہر نے تین طلاق دیدی تھی تو بدون حلالہ کے اس عورت مطلقہ سے دوبارہ نکاح صحیح نہیں ہے اور دیور جس کی عمر پندرہ سال کی ہے اگر اس کے ساتھ نکاح کیا جاوے اور وہ بعد وطی کے طلاق دیدے تو بعد عدت کے شوہر اول نکاح کر سکتا ہے۔ غرض پندرہ سالہ شخص سے حلالہ ہو سکتا ہے[1]۔ فقط

منکوحہ حلالہ کے بعد جائز ہے

سوال (۴۱۳) زوجہ خود را طلاق مغلظہ دادہ بعدہ تجدید نکاح کردہ، بعد دو ماہ بخوف عقوبت اخروی زن را نیز دیگر بغرض تحلیل خفیۃً پیش دوستاں بنکاح داد آنکس بعد بنا طلاق دادن بعاشرش زید بعد اختتام عدت بنکاح خود آورد ہنوز آن زن بحق زید حلال شدہ یا نہ۔

الجواب:۔ حلال شد۔ فقط۔

حلالہ میں وطی شرط ہے اگر پہلا وطی شوہر ثانی طلاق دے گا تو پہلے شوہر کے لئے جائز نہ ہوگی،

سوال (۴۱۴) اگر در عقد آوردہ زن را شوہر ثانی بغیر مقاربت طلاق دہد حلالہ جائز است یا نہ یا برائے حلالہ نزدیکی لازمی است۔

الجواب:۔ حلالہ این است کہ مطلقہ ثلثہ بعد تمام شدن عدت طلاق کہ برائے حائضہ سہ حیض است بشوہر ثانی نکاح کند و آں شوہر بعد وطی طلاق دہد و عدت او تمام شود و آں وقت شوہر اول را نکاح کردن با زن مطلقہ حلال خواہد شد

---

[1] لا ینکح مطلقۃ من نکاح صحیح ناقد بھا ای بالثلاث الا حتی یطأھا غیر ولو لغیر مراھق قالوا یجامع مثلہ الخ بنکاح نافذ الخ وتقضی عدتہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص ۴۳۹ ج ۲) قولہ ولو مراھقا ھو الدانی من البلوغ نھر ولا بد ان یطلقھا بعد البلوغ (رد المحتار ایضاً) پندرہ سالہ بالغ ہے اس کی فقہاء نے صراحت کی ہے جیسا کہ پہلے گذرا (ظفیر)

Maktaba Tul Ishaat.com

واگر شوہر ثانی بلا دخول و مجامعت طلاق دہد دریں صورت برائے شوہر اول حلال نخواہد شد باز بکے دیگر بعد گذشتن عدت نکاح کند و آنگس بعد وطی طلاق بدہد تا کہ برائے شوہر اول حلال شود۔ فقط۔

جو لوگ ایک مجلس کی تین طلاق کو ایک کہتے ہیں حنفی ان کے متعلق کیا کہیں

سوال (۴۱۵) ایک آدمی متبع مذہب اہل حدیث نے غصہ میں آکر اپنی عورت کو ایک مجلس میں تین طلاق دیدیں، علماء اہل حدیث نے ان کو ایک شمار کیا ہے، کیا حنفی کو ان مفتیوں کے اور اس شخص کے متعلق زنا کا فتویٰ دینا اور اس شخص کو زانی کہنا اور ان مفتیوں اور اس شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟ اور کیا حنفی کی نماز ان کے پیچھے فاسد ہو جاتی ہے یا نہیں؟۔

الجواب:۔ بے شک جس نے تین طلاق میں ایک طلاق کا فتویٰ دیا اس نے سخت غلطی کی اور جمہور صحابہؓ و ائمہ کا خلاف کیا اور نص قطعی کو چھوڑا وہ شخص امامت کے قابل نہیں ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں وہ بے شک زانی ہے اور اس کو زانی کہنا صحیح ہے بلکہ زانی سے بدتر ہے کہ مطلقہ ثلث کو بغیر حلالہ رجوع کر کے اس سے وطی کرتا ہے جو نص صریح قطعی کے خلاف ہے قال اللہ تبارک وتعالیٰ فان طلقہا (ای ثلثا) فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ۔ فشمل قولہ تعالیٰ المطلقۃ بالثلث متفرقۃ او دفعۃ واحدۃ فی مجلس واحد والتفصیل فی الفتح والشامی۔ فقط۔

قال فی التفسیر المظہری تحت قولہ تعالیٰ الطلاق مرتان لکنہم اجمعوا علی انہ من قال لامرأتہ انت طالق ثلثا یقع ثلثا بالاجماع وقالت الامامیۃ ان طلق ثلثا دفعۃ واحدۃ لا یقع لہذہ الآیۃ وقال بعض الحنابلۃ یقع طلقۃ واحدۃ ومن الناس من قال ان فی قولہ انت طالق ثلثا یقع فی المدخول بہا ثلثا وفی غیر المدخول

لہ لا ینکح مطلقۃ من نکاح صحیح نافذ بہای بالثلاث او حتی یطأہا غیرہ بنکاح او یقضی عدۃ الثانی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص ۴۰۲ ج ۲ و ص ۴۱۲ ج ۲) تغییر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

والحجة لنا السنة والاجماع اما السنة فحديث ابن عمرؓ انه طلق امرأته وهي حائض الى ان قال فقلت يا رسول الله رأيت لو طلقتها ثلثا اكان يحل لي ان اراجعها قال لا كانت تبين منك وكانت معصية رواه الدارقطني وابن شيبة في مصنفه عن الحسن قال حدثنا ابن عمرؓ فذكر بسماعه عنه وحديث ابن عباس فيه دلالة على ان الحديث منسوخ فان امضاء عمرؓ الثلث بمحضر من الصحابة وتقريرا لامر على ذلك يدل على ثبوت الناسخ عندهم وان كان قد خفي ذلك قيله في خلافة ابي بكر ثم نقل المفسر فتوى ابن عباسؓ عن ابي داؤد والطحاوي ومالك وفتوى ابن مسعودؓ عن المؤطا وعبد الرزاق وفتوى ابي هريرةؓ مع ابن عباسؓ عن ابي داؤد ومالك وفتوى ابن عمرؓ عن مالك وفتوى علیؓ عن وكيع وفتوى عثمانؓ عن وكيع ورواية طلاق ابي عبادة بن الصامتؓ ان اباه طلق امرأة له الف تطليقة وانطلق عبادةؓ فسأل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بانت بثلث في معصية الله الحديث عن عبد الرزاق وروى الطحاوي عن انس قال لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره وروى ايضا عن انسؓ عن عمرؓ فيمن طلق ابكر ثلثا انه لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره وحديث ابن عباسؓ يمكن تاويله بان قول الرجل انت طالق انت طالق انت طالق كان واحدة في الزمن الاول لقصدهما التاكيد في ذلك الزمان نحو ما سيأتي يقصدون التجديد فالزموهم ثلثا بما علم قصدهم الخ وحديث ركانة قال طلقها ثلثا في مجلس واحد قال انما تلك طلقة واحدة فمنكر الا والتفصيل في التفسير المظهري.

وفي الفتاوى الخيرية (سئل) في شخص طلق زوجته ثلثا مجتمعا في كلمة واحدة فهل يقعن ام لا وهل اذا رفع الى حاكم حنفي المذهب يجوز له تنفيذ الحكم

Maktaba Tul Ishaat.com

بعدم الوقوع اصلا او بوقوع واحدة او یجب علیه ان یبطله وهل اذا نفذه ینفذ ام لا (اجاب) نعم یفتی بما ذهب الیه الثلاث فی قول عامة العلماء المشهورین من فقهاء الامصار ولا عبرة بمن خالفهم فی ذلك ان یحکم بقول مخالفهم الی ان قال فی الاستدلال علی هذا نقلا عن الکمال بن الهمام اما اولا فاجماعهم ظاهر فانه لم ینقل عن واحد منهم انه خالف عمر رضی حین امضی الثلاث الخ .

وقال بعد هذا القول وقد اثبتنا عن اکثرهم صریحا بایقاع الثلاث ولم یظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال وعن هذا قلنا نحکم حاکم بأن الثلاث بفم واحد طلقة واحدة لم ینفذ حکمه لانه لا یسوغ فیه الاجتهاد فهو خلاف لا اختلاف فقد ظهر لك بذلك انه لا یجوز لاحد تنفیذه ولا العمل به وانه لا ینفذ بالتنفیذ بل یجب علی کل من رفع الیه من الحکام الحنفیة وغیرهم ممن یعتقد عدم جوازه ان یبطله کما فی المجتبی وغیره وفیه ان اصحابنا لم یجعلوا قول من نفی الوقوع خلافا فالانهم اوجبوا الحد علی من وطئها فی العدة وقال الشربینی وحکی عن الحجاج بن ارطاة طائفة من الشیعة والظاهریة انه لا یقع منها الا واحدة واختاره من المتاخرین من لا یعبأ به فافتی به واقتدی به من اضله الله تعالی وقول المحقق الکمال وقول بعض الحنابلة القائلین بهذا المذهب مما یرجح فی انهم لم یجمعوا علیه وانما هو قول البعض منهم وهو کذلك فقد افتی من ظهر الله فؤاده منهم وفتح عن بصیرته بما وافق الاجماع من یهد الله فهو المهتدی ومن یضلل فلن تجد له ولیا مرشدا والله اعلم . فتاوی خیریه ص ۴۳ ج ۱ و ص ۴۴ ج ۱ محاکی .

Maktaba Tul Ishaat.com

ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق دیں گے اگر یہ جملہ کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۴۱۶) زید نے اپنی بیوی، خولہ کو اس طرح کہا ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق بائن دیں گے۔ اب اس میں اختلاف ہے۔ زید اور زید کی بیوی کہتی ہے کہ مجھکو اس طرح سے کہا کہ ایک طلاق دو طلاق تین طلاق دیں گے۔ طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔ اور موضع کے لوگ کہتے ہیں کہ زید نے کہا ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق بائن دیا۔ اس صورت میں کس کا قول معتبر ہوگا۔

الجواب:۔ اگر اس موضع کے دو عادل ثقہ مرد یہ گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے سامنے زید نے یہ کہا ہے کہ ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق بائن دیا تو تین طلاق اسکی زوجہ پر واقع ہوگئی۔ زید کا اور اس کی زوجہ کا قول معتبر ہوگا[1]۔ اور اگر باقاعدہ کوئی گواہ طلاق کا نہیں تو زید کا قول معتبر ہے۔ طلاق واقع نہوگی

غصہ کی تین طلاق بھی تین ہی ہوتی ہے

سوال (۴۱۷) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو بتکرار خانگی ناراض ہوکر غصہ میں آکر تین مرتبہ ایک ہی وقت طلاق دی حالانکہ اس کی نیت میں بوجہ عیالداری کے مصمم ارادہ جدا کرنے کا نہیں تھا لیکن بوجہ غصہ شدید کے ایسا اس زید سے واقع ہوا۔ اب زید اپنی زوجہ ہندہ مطلقہ کو پھر اپنی زوجیت میں واپس لینا چاہتا ہے۔ بدون حلالہ کے واپس لے سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں حلالہ کی ضرورت ہے۔ بدون حلالہ کے زید ہندہ مطلقہ ثلاثہ سے دوبارہ نکاح نہیں کرسکتا[2]۔ اور حلالہ کا طریق یہ ہے کہ جس وقت ہندہ کی

---

[1] ونصابها ای الشهادة لغیرها من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیره کنکاح وطلاق وعتاق اورجل وامرأتان (الدرالمختار علی هامش ردالمحتار کتاب الشهادة ص۵۱۵ ج۴) [2] ویقع طلاق من غضب خلافا لابن القیم (ردالمحتار کتاب الطلاق ص۵۵۸ ج۳) وان کان الطلاق ثلثا فی الحرة او ثنتین فی الامة لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره نکاحا صحیحا ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها (هدایه باب الرجعة ص۳۷۵) لانها مطلقة بعد الثلاث حتی یطأها غیره بنکاح تمضی بعده عدتها

Maktaba Tul Ishaat.com

عدت یعنی تین حیض گذر جاویں دوسرے مرد سے نکاح کرے پھر وہ بعد صحبت اور وطی کے طلاق دیوے۔ پھر عدت تین حیض گذر جاویں اس وقت زید سے نکاح درست ہو سکتا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فان طلقها فلا تحل من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[1] (الآیۃ)

تین طلاق دی تو تینوں ہی واقع ہوئیں

سوال (۴۱۸) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو روبرو تین گواہوں کے تین طلاق دیدی۔ اس صورت میں تین واقع ہوئی یا نہ؟

الجواب:۔ اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی۔ کچھ تردد وقوع سہ طلاق میں نہیں ہے۔ ہکذا فی عامۃ کتب الفقہ۔ قال فی الدر المختار۔ ویقع طلاق کل زوج بالغ[2] الخ وفی باب الصریح منہ صریحہ ما لا یستعمل الا فیہ کطلقتك وانت طالق ومطلقۃ[3] الخ۔

مطلقہ نکاح کرے اور دوسرا شوہر بغیر خلوت طلاق دیدے تو پہلے سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں

سوال (۴۱۹) اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو طلاق دیدے اور عورت دوسرے شوہر سے نکاح کرے اور قبل خلوت طلاق دیدے تو شوہر اول سے نکاح جائز ہو گا یا نہیں

الجواب:۔ اگر تین طلاق دی ہیں تو بدون حلالہ کے شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے اور حلالہ میں وطی زوج ثانی شوہر کی شرط ہے[4] (اور اگر ایک طلاق دی تھی تو دوسرے شوہر کے طلاق دینے کے بعد بلا خلوت پہلے شوہر سے نکاح بھی درست ہے۔ ظفیر)

تین طلاق کی صورت میں مذہب شافعی پر عمل جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۲۰) شخصے زوجہ خود را دفعتہً ہشت طلاق دادہ باعث محبت از ہر دو جانب بنا

---

[1] سورۃ البقرۃ ع ۲۹۔ [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۹ ج ۲ [3] ایضاً وان کان الطلاق ثلثا الخ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ ویدخل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا زیلعی باب الرجعۃ ص ۳۷۸ ج ۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

مجبور و ناچار لہٰذا می خواہد کہ دریں امر بہ مذہب شافعی عمل نمودہ بنکاح خود در آرد پس او را جائز گردد یا نہ۔

الجواب:۔ دریں صورت عمل بمذہب امام شافعی وغیرہ جائز نیست بدین حلالہ شوہر اول با و نکاح نتواں کرد حرام قطعی است قال اللہ تعالیٰ فان طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ الآیۃ[1] واضح ہو کہ علماء محققین نے ارقام فرمایا ہے کہ جو کوئی بلا حلالہ مطلقہ ثلثہ سے نکاح کو جائز رکھے وہ گمراہ ہے اور ائمہ دین سے کوئی اس پارہ میں خلاف نہیں۔ اس میں روافض اختلاف کرتے ہیں نہ اہل سنت والجماعت[2]۔

ایک مجلس کی تین طلاق واقع ہو جاتی ہے

سوال (۴۲۱) اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاق اپنی زوجہ کو دیوے تو طلاق پڑ جاتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ تینوں طلاقیں پڑ جاتی ہیں اور وہ عورت مغلظہ بائنہ ہو جاتی ہے بدون حلالہ کے شوہر اول اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔ کما قال اللہ تعالیٰ

---

[1] سورۃ البقرہ رکوع ۲۹ ۔ [2] امام شافعیؒ کے یہاں بھی تین ہی طلاق واقع ہوگی ۔ حدیث نیری ہے عن عائشۃ قالت طلق رجل امرأتہ ثلاثا فتزوجہا رجل ثم طلقہا قبل ان یدخل بہا فاراد زوجہا الاول ان یتزوجہا فسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذالک فقال لا حتی یذوق الآخر عسیلتہا کما ذاق الاول (مسلم کتاب الطلاق ص ۴۶۳ ج ۱) اس پر امام نوویؒ لکھتے ہیں وبہ قال جمیع العلماء من الصحابۃ والتابعین۔ آگے لکھتے ہیں وقد اختلف العلماء فیمن قال لامرأتہ انت طالق ثلاثا فقال الشافعی ومالک وابو حنیفہ واحمد وجماہیر العلماء من السلف والخلف یقع الثلاث (مسلم ص ۴۷۳ ج ۱) پھر یہ بات بھی طے ہے تلفیق باطل ہے فمن نکح مختلفا فیہ فان قلد القائل بصحتہ او حکم بہا من یراہا طلقت ثلثا تعین التحلیل ولیس لہ تقلید من یری بطلانہ لانہ تلفیق للتقلید فی مسئلۃ واحدۃ وھو ممتنع قطعا (ردالمحتار باب الرجعۃ مطلب فی حیلۃ اسقاط التحلیل ص ۴۷۵ ج ۲) فتدبر

Maktaba Tul Ishaat.com

فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره[1] الآیۃ۔ اور فقہاء حنفیہ نے اس کی تصریح فرمائی ہے کہ ایک وقت میں ایک دفعہ تین طلاق دینے سے تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں۔ کما فی المختار۔ والبدعی ثلثة متفرقة او ثنتان بمرة او مرتان فی طهر واحد لا رجعة فیه الخ قال فی الشامی قوله ثلث متفرقة وكذا بكلمة واحدة الخ ثم قال وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلث الخ[2]

سوال (۴۲۲) اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو غصہ کی حالت میں بیوی کو ماں بہن کہدے تو کیا حکم ہے | اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو ماں بہن کہدے تو کیا حکم ہے۔ اور اگر غصہ کی حالت میں تین طلاق دیدے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہ اور پھر رکھنا اس عورت کا درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اپنی زوجہ کو صرف یہ کہنے سے کہ تو میری ماں بہن ہے طلاق واقع نہیں ہوتی، وہ عورت بدستور اس کی زوجہ ہے[3]۔ اور اگر کوئی شخص غصہ میں تین طلاق اپنی زوجہ کو دیوے تین طلاق اس پر واقع ہو جاتی ہیں۔ بدون حلالہ کے پھر اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔

---

[1] سورۃ البقرۃ ۲۹۶۔ ظفیر [2] ردالمحتار کتاب الطلاق ص۵۷۶ج۲۔ ظفیر [3] او حذف الکاف لغة وبکر بقوله انت امی ویا ابنتی ویا اختی ونحوه درمختار وفی الفتح وفی انت امی لا یکون مظاهرا وینبغی ان یکون مکروها ردالمحتار باب الظهار ص۴۹۲ج۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

غیر مدخولہ بیوی کو طلاق اور اس سے متعلق ——— احکام و مسائل

غیر مدخولہ بیوی کو ایک طلاق دی کیا حکم ہے

سوال (۴۳۳) محمد بیگ نے اپنی دختر مسماۃ بنی کا نکاح آٹھ سال کی عمر میں محمد اسمٰعیل سے کیا۔ لڑکی کی عمر اس وقت تقریباً ۱۴ سال ہے۔ بابت تین سال سے اور قبل اس کے کوئی واسطہ زن و شوہر کا نہیں ہوا اور محمد اسمٰعیل اپنی زوجہ کی نسبت اپنی زبان سے لفظ طلاق ادا کر چکا ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے

الجواب:۔ اگر محمد اسمٰعیل نے بحالت بلوغ اپنی زوجہ کو طلاق دی تو مسماۃ مذکورہ کے ساتھ اگر خلوت یا دخول ہو چکا ہے تو عدت پوری کر کے وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے اور عدت حائضہ کی تین حیض ہیں[۱] اور اگر دخول و خلوت نہیں ہوئی تو عدت لازم نہیں ہے بعد طلاق کے فوراً دوسرا نکاح کر سکتی ہے[۲]۔ فقط۔

غیر مدخولہ نے طلاق کا دعویٰ کیا اور جھوٹے گواہ بھی پیش کئے شوہر منکر ہے، کیا حکم ہے

سوال (۴۳۴) ایک عورت غیر مدخولہ کسی مرد غیر کفو کے ساتھ بھاگ کر دعویٰ کرتی ہے کہ میرے ناکح نے مجھکو طلاق دیدی ہے اور اس عورت زانیہ نے شاہد کاذب بھی پیش کئے ہیں اور ناکح کی طرف سے شہادت عدم طلاق ثابت ہو چکی ہے۔ اس صورت میں کیا حکم ہے؟

---

[۱] قال ثم زوجته غیر المدخول بها انت طالق ثلاثا الخ وکذا ان قرن بوصف او عدد او جمل بعطف او غیره بانت بالاولی لانها عدة ولذا لم تقع الثانیة بخلاف الموطوءة حیث یقع الکل (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بها ج ۲ ص ۶۲۴ ظفیر

[۲] ۱۲

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- اگر عورت کے دو گواہ معتبر ہیں اور نمازی و ثقہ ہیں پرہیزگار ہیں تو حکم طلاق کا کر دیا جاوے گا اور اگر گواہ معتبر نمازی نہیں تو طلاق واقع نہیں ہوئی شوہر کا از کار مع الحلف معتبر ہے[1]۔ فقط

رخصتی سے پہلے ایک دو طلاق دی کیا حکم ہے

سوال (۴۲۵) زید نے اپنی زوجہ منکوحہ ہنوز کو قبل از رخصتی دو طلی غصہ میں ایک جلسہ میں ایک یا دو بار لفظ طلاق کا کہا اس کہنے سے نکاح میں تو کچھ نقصان نہ ہوگا۔ اگر طلاق واقع ہوگئی تو نکاح کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔

الجواب:- غیر موطوئہ ایک طلاق صریح سے بائنہ ہو جاتی ہے۔ پس بائن نکاح جدید یا کے اس کو رجوع کرنا صحیح نہیں ہے[2] اگر وہ دونوں راضی ہیں تو پھر نکاح ہو جانا چاہئے حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط

بیوی سے کہا طلاق، طلاق بائن دیا، کتنی طلاق واقع ہوئی

سوال (۴۲۶) کسی نے اپنی بیوی موطوئہ یا غیر موطوئہ کو حالت غصہ میں کہا طلاق، طلاق بائن طلاق دیا میں نے تجھکو۔ اب عورت پر کے طلاق ہوئی اور شوہر اس کو نکاح میں رکھ سکتا ہے یا نہیں؟۔

(۴۲۷) ایک شخص کو مار پیٹ کر اس کی سسرال والوں نے طلاق بائن اس کی زوجہ کو دلوائی۔ اس بیوی کو بغیر تحلیل کے نکاح پڑھا کر وہ مرد رکھ سکتا ہے یا نہیں اور جو لوگ بغیر تحلیل کے نکاح کو جائز بتلاتے ہیں وہ صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں موطوئہ پر تین طلاق واقع ہوں گی اور غیر موطوئہ پر ایک بائنہ۔ پس موطوئہ ہونے کی صورت میں بلا حلالہ کے نکاح اس سے درست نہیں

---

[1] ونصابها ای الشهادة لغیرها من الحقوق وسواء کان الحق مالا او غیره کنکاح وطلاق الا رجلان او رجل وامرأتان (ایضاً کتاب الشهادات ص ۵۱۵ ج ۴) [2] وان کان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان یتزوجها فی العدة وبعد انقضائها (هدایه باب الرجعة ص ۳۷۸ ج ۲) تفصیل

Maktaba Tul Ishaat.com

اور غیر موطوئہ ہونے کی صورت میں بلا حلالہ کے نکاح اس سے صحیح ہے[1]۔

(الجواب) اگر مطلقہ موطوئہ ہے تو بلا حلالہ کے اس سے نکاح نہیں کرسکتا اور جائز بتلانے والا آثم و جاہل ہے اور غیر موطوئہ میں حکم جواز نکاح کا صحیح ہے[2]۔ فقط

غیر مدخولہ بیوی سے کہا تین طلاق دیتا ہوں اب دوبارہ نکاح کرسکتا ہے یا نہیں

سوال (۴۲۸) ذاکر علی نے اپنی زوجہ غیر مدخولہ کو کہا کہ میں تین طلاق دیتا ہوں۔ اب وہ اس سے دوبارہ نکاح کرسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ غیر مدخولہ کو اگر تین طلاق ایک دفعہ دی جاویں اس طرح کہ تجھ پر تین طلاق ہیں مثلاً تو اس پر تین طلاق واقع ہوجاتی ہیں، لہذا اس صورت میں اگر مسمی ذاکر علی نے اپنی زوجہ کو تین طلاق ایک بار دی ہیں تو بدون حلالہ کے ذاکر علی اس سے دوبارہ نکاح نہیں کرسکتا۔ درمختار[3]۔ فقط

---

[1] قال لزوجته غیر المدخول بها انت طلاق ثلاثا او وقعن او ان فرق او بانت بالاولیٰ او ولم تقع الثانیة بخلاف الموطوءة حیث یقع الکل ـــ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ص۱۲۴ ج۲ و ص۶۲۶ ج۲ ۔

[2] واذا کان الطلاق باثنا دون الثلث فله ان یتزوجها فی العدة وبعد انقضائها او ان کان الطلاق ثلثا فی الحرة او لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره نکاحا صحیحا ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها او رد بہ باب الرجعة فصل فیما تحل بہ المطلقة ص۳۷۰ ج۲) ظفیر

[3] قال لزوجته غیر المدخول بها انت طالق ثلاثا او وقعن (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ص۱۲۴ ج۲) ولا ینکح مطلقه بها او بالثلاث حتی یطأها زوجه بنکاح یمضی عدة الثانی (ایضاً باب الرجعة ص۷۳۹ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اگر میں نے کسی اور عورت سے نکاح کیا ہو تو اس پر آنے سے ایک دو تین طلاق دادم پہلے نکاح میں آئی ہوئی غیر مدخولہ کو کتنی طلاق ہوں گی

سوال (۴۲۹) شخصی در کابین نامہ زوجہ خود نوشت و ہم بزبان خود اقرار نمود کہ من اگر بغیر توبیخ زنے را نکاح کردہ باشم پس آں زن از امروز (۱-۲-۳) طلاق دادم۔ اکنوں معلوم گردید کہ شخص مذکور قبل از ایں شرط زنے را نکاح کردہ است و آں زن غیر مدخول بہا است پس بر آں زن از ایں شرط یک طلاق واقع گردید یا سہ طلاق چہ ۱-۲-۳ طلاق را اگر در تفریق طلاق شمار کردہ شود یک طلاق واقع میشود دگر نہ سہ طلاق خواہد شد۔ و ایں صورت تفریق طلاق است یا چہ (۱-۲) کہ عدد است آیا معدود طلاق باشد یا چیزے دیگر۔

الجواب:- عدد ۱-۲-۳ ظاہر است کہ صفت طلاق است و تفریق در صفت مثل تفریق در طلاق است لہذا بصورت مذکورہ زن غیر مدخولہ از یک طلاق بائنہ شد و ثانی و ثالث بر و واقع نہ شد کما فی الدر المختار وان فرق بوصف او خبر او جمل بعطف او غیرہ بانت بالاولی لا الی عدۃ الخ[1]۔ فقط

غیر مدخولہ بیوی کو طلاق مغلظہ دے تو کیا حکم ہے

سوال (۴۳۰) کسی نے کہا کہ میری بیوی پر طلاق مغلظہ ہے اور اس کی بیوی غیر مدخولہ ہے تو اس پر کس قسم کی طلاق واقع ہوگی۔

الجواب:- اس صورت میں طلاق بائنہ واقع ہوگی اور اگر نیت تین طلاق کی ہو تو تین طلاق واقع ہوں گی۔ کما فی الدر المختار ویقع بقولہ انت طالق بائن (الی ان قال) او اغلظہ او اعظمہ واحدۃ بائنۃ ان لم ینو ثلاثا الخ[2]۔ فقط۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ص ۶۲۶ ج ۲۔

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق بالصریح ص ۶۱۷ ج ۲ ۱۲ منہ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

صورت مسئولہ میں نکاح جدید بغیر حلالہ درست ہے

سوال (۴۳۱):- ماقولکم رحمکم اللہ۔ دریں کہ زید قسم کرد کہ اگر من درخانہ عمر داخل خواہم شد بر زوجہ من کہ اسم او میمونہ است یک طلاق، سہ طلاق واقع خواہد شد، اتفاقاً زید دریں قسم حانث شد و درخانہ عمر داخل شد و ما نحالیکہ زوجہ زید غیر مدخولہ است، پس دریں صورت بر میمونہ زوجہ زید طلاق واقع شود یا نہ، اگر واقع شود صورت حلت چہ باشد صرف تجدید عقد کافی است یا ضرورت تحلیل خواہد شد، بینوا بالدلیل توجروا۔

الجواب:- قال فی الدر المختار فی باب طلاق غیر المدخول بہا وتقع واحدۃ ان قدم الشرط[1] پس درصورت مسئول عنہا چونکہ شرط مقدم است و عورت غیر مدخولہ است و طلاق متفرق دادہ است لہذا بوقت تحقق شرائط یک طلاق واقع گردیدہ زوجہ اش بائنہ خواہد شد و باقی برو نہ واقع خواہد شد و نکاح جدید بدوں حلالہ باو صحیح خواہد شد و ان فرق بانت بالاولی ولم تقع الثانیۃ الدر مختار[2]۔

اگر کوئی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاق متفرق دے تو ایک واقع ہوگی

سوال (۴۳۲):- ایک شخص نے زوجہ غیر مدخولہ کو تین طلاق متفرق دیں، گواہوں کا بیان اس کی تصدیق کرتا ہے اس صورت میں کونسی طلاق واقع ہوئی۔

الجواب:- غیر مدخولہ کا حکم یہ ہے کہ اگر ایک کلمہ سے اس کو تین طلاق دیگا تو ہر سہ طلاق واقع ہو جاتی ہیں کما یقول انت طالق ثلاثا اور اگر متفرق طور پر طلاق دے گا تو وہ ایک طلاق سے بائنہ ہو جاتی ہے، دوسری اور تیسری طلاق اس پر واقع نہیں ہوتی۔ وان فرق بوصف او خبر او جعل بعطف او غیرہ بانت بالاولی لا الی عدۃ ۔۔۔ درمختار[3]

پس صورت مسئولہ میں جیسا کہ بیان شاہدوں کا ہے اس کے موافق اس کی زوجہ غیر مدخولہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر مدخول بہا صہ

[2] ایضاً صہ ۔ ظفیر [3] رد المحتار باب طلاق غیر مدخول بہا صہ ۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

باب چہارم کنایات

ایسے الفاظ سے طلاق دینا جن میں دوسرے معنی کیساتھ طلاق کا معنی بھی پایا جاتا ہو

اس کی تجھ کو کوئی ضرورت نہیں کا جملہ کنایہ ہے، نیت سے طلاق ہوگی

سوال (۴۳۳) ایک شخص نے ایک عورت سے یہ وعدہ کرکے کہ میں تمہارے پاس تمام عمر رہوں گا اور خدمت بہت کروں گا اور ہرگز تکلیف نہ دوں گا۔ نکاح کرلیا۔ بعد نکاح کے وعدہ خلافی کی اور تکلیف ونقصان از حد پہنچانا شروع کیا۔ کیا اب یہ نکاح باقی رہے گا اور جس سے نکاح کیا ہے اس کو دو دفعہ یہ بھی کہا کہ جو لڑکی تمہاری میرے نکاح میں ہے اسکی مجھ کو کوئی ضرورت نہیں۔ کیا اس صورت میں نکاح باقی رہے گا یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر شوہر اس طرح کہتا کہ اگر میں خلاف اپنے وعدہ کے کروں

Maktaba Tul Ishaat.com

تو اس منکوحہ پر بعد نکاح کے طلاق ہے تو بصورت خلاف کرنے وعدہ کے اس کی عورت پر طلاق واقع ہو جاتی کما ھو حکم التعالیق لیکن اس صورت میں چونکہ شوہر نے ایسا نہیں کہا اور طلاق کو عدم ایفاء وعدہ پر معلق نہیں کیا لہذا طلاق واقع نہیں ہوئی اور جو الفاظ شوہر نے اپنی زوجہ کو کہے ہیں کہ مجھ کو اس کی ضرورت نہیں ہے یہ الفاظ کنایہ کے ہیں ان میں اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں. پس شوہر سے دیافت کیا جاوے کہ اس نے کس نیت سے یہ الفاظ کہے ہیں[1]. فقط.

چھوڑ دیا اگر بہ نیت طلاق لکھا تو طلاق بائنہ واقع ہوئی

سوال (۴۳۴) ایک شخص نے اپنے خسر کو لکھا کہ میں تمہاری لڑکی کو اس کی بدزبانی کے سبب چھوڑ دیا ہے، اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہ؟

الجواب:- اگر یہ لفظ شوہر نے بہ نیت طلاق لکھا ہے تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ ہو گئی[2] اور نکاح جدید کے ساتھ رجوع کر سکتا ہے حلالہ کی ضرورت نہیں ہے.

طلاق کی نیت سے کہا کہ بیوی کو چھوڑ دیا تو تین دفعہ کہنے کے باوجود ایک طلاق بائنہ ہوگی

سوال (۴۳۵) مرد نے اپنی عورت کو کہا کہ میں نے تمہیں چھوڑ دیا. ایسے تین دفعہ ایک ہی مجلس میں کہا یا اور گواہ بھی چار موجود ہیں، اب وہ عورت اس مکان میں سے نکل کر دوسرے کے مکان میں رہتی ہے اور جس کے مکان میں نکل کر رہتی ہے اس کے پشت سے اس عورت کے دو تین بچے بھی ہوئے اب پہلا خاوند نہ لے جاتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے

---

[1] وسئل الک امرأۃ فقال لا، لا تطلق اتفاقا وان نوی (درمختار) ومثلہ قولہ لم اتزوجک اولم یکن بیننا نکاح اولا حاجۃ لی فیک بدائع ثم کن فی المحیط ذکر الوقوع فی قولہ لا عند سوالہ ولو قال لا نکاح بیننا یقع الطلاق والاصل ان نفی النکاح اصلا لا یکون طلاقا بل یکون جحودا ونفی النکاح فی الحال یکون طلاقا اذا نوی وما عداہ فالصحیح انہ علی ھذا الخلاف اھ (درالمختار باب العنین ص ۵۳ ج ۲ ایچ ایم سعید)

[2]

Maktaba Tul Ishaat.com

جس شخص نے اسے رکھا ہے اب وہ توبہ کرنا چاہتا ہے اور نکاح کرنا چاہتا ہے آیا اس کا نکاح کرنا درست ہے تو فقہ میں یا کونسی حدیث میں یا کونسی کتاب میں یا کس امام کے نزدیک جائز ہے اور پہلے خاوند کا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں اور جو دوسرے شخص کے اولاد ہے وہ کیسی ہے

الجواب:۔ اگر شوہر اول نے بہ نیت طلاق یہ کلمہ کہ میں نے تمہیں چھوڑ دیا کہا ہے تو اس کی عورت پر ایک طلاق بائن واقع ہوگئی کہ کنایات میں کئی دفعہ کہنے سے بھی بہ شرط نیت یا دلالۃ حال ایک طلاق ہی واقع ہوتی ہے۔ کذا فی الدر المختار[1]۔ پس اگر بہ نیت طلاق کلمہ مذکورہ شوہر نے کہا ہے تو عورت بعد گذارنے عدت کے جو کہ حیض والی عورت کے لئے تین حیض ہیں دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے خواہ اس سے کرے جس کے مکان میں رہتی ہے یا کسی دوسرے سے، اور بصورت وقوع طلاق اولاد جو زانی سے ہوئی ہے وہ ولد الزنا ہے لیکن اگر شوہر اول نے بہ نیت طلاق یہ کلمہ نہ کہا تھا اور نہ دلالت حال سے وقوع طلاق کا حکم ہو سکتا تھا تو پھرتا وقتیکہ شوہر اول طلاق نہ دیوے اور عدت اس کی نہ گذر جاوے دوسرے مرد سے نکاح صحیح نہیں ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

لفظ چھوڑ کہنے سے بائنہ طلاق ہوتی ہے مزنج نہیں

سوال (۴۳۶) ایک شخص نے کہا کہ میں نے فلاں شخص کی بیٹی چھوڑی۔ اس لفظ چھوڑ کو آپ صاحب کیا ترجیح دیتے ہیں کیونکہ بعضے علماء اس لفظ کو بائن کہتے ہیں اور بعضے مزنج۔ آپ کتابوں کے حوالہ سے جواب تحریر فرماویں۔

الجواب:۔ لفظ چھوڑا ترجمہ ہے سرخنک اور فارقتک کا پس جیسے کہ لفظ کنایات میں سے ہے، ان کا ترجمہ بھی کنایہ ہے نیت یا دلالت حال سے طلاق واقع ہوگی اور چھوڑنے کا لفظ ہمارے عرف میں جیسا کہ نکاح سے چھوڑنے پر بولا جاتا ہے۔

---

[1] لا یلحق البائن البائن (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۶ ج ۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

نفقہ وغیرہ کی خبر نہ لینے اور حقوق زوجیت کے ادا نہ کرنے پر بھی بولا جاتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ کذا فی الدر المختار۔ باب الکنایات۔

کچھ تعلق نہیں کہنے سے نیت طلاق کی تھی، تو طلاق ہو گئی۔۔۔۔

سوال (۴۳۷) زینب بالغہ کا عقد عمر بالغ کے ساتھ ہوا تھا مگر عقد و رخصت سے دو کر ہی دن سے باہم نااتفاقی اول ساس زینب کی جانب سے اور پھر عمر کی طرف سے شروع ہوئی۔ دو سال تک اس پر مار پیٹ کی تکلیف رہی جب میکہ آئی ماں باپ نے بٹھا لیا عمر نے اہل برادری کو درمیان میں لاکر قسم کھالی کہ اب مار پیٹ و تکلیف نہ ہوگی لے گیا مگر پھر بدعہدی کی، دو سال تک چند مرتبہ اسی طریقہ پر آمد و رفت زینب کی رہی مگر عرصہ تین سال کا ہوا کہ عمر نے اپنی منکوحہ کو مار پیٹ کر اور اس کا زیور کپڑا و دیگر سامان جہیز لے لیا اور میکہ پہنچا دیا اور یہ کہا کہ ہم کو منہ نہ دکھانا ہم سے کچھ تعلق نہیں ہے اور اس کے بعد عقد ثانی کر لیا۔ اس حالت میں زینب مجاز عقد ثانی کی ہے یا نہیں۔ کیونکہ عمر نہ پنچایت سے میل قبول کرتا ہے نہ صاف طور پر جواب دیتا ہے۔

الجواب:۔ جب تک عمر زینب کو طلاق نہ دے گا کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہے اور یہ الفاظ جو عمر نے کہہ کر زینب کو نکالا ہے، اگر ان الفاظ میں نیت طلاق کی تھی تو طلاق بائنہ واقع ہو گئی[۲]۔ عدت کے بعد زینب نکاح ثانی کر سکتی ہے اور اگر نیت طلاق کی نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی یہ امر شوہر سے دریافت کیا جاوے اس صورت میں عمر سے کہا جاوے اور اس کو بذریعہ نالش وغیرہ کے مجبور کیا جاوے کہ یا وہ خبر گیری اپنی

---

[۱] فالکنایات لا تطلق بها قضاء الا بنیة او دلالة الحال اه فخرج واذهبی الی اهل زوجک فارفقت الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲ و ص ۶۳۹ ج ۲)

ویقع بباقیها ای باقی الفاظ الکنایات المذکورة اه البائن ان نواها۔ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۱ ج ۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

زوجہ کی کرے اور نان نفقہ ادا کرتا رہے ورنہ طلاق دیدے۔ فقط

لفظ چھوڑ دیا بائن ہے صریح نہیں

سوال (۴۳۸) لفظ چھوڑی طلاق بائن ہے یا رجعی ہے، کوئی شخص اپنی عورت کو نام لے کر کہتا ہے کہ میں نے تم کو چھوڑا۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے ویقع بہا ای باقی الفاظ الکنایات المذکورۃ[1] الخ البائن ان نواھا الخ ای ان نوی الواحدۃ شامی اس سے پہلے سرحتک اور فارقتک کو جس کا ترجمہ (چھوڑا میں نے تجھکو) ہے۔ مذکور ہے۔ پس اس لفظ چھوڑا میں اگر نیت طلاق سے کیا ہے۔ ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی اور فارقتک میں ضرورت نیت کی یہ وجہ شامی نے لکھی ہے ولکنہ افاد فرقتک لا فی طافقتک او فی ھذا المنزل[2] اور عرف میں چھوڑنے کا لفظ جیسا کہ طلاق میں بولا جاتا ہے۔ خبرگیری زوجہ کی نہ کرنے پر اور اس کو معلق چھوڑنے پر بھی بولا جاتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل فتذروھا کالمعلقۃ[3] قال فی المدارک وھی التی لیست بذات بعل ولا مطلقۃ[4]۔ فقط۔

مجھ سے تجھ سے کوئی واسطہ نہیں کا جملہ اگر طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق ہو جائے گی

سوال (۴۳۹) زید نے اپنی بیوی سے چند بار کہا کہ تو اپنی ماں باپ کے گھر چلی جا میں اور شادی کرنے والا ہوں مجھ سے اور تجھ سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر نیت شوہر کے الفاظ مذکورہ سے طلاق کی ہو تو طلاق بائنہ

---

[1] دیکھئے ردالمحتار باب الکنایات ص ۶۴۱ ج ۲ و ص ۶۴۲ ج ۲۔

[2] ردالمحتار باب الکنایات ص ۶۳۹ ج ۲

[3] سورۃ النساء ۱۲۹ [4] تفسیر مدارک ص ۲۰۰ ج ۱۔ نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اس کی زوجہ پر واقع ہوگی ورنہ نہیں. قال فی الدر المختار فلی حالة الرضاء تتوقف الاقسام الثلاثة علی نیة الخ وفی الغضب الاولان[1] الخ. فقط.

صورت ذیل میں نیت ہو تو طلاق ہو جائے گی

سوال (۴۴۴۴) زید اپنی زوجہ ہندہ سے روپیہ مانگتا تھا اس نے دینے سے انکار کیا. زید نے ہندہ کو گالیاں فحش دیکر کہا اگر روپیہ دینے سے انکار کرتی ہے تو مجھ سے تجھے کوئی واسطہ نہیں یہاں سے چلی جا نہ میں تیرا خاوند نہ تو میری زوجہ. ایسی حالت میں طلاق ہوگئی یا نہیں.

الجواب:- ان الفاظ میں اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہو جاتی ہے ورنہ نہیں واقع ہوتی. درمختار میں ہے لست لك بزوج او لست لی بامرأة او طلاق ان نواه[2] اور شامی میں ہے وقید بالنیة لانه لا یقع بدونها قضاء لکونه من الکنایات واشار الی انه لا یقوم مقامها دلالة الحال لانه ذلك فیما یظهر جوابا. فقط وهو الفاظ لیس هذا منها واشار بقوله طلاق الی ان الواقع بهذه الکنایات رجعی کذا فی البحر[3] الخ. فقط

جہاں تیرا دل چاہے چلی جا کہنے سے بشرط نیت طلاق ہو جائے گی

سوال (۴۴۴۴) زید نے اپنی بیوی کو بے انتہا مار کر گھر سے یہ کہہ کر نکال دیا جہاں تیرا دل چاہے چلی جا. عورت کو اس کے بھائی لے گئے جس کو پانچ سال ہوتے ہیں، نہ شوہر لینے آیا نہ نان ونفقہ کی خبر لی، آیا طلاق ہوگئی یا نہ اور عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہ، اور عدت کی بھی قید ہوگی یا نہیں.

الجواب اس صورت میں اگر نیت شوہر کے الفاظ مذکورہ سے طلاق کی تھی تو ایک طلاق بائنہ ان الفاظ سے واقع ہوئی اور نیت ہونے نہ ہونے کا حال

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۴۰ ج۲ [2] ایضاً باب الصریح ص۶۲۳ ج۲
[3] رد المحتار باب الصریح ص۶۲۳ ج۲ نظیر.

Maktaba Tul Ishaat.com

شوہر سے ہی دریافت ہو سکتا ہے اس سے دریافت کر لیا جاوے، اگر بنیت طلاق اس نے یہ الفاظ کہے تھے تو چونکہ عدت اب گذر گئی ہوگی اس لئے دوسرا نکاح کرنا درست ہے۔ فقط۔

شوہر جملہ کہنے سے انکار کرتا ہے اور گواہ نہیں ہیں تو طلاق نہ ہوگی

سوال (۴۴۲) زید نے اپنی زوجہ کے انتقال سے نو دس ماہ بعد ہندہ کے ساتھ عقد ثانی کیا چند روز تک ہندہ اور زید میں میل اور محبت رہی۔ ہندہ ہنسی خوشی زید کی اولاد جو اس کی زوجہ سابقہ سے ہے ان کی خدمت گذاری مطابق ہدایات زید کرتی رہی کچھ عرصہ سے زید کی اولاد کی نانی سے اور ہندہ سے اَن بن ہو گئی چونکہ زید اپنی پہلی ساس کی بھی طرفداری کرتا رہا۔ ہندہ زید کے اس طرز سے ناخوش ہوئی اور زید کی اولاد وغیرہ کی خدمت گذاری سے گریز کرنے لگی۔ زید کو یہ بات ناگوار گذری اور ہندہ کو کئی مرتبہ مارا پیٹا۔ ایک روز بہت ناخوش ہوا اور ہندہ سے کہا اگر تو میری اولاد اور اسکی نانی کی خدمت سے گریز کرے گی تو تو مجھ پر حرام ہے۔ چنانچہ ہندہ ان کی خدمت سے برابر گریز کرتی رہی۔ زید نے ہندہ کو مار کر نکال دیا۔ اب زید کی خواہش مصالحت کی ہے اور اپنے کہے ہوئے جملہ سے انکاری ہے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے جب کہ عورت کو وہ جملہ کہنا تسلیم ہے اور محقق ہے۔

الجواب:۔ زید اگر اس جملہ سے انکار کرتا ہے اور لفظ حرام بولنے کا اقرار نہیں کرتا اور دو گواہ عادل موجود نہیں ہیں تو انکار اس کا معتبر ہے اور طلاق واقع ہونے کا حکم نہ ہوگا اور شوہر کے حق میں وہ عورت حلال ہے لیکن چونکہ مسئلہ یہ ہے کہ اگر عورت کو یہ محقق ہو کہ شوہر نے یہ الفاظ کہے ہیں جس سے طلاق واقع ہو جاتی ہے تو عورت کو

لہ ولو قال اذهبي اي طلقتي شئت لا يقع بدون النية وان كان في حال مذاكرة الطلاق (عالمگیری مصری باب الکنایات ص ۳۷۶ ج ۱ خیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

شوہر سے علیحدہ رہنا چاہئے والمرء ۃ کالقاضی شامی ردالمحتار[1]۔ پس اگر اب وہ دونوں باہم زن وشوہر رہنے پر راضی ہوں تو تجدید نکاح کرلیں یہ بہتر ہے اور احوط ہے۔ فقط

گھر سے نکل تو میرے کام کی نہیں کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۴۴۳) زید نے اپنی منکوحہ کو زدوکوب کرکے گھر سے نکالدیا اور یہ کہا کہ تو میرے کام کی نہیں گھر سے نکل جا مگر لفظ طلاق کا نہیں کہا اور ایک دو سال تک نان ونفقہ نہیں دیا اور نہ رجوع کیا ایسی حالت میں طلاق ہوئی یا نہ۔

الجواب:۔ ان الفاظ میں اگر نیت طلاق کی ہو تو ایک طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے اس میں نکاح جدید بلا حلالہ کے درست ہے اور اگر نیت طلاق کی نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی بدستور وہ عورت اس کی زوجہ ہے[2]۔

مراسلہ دینا مشکل ہے لکھدیا اور طلاق کی نیت نہیں تھی تو طلاق نہیں ہوئی.....

سوال (۴۴۴) شوہر نے اپنی خوشدامن کو ایک تحریر لکھی کہ آپ کی لڑکی کا اور میرا نباہ دنیا میں مشکل ہے۔ اب وہ کہتا ہے کہ یہ تحریر میں نے یوں ہی لکھدی تھی قطع تعلق کا ارادہ نہ تھا۔ آیا اس فقرہ سے طلاق بائن پڑی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ نباہ کو مشکل کہنا نہ صریح طلاق ہے نہ کنایہ اور پھر کنایہ میں نیت کی ضرورت ہے اور شوہر نیت طلاق کا انکار کرتا ہے۔ فقط۔

تم نکاح کرلو بیوی کو لکھا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۴۴۵) خاوند عبدالکریم خاں نے پہلے ۲۷ ستمبر ۱۹۱۵ء کو میرے نام چٹھی لکھی تھی کہ میری طرف سے دوسری کوئی امید

---

[1] دیکھئے ردالمحتار باب الصریح ص ۵۹۴ ج ۲ ۔ [2] الکنایات لا تطلق بہا قضاء الا بنیۃ او دلالۃ الحال فمہما اخرجہ واذہبی الخ (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الکنایات ص ۶۳۶ ج ۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

نہ رکھنا، اگر رکھنا تو طلاق کی امید اس کے بعد دوسری چٹھی ۲۴ر دسمبر ۱۹۱۸ء کو میرے نام لکھی تھی کہ اگر تم نکاح کر و تو کر لو۔ ان دونوں چٹھیوں کی نقل شامل استفتاء کی جاتی ہیں ان دونوں چٹھیوں کے مضامین طلاق کی حد تک پہونچ چکے ہیں یا نہیں اور میں عبدالکریم خاں کی زوجیت سے علیٰحدہ ہو چکی ہوں۔ یا نہ۔

الجواب:۔ اس صورت میں ایک طلاق بائنہ عورت پر واقع ہو گئی اور وہ بعد عدت طلاق کے جو کہ حائضہ کے لئے تین حیض ہیں جس کو حیض نہ آتا ہو اس کے لئے تین ماہ ہیں) دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ کیونکہ عبدالکریم خاں شوہر کے دوسرے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ زوجہ نے اس سے طلاق کا سوال بایں الفاظ کیا کہ اگر تم نے طلاق باضابطہ روانہ نہ کی تو میں دوسرا نکاح کر سکتی ہوں) اس پر شوہر نے لکھا کہ (اگر تم نکاح کرو تو کر لو) اور یہ الفاظ کنایات طلاق سے ہے اور کنایات میں نیت طلاق یا دلالۃ حال سے طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے۔ درمختار میں ہے اذ ھبی وتزوجی تقع واحدۃ بلا نیۃ[1]۔

میری زوجیت سے باہر ہو گئی کہنے سے بشرط نیت طلاق ہو جائے گی

سوال (۴۴۶) ایک عورت اپنے شوہر کے والدین سے جھگڑا فساد کر کے بلا مرضی اپنے شوہر کے گھر سے باہر نکل کھڑی ہوئی اور میکہ میں رہتی رہی اور شوہر کا یہ بیان ہے کہ یہ عورت جس تاریخ سے میرے مکان سے بلا اذن میرے باہر ہوئی ہے جب سے میرے نکاح زوجیت سے باہر ہو گئی ہے اب میں کسی طرح اپنے مکان میں یا بطور زوجیت کے نہیں رکھ سکتا اور نہ مہر و نان نفقہ دے سکتا ہوں بلکہ وہ روپیہ نقد اور زیور جو کہ اس کے جہیز وغیرہ سے علیٰحدہ ہے یعنی میری ذات خاص سے جمع کیا ہوا ہے اس کے لینے کا مستحق ہوں جو کہ زوجہ اپنے ہمراہ لے گئی ہے۔ آیا عورت شوہر کے نکاح سے علیٰحدہ ہو گئی یا نہیں اور جتنے عرصہ تک زوجہ اپنے والدین کے پاس رہی اس کے نفقہ کی مستحق

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۲۵۲ ج ۲۔ تقریر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

شوہر سے ہے یا نہیں اور کیا وہ زیور نقدی جو بوقت نکلنے کے اپنے شوہر کے مکان سے اپنی ہمراہ میکہ میں لے گئی تھی جب کہ وہ مال شوہر کا ہے تو شوہر اس کے لینے کا مستحق ہے یا نہیں۔

الجواب: - عورت کے نکل جانے اور بلا اجازت شوہر باہر چلی جانے سے طلاق اس پر واقع نہیں ہوئی اور شوہر کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی۔ البتہ اگر شوہر نے یہ الفاظ کہے کہ میں نے زکاح زوجیت سے خارج ہوگئی ہے بہ نیت ایقاع طلاق کہے ہیں تو یہ الفاظ کہنے کے وقت اس کی زوجہ مطلقہ ہوگئی[1] پہلے سے مطلقہ نہیں ہوئی تھی اور ایسی عورت کا نفقہ ساقط ہوجاتا ہے جو بلا اجازت شوہر اس کے گھر سے نکلے، اور پھر ساقط نہیں ہوتا، پھر بذمہ شوہر واجب الادا ہے اور جو زیور بوقت جانے کے وہ عورت ساتھ لے گئی اگر درحقیقت شوہر کا بنوایا ہوا اور دیا ہوا تھا اور شوہر نے اس کو ہبہ نہ کیا تھا یا پھر میں نہ دیا تھا تو وہ شوہر کی ملک ہے شوہر اس کو واپس لے سکتا ہے۔ فقط۔

یہاں چاہے چلی جائے کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۴۴۷) مسماۃ رحمی کو اس کے خاوند حاضر خاں نے مار کوٹ کر گھر سے نکال دیا، رحمی نے گذارہ کے واسطے درخواست دی جس پر حاضر خاں مذکور نے مہاراجہ نابھہ کی خدمت میں حاضر ہوکر گذارہ دینے سے انکار کرکے عذر کیا کہ میں اس عورت کو اپنے پاس نہیں رکھتا جہاں چاہے چلی جائے بحکم سرکار مسماۃ مذکور کو آزاد کیا گیا۔ اس کے بعد مسماۃ مذکور نے عبدالکریم کے ساتھ نکاح ثانی کر لیا، یہ صحیح ہے یا نہیں۔

---

[1] لا یقع بالکنایات الطلاق الا بنیۃ او دلالۃ الحال فمنہا اخرجی واذہبی وقومی الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲) ولو قال انا بری من نکاحک یقع الطلاق اذا نوی (عالمگیری مصری باب الکنایات ص ۳۷۶ ج ۱) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- اگر مسماۃ رحمی کو پہلے شوہر نے اس کو طلاق دیدی تھی اور رحمی نے عدت کے بعد دوسرا نکاح عبدالکریم کے ساتھ کیا تو نکاح صحیح ہو گیا اس صورت میں عبدالکریم کے پیچھے نماز پڑھنا چاہئے اور اگر رحمی کے شوہر نے صرف یہی الفاظ کہے تھے کہ میں اس عورت کو اپنے پاس نہیں رکھتا جہاں چاہے چلی جاوے تو اگر طلاق کی نیت سے یہ الفاظ کہے تھے تو طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی اور نکاح ثانی بعد عدت کے درست ہوا اور اگر کچھ نیت نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی اس صورت میں دوسرا نکاح کرنا رحمی کو درست نہیں ہے۔ پس شوہر اول سے نیت کا حال معلوم کیا جاوے[1]۔ فقط۔

سوال (۴۴۸) بیوی سے کہا کہ تو میری بہن کے برابر ہے تو طلاق ہوئی یا نہیں

زید نے اپنی زوجہ کو جھگڑے کے وقت یہ کہا کہ یہ میری بہن کے برابر ہے، کیا ان الفاظ سے طلاق پڑ گئی یا نہیں۔

الجواب:- وان نوی انت علی مثل امی او کامی او کذا لوحذف علی خانیہ برّا او ظہارا او طلاقا صحت نیتہ ودفع ما نواہ لانہ کنایۃ والا یکون شیئا او حذف الکاف لغا الا فی مختار[2]۔

اس سے معلوم ہوا کہ زید کی نیت ان الفاظ سے طلاق کی تھی تو ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی دوبارہ نکاح بدون حلالہ کے ہو سکتا ہے عدت میں اور بعد عدت کے ہر حال میں نکاح درست ہے اور اگر نیت طلاق کی نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی نکاح سابق قائم ہے۔ فقط۔

---

[1] ولو قال لہا اذہبی ای طریق شئت لا یقع بدون النیۃ (عالمگیری مصری کتابات ص۳۷۶ ج۱) [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الظہار ص۴۹۲ ج۲ ۱۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

جس جگہ چاہے نکاح کرلینا کہنے اور لکھنے کا کیا حکم ہے

سوال (۴۴۹) بکر اپنا وطن چھوڑ گیا، جاتے وقت اپنی بیوی زبیدہ کو یہ کہہ گیا کہ اگر میں تین سال تک نہ آیا تو تم جس جگہ چاہے نکاح کرلینا اور خط میں بھی اس نے تحریر کر بھیجا کہ زبیدہ کو میرے گھر سے نکال دینا۔ اب بکر کو گیارہ سال ہوگئے تو کیا زبیدہ پر طلاق واقع ہوگئی اور وہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- اگر بکر نے بہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے تھے اور خط میں لکھے تھے تو بعد تین سال گزرنے کے صورت اولیٰ میں اور بوقت تحریر دوسری صورت میں طلاق واقع ہوگئی۔ اور اگر نیت کا حال معلوم نہیں تو طلاق واقع نہیں ہوئی[1]۔ باقی اگر بکر مفقود ہوگیا ہے اور اس کا پتہ ونشان وموت وحیات کچھ معلوم نہیں ہے تو مفقود ہونے کے وقت چار سال گزرنے کے بعد اس کی زوجہ عدت وفات دس دن چار ماہ پوری کرکے نکاح ثانی کرسکتی ہے۔ کما ذکرہ فی الشامی[2]

تین مرتبہ کہا چھوڑ دیا تو کیا اسکے بعد نکاح ثانی ہوسکتا ہے

سوال (۴۵۰) رجل قال لامرأتہ۔ میں نے تجھکو چھوڑ دیا ہے ثلاث مرات ثم ندم علی ما فعل وارادان یتکحہا ھل یجوزلہ ان یتکحہا بدون التحلیل۔

تین پتھر پھینکے اور کہے چلی جا اس کا حکم کیا ہے

سوال (۴۵۱) رجل طرح ثلاث مدرات الی امرأتہ وقال۔ اٹھ اور چلی جا۔ میرے گھر میں نہ بیٹھ۔ ما حکم طلاقہ

---

[1] فالکنایات لا تطلق بہا قضاء الا بنیۃ او فمخرجی وذھبی وقومی (الدرالمختار) قولہ قضاء قید بہ لانہ لا یقع دیانۃ بدون النیۃ ولو وجدت دلالۃ الحال لوقوعہ بواحد من النیۃ او دلالۃ الحال انما ھو القضاء فقط کما ھو مصرح بہ البحر وغیرہ (ردالمحتار باب الکنایات ص۲۳۵ ج۲ و ص۲۳۶ ج۲)

[2] ولا یفرق بینہ وبینہا ولو بعد مضی اربع سنین خلافا لمالک (درمختار) وقد قال فی البزازیۃ الفتوی فی زماننا علی قول مالک (ردالمحتار کتاب المفقود ص۴۵۶ ج۲) تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للحلوانی اور کتاب الفسخ والتفریق

Maktaba Tul Ishaat.com

ای ھی بائنۃ بتطلیقہ واحدۃ ام مطلقۃ بثلاث مغلظۃ فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ۔

الجواب:۔ (۱) ان تکلم بھذہ الکلمات ناویا الطلاق تبین بواحدۃ ثم لا تقع اخری لان البائن لا یلحق البائن۔ کذا فی الدر المختار فیجوز لہ النکاح بھا بلا تحلیل۔

(۲) فی الشامی۔ فلا یقع بالقاء ثلاثۃ احجار الیھا او بامرھا بحلق شعرھا وان اعتقد الالقاء والحلق طلاقا استحسانا[۱] وقولہ اٹھ چلی جا الخ ان کان بنیۃ الطلاق تقع بہ واحدۃ بائنۃ۔ کما[۲] مر عن نقط۔

سوال (۴۵۱) زید نے اپنی زوجہ ساٹھندہ کو یہ کہہ کر اپنے مکان سے نکالدیا کہ جا تو میرے کام کی نہیں ہے، تجھے اپنے نفس کا اختیار ہے اور خطوط میں بھی یہی لکھا کہ تجھے ہندہ سے کوئی سروکار نہیں ہے میں اسے نہیں چاہتا، میں اسے اپنے گھر سے نکال چکا ہوں اب ہندہ تقریباً بارہ سال سے اپنے شوہر زید سے علیحدہ رہتی ہے۔ کیا اس صورت میں بدون مزید تحقیقات کے صرف ہندہ کے حلفیہ بیان پر اس کا نکاح کسی دوسرے شخص سے ہو سکتا ہے یا نہیں

میرے کام کی نہیں، سروکار نہیں، کنایہ کے الفاظ ہیں۔ نیت سے طلاق ہوگی

الجواب:۔ یہ الفاظ جو شوہر نے زبانی کہے یا خط میں لکھے کنایہ کے الفاظ ہیں، صریح طلاق کے الفاظ نہیں ہیں۔ ان الفاظ میں نیت کا اعتبار ہوتا ہے یا دلالت حال کا۔ اور جب کہ نیت شوہر کی کچھ معلوم نہ ہو اور نہ مذاکرہ طلاق کا ہو اور نہ حالت غصہ میں یہ الفاظ کہے گئے ہوں تو ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔[۳]

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۵۹۰ ج۲ [۲] رد المحتار باب الصریح ص۴۴۶ ج۲ [۳] تحت قولہ مالم یستعمل الا فیہ [۳] کنایۃ عند الفقہاء مالم یوضع لہ القبیر ص۴۸۷

Maktaba Tul Ishaat.com

اور جب کہ طلاق واقع نہیں ہوئی تو ہندہ کو دوسرا نکاح کرنا درست نہیں ہے۔ فقط

مرے لائق نہیں، مری عورت نہیں وغیرہا، کنائے کے الفاظ ہیں نیت سے طلاق ہوگی ورنہ نہیں

سوال (۴۵۲) نتھو نے اپنی زوجہ کو بار چلن دیکھ کر یہ الفاظ کہے کہ میرے لائق نہیں، جس جگہ چاہے نکاح کرے یا بازار میں بیٹھ جائے۔ اور یہ لکھدیا کہ یہ میری بیوی نہیں ہے۔ اور اب وہ کہتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی تو طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- ان الفاظ میں جو نتھو نے اپنی زوجہ کو کہے نیت طلاق سے طلاق واقع ہوتی ہے۔ پس اگر نتھو نیت طلاق کا انکار کرے تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ کہذا فی کتب الفقہ[1]۔ فقط۔

اپنی زوجیت سے علیحدہ کر دیا کا جملہ لکھنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۴۵۳) زید نے اپنی زوجہ کو نوٹس دیا کہ میں نے تجھے اپنی زوجیت سے علیحدہ کیا۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر طلاق واقع ہوگئی تو رجعت ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- اگر زید نے بہ نیت طلاق یہ الفاظ لکھے ہیں تو اس کی زوجہ پر طلاق بائن واقع ہوگئی[2]۔ رجعت نہیں ہو سکتی[3]۔ فقط

چھوڑ دینے کے لفظ سے طلاق بائنہ ہوتی ہے

سوال (۴۵۴) زید نے کہا کہ اگر

(بقیہ حاشیہ از ص ۳۸۶) ای الطلاق واحتمله وغیره فالکنایات لا تطلق بها قضاء الا بنیة او دلالة الحال وهی حالة مذاکرة الطلاق او الغضب اه (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲)

[1] اذهبی وتزوجی تقع واحدة بلا نیة (درمختار) وبخالف ما فی شرح الجامع الصغیر لقاضی خان ولو قال اذهبی فتزوجی وقال لم انو الطلاق لا یقع شیء اه وبهذه ما فی الذخیرة اذهبی وتزوجی لا یقع الا بالنیة (رد المحتار باب الکنایات ص ۶۵۲ ج ۲)

[2] یہ جملہ کنایات کے باب سے ہے جس میں (بقیہ حاشیہ بر ص ۳۸۸)

Maktaba Tul Ishaat.com

میری زوجہ ہندہ آج شب میں میرے مکان میں نہیں آوے گی تو میری بیٹی کے برابر ہے۔ بعد کو شش کے عمرو خالد دیگر زوجہ مذکورہ کو صحن مکان تک تولے آئے مگر بوجہ خوف زدوکوب ہندہ کو نکال کر دوسرے مکان میں کر دیا۔ بعدہٗ پھر ایک شخص نے زید مذکور سے کہا کہ اپنی بیوی کو کیوں نہیں لے آتے۔ اس کا جواب زید نے یہ دیا کہ ہم نے اس کو چھوڑ دیا۔ چھوڑ دیا۔ بیٹی بولا چھوڑ دیا۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ اگر ہوئی تو بائنہ ہوگی یا مغلظہ۔

الجواب:۔ اس صورت میں اگر شوہر کی نیت طلاق کی تھی اور بہ نیت طلاق اس نے یہ الفاظ کہے تھے تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔ دوسری، تیسری واقع نہیں ہوئی لان البائن لا یلحقہ البائن[1] کما فی الدر المختار وغیرہ وفی الشامی فی الکنایات قولہ سرحتک من السراح بفتح السین وھو الارسال ای ارسلتک لا فی طلقتک الخ او فی ھذا المنزل۔ فہو شامی ص۴۶۵ ج۲ فقط

ہم کو ضرورت نہیں کا جملہ کنایہ ہے نیت ہوگی تو طلاق ہوگی

سوال (۴۵۵) ایک لڑکی نابالغہ ۹ سالہ کا نکاح اس کے والدین نے کیا۔ چند یوم کے بعد رخصتی میں تکرار ہوگیا اور لڑکی کو شوہر کے گھر نہ بھیجا۔ والدین شوہر نے عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا۔ عدالت نے نکاح ناجائز قرار دے کر دعوئی شوہر کا خارج کر دیا پھر مقدمہ کا اپیل کیا گیا فیصلہ یہ ہوا کہ جب تک لڑکی نابالغ ہے اپنے

(بقیہ حاشیہ از ص۳۸۷) نیت ہونے سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے۔ مفتی علائم نے اسے کنایات میں شمار کیا ہے و یقع بابرأتك عن الزوجیة بلا نیة (درمختار) قولہ بلا نیة فی حال الغضب وغیرہ تاتارخانیہ ومقتضاہ انہ طلاق صریح فیہ نظر وفی کنایات الجوھرۃ انا بریٔ من نکاحك یقع ان نوی (رد المحتار باب الصریح ص۶۱۲ ج۲)

[2] اذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فلہ ان یتزوجھا فی العدۃ وبعد انقضائھا الخ (عالمگیری مصری الباب السادس فی الرجعۃ ص۴۳۱ ج۱)

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۴۴۶ ج۲ [2] رد المحتار باب الکنایات ص۶۳۳ ج۲ ۱۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

والدین کے گھر رہے، پھر لڑکی مختار ہے، جب وہ لڑکی بالغ ہوئی تو اس کے والدین نے پیغام بھیجا کہ اپنی امانت لے جاؤ، شوہر نے کہلا بھیجا کہ اب ہم کو ضرورت نہیں ہے میں نے اور نکاح کر لیا ہے۔ اب کچھ عرصہ کے بعد لڑکی نے دوسرا نکاح کر لیا ہے۔ یہ نکاح اس کا جائز ہے یا نہیں۔ اور پہلا نکاح جو والدین نے نو سالہ عمر میں کیا تھا وہ فسخ ہوا یا نہیں۔

الجواب: - شوہر کا یہ کہلا بھیجنا کہ اب ہم کو ضرورت نہیں ہے الفاظ طلاق صریح سے نہیں ہے البتہ کنایات میں داخل ہو سکتا ہے۔ پس اگر شوہر کی نیت اس سے طلاق کی تھی تو طلاق واقع ہو گی ورنہ نہیں۔ الغرض پہلا نکاح اس لڑکی کا جو اس کے والد نے کیا تھا صحیح ہو گیا۔ اس کے بعد جب تک شوہر بالغ ہو کر طلاق نہ دیوے دوسرا نکاح صحیح نہیں ہو سکتا۔ اگر شوہر نے الفاظ مذکورہ بہ نیت طلاق کہے تھے تو عدت کے بعد دوسرا نکاح صحیح ہو گا ورنہ نہیں، شوہر سے نیت کا حال دریافت کیا جاوے اور شامی نے بدائع سے نقل کیا ہے کہ لا حاجۃ لی فیک میں نیت سے بھی طلاق واقع نہیں ہوتی لیکن شامی کی عبارت ابعد سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں اختلاف ہے۔ صاحبین فرماتے ہیں کہ نیت سے طلاق واقع ہو جاوے گی[1] فقط۔

---

[1] لہ لست لک بزوج ولست لی بامرأۃ او قالت لہ لست لی بزوج فقال صدقت طلاق ان نواہ خلافا لھما او سئل ألک امرأۃ فقال لا لا تطلق وان نوی (درمختار) قولہ لا تطلق انفاقا وان نوی ومثلہ قولہ لم اتزوجک او لم یکن بیننا نکاح او لا حاجۃ لی فیک بدائع لکن فی المحیط ذکر الوقوع فی قولہ لا عند سوالہ قال ولو قال لا نکاح بیننا یقع الطلاق والاصل ان نفی النکاح اصلا لا یکون طلاقا بل یکون صحودا ونفی النکاح فی الحال یکون طلاقا اذا نوی وما عداہ فالصحیح انہ علی الخلاف اھ بحر (ردالمحتار باب الصریح ص ۶۲۳ ج ۳) فقط

Maktaba Tul Ishaat.com

مطلب نہیں۔ کنایہ، میری طبیعت اس کی طرف سے صاف نہیں کے جملے کنایہ ہیں

سوال (۴۵۶) اگر کوئی مسلمان بالغ اپنی بیوی کی نسبت اپنے برادر کلاں کو بہ الفاظ لکھے کہ میری بیوی بدچلن ہے اس لئے میری طبیعت اس کی طرف سے ہرگز صاف نہیں ہو سکتی اور نہ میں اس سے کچھ غرض مطلب رکھتا ہوں اور نہ رکھنا چاہتا ہوں۔ اس کا اطمینان لکھئے خواہ کوئی کتنی ہی صفائی پیش کرے میں ہرگز صاف نہیں ہو سکتا۔ مثل ایک کھانا پکانے والی کے رکھ چھوڑا ہے، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں اس تحریر شوہر سے اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ جیسے الفاظ صاف دلیل ہیں اس کی کہ اس کی نیت طلاق کی نہیں ہے کیونکہ یہ لفظ موجود ہے کہ مثل ایک کھانا پکانے والی کے رکھ چھوڑا ہوں۔ ان الفاظ سے معلوم ہوا کہ اس کو طلاق دینا منظور نہیں ہے اور کوئی صریح لفظ طلاق کا اس تحریر میں نہیں ہے۔ فقط۔

تین دفعہ کہہ مجھ پر حرام پھر نکاح کیا تو کیا حکم ہے

سوال (۴۵۷) ہندہ زید کی عدت بلا اجازت زید کے اپنے کسی عزیز کے گھر چلی گئی اور عرصہ تک وہاں مقیم رہی۔ زید کہ ایک شخص نے کہا کہ تم ایسی عورت کو طلاق دیدو۔ اس پر زید نے اپنی عورت ہندہ کو بایں الفاظ طلاق دی کہ میرے نفس پر حرام ہے میرے نفس پر حرام ہے۔ میرے نفس پر حرام ہے تین دفعہ۔ اس کے بعد پانچ ماہ گذرنے پر زید اور ہندہ نے باہم رضامند ہو کر پھر نکاح پڑھوانا چاہا تو زید کو کسی نے کہا کہ بدون حلالہ کے پھر نکاح درست نہیں کیونکہ جو طلاق تم نے دی مغلظہ تھی۔ اس پر ہندہ نے ایک دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کیا۔ دوسرے شوہر نے ہندہ کے ساتھ مباشرت کی لیکن ولی پر قادر نہیں ہو سکا اور اس شوہر ثانی نے طلاق دیدی جس کو تین ماہ گزر چکے ہیں۔ اب زید اور ہندہ پھر نکاح کرنا چاہتے ہیں شریعت مطہرہ کیا حکم دیتی ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- اس صورت میں چونکہ زوج نے صریح لفظ سے طلاق نہیں دی بلکہ بالفاظ کنایہ طلاق دی ہے اور الفاظ کنایہ میں طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے اور ایک بائنہ کے بعد دوسری بائنہ واقع نہیں ہوتی۔ کما صرح بہ فی الدر المختار[1] لہٰذا بصورت مذکورہ وہ عورت مطلقہ ثلثہ اور مغلظہ نہیں ہوئی بلکہ ایک ہی بائنہ اس پر واقع ہوئی ہے اس لئے حلالہ کی ضرورت اس میں نہیں ہے بلکہ شوہر اول سے نکاح صحیح ہے اور اگرچہ حلالہ کے بعد وطی شوہر ثانی کی ثابت ہے اور بدون وطی شوہر ثانی مطلقہ ثلثہ شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہوسکتی مگر صورت مذکورہ میں چونکہ حلالہ کی ضرورت ہی نہ تھی اس وجہ سے شوہر ثانی کی طلاق کے بعد جس وقت تین حیض گذر جائیں یعنی عدت پوری ہوجائے شوہر اول کے ساتھ نکاح صحیح ہے اور عدت طلاق کی تین حیض ہیں اور جس کو حیض نہ آتا ہو بڑھاپے وغیرہ کے اس کے لئے عدت تین ماہ ہیں۔ فقط۔

بیوی کے متعلق کہا ہیں اس کو نہیں رکھنا میکے لائق نہیں کیا حکم ہے

سوال (۴۵۸) ایک شخص اپنی بیوی کو رخصت کرا کر اپنے گھر لایا۔ دو تین روز بعد معلوم ہوا کہ اس کا حمل حرام ہے، پھر فساد اس کو اس کے والدین کے گھر چھوڑ گیا اور یہ کہہ گیا کہ اس کو میں نہیں رکھتا، یہ عورت میکے لائق نہیں ہے۔ عورت کے والدین نے عورت کو

[1] لان البائن لا یلحق البائن (الدر المختار، ص ۳۰۰، ج ۲، باب الکنایات، مجتبائی دہلی)

Maktaba Tul Ishaat.com

دوسرے شخص کے گھر بٹھلا دیا۔ دو تین ماہ بعد یہ دوسرا شخص جب کہ اس کے بچہ پیدا ہو چکا ہے اس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ آیا اس سے نکاح ہو سکتا ہے

الجواب: ۔ اگر شوہر نے بہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے ہیں تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی، بعد عدت کے دوسرے شخص سے اس کا نکاح درست ہے اور عدت اس کی وضع حمل ہے، جب بچہ پیدا ہو چکا تو عدت ختم ہو گئی اب اس کا نکاح درست ہے۔ باقی یہ امر شوہر سے دریافت کیا جاوے کہ اس نے بہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے ہیں یا نہیں[1]۔ فقط۔

تو میری عورت نہیں کا جملہ کہا کیا حکم ہے

سوال (۴۴۹۱) زید نے اپنی زوجہ کو بلا وجہ بدسلوکی کا برتاؤ کر کے یہ الفاظ کہے کہ تو آج سے میری عورت نہیں ہے، میری ماں بہن کی طرح ہے۔ اس طریقہ پر جو شوہر نے طلاق دی وہ شرعاً جائز ہے یا نہیں اور ایسی حالت میں طلاق ہو جانے سے عورت کو مہر شوہر سے مل سکتا ہے۔ اور یہ طلاق کس قسم کی ہے۔

الجواب: ۔ ان الفاظ سے جو طلاق واقع ہوتی ہے وہ بائنہ ہوتی ہے اور ان الفاظ میں اگر نیت شوہر کی طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں اور مہر زوجہ کا بعد طلاق کے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے بعد طلاق کے عورت اپنا مہر لے سکتی ہے۔ ہکذا فی کتب الفقہ۔ فقط۔

---

[1] فالکنایات لا تطلق بہا قضاء الا بنیۃ او دلالۃ الحال (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲)

[2] وان نوی انت علیّ مثل امی او کامی وکذا لو حذف علیّ خانیہ بزازیہ اظہارا او طلاقا صحت نیتہ ووقع ما نواہ لانہ کنایۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الظہار ص ۷۹۴ ج ۲) لست لی بامرأۃ ای طلاق ان نواہ ایضاً باب الصریح ص ۶۲۳ ج ۲) فلیبر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

لفظ چھوڑا کہنے کے بعد رجوع جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۵۰) ایک شخص نے دو بار یہ الفاظ کہے، فلاں عورت کو میں نے چھوڑا چھوڑا، مگر باز آں رجوع کردہ آیا بعد از دو طلاق رجوع واقع گردیدہ نکاح را قائم میکند یا چہ حکم است۔

الجواب: لفظ چھوڑا چھوڑا کنایات میں سے ہے جبکہ شوہر نے یہ الفاظ بنیت طلاق کہے تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوگئی اور بائنہ کے بعد دوسری بائنہ واقع نہیں ہوتی کما صرحوا ان البائن لا یلحق البائن[۱]۔ درمختار وغیرہ۔ اور طلاق بائنہ میں رجوع بلا نکاح صحیح نہیں ہے۔ پس طلاق بائنہ دینے کے بعد شوہر کا رجوع کرنا بقاءِ نکاح کے لئے کچھ مفید نہیں ہے اور وہ رجوع کرنا کالعدم ہے۔ بلا نکاح جدید وہ عورت اس کے نکاح میں داخل نہیں ہو سکتی[۲]۔ (لہذا جدید نکاح کرے۔ ظفیر)

میرے یہاں سے نکل جا کہنے پر طلاق کی نیت تھی تو ہو گئی

سوال (۴۵۱) زید نے اپنی بیوی کو بحالت غصہ متعدد دفعہ یہ بات کہی کہ تو میرے یہاں سے نکل جا۔ تو میرے کام کی نہیں ہے۔ چنانچہ اس کو اپنے گھر سے نکال بھی دیا اور زدوکوب کیا اور دو سال سے زیادہ ہوا کہ زید نے اس سے رجوع نہیں کیا اور نہ اس کی خبر لی۔ آیا زید کی بیوی صورت مذکورہ میں بائنہ ہو گئی یا نہ۔

الجواب۔ قال فی الدر المختار فنحو اخرجی واذهبی وقومی الخ یحتمل ردا (الی ان قال) وفی الغضب توقف الاولان الخ ای ما یصلح ردا وجوابا الخ[۳] شامی پس صورت مسئولہ میں اگر شوہر نے بہ نیت طلاق کلمہ مذکورہ کہا ہے تو اس کی زوجہ پر

---

[۱] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۶ ج ۲ ۱۲

[۲] واذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان یتزوجها فی العدة وبعد انقضائها (عالمگیری مصری۔ الباب السادس فی الرجعة ص ۴۳۱ ج ۱) ظفیر

[۳] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۳ ج ۲ ۱۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ایک طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔ بلا نکاح رجعت اس میں درست نہیں ہے۔ عدت کے بعد وہ عورت دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔

تجھ سے کچھ تعلق نہیں کہنے سے بشرط نیت طلاق واقع ہوجائیگی

سوال (۴۵۲) زید نے اپنی بیوی کو بحالت ناراضگی یہ الفاظ خط میں لکھے کہ مجھے تجھ سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ تمام عمر اس کی شکل نہیں دیکھوں گا۔ ان الفاظ سے طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر نیت شوہر کی ان الفاظ سے کہ مجھے تجھ سے کچھ تعلق نہیں ہے، طلاق کی ہے تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔ نیت کا حال شوہر سے معلوم ہوسکتا ہے[1] اور دوسرا فقرہ (کہ تمام عمر اس کی شکل نہیں دیکھوں گا) لغو ہے اس سے کچھ نہ ہوگا۔

حرام کے لفظ سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۴۵۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یہ الفاظ کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق ہوئی یا نہیں۔ وہ دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر شوہر نے یہ لفظ کہ تو مجھ پر حرام ہے بہ نیت طلاق کہا ہے تو طلاق بائنہ اس کی عورت پر واقع ہوگئی۔ عدت گزرنے کے بعد وہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔ شوہر سے دریافت کیا جائے کہ یہ لفظ اس نے بہ نیت طلاق کہا تھا یا ویسے ہی بطریق سب وشتم کہہ دیا تھا۔ اگر اس کی نیت طلاق کی نہ تھی تو جب تک وہ طلاق نہ دے گا دوسرا نکاح عورت مذکورہ کا جائز نہ ہوگا۔

---

[1] لو قال لها لا نکاح بینی وبینك الخ یقع الطلاق اذا نوی لم یبق بینی وبینك عمل ونوی یقع (عالمگیری نشوری الفصل الخامس فی الکنایات ص۳۷۳ ج۱) ظفیر

[2] قال لامرأته انت علی حرام الخ ایلاء ان نوی التحریم او لم ینو شیئا وظهار ان نواه وصدر ان نوی الکذب الخ وتطلیقة بائنة ان نوی الطلاق وثلاث ان نواها ویفتی بانه طلاق بائن ان لم ینوه لغلبة العرف (درمختار) هذا فی القضاء واما فی الدیانة فلا یقع ما لم ینو وعدم نیة الطلاق صادق بعدم نیة شئ اصلا الخ ثم اعلم ان الظاهر انه اذا لم ینو شیئا اصلا یقع دیانة ایضا الخ (ردالمحتار باب الایلاء یطلب فی قوله انت حرام ص۵۶۰ ج۲ و ص۵۶۱ ج۲ و ص۵۶۲ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

صورت ذیل میں کتنی طلاق ہوئی | **سوال** (۴۵۴) ہندہ نے بیان کیا کہ میرے شوہر زید نے مجھ کو چھوڑ دیا ہے ڈیڑھ دو برس سے۔ جب زید مذکور سے پوچھا گیا تو اقرار کیا اور کہا کہ میں نے اس کو یعنی ہندہ مذکورہ کو ڈیڑھ دو برس سے چھوڑ دیا ہے مجھ کو اس سے کچھ سروکار نہیں ہے۔ بعدہ کسی نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے طلاق دی تو کہتا ہے کہ طلاق ہی جانئے یعنی چھوڑ دی اور کچھ سروکار نہ رکھنا طلاق ہی جانئے بعدہ کسی کے اصرار کرنے پر طلاقنامہ لکھدیا اور اپنا دین بخشوالیا۔ سوال یہ ہے کہ پہلے اقرار سے کہ میں نے ڈیڑھ دو برس سے چھوڑ دیا ہے طلاق صریح رجعی واقع ہوئی یا نہیں۔ اور جب کہا کہ مجھ کو اس سے کچھ سروکار نہیں ہے۔ اس سے ایک طلاق بائن واقع ہوئی ہے یا نہیں۔ اور کسی کے دریافت کرنے پر جواب دینا کہ طلاق شرعی نہیں دیا ہے یہ اقرار طلاق کو باطل کرتا ہے یا نہیں اور طلاقنامہ لکھدینا پہلے حکم کو اٹھا سکتا ہے یا نہ اور وقوع طلاق بائن کی صورت میں عدت گزر گئی یا نہیں۔ اور دوسرا نکاح ہندہ کا دوسرے مرد سے کرلینا صحیح ہوگا یا نہیں۔

الجواب:- زید کا یہ کہنا کہ میں نے ڈیڑھ دو برس سے ہندہ کو چھوڑ دیا ہے کنایہ تھا۔ محتاج تھا نیت کا، کہ اگر بہ نیت طلاق کہا تو طلاق بائنہ اس سے واقع ہوئی ورنہ نہیں۔ لیکن بعد میں یہ کہنا کہ طلاق ہی جانئے اس سے ایک طلاق واقع ہوئی۔ اگر پہلے لفظ سے بھی نیت طلاق کی تھی تو اب دو ہوگئی اور دونوں بائنہ۔ اور اگر پہلے لفظ سے نیت طلاق کی نہ تھی تو اب اس لفظ صریح سے ایک طلاق رجعی واقع ہوئی۔ بعد میں طلاقنامہ لکھنا اور مہر معاف کرانا یہ دوسری طلاق ہوگی۔ اور اگر طلاقنامہ میں تین طلاق لکھی گئی ہیں تو مجموعہ تین سے تین طلاق کے ساتھ ہندہ مطلقہ ہوگی، اور عدت اول طلاق

لہ ثم فرق بینہ وبین سرحتک ان سرحتک کنایۃ (ردالمحتار باب الکنایات ص۵۳۲ ج۲) فالکنایات لا تطلق بہا قضاء الا بنیۃ او دلالۃ الحال (درمختار) قولہ قضاء قید بہ لانہ لا یقع دیانۃ بدون النیۃ (ردالمحتار باب ایضا ص۵۳۶ ج۲) فلیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کے بعد سے پورا کرنا ہوگی۔ یعنی جس وقت پہلی طلاق دی اُسی وقت سے عدت شروع ہوجاوے گی۔ طلاقنامہ لکھنے کا اعتبار نہ ہوگا اور بعد عدت کے دوسرا نکاح صحیح ہے۔ اور طلاق کے بعد اس کہنے سے کہ طلاق شرعی نہیں دی ہے پہلا اقرار طلاق کا باطل نہ ہوگا۔ وہ طلاق ثابت اور صحیح رہے گی اور اسی وقت سے عدت شمار ہوگی۔ اگر اُس وقت سے تین حیض ہوچکے ہیں عدت گزر گئی اور نکاح ثانی صحیح ہے[۵۱]۔

چھوڑ دیا کے لفظ سے بشرط نیت طلاق ہوگی

سوال (۴۵۵) ایک شخص کی عورت بھاگ گئی تھی اُس شخص نے یہ الفاظ کہے تھے کہ میں نے اپنی بیوی کو چھوڑ دیا۔ اب اس کی بیوی واپس آگئی۔ اس کے لئے کیا حکم ہے

الجواب:۔ اگر بہ نیت طلاق اس نے یہ لفظ کہا تھا کہ میں نے اپنی بیوی کو چھوڑ دیا تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔ اب بلا نکاح جدید کے اس کو اپنی زوجیت میں نہیں رکھ سکتا[۵۲]۔

صورت مذکورہ میں نیت طلاق کی تھی تو طلاق ہوگئی۔

سوال (۴۵۶) ایک عورت مسلمان قوم لوہار کی شادی ایک شخص محمد بخش مسلمان لوہار کے ساتھ دس بارہ سال ہوئے ہوئی تھی اور وہ اس قدر مدت اس کی زوجیت میں رہی کہ شوہر کے نطفہ سے اُس کی اولاد پیدا ہوئی۔ پھر اُسی شوہر ظالم نے نہیں معلوم کس وجہ سے اس کو الزام لگا کر علیحدہ کردی کہ اس نے ڈھیڑ کے ساتھ کھایا اور پیا ہے اور میرے کام کی نہیں ہے۔ چمار غیر قوم اور غیر برادری کے گھر میں گھس جانے میں نہیں رکھتا۔ یہ کہہ کر ڈیڑھ سال سے تعلق زوجیت کا

---

[۵۱] فیہا ثلاث حیض من وقت الطلاق شمنی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدۃ ص۵۳۲ ج۲) ظفیر

[۵۲] وفی الکنایات "وانحو اعتدی او سرحتک فارقتک لا یحتمل السب والرد ففی حالۃ الرضاء الخ" تتوقف الاقسام الثلاثۃ تاثیرا علی نیۃ لاحتمال (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۳۹ ج۲ و ص۶۴۰ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

نہیں رکھتا اور گھر سے نکال دیا اور قطع تعلق کر چکا ہے۔ نہ اس کو رکھتا ہے اور نہ روٹی کپڑا دیتا ہے۔ بلکہ ایک تحریر ہندی لکھا کر بہت سے اہل برادری کی گواہی کرا کر بھیجدی ہے کہ وہ چاہے غیر کو کرے جو برادری کا آدمی نہ ہو، مجھ کو غیر کے کر لینے میں انکار نہیں ہے اور نہ دعوی۔ ایسی صورت میں وہ عورت دوسری جگہ نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ جو الفاظ شوہر کے درج ہیں سوال میں وہ کنایہ کے ہیں، اگر بہ نیت طلاق شوہر نے ایسے الفاظ کہے ہیں تو طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی اور بعد گزرنے عدت کے وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے اور اگر شوہر نے بہ نیت طلاق الفاظ مذکورہ نہیں کہے تو طلاق واقع نہیں ہوئی[1]، اور شوہر کی نیت کا حال شوہر سے ہی معلوم ہو سکتا ہے اور ہندی کی تحریر ہم لوگ نہیں سمجھتے کہ اس میں کیا الفاظ تحریر ہیں۔

عدم تعلق کا جملہ کہنے سے نیت کے وقت طلاق ہوگی

سوال (۴۵۷) زید اور اس کی زوجہ میں ہر مہینہ ایک دو دفعہ جھگڑا ہوتا ہے اور زید عورت کی نسبت ایک دو دفعہ لفظ نکال دیتا تھا۔ اب جو زید نے عورت سے سلوک کیا تو یہ الفاظ کہے کہ اگر آج سے میں تیری ساتھ کسی قسم کا لڑائی جھگڑا کروں تب تو مجھ سے بے تعلق ہے۔ عورت نے کہا کہ یہ لفظ زبان سے نہ نکالو۔ لڑائی ہمیشہ اسی طرح رہے گی۔ زید نے کہا کہ اگر اب لڑوں تب تیرا میرا کچھ تعلق نہیں۔ غرضکہ زید نے تین دفعہ یہی الفاظ کہے اور لڑائی دونوں کی بدستور جاری ہے اور عورت بہت نیک ہے۔ وہ کہتی ہے کہ ہمیشہ اس کی نااتفاقی رہی اور اس نے طلاق کا بھی لفظ نکالا۔ اب وہ عورت نکاح میں رہی یا نہیں۔

---

[1] لو قال لها اذهبي اي طريق شئت لا يقع بدون النية وان كان في حال مذاكرة الطلاق (وقبيله) وفي الفتاوى لو بيني وبينك عمل ونوى تقع (عالمگیری مصری باب الکنایات ج ۱ ص ۲۵۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- اگر یہ لفظ کہا ہے کہ اگر آج سے میں تیری ساتھ الخ تو مجھ سے تو بے تعلق ہے یا تیرا میرا کوئی تعلق نہیں تو اس میں نیت کا اعتبار ہے۔ اگر نیت شوہر کی ان الفاظ سے طلاق کی تھی تو ایک طلاق بائنہ بعد شرط کے یعنی لڑائی کرنے کے واقع ہوگئی۔ اور اگر نیت طلاق سے یہ الفاظ نہ کہے تھے تو طلاق واقع نہیں ہوئی اور نیت کا حال شوہر سے معلوم ہو سکتا ہے[۱]۔ اور اگر کبھی صریح طلاق کا لفظ بھی کہا تھا تو بلا نیت بعد تحقق شرط کے طلاق واقع ہوگئی[۲]۔

بیوی سے کہا کہ دوسرا شوہر کرلو تو اس کا کیا حکم ہے

سوال (۴۵۸۱) زوجین میں باہم جھگڑا ہوا۔ شوہر نے زوجہ کو کہا کہ جیسے ہم نے دوسرا نکاح کرلیا تم بھی کرلو۔ ایسا کہنے سے نکاح قائم رہا یا ٹوٹ گیا۔ اگر ٹوٹ گیا تو اس کا نکاح دوسری جگہ کردیا جائے۔

الجواب:- یہ لفظ شوہر کا کہ "تم بھی دوسرا نکاح کرلو" کنایہ ہے طلاق کا۔ صریح طلاق نہیں ہے۔ اگر اس لفظ میں نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے، ورنہ نہیں۔ پس شوہر سے دریافت کرلیا جائے کہ اس کی نیت اس لفظ کے کہنے سے کیا تھی۔ اگر طلاق کی تھی تو طلاق بائنہ واقع ہوگئی[۳] اور بعد عدت کے جو تین حیض ہے اس عورت کے لئے جس کو حیض آتا ہو۔ اور جس کو حیض نہ آتا ہو اس کے لئے تین ماہ ہیں۔ وہ عورت دوسرے شخص سے نکاح کرسکتی ہے۔

---

[۱] لو قال لها الخ لم یبق بینی وبینك نكاح يقع الطلاق اذا نوى الخ ولو قال لها الخ لم يبق بينى وبينك عمل ونوى يقع (عالمگیری کشوری باب الکنایات ص۳۹۲ ج۲) نظیر

[۲] فاذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقا مثل ان يقول لامرأته ان دخلت الدار فانت طالق (عالمگیری کشوری باب التعلیق فصل ثالث ص۳۶۳ ج۲) نظیر

[۳] ولو قال تزوجي ونوى الطلاق او الثلث صح وان لم ينو شيئا لم يقع كذا فى العناية (عالمگیری کشوری باب الکنایات ص۳۹۵ ج۲) نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

جادور ہو چلی جا یہ کنائے ہیں نیت سے طلاق ہوگی

سوال (۴۵۹) ایک شخص کے دو عورتیں ہیں ایک کو اچھی طرح رکھتا ہے اور دوسری کو ایک ایک ہفتہ تک کھانے کو نہیں دیتا اور یہ الفاظ کہے کہ جا دور ہو چلی جا اپنے باپ کے یہاں بارہ تیرا میرا کچھ مطلب نہیں۔ اور اب اس شخص کو تین سال کی جیل ہوگئی تو اس حالت میں اس کی زوجہ پر طلاق پڑگئی یا نہیں عورت کو دوسرا نکاح کر لینا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- ایسا شخص جو دونوں زوجہ میں عدل اور برابری نہ کرے فاسق اور مستحق عذاب ہے[1]۔ اور جو الفاظ وہ اپنی ایک زوجہ کو کہتا ہے اگر نیت طلاق کی ہے تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ کیونکہ یہ الفاظ کنایہ کے ہیں صریح طلاق کے نہیں ہیں اور کنایہ میں نیت کی ضرورت ہوتی ہے[2] اور دوسرا نکاح اسی وقت جائز ہوتا ہے کہ پہلے شوہر کی طرف سے طلاق ہو جاوے اور جیل خانہ جانے سے بھی طلاق نہیں ہوتی۔

کوئی واسطہ تعلق نہیں کا جملہ کنایہ ہے نیت سے طلاق ہوگی

سوال (۴۶۰) مسماۃ محمودہ چودہ سالہ کا نکاح اس کی سوتیلی ماں نے خالد سے کر دیا بلا رضامندی محمودہ کے باپ عمر کے۔ کچھ عرصہ بعد خالد نے محمودہ کا زیور و کپڑا اتار کر اور یہ کہہ کر کہ اب عمر بھر کو جاؤ ہم سے کوئی واسطہ اور تعلق نہیں اس کو میکہ پہنچا دیا۔ اب محمودہ نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہ۔

---

[1] یجب (القسم) وظاهر الآیة انه فرض ان یعدل ای ان لا یجور فیه ای فی القسم بالتسویة فی البیوتة وفی الملبوس والمأکول والصحبة (درمختار) قوله وظاهر الآیة انه فرض فان قوله تعالیٰ فان خفتم الا تعدلوا فواحدة امر بها فتقصر علی الواحدة عند خوف الجور الخ (ردالمحتار باب القسم ج ۲ ص ۵۴۶) ظفیر

[2] لو قال لها اذهبی ای طریق شئت لا یقع بدون النیة وان کان فی حال مذاکرة الطلاق (اور اس سے ذرا پہلے ہے) وفی الفتاوی (لو قال لها) لم یبق بینی وبینک عمل و نوی یقع (عالمگیری مصری باب الکنایات ج ۱ ص ۲۵۵) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:۔ بدون رضامندی باپ کے محمودہ کا نکاح صحیح نہیں ہوا۔ کیونکہ اگر کوئی دوسری علامت بلوغ کی مثل حیض وحمل کے نہ ہو تو پورے پندرہ برس کی عمر میں شرعاً مرد اور عورت بالغ شمار ہوتے ہیں۔ پس چودہ برس کی عمر میں محمودہ شرعاً بالغہ نہیں ہوئی اور نابالغہ کا نکاح بدون ولی کے نہیں ہوتا، اور سوتیلی ماں یا اُس کا بھائی ولی نہیں ہے۔ لہٰذا وہ نکاح جو سوتیلی ماں نے کیا باپ کی اجازت پر موقوف ہے۔ اگر باپ نے بعد اطلاع کے اُس نکاح کو جائز نہیں رکھا تو وہ نکاح باطل ہو گیا اور اگر جائز رکھا تو صحیح ہوا[1]۔ پس بصورت صحت نکاح اگر خالد نے الفاظ مذکورہ بہ نیت طلاق کہے ہیں تو محمودہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی بعد عدت کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے[2] اور بصورت عدم صحت نکاح فی الفور دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

سوال (۴۶۱) ایک شخص نے بحالت غصہ اپنی بیوی کو یہ الفاظ کہے کہ اب تو میری بیوی نہیں اور نہ آئندہ سے میں تجھ کو اپنی بیوی سمجھوں گا۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔ | تو بیوی نہیں کہا تو کیا حکم ہے

الجواب:۔ اگر طلاق کی نیت سے شوہر نے یہ لفظ کہا ہے کہ اب تو میری بیوی نہیں ہے تو ایک طلاق بائنہ اس پر واقع ہو گئی[3] اور اگر نیت طلاق کی نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔

---

[1] فلو زوج الابعد حال قیام الاقرب توقف علی اجازته (درمختار) فلا یکون سکوته اجازة لنکاح الابعد وان کان حاضرا فی مجلس العقد مالم یرض صریحا او دلالة (ردالمحتار باب الولی ج۲ ص۳۳۲) ظفیر

[2] واخرجی واذهبی وقومی وابتغی الازواج لانها تحتمل الطلاق وغیره فلابد من النیة (ہدایہ کتاب الطلاق ج۲ ص۳۵۲) ظفیر

[3] لست لی بزوجة او لست لی بامرأة ان نواه الخ طلاق ان نواه (درمختار) قید بالنیة لانه لا یقع بدونها اتفاقا لکونه من الکنایات (ردالمحتار قبیل باب طلاق غیر المدخول بها ج۲ ص۶۲۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

جہاں تیری مرضی ہو چلی جا کا جملہ کنایہ ہے نیت سے طلاق ہوگی

سوال (۴۶۲) ایک شخص نے اپنی عورت کو مارا اور کہا کہ جہاں تیری مرضی ہے چلی جا مجھ کو تیری کچھ ضرورت نہیں۔ کیا اس عورت پر طلاق واقع ہوگئی یا نہیں۔

الجواب:- یہ لفظ کنایہ ہے صریح طلاق کا لفظ نہیں ہے۔ اس میں اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق بائنہ واقع ہوگی ورنہ نہیں۔ نیت کا حال شوہر سے معلوم ہو سکتا ہے[۵۱]

صورت مذکورہ میں طلاق نہیں ہوئی

سوال (۴۶۳) اگر شخصے در حالتِ غضب زوجۂ خود را میگوید کہ تو بر من سہ چرائی سہ چرائی است بعد ازاں میگوید کہ تو بر من سہ طلا۔ و حرف آخر یعنی قاف را حذف کردہ و تو بر من مثل مادر من ہستی اگر با تو انبساط میکنم۔ ایں ہمہ الفاظ در حالت غضب اظہار نمود چہ حکم است۔

الجواب:- لفظ سہ چرائی کہ در سوال سہ بار مذکور است معنی آں معلوم نیست کہ در کشمیر در کدام معنی مستعمل میشود و از لفظ تو بر من سہ طلا بدون قاف طلاق واقع نمی شود کہ ایں نہ صریح طلاق است و نہ کنایہ و نہ از الفاظ مصحفہ ہست کہ طا را با قاف را بحرف دیگر مثل تا و کاف بدل کردہ باشند لہٰذا لغو است۔ قال فی الدر المختار وہو رکنہ لفظ مخصوص ہو ما جعل دلالۃ علی معنی الطلاق من صریح او کنایۃ شامی[۵۲]۔ اما قول شوہر تو بر من مثل مادر من ہستی آنچہ ازاں نیت کردہ است از کرامت یا اظہار یا طلاق ہماں معتبر است و اگر ہیچ نیت نیست لغو است و تشبیہ در بزرگی و کرامت ارادہ کردہ خواہد شد کما قال فی الدر المختار وان نوی بانت علی مثل امی الخ برا او ظہارا او طلاقا صحت نیتہ دیانۃ فیما نواہ لانہ کنایۃ والا ینو شیئا او حذف الکاف لغا وتعین الاول فی ای البر

---

[۵۱] فالکنایات لا تطلق بہا قضاء الا بنیۃ او دلالۃ الحال ، فنحو اخرجی واذہبی وقومی الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۳۵ ج۳) فلیفہ۔

[۵۲] رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۰۰ ج۳ فلیفہ

Maktaba Tul Ishaat.com

یعنی الکبری امۃ الخ[1]

مہر دلادو اور طلاق تحریری لے لو کہنے سے طلاق نہیں ہوئی

سوال (۴۶۴) زید کی ہمشیرہ کا عقد بکر سے پانچ چھ ماہ پہلے ہوا تھا۔ اب زید نے بکر سے رخصت کو کہا تو بکر نے یہ جواب دیا کہ مجھے یہ نکاح اول ہی مرغوب نہ تھا اور نہ اب تعلق رکھنا منظور ہے۔ لہذا مجھے رسید مہر دلادو اور طلاق تحریری لے لو۔ ایسی صورت میں قطع تعلق ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ الفاظ کہ مجھے رسید مہر دلادو اور طلاق تحریری لے لو بطریق وعدہ اور بطریق تعلیق کے ہے کہ اگر تم رسید دلادو گے تو میں طلاقنامہ لکھدوں گا۔ اس سے فی الحال طلاق واقع نہیں ہوئی[2] اور یہ لفظ "اور نہ اب تعلق رکھنا منظور ہے" کنایہ ہے۔ اگر اس میں نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہو جائیگی۔

صورت ذیل میں طلاق نہیں ہوئی

سوال (۴۶۵) زید کا نکاح مسماۃ امۃ اللہ سے بحالت نابالغی زوجین ہوا۔ بعد پانچ برس کے جب مسماۃ کی عمر ساڑھے بارہ برس کی ہوئی، شوہر کی طرف سے ایک کارڈ جس کا مضمون یہ تھا کہ امۃ اللہ کا نکاح جو برائے نام میرے ساتھ ہوا تھا میں نے اس کو آزاد کر دیا۔ اور کارڈ کے حاشیہ پر کوئی گواہ نہیں ہے۔ ڈاکخانہ میں جون ۱۹۱۶ء کو ڈال دیا، اور زید جولائی ۱۹۱۶ء کو مسماۃ کو لینے کے ارادہ سے آیا اندر میعاد عدت کے۔ اُس وقت اس کو وہ خط دکھایا گیا جس سے وہ انکاری ہے۔ شرعاً اس قسم کی تحریر معتبر ہے یا نہیں اور تحریر مذکورہ کے الفاظ سے طلاق ثابت ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں شرعاً طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ اول تو اس کارڈ میں صریح لفظ طلاق کا درج نہیں ہے، آزاد کرنے کا لفظ درج ہے اور اس میں نیت طلاق

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الظہار ص۵۹۲ ج۲ ظفیر [2] بخلاف قولہ طلقی نفسک فقالت انا طالق او انا اطلق نفسی لم یقع لانہ وعد (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب تفویض الطلاق ص۶۵۹ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کی ضرورت ہے اور جبکہ شوہر کا رڈہی کا انکار کرتا ہے تو نیت طلاق کا وہ کب اقرار کرے گا دوم بصورت انکار شوہر تحریر مذکور معتبر نہ رہی۔ کیونکہ نہ دو گواہ عادل تحریر کے ہیں اور نہ اقرار شوہر کا ہے۔ لہذا وہ تحریر شرعاً لغو اور باطل سمجھی جاوے گی۔[۵۱]

بیوی سے کہا کہ جہاں جی چاہے چلی جا کیا حکم ہے

سوال (۴۶۶) ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا ترا جہاں جی چاہے چلی جا، یا کسی سے حرام کرائی پھر مجھے تیرے سے کوئی کام نہیں۔ عورت دوسرا نکاح کرنے پر رضامند ہے۔ پہلا شوہر اس کو قبول نہیں کرتا، اور شوہر نے یہ بھی کہا کہ نہ تجھ کو طلاق دوں گا اور نہ گھر میں رکھونگا۔

الجواب:- دوسرا نکاح بدون شوہر کے طلاق دینے کے اور عدت گذرنے کے صحیح نہیں ہے اور چلی جا وغیرہ الفاظ اس قسم کے کنایات میں ہیں کہ ان میں ہر حال میں بدون نیت طلاق واقع نہیں ہوتی اور نیت کی نفی شوہر کے کلام سے ظاہر ہے۔

خسر سے کہا کہ میری طرف سے اجازت ہے جہاں چاہیں اپنی لڑکی کا نکاح کردیں کیا حکم ہے

سوال (۴۶۷) زید نے اپنی زوجہ کے باپ کو یہ الفاظ کہے "میری طرف سے اجازت ہے اپنی لڑکی کا جس جگہ چاہے نکاح کردو" آیا شرعاً نکاح زید ٹوٹ گیا یا نہیں۔

الجواب:- اگر زید نے اس لفظ سے طلاق کی نیت کی ہے تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی ولو قال اذهبي فتزوجي وقال لم انو الطلاق لا يقع شئ لان معناه ان امكنك (الى ان قال) ويؤيده ما في الذخيرة اذهبي وتزوجي لا يقع الا بالنية وان نوى فهي واحدة بائنة[۵۲] الخ شامی جلد ثانی ص۔ آخر کنایات

بیوی سے کہا تیری ہی پیدا کہ تجھ کو اپنے گھر میں آنے دیں کیا حکم ہے

سوال (۴۶۸) زید نے اپنی بی بی ہندہ کو رنج کی حالت میں زدوکوب کیا اور اس کی بدکلامی پر یوں کہا کہ تیری ہی پیدا

---

[۵۱] وان لم يقر انه كتابه ولم تقم بينة لكنه وصف الامر على وجهه لا تطلق قضاء ولا ديانة (رد المحتار كتاب الطلاق المطلب في الطلاق بالكتابة ج۲ ص۵۵۸) نظير [۵۲] رد المحتار باب الكنايات ج۲ ص۶۵۲ ۔ نظير

Maktaba Tul Ishaat.com

کہ تجھ کو اپنے گھر میں آنے دیں۔ صورتِ مذکورہ میں طلاق یا ایلاء ہوا یا نہیں اور اس کا کچھ کفارہ آوے گا یا نہیں۔

الجواب:۔ اس میں کچھ نہیں ہوا۔ نہ طلاق نہ ایلاء اور کفارہ اس میں کچھ نہیں ہے۔ کذا فی الدر المختار باب الظہار۔[1]

جہاں چاہے چلی جا کا جملہ کہنے سے طلاق ہوگی یا نہیں

سوال (۴۶۹) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو زدوکوب کر کے اس کا زیور اتار لیا اور کہدیا کہ تو اپنی ماں کے یہاں چلی جا یا جہاں چاہے چلی جا، میرے کام کی نہیں ہے۔ ہندہ اس کہنے کے بعد باپ کے گھر چلی گئی۔ اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ الفاظ مذکورہ کہ اپنی ماں کے یہاں چلی جا یا جہاں جی چاہے چلی جا کنایاتِ طلاق سے ہیں۔ ان میں اگر شوہر کی نیت طلاق کی ہو تو طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں پس شوہر سے دریافت کیا جاوے کہ اس نے کس نیت سے یہ الفاظ کہے ہیں۔ کذا یفہم من الدر المختار۔[2]

میرا کچھ تعلق نہیں جدھر جی چاہے چلی جا کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۴۷۰) فقیر محمد کی بیوی بدچلن ہوگئی اور اس کے گھر سے نکل گئی اور جب اس نے اپنے خاوند سے طلاق مانگی تو اس کے خاوند نے یہ الفاظ کہے کہ میرا اس عورت سے کچھ تعلق نہیں ہے وہ جدھر چاہے چلی جاوے اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے کہ الفاظ خلیۃ[3] بریۃ[4] اور بتۃ[5] و بتلۃ[6] سے

---

[1] وان لا ینو شیئا او حذف الکاف لغا (درمختار) لانہ مجمل فی حق التشبیہ فما لم یتبین مراد مخصوص لا یحکم بشیء فتح (ردالمحتار باب الظہار ص۹۴۲ ج۲) ظفیر

[2] فالکنایات لا تطلق بہا قضاء الا بنیۃ او دلالۃ الحال وہی مذاکرۃ الطلاق او الغضب فنحو اخرجی واذہبی وقومی الخ (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار ص۶۳۵ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کہ جن کے معنی انقطاع کے ہیں مذاکرۂ طلاق میں طلاق واقع ہو جاتی ہے وفی مذاکرۃ الطلاق یتوقف الاول فقط درمختار[۵۱] ای لا یتوقف الاخیران وفی الشامی فتقیدہ المذاکرۃ بسوال الطلاق[۵۲] الخ پس اس صورت میں شوہر کا یہ لفظ کہ "میرا کچھ اس عورت سے تعلق نہیں ہے" بجواب اس عورت کے طلاق چاہنے کے مفید طلاق ہے۔ لہذا طلاق بائنہ اس پر واقع ہو گئی۔

مندرجہ ذیل جملے سے بلا نیت طلاق واقع نہیں ہوئی

سوال (۴۷۱) زید و ہندہ نابالغان کا نکاح اُن کے والدین نے صغر سنی میں کر دیا تھا۔ جب دونوں بالغ ہو گئے تو زید نے کسی دوسری عورت سے نکاح کر لیا، تو اُس سے ہندہ نے کہا کہ تیرا نکاح میرے ساتھ ہوا ہے تو اور نکاح کیوں کرتا ہے۔ زید نے اس کے جواب میں کہا کہ میرا نکاح تیرے ساتھ نہیں ہوا۔ دوسری عورت سے اس کی اولاد بھی ہو گئی ہے۔ ہندہ کے باپ نے زید اور اُس کے باپ سے یہ کہا کہ جب تم میری لڑکی کو کھانے پہننے کو نہیں دیتے ہو تو میں اپنی لڑکی کا نکاح دوسری جگہ کر دوں گا۔ شوہر اور اس کی والدہ نے بالاتفاق کہا کہ تمہیں اختیار ہے۔ اس صورت میں ہندہ کا نکاح دوسری جگہ درست ہے یا نہیں۔

الجواب:- زید کا یہ کہنا کہ میرا نکاح تیرے ساتھ نہیں ہوا جھوٹ ہے اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ شامی میں ہے والاصل ان نفی النکاح اصلا لایکون طلاقا بل یکون جحودا[۵۳] الخ اسی طرح اور اس کی والدہ کا ہندہ کے والد کے اس قول (میں اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سے کر دوں گا) کے جواب میں یہ کہنا کہ تمہیں اختیار ہے الفاظ صریح طلاق سے نہیں ہے جو بدون نیت کے اس سے طلاق واقع ہو جاوے پس بدون طلاق دینے زید کے ہندہ کو دوسرا نکاح کرنا درست نہیں ہے، اور الفاظ

---

[۵۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۴ ج۲ ۱۲ ظفیر [۵۲] رد المحتار باب الکنایات ص۶۳۳ تحت قولہ وھی مذاکرۃ الطلاق ۱۲ ظفیر [۵۳] رد المحتار باب الصریح ص۶۲۳ ج۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

تفویض جو اختیاری وغیرہ ہیں اُس میں بھی نیت شوہر کی ضرورت ہے[۱] اور یہ بھی ضروری ہے کہ عورت اُسی مجلس میں اپنے نفس کو طلاق دیوے، لہٰذا وہ صورت بھی یہاں متصور نہیں ہے

ہمارے یہاں سے چلی جا کچھ واسطہ نہیں، کہنے میں نیت کی ضرورت ہے

سوال (۴۷۲) زید نے اپنی بیوی سے نزاع کرکے یوں کہا کہ ہم سے اور تم سے کچھ واسطہ نہیں۔ ہمارے یہاں سے چلی جاؤ، اور زیورات و کپڑے اُس سے لیکر اپنے گھر سے نکال دیا اور کچھ خبر گیری نہیں کی۔ عورت بطور خود بسر کرتی رہی۔ بعدہ عورت نے عمر سے نکاح کرلیا۔ اب شوہر اول وفات پاگیا۔ بر تقدیر عدم صحت نکاح ثانی تجدید نکاح کے لئے عمر سے عدت گذارنے کی ضرورت ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ لفظ کہ ہم سے اور تم سے کچھ واسطہ نہیں الخ کنایات میں سے ہے بدون نیت یا دلالتِ حال کے اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی[۲]۔ اور اب چونکہ شوہر اول وفات پاگیا ہے اس لئے نیت کا حال معلوم نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا عمر کے ساتھ جو نکاح ہوا وہ صحیح نہیں ہوا۔ عدت وفات دس دن چار ماہ ہیں۔ جس وقت شوہر اول کی وفات کو دس دن چار ماہ ہوجاویں اُس وقت نکاح جدید عمر کے ساتھ صحیح ہوسکتا ہے۔

جہاں مرضی ہو چلی جا کہنے سے نیت ہو تو طلاق ہوگی ورنہ نہیں

سوال (۴۷۳) طلاق کنائی میں

---

[۱] فالکنایات لا تطلق بہا قضاء الا بنیۃ او دلالۃ الحال الخ فنحو اخرجی واذہبی الخ یحتمل ردا الخ ونحو اعتدی الخ واختاری الخ لا یحتمل السب والرد ففی حالۃ الرضا الخ یتوقف الاقسام الثلاثۃ تاثیرا علی نیۃ للاحتمال (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۳۵ ج۲) نظیر [۲] فالکنایات لا تطلق بہا قضاء الا بنیۃ او دلالۃ الحال (الدر المختار علی ہامش باب الکنایات ص۶۳۵ ج۲) لست لک بزوج او لست لی بامرأۃ الخ طلاق ان نواہ (درمختار) لان الجملۃ تصلح لانشاء الطلاق کما تصلح لانکارہ فیتعین الاول بالنیۃ وقید بالنیۃ لانہ لا یقع بدونہا اتفاقا لکونہ من الکنایات (رد المحتار باب الصریح ص۶۲۳ ج۲) نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

عورت کی بدخلقی یا غلطی کی وجہ سے زجر و توبیخ و ردّ جواب و رنج کے اظہار کے لئے کہے کہ جہاں تمہاری مرضی ہو چلی جاؤ۔ میرا گزارہ نہیں ہو سکتا۔ میں تنگ ہو گیا ہوں۔ اور دل میں رنجیدہ اور اکتھار ہنے سے پریشان اور بے قرار بھی ہوں لیکن دلالۃ الحال نہ ہو۔ یعنی عورت کے اسباب وغیرہ کو اس کے سپرد نہ کرے اور الگ نہ کرے بلکہ ہاتھ بھی نہ لگاوے تو دل کے بے قرار اور عورت کی گستاخی اور بدخلقی اور بے ادبی کی وجہ سے تنگدل ہونے سے بائن کا شبہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اصلی منشاء اس کا عورت کو واقعی نکالدینا نہ ہو۔

الجواب:۔ ان الفاظ میں اگر نیت طلاق کی ہو یا غصہ اور قرینہ طلاق کا ہو تو حسب تفصیل درمختار طلاق واقع ہو جاتی ہے[1]۔

آزاد کر دیا تین مرتبہ کہا تو کون سی طلاق ہوئی

سوال (۴۷۴) عورت اور اس کے شوہر میں جھگڑا ہوا کرتا تھا۔ ایک روز جھگڑا طویل ہو گیا اور عورت نے اپنے خاوند سے کہا کہ تو مجھ کو آزاد کر دے اور فارغ خطی لکھدے اور میں نے اپنا دین مہر بھی چھوڑا اور اولاد بھی۔ اس کے شوہر نے فارغ خطی لکھدی اور تین مرتبہ لفظ آزاد بھی کہہ دیا۔ پندرہ دن کے بعد عورت پھر اسی خاوند کے یہاں آ گئی۔ ایسی صورت میں اس کو اس کا رکھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں عورت پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی ہے۔ لیکن اگر شوہر نے صریح لفظ طلاق تین دفعہ نہیں کہا بلکہ آزاد کرنے کا لفظ تین دفعہ کہا ہے تو اس سے ایک طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے۔ جیسا کہ درمختار میں ہے کہ بائنہ کے بعد

---

[1] فنحو اخرجی واذهبی الخ یحتمل ردّاً الخ ففی حالة الرضا الخ تتوقف الاقسام الثلاثة تاثیرا علی نیة الخ وفی الغضب توقف الاولان وان نوی وقع والّا لا وفی مذاکرة الطلاق یتوقف الاول فقط الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۶ ج ۲) ط غیر

Maktaba Tul Ishaat.com

دوسری بائنہ واقع نہیں ہوتی[۱] اور ایک طلاق بائنہ کے بعد شوہر اول بدون حلالہ کے اُس عورت سے نکاح کر سکتا ہے۔ عدت میں بھی اور بعد عدت کے بھی[۲]۔ پس اگر واقعہ یہی ہے تو شوہر اول اُس سے پھر نکاح کر لیوے۔ اور اگر شوہر نے تین طلاق صریح لفظ طلاق کے ساتھ دی ہیں تو پھر بدون حلالہ کے شوہر اول اُس سے نکاح نہیں کر سکتا[۳]۔

کچھ واسطہ نہیں بلانیتِ طلاق کب تو کیا حکم ہے

سوال (۴۷۵) زید نے بحالت غصہ اپنی زوجہ کی باہمی ترش کلامی اور بار بار کے اس کہنے پر "کہ تم کو میرے ساتھ جبکہ خرچ وغیرہ نہیں دیتے ہو کچھ واسطہ نہیں" یہ کہا کہ بیشک کچھ واسطہ نہیں اور اس کو کئی بار کہا دوسری دفعہ پھر کسی موقع پر باہمی نزاع کے وقت زید نے زوجہ سے کہا کہ مجھے تم سے جب کچھ واسطہ نہیں تو خرچ وغیرہ کا تقاضہ کیوں کرتی ہو۔ اور کئی بار ان الفاظ کو دہرایا مگر طلاق دینے کی نیت کسی بار بھی نہ تھی تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ جبکہ نیت زید کی ان الفاظ سے طلاق کی نہ تھی تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ کیونکہ یہ الفاظ اُن کنایات میں سے ہیں کہ بحالت غضب بھی اُن میں اگر نیت طلاق ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ کذا فی الدر المختار[۴]

---

[۱] لا یلحق البائن البائن (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۲۶ ج۲) ظفیر [۲] وینکح مبانتہ بعد دون الثلاث فی العدۃ وبعدھا بالاجماع (ایضاً باب الرجعۃ مطلب فی العقد علی البانتہ ص۳۶۳ ج۲) ظفیر

[۳] لا ینکح مطلقۃ من نکاح صحیح نافذ الخ بہا ای بالثلاث لو حرۃ الخ حتی یطأھا غیرہ الخ بنکاح نافذ الخ وتمضی عدتہ (ایضاً ص۳۵۹ ج۲) ظفیر [۴] فالکنایات ثلاث ما یحتمل الرد او ما یصلح للسب او لا فنحو اخرجی واذھبی وقومی الخ یحتمل ردا ونحو خلیۃ، برئیۃ، حرام باثن ومرادفہا کبتۃ بتلۃ یصلح سبا ونحو اعتدی واستبرئی رحمک، انت حرۃ الخ لا یحتمل السب لا الرد ففی حالۃ الرضا ای غیر الغضب وللمذاکرۃ تتوقف الاقسام الثلثۃ ثانیہا علی نیتہ الخ وفی الغضب توقف الاولان ان نوی وقع والا لا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۲۶ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

لفظ چھوڑی سے بائنہ طلاق ہوتی ہے لہٰذا دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے

سوال (۴۷۶) زید نے اپنی عورت ہندہ کو ایک جماعت کے روبرو یہ کہا چھوڑی۔ چھوڑی چھوڑی۔ اور اس کو اپنے گھر سے علیحدہ نہیں کیا۔ ابھی عدت پوری نہیں ہوئی۔ اب زید و ہندہ دونوں رجوع کرنا چاہتے ہیں تو کیا زید ہندہ سے نکاح کرسکتا ہے، اور ہندہ مطلقہ ہوئی یا نہیں

الجواب:- یہ لفظ کنایہ کا ہے اور کنایہ میں اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے اور درمختار وغیرہ میں ہے کہ طلاق بائنہ کے بعد دوسری طلاق بائنہ واقع نہیں ہوتی۔ لہٰذا دوبارہ نکاح اس سے کرسکتا ہے۔ حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔

چھوڑتا ہوں کے جملے سے بشرط نیت طلاق ہوگی

سوال (۴۷۷) میکو نے اپنی زوجہ کو عرصہ ایک سال ہوا یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ مسماۃ فلاں کو میں چھوڑتا ہوں۔ مجھے کسی قسم کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق ہوگئی یا نہیں اور وہ دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- اگر میکو نے الفاظ مذکورہ بہ نیت طلاق کے کہے ہیں تو اس کی زوجہ مطلقہ بائنہ ہوگئی، بعد عدت کے دوسرا نکاح کرنا اس کو درست ہے۔ نیت کا حال شوہر سے ہی معلوم ہوسکتا ہے۔

میرے مکان سے چلی جا، یا تو بجائے والدہ ہے، ان جملوں کا کیا حکم ہے

سوال (۴۷۸) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو خانگی معاملات میں ناراض ہوکر یہ الفاظ کہے، کہ میرے مکان سے چلی جا تو بجائے والدہ کے ہے۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:- یہ دونوں لفظ کنایہ کے ہیں اُن میں اگر نیت ظہار یا طلاق کی ہو تو ظہار یا طلاق ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ کما فی الدر المختار وان نوی بانت علی مثل امی او کامی الخ برا او ظہارا او طلاقا صحت نیتہ ووقع ما نواہ لانہ کنایۃ لکن لا یلحق البائن البائن[1] (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ج۳ ص۲۴۶) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

او حذف الکاف لغا وتعین الادنی ای البر یعنی الکرامۃ[1] الخ اور جب کہ نیت شوہر کا حال معلوم نہیں تو یہ لفظ لغو ہے۔ ظہار یا طلاق کچھ نہ ہوگا۔

"مابین فریقین کوئی قصہ زوجیت نہیں" کے جملے سے بشرط نیت یا قرینہ طلاق ہوگی

سوال (۴۷۹) ہندہ نے اپنے شوہر خالد پر عدالت میں مہر کی نالش کی قبل الفصال مقدمہ باہم باب الفاظ تصفیہ ہوگیا کہ مبلغ دس روپے ماہوار واسطے گذارہ کے اپنی تنخواہ سے خالد ادا کرتا رہے گا اور مابین فریقین آئندہ کوئی قصہ زوجیت اور شوہری کا باقی نہیں رہا۔ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہ۔

الجواب:۔ یہ الفاظ کنایہ کے ہیں کہ "مابین فریقین آئندہ کوئی قصہ زوجیت اور شوہری کا باقی نہیں رہا" پس اگر نیت شوہر کی یا کوئی قرینہ طلاق کا ہو طلاق واقع ہوجاوے گی ورنہ نہیں[2]۔

موطوئہ سے تین مرتبہ کہا تم کو چھوڑا کیا حکم ہے

سوال (۴۸۰) ایک شخص نے اپنی منکوحہ موطوئہ کو تین بار یہ لفظ کہا کہ میں تم کو چھوڑا۔ اس میں حلالہ کی ضرورت ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر بہ نیت طلاق یہ لفظ تین بار کہا ہے تو چونکہ یہ لفظ کنایہ ہے اور کنایہ سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے اور ایک بائن کے بعد دوسری طلاق بائن واقع نہیں ہوتی۔ لہذا اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی اور نکاح جدید بلا حلالہ

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الظہار ۲/۹۱۰ ۱۲ ظفیر [2] فالکنایات لا تطلق بہا فی القضاء الا بنیۃ او دلالۃ الحال (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ۲/۶۳۵) ظفیر

مثل الک امرأۃ فقال لا، لا تطلق اتفاقا وان نوی (درمختار) ومثلہ قولہ لم اتزوجک او قال لم یکن بیننا نکاح او لا حاجۃ لی فیک بدائع الخ والاصل ان نفی النکاح اصلا لا یکون طلاقا بل یکون جحودا (رد المحتار باب الصریح ۲/۶۲۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کے اس سے صحیح ہے کما فی الدر المختار ولا یلحق البائن البائن الخ[1]

میں اس کا شوہر نہیں ہوں کنایہ ہے بشرطِ نیت طلاق واقع ہوگی

سوال (۴۸۱) زید نے اپنی منکوحہ کو بدفعلی پر مجبور کیا۔ عورت نے تھانیدار سے شکایت کی۔ اُس نے شوہر کو دھمکایا تو شوہر نے کہا کہ میں اس کا شوہر نہیں ہوں ملازم ہوں۔ یہ کہہ کر زید روپوش ہوگیا۔ تخمیناً آٹھ سال ہوئے نہ کوئی خبر بھیجی نہ خرچ بھیجا۔ کیا عورت اپنا نکاح کسی دوسرے شخص سے کرسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے لست لک بزوج الخ طلاق ان نوی[2] الخ یعنی اگر اس لفظ سے نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ اب جبکہ شوہر کی نیت کا کچھ حال معلوم نہیں ہوسکتا تو حکم طلاق کا نہیں ہوسکتا۔ لیکن اگر شوہر بالکل مفقود الخبر ہے کہ اس کے مرنے جینے کا کچھ حال معلوم نہیں ہے تو موافق مذہب امام مالکؒ کے اس کے مفقود ہونے سے چار سال بعد عدت وفات پوری کرکے مفقود کی زوجہ نکاح کرسکتی ہے[3]۔

تیرا جی چاہے جہاں چلی جا کہنے میں نیت کے بغیر طلاق نہ ہوگی

سوال (۴۸۲) زید اور زوجہ زید میں کچھ تکرار تھی۔ زید اپنی زوجہ کو سسرال سے یہ کہہ کر کہ اپنے مکان لے جاتا ہوں اپنی ہمراہ لے آیا۔ راستہ میں زید نے اپنی زوجہ کا زیور اتار کر سخت مار پیٹ کی۔ حتی کہ چند مرتبہ تلوار کا حملہ کرکے کئی جگہ سے زخمی کیا اور برملا یہ الفاظ کہے کہ "تو میری ماں بہن کی برابر ہے تیرا جی چاہے جہاں چلی جا" اگرچہ کنایہ میں نیت کا اعتبار ہے۔ مگر حالتِ مار پیٹ و غضب میں ایسا کہنا بجز نیت طلاق کے اور کیا ہوسکتا ہے۔ جب کہ اس لفظ سے طلاق بائن واقع ہوئی اور اس کو چھ ماہ گزر چکے ہیں تو عدت بھی پوری ہوگئی تو عورت نکاح ثانی کرسکتی

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۴۶ ج۲ ۱۲ ظفیر [2] ایضاً باب الصریح تحت الفروع ص۶۲۲ ج۲ ۱۲ ظفیر [3] تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ اور کتاب الفسخ والتفریق۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ درمختار میں اخرجی وغیرہ الفاظ کو اُن کنایات میں لکھا ہے کہ حالت غضب اور مذاکرۂ طلاق میں بھی اُن میں نیت کی ضرورت ہے۔ بدون نیت کے طلاق واقع نہیں ہوتی[1]۔ البتہ باب الظہار میں شامی نے یہ لکھا ہے کہ انت کامی سے وقت نزاع وجھگڑے کے اور وقت مذاکرۂ طلاق کے ظہار ہو جاتا ہے۔ وکذا الوطی للحرمۃ المجردۃ ینبغی ان یکون ظہارا او ینبغی ان لا یصدق قضاء فی ارادۃ البر اذا کان فی حال المشاجرۃ وذکر الطلاق[2]۔ اور حکم ظہار کا یہ ہے کہ جب تک کفارہ ظہار ادا نہ کرے وطی وغیرہ اس زوجہ سے حرام ہے۔ بہرحال طلاق اس سے واقع نہیں ہوتی۔

الحاصل بدون نیت طلاق کے حکم طلاق کا صورت مذکورہ میں نہ کیا جاوے گا اور نان نفقہ نہ دینے کی وجہ سے بھی عند الحنفیہ تفریق نہیں ہو سکتی۔ پس کوئی صورت جواز نکاح ثانی کی بدون طلاق وعدت گزارنے کے نہیں ہے۔

مذکورہ صورت بشرط نیت تفویض ہے

سوال (۴۸۳) زید وہندہ کے رفع نشوز وتنازع کے اور آپس میں صلح کر لینے کے بعد زید نے اپنی زوجہ ہندہ مذکورہ کو اس شرط پر اقرار نامہ لکھدیا کہ اگر میں عرصہ ایک سال سے زیادہ پردیس میں رہ کر یا عرصہ چھ ماہ تک اپنے دیس میں رہ کر تمہارے حقوق نان ونفقہ وغیرہ ادا نہ کروں تو تمہارے ارادہ وخواہش اور خود پسندی کے مطابق دوسرا شوہر اختیار کر لینے سے تم پر ہمارا حق دین ودنیا میں بالکل نہ رہے گا۔ بعد عند القاضی ہمارا دعوے کذب وباطل سمجھا جاوے گا۔ بناء بر اس

---

[1] والکنایات ثلاث ما یحتمل الرد اما یصلح السب او لا ولا نحو اخرجی واذہبی وقومی الخ یحتمل ردا الخ ففی حالۃ الرضا الخ تتوقف الاقسام الثلثۃ تاثیرا علی نیۃ الخ وفی الغضب توقف الاول ان نوی وقع والا لا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۳۹ و ص ۶۴۰) ظفیر

[2] رد المحتار باب الظہار ج ۲ ص ۴۹۶ ۱۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

شرط کے بندہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔ اگر ہوگی تو کون طلاق اور کس وقت واقع ہوگی۔ اور وقوع طلاق کے بعد ہی بندہ دوسرا شوہر اختیار کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: شوہر کے اس کلام کا حاصل یہ ہوا کہ اگر میں نان ونفقہ وغیرہ ادا نہ کروں تو تم کو اختیار ہے کہ اپنی مرضی کے موافق دوسرا شوہر کر لو اخ پس حکم اس کا یہ ہے کہ یہ الفاظ کنایہ کے ہیں۔ اس میں نیت کا اعتبار[۱] ہے۔ اگر شوہر نے بہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے ہوں تو بصورت نہ پورا کرنے شوہر کے شرط مذکور کو عورت کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے نفس کو طلاق بائنہ دیدیوے اور عدت طلاق بصورت مدخولہ ہونے کے جو کہ تین حیض ہیں پورے کر کے دوسرا نکاح کر لیوے[۲]۔ نیت کا حال شوہر سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ بدون معلوم ہونے نیت کے طلاق کا حکم نہ ہوگا

گھر سے نکل جا کہنے سے طلاق بوقت نیت ہوگی

سوال (۴۸۴) زید نے اپنی زوجہ سے یہ کہا کہ تو میرے گھر سے نکل جا مجھے تجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ چنانچہ زید کی زوجہ کو نکلے ہوئے عرصہ دو سال کا ہوا اور بکر کے گھر میں ہے اور اس سے ہم صحبت ہو چکی ہے تو وہ زید کے نکاح میں رہی یا نہیں۔

الجواب: اگر الفاظ مذکورہ میں نیت طلاق کی شوہر نے کی ہے تو طلاق بائنہ واقع ہوئی ورنہ نہیں[۳]۔ بلا طلاق اگر زوجہ زید بکر کے گھر رہی اور زنا کیا ہے تو زید کا نکاح

---

[۱] ولو قال اذهبي فتزوجي وقال لم انو الطلاق لا يقع شئ اخ ويؤيده ما في الخيرية اذهبي وتزوجي لا يقع الا بالنية وان نوى فهي واحدة بائنة (رد المحتار باب الكنايات ج ۲ ص ۶۵۵) ظفير [۲] وهي في حق حرة تحيض للطلاق اخ بعد الدخول حقيقة او حكما اخ ثلث حيض كوامل (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۵۲۹ و ص ۵۳۰) ظفير [۳] وبقية الكنايات اذ نوى بها الطلاق كانت واحدة بائنة اخ وهذا مثل قوله اخرجي واذهبي وقومي وابتغي الازواج لانها تحتمل الطلاق وغيره فلا بد من النية (بدائع كتاب الطلاق ج ۳ ص ۱۰۲) ظفير

Maktaba Tul Ishaat.com

نہیں ٹوٹا۔

بیوی سے کہا کہ تو ماں کے گھر گئی تو میرے نکاح سے خارج، اب ماں کے گھر جانے کی تدبیر کیا ہے

سوال (۴۸۵) اگر زید نے اپنی منکوحہ سے کہا کہ اگر تو اپنے ماں باپ کے یہاں گئی تو میرے نکاح سے خارج ہے۔ زوجہ ہنوز ماں باپ کے یہاں نہیں گئی۔ دونوں میاں بیوی چاہتے ہیں کہ حیلہ ایسا بنایا جائے کہ زوجہ اپنے ماں باپ کے گھر آوے جاوے۔

الجواب:- تدبیر اس کی کہ زید کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہو یہ ہے کہ اُس کے ماں باپ زوجہ زید کے پاس آکر مل جا باکریں اور زوجہ زید اُن کے گھر نہ جاوے۔ نیز ایک صورت دوسری ہے۔ جس میں ایک بار طلاق واقع ہو کر پھر طلاق واقع نہ ہوگی۔ وہ یہ کہ زوجہ زید اپنے والدین کے گھر چلی جاوے۔ ایک بار موافق شرط کے طلاق بائنہ واقع ہو جاوے گی اور یمین ختم ہو جاوے گی۔ پھر دوبارہ اس سے نکاح کر لیا جاوے۔ پھر طلاق واقع نہ ہوگی۔ کیونکہ ایسی یمین ایک دفعہ میں پوری ہو جاتی ہے[۱]۔ ہکذا فی کتب الفقہ

حرام کے لفظ سے کون سی طلاق واقع ہوتی ہے

سوال (۴۸۶) زید بحالت غصہ بعزم طلاق تین دفعہ زوجہ کو حرام حرام حرام کہتا ہے، یہ طلاق بائنہ ہے یا مغلظہ۔ اور حلالہ کی ضرورت ہے یا نہیں۔

الجواب:- یہ طلاق بائن ہے۔ نہ مغلظہ البائن لایلحق البائن[۲] میں داخل ہے۔ اس میں حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ کما فی الدر المختار و الشامی لکن الرجعی لایحرم الوطی فتعین البائن وکونہ التحق بالصریح للعرف لاینافی وقوع البائن بہ فان الصریح قد یقع بہ البائن[۳] الخ

---

[۱] وفیہا کلہا تنحل ای تبطل الیمین ببطلان التعلیق اذا وجد الشرط مرۃ الا فی کلما (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ص ۶۰۵ ج ۲) ظفیر [۲] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۶ ج ۲ ظفیر [۳] رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۹ ج ۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

تحریری طلاق دی بعد میں رجوع کرنا چاہتا ہے کیا حکم ہے

سوال (۴۸۷) میری شادی دختر گل محمد سے ہوئی تھی میں اس سے سخت ناخوش ہوں۔ کیونکہ وہ میری مرضی کے موافق کوئی کام نہیں کرتی ہے اور میری بلا مرضی ہر جگہ چلی جاتی ہے۔ اس لئے میں طلاق دیتا ہوں لہذا یہ چند کلمے بطریق فارغ خطی کے لکھدئے کہ سند رہے۔ اور اب شوہر رجعت کا خواستگار ہے اور تحریر طلاقنامہ سے منکر ہے۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور رجعت ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ زید کی زوجہ پر موافق تحریر طلاقنامہ کے طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔ اب سے رجعت درست نہیں ہے۔ البتہ اگر دونوں راضی ہوں تو دوبارہ نکاح بمہر جدید ہو سکتا ہے[1]۔

چھوڑ دیا کے لفظ سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۴۸۸) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو بموجودگی اس کی مادر یعنی اپنی خوشدامن سے مخاطب ہو کر یہ کہا کہ میں نے تمہاری اس دختر کو چھوڑ دیا ہے۔ کبھی نہیں بلاؤں گا۔ اس وقت ہندہ حاملہ تھی۔ زید چاہتا ہے کہ ہندہ کو پھر اپنی زوجیت میں رکھوں تو کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں زید نے اگر یہ الفاظ بہ نیت طلاق کہے تھے تو اسکی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہو گئی[2] اور حاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری ہو جاتی ہے۔ اب زید اس سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے[3]

---

[1] وبکم مبانتہ بما دون الثلاث فی العدۃ وبعدھا بالاجماع (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص۳۲۰ ج۲) ظفیر [2] فالکنایات لا تطلق بہا الا بنیۃ او دلالۃ الحال الخ صرحت فارقتک لا یحتمل السب والرد ففی حالۃ الرضاء الخ تتوقف الاقسام الثلاثۃ تاثیرا علی نیۃ (درمختار) صرحت من السراح بفتح السین وھو الارسال ای ارسلتک لانی طلقتک لا حاجۃ لی (رد المحتار باب الکنایات ص۳۳۹ ج۲) ظفیر [3] واذا کان الطلاق بائنا دون الثلث فلہ ان یتزوجہا فی العدۃ وبعد انقضائہا ھا یلیہ باب الرجعۃ ص۳۴۶ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

شوہر نے طلاق دی اور بیوی نے مہر اور ایام عدت کا نان نفقہ معاف کر دیا تو کونسی طلاق ہوئی

سوال (۴۸۹) زید نے اپنی زوجہ مسماۃ ہندہ کو طلاق دیدی اور ہندہ نے اپنا مہر اور ایام عدت کا نان نفقہ معاف کر دیا۔ یہ طلاق بائن ہوئی یا رجعی۔ زید ہندہ سے رجعت کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق بائنہ واقع ہوئی۔ رجعت صحیح نہیں ہے[۱]۔

بیوی کے متعلق کہا کہ وہ حرام ہوگئی کیا حکم ہے

سوال (۴۹۰) ہندہ نے اپنے شوہر زید کو چند بار یہ لکھا کہ تم کو خدا کی قسم ہم کو چھوڑ دو۔ زید نے اس قسم کی گزشتہ باتوں پر خیال کر کے چند بار یہ کہا کہ وہ ہم پر حرام ہوگئی۔ پھر زید سے ہندہ نے قسم دیکر یہ لکھا کہ تم ہم کو رجوع کر دو۔ ایسی حالت میں زید ہندہ کو رجوع کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر زید نے یہ الفاظ بہ نیت طلاق کہے ہیں تو ہندہ پر ایک طلاق بائنہ[۲] واقع ہوگئی اور چونکہ یہ لفظ کنایہ ہے اس لئے بار بار کہنے سے بھی ایک ہی طلاق واقع ہوئی[۳]، اور حکم طلاق بائنہ کا یہ ہے کہ بلا نکاح کے رجعت درست نہیں ہے، اور نکاح عدت میں بھی ہو سکتا ہے اور بعد عدت کے بھی۔ حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ بلا حلالہ کے نکاح کر سکتا ہے۔ پس اگر زید کا پھر ہندہ کو رکھنے کا ارادہ ہے تو دوبارہ اس سے نکاح کرے بدون نکاح کے نہیں رکھ سکتا[۴]۔

---

[۱] وحکمہ انہ واقع بہ لو بلا مال وبالطلاق الصریح علی مال طلاق بائن (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الخلع مطلب الفاظ الخلع خمسۃ ج ۲ ص ۸۸۳) نظیر [۲] وان کان الحرام فی الاصل کنایۃ یقع بہا البائن الخ وفی الحاصل ان المتاخرین خالفوا المتقدمین فی وقوع البائن بالحرام بلا نیۃ حتی لا یصدق اذا قال لم انو لاجل العرف الحادث فی زمان المتاخرین فیتوقف الآن وقوع البائن بہ علی وجود العرف کہ فی زمانہم (رد المحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۹۳۶) نظیر [۳] لا یلحق البائن البائن (ایضاً ص ۹۳۶) نظیر [۴] وان کان الطلاق باثنا دون الثلث فلہ ان یتزوجہا فی العدۃ وبعد انقضائہا (ہدایہ باب الرجعۃ فصل فیما یکون بہا ج ۲ ص ۳۵۰) نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

چھوڑی کے لفظ سے کون سی طلاق واقع ہوتی ہے اور تین بار کہا تو کتنی طلاق ہوئی

سوال (۴۹۱) عرف ہندوستان میں لفظ چھوڑی طلاق بائن میں سے ہے یا صریحی رجعی میں سے۔ اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو تین دفعہ لفظ چھوڑی کہے تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی یا صریحی رجعی کہ بالحاق طلاق مثلثہ ہوا اور موجب رجوع حالانکہ صورتِ مذکورہ میں اگر زوج حلال جان کر اپنی زوجہ کو اپنے گھر میں رکھے تو اس سے اجتناب واجب ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ درمختار وغیرہ کتب فقہ میں سرحتک اور فارقتک کو کنایات میں لکھا ہے[۱] اور حکم کنایات کا یہ ہے کہ حالت رضا میں جملہ اقسام کنایات کے نیت پر موقوف ہیں۔ اگر نیت طلاق کی ہے تو طلاق واقع ہوگی ورنہ نہیں[۲]۔ اور حالتِ غضب و مذاکرہ طلاق میں بعض الفاظ کنایات میں بلا نیت طلاق واقع ہونے کا حکم قاضی کرتا ہے۔ پس سرحتک اور فارقتک جن کا ترجمہ یہ ہے کہ "میں نے تجھ کو چھوڑا" کنایات کے اُن اقسام میں سے ہے کہ حالت رضا میں اُن سے طلاق کا واقع ہونا نیت پر موقوف ہے اور حالت غضب و مذاکرہ طلاق میں بدون نیت کے حکم طلاق کے واقع ہونے کا کر دیا جاتا ہے۔ کذا فی الدر المختار[۳]۔ اور نیز حکم کنایات کا یہ ہے کہ اُن سے طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے اور ایک طلاق بائنہ کے بعد دوسری طلاق بائنہ واقع نہیں ہوتی۔ لہٰذا لفظ چھوڑی اگر اپنی زوجہ کو کہا ہے اور نیت طلاق کی ہے تو اگر حالت غضب اور مذاکرہ طلاق کی ہے تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوئی اور دوسرا اور تیسرا لفظ لغو ہوا۔ بدون حلالہ کے شوہر اول اُس سے نکاح کر سکتا ہے۔ فی الدر المختار ویقع بہا ای بباقی الفاظ الکنایات المذکورۃ الخ

---

[۱] کما فی الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۳۴ ج۲ ط سعید و الکنایات لا تتوقف الا فی الابنۃ او دلالۃ الحال الخ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۳۵ ج۲ ط سعید

Maktaba Tul Ishaat.com

ان نواها الخ لایلحق البائن البائن الخ [1]

لفظ آزاد کردیا کنایہ ہے اس سے بوقت نیت طلاق بائنہ واقع ہوگی

سوال (۴۹۲) زید کا نکاح زینب سے بحالت نابالغی بولایت اس کی والدہ کے ہوا۔ بہ تعین مہر شرعی ایجاب وقبول ہوگیا۔ اس صورت میں نکاح ہوا یا نہیں۔ اگر ہوگیا تو مہر کی کیا مقدار ہوگی۔ مسماۃ کے بالغہ ہونے سے پہلے اور خلوت ہونے سے بھی پہلے زید نے ایک کارڈ میں یہ الفاظ لکھ کر کہ مسماۃ زینب کو میں نے آزاد کردیا، زوجہ کے پاس بھیج دیا۔ لیکن کارڈ پر کوئی گواہ حاشیہ نہیں تو یہ تحریر شرعاً معتبر ہوگی، اور اس سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں

الجواب:- اس صورت میں نکاح زید کا ہوگیا اور مہر شرعی جو کہا گیا اس سے مراد اگر مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے جیسا کہ معروف ہے تو وہ تقریباً سوا سو روپیہ ہے اور ادنیٰ درجہ مہر کا شرعاً دس درہم ہے۔ مہر شرعی سے ان کی کیا مراد تھی اس کو معلوم کرنا چاہئے۔ وہی مہر واجب ہوتا ہے جو ارادہ کیا گیا تھا اور قبل دخول اور قبل خلوت طلاق دینے سے نصف مہر لازم ہوتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ۔ [2] اور تحریر سے اور خط میں لکھنے سے بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ جبکہ شوہر اقرار کرے کہ یہ خط میرا ہی ہے [3]۔ اور آزاد کرنے کا لفظ کہنا صریح طلاق نہیں ہے کنایہ ہے۔ اگر نیت شوہر کی اس لفظ سے طلاق کی ہے اور حال یہ ہے کہ شوہر بالغ ہے تو اس لفظ سے ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی [4]۔

لفظ چھوڑا کہا پھر طلاق رجعی کا لفظ کہا کیا حکم ہے

سوال (۴۹۳) زید اور اس کی زوجہ سلیمن میں

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۴۱ و ص ۶۴۲ ج ۲ ظفیر [2] سورۃ البقرۃ رکوع ۲۱ - ۲ ظفیر [3] وکذا کل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لایقع الطلاق مالم یقر انہ کتابہ اھ (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۴۵۹ ج ۲) ظفیر [4] ومہتک وفارقتک لا یحتمل السب الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص ۶۴۱ ج ۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

باہم تکرار ہوا۔ تنبیہاً و تخویفاً ایک طلاق رجعی دینے کا ارادہ ہوا۔ یکایک زبان سے یہ کلمہ نکل گیا کہ چھوڑا میں چھوڑا میں۔ پھر خیال کیا کہ یہ تو الفاظ بالکنایہ ہیں۔ اس میں طلاق کی نیت نہ کرکے صراحۃً یہ کہا کہ عمر کی لڑکی کو ایک طلاق رجعی دیا۔ پس سلیمان پر ایک طلاق رجعی واقع ہوگی یا دو یا تین۔ بحوالہ تحریر فرمایا جاوے۔

الجواب:۔ حالت غضب اس کو مقتضی ہے کہ لفظ چھوڑا میں سے طلاق بائنہ واقع ہو جاوے۔ کیونکہ یہ ترجمہ ہے سرحتک اور فارقتک کا، اور اس میں بحالت غضب بلانیت طلاق واقع ہوتی ہے۔ کما فی الدر المختار وفی الغضب توقف لاولان ای مایصلح ردًا وجوابًا ومایصلح سبا وجوابا ولایتوقف ماینعین للجواب الخ وقال قبیلہ فی شرح قولہ سرحتک وفارقتک لایحتمل السب والرد ای بل معناہ الجواب فقط الخ[1] اور پھر طلاق رجعی دینے کے ارادہ پر لفظ چھوڑا کا زبان سے نکلنا نیت طلاق کو مفید ہے۔ پھر بعد تکلم کے نفی نیت اولی کیسے متصور ہو سکتی ہے۔ مگر چونکہ یہ بھی تصریح ہے لایلحق البائن البائن۔ اس لئے دو دفعہ چھوڑا میں نے کہنے سے ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی، اور پھر اس لفظ سے، ایک طلاق رجعی دیا میں نے دوسری طلاق واقع ہوگئی اور وہ بھی بائنہ ہوگئی۔ کیونکہ بائنہ کے بعد رجعی متصور نہیں۔ لہذا یہ وصف لغو ہے اور بحکم الصریح یلحق الصریح والبائن[2] طلاق صریح ملحق بطلاق بائنہ ہو کر دو طلاق بائنہ واقع ہوئے۔

نابالغہ بیوی کو چار پانچ مرتبہ طلاق دی تو کتنی طلاق واقع ہوگی

سوال (۴۹۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ نابالغہ کو بحالت غصہ چند آدمیوں کے سامنے لفظ طلاق چار پانچ مرتبہ کہا اور وہ لڑکی نابالغہ موجود نہیں تھی، لہذا طلاق اس حالت میں

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۴۲ ج۲ ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۴۵ ج۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوتی یا نہ۔

الجواب:۔ اگر شوہر طلاق دینے والا بالغ تھا تو طلاق اس کی واقع ہوگئی اگرچہ عورت نابالغہ ہو، اور اگرچہ وہاں موجود نہ ہو[۵۱] لیکن غیر مدخولہ کو اگر طلاق دیدے متفرق طور سے تو وہ ایک طلاق سے بائنہ ہو جاتی ہے۔ دوسری اور تیسری طلاق اُس پر واقع نہیں ہوتی۔ درمختار میں ہے وان فرق الخ بانت بالاولیٰ[۵۲] الخ

دین مہر کے عوض میں جو طلاق دی وہ بائنہ ہوئی

سوال (۴۹۵) زید وزینب شوہر وزوجہ میں باہم تکرار ہوا۔ زوجہ نے شوہر سے کہا کہ تم مجھ کو کیوں نہیں چھوڑتے ہو شوہر نے کہا کہ اگر دین مہر معاف کردوگی تو میں طلاق دونگا۔ الحاصل عورت نے کہا کہ ہمارے بطن سے تمہارے دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے اُن کو بعوض دین مہر دے دو تو دین مہر معاف کردوں گی۔ عورت کے اصرار پر شوہر نے یہ مضمون لکھدیا کہ طلاق میں نے دیا اور دین مہر کے عوض میں لڑکے اور لڑکی کو دیا۔ اب مجھے زوجہ سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور نہ لڑکے اور لڑکی سے۔ زوجہ نے بھی یہ لکھ کر شوہر کو دیا کہ دین مہر معاف کیا اور لڑکے و لڑکی کو عوض میں دین مہر کے پایا۔ اس صورت میں طلاق رجعی ہوئی یا بائن۔ اور اس صورت میں رجعت درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر شوہر نے ایک دفعہ یہ لفظ کہا ہے یا لکھا ہے کہ طلاق میں نے دیا تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق واقع ہوئی۔ اور چونکہ شوہر کے ابتدائے کلام میں یہ الفاظ واقع ہیں کہ دین مہر اگر معاف کردوگی تو میں طلاق دونگا اس لئے بعد میں جو طلاق شوہر نے دی تو غرض اس کی یہی معلوم ہوتی ہے کہ بعوض مہر اُس نے طلاق دی ہے اس لئے اس صورت میں ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی۔ کیونکہ بعوض مال کے جو طلاق ہوتی ہے وہ بائنہ ہوتی ہے۔

---

[۵۱] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص ۵۰۹ ج ۲) نظیر [۵۲] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب طلاق غیر المدخول بہا ص ۶۴۶ ج ۲ نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اور مہر معاف ہوگیا، کیونکہ عورت نے بھی معافی مہر کی تصریح کردی ہے۔ اور یہ لغو ہے کہ لڑکا اور لڑکی کے لینے کے عوض میں مہر معاف کیا۔ لہذا معافی مہر بعوض طلاق کے ہوگی۔ وحکمہ ان الواقع بہ ولو بلا مال وبالطلاق الصریح علی مال طلاق بائن الخ درمختار[1]۔ اور جبکہ یہ معلوم ہوا کہ اس صورت میں ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی ہے تو حکم اس کا یہ ہے کہ رجعت تو اس میں صحیح نہیں ہے۔ لیکن نکاح جدید عدت میں اور بعد عدت کے ہوسکتا ہے۔ پس اگر عورت دوبارہ نکاح کرنے پر شوہر اول سے راضی ہو تو بلا حلالہ کے نکاح بہر جدید صحیح ہے۔ درمختار میں ہے وینکح مبانتہ بما دون الثلث فی العدۃ وبعدھا الخ[2]

تین طلاق بائنہ کہنے سے کتنی طلاق واقع ہوتی ہے

سوال (۴۹۶) (۱) طلاق بائن کے تین یا تین سے زیادہ الفاظ ایک نیت کے ساتھ اگر عورت کو کہے جاویں تو ایک بائنہ واقع ہوتی ہے یا زیادہ۔ اور اگر تین کی نیت کر کے زیادہ الفاظ کہے جاویں تو تین پڑتی ہیں یا نہیں۔ اور ایک بائن ہونے کے بعد اسی وقت یا دوسرے تیسرے روز صریح طلاق دی جاوے تو عدت کے اندر بائن کے ساتھ مل جاتی ہے یا نہیں یا اگر بائن کے بعد بائن عدت کے اندر دیجاوے تو پہلی کے ساتھ مل جاتی ہے یا نہیں جب عورت پہلی بائن سے نکاح سے الگ ہو جاتی ہے تو پھر دوسری بائن یا صریح عدت کے اندر کس طرح مل سکتی ہے۔

(۲) اگر کوئی شخص ایک طلاق کی نیت کرے اور دوسرے الفاظ بغیر کسی نیت کے طلاق کی تفصیل و تعریف کے لئے پہلے یا پیچھے تحریر کر دے اور ان الفاظ میں بائن وغیرہ کی نیت ہرگز نہ ہووے تو بائن کا احتمال ہوسکتا ہے یا نہیں۔ مثلاً اس طرح کہے کہ میں تمہیں الگ کر کے صریح طلاق دیتا ہوں۔ یا گھر سے نکال کر صریح دیتا ہوں۔ یا حقوق زوجیت سے خارج کر کے صریح دیتا ہوں۔ یا دو لفظ اکٹھے استعمال کر کے تحریر کرے کہ میں تمہیں علیحدہ کرتا ہوں اور حقوق زوجیت سے خارج کرتا ہوں اور صریح طلاق دیتا

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۱۰۲ ۱۲ ظفیر [2] ایضاً باب الرجعۃ ج ۲ ص ۱۰۳ ۱۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوں۔ پہلے الفاظ میں نہ بائن کی نیت ہے نہ ان لفظوں سے بائن ہونے کا علم ہے تو اس صورت میں رجعی سمجھی جائے گی یا بائن سمجھی جائے گی۔

الجواب:- (۱) قاعدہ اس میں یہ ہے جو درمختار میں مذکور ہے الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدۃ والبائن یلحق الصریح الخ۔ لایلحق البائن البائن[1]۔ پس اس قاعدہ سے جواب آپ کے سوالات کے ظاہر ہو گئے۔

(۲) ان صورتوں میں طلاق بائن ہو جاتی ہے[2]۔

غیر مدخولہ کو طلاق طلاق طلاق کہنے سے کون سی طلاق واقع ہوئی اور کتنی

سوال (۴۹۷) زید بالغ نے اپنی منکوحہ نابالغہ غیر مدخولہ کو بعد بالغ ہونے کے بذریعہ خط تین طلاق بایں طور دی کہ آج سے تم کو طلاق۔ طلاق۔ طلاق دیدی ہے۔ اس صورت میں عورت مغلظہ ہو گئی یا بائنہ۔ اور عدت اس پر لازم ہے یا نہیں۔

الجواب:- اگر عورت غیر مدخولہ ہے تو پہلی طلاق سے وہ مطلقہ بائنہ ہو گئی۔ باقی طلاقیں اس پر واقع نہیں ہوئیں[3] اور بصورت خلوت و جماع نہ ہونے کے اس پر عدت بھی لازم نہیں ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ وان طلقتموھن من قبل ان تمسوھن فما لکم علیھن من عدۃ تعتدونھا الآیۃ۔ پس بدون عدت کے وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔ اور اگر شوہر اول سے دوبارہ نکاح کرنا چاہے تو حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ بدون حلالہ کے شوہر اول سے نکاح کر سکتی ہے۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۵ ج ۲ و ص ۶۴۶ ج ۲ ۱۲ ظفیر [2] الصریح یلحق الصریح و یلحق البائن بشرط العدۃ والبائن یلحق الصریح (درمختار) کما لو قال لھا انت بائن او خالعتھا علی مال ثم قال انت طالق الخ (رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۵ ج ۲) ظفیر [3] قال لزوجتہ غیر المدخول بھا انت طالق یا زانیۃ ثلاثا الخ وقعن الخ وان فرق بوصف او خبر او جمل بعطف او غیرہ بانت بالاولی لا الی عدۃ ولذا لم تقع الثانیۃ (رد المحتار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بھا ص ۶۲۲ ج ۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

غیر مدخولہ سے تین طلاق کے بعد بغیر حلالہ کے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

سوال (۴۹۸) زید نے ایک عقد کیا مگر رخصت ہونے کے قبل چند مردمان کے روبرو برضامندی خود تین مرتبہ اپنی منکوحہ کو طلاق دی اور عدت گذر گئی۔ اب بعد دو سال کے زید مذکور اُس عورت کو رخصت کرا کے اپنے گھر لے گیا۔ ایسی صورت میں حلالہ کی ضرورت ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ غیر مدخولہ کو اگر متفرق طور سے تین طلاق دی جاویں تو وہ ایک طلاق سے بائنہ ہو جاتی ہے۔ دوسری اور تیسری طلاق اس پر واقع نہیں ہوئی۔ اس لئے شوہر اول بدون کے اس سے نکاح کر سکتا ہے[۱] اور بدون نکاح جدید کے اس کو رکھنا اور رجوع کرنا حرام ہے۔ کذا فی الدر المختار[۲]۔

دور ہو نکل جا کہنے میں اگر نیت طلاق کی تھی تو طلاق بائنہ ہو جائیگی

سوال (۴۹۹) ایک شخص نے اپنی لڑکی کی جو پہلی بیوی سے تھی روزہ کی خوشی کی۔ اُس کی دوسری بیوی کو ناگوار ہوا، اور اس نے جھگڑا کیا۔ شوہر نے یہ الفاظ کہہ کر گھر سے نکال دیا کہ تجھ کو مجھ سے کچھ واسطہ نہیں، دور ہو، نکل جا۔ وہ عورت غیر محرم کے گھر جا کر نکل گئی۔ پھر آ گئی۔ غرض چند دفعہ نزاع ہوا اور یہی الفاظ کہہ کر شوہر نے نکال نکال دیا۔ عورت نے اس کو بہت تنگ کیا۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ الفاظ جو شوہر نے چند دفعہ اپنی زوجہ کے حق میں استعمال کئے ہیں کنایات طلاق میں سے ہیں۔ جن میں نیت کی ضرورت ہے۔ پس اگر ان الفاظ کے کہنے کے وقت شوہر کی نیت طلاق کی تھی تو طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔ اور اگر طلاق کی نیت سے یہ

---

[۱] قال لزوجته غیر المدخول بها انت طالق ثلاثا الا وقعی الا وان فرق الا بانت بالاولی لا الی علة ولذا لم تقع الثانیة (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بها ج ۲ ص ۶۳۴) ظفیر [۲] وینکح مبانته بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالاجماع (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۴۳۵) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الفاظ نہیں کہے تھے تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ قال فی الدر المختار فی باب الکنایات لا تطلق بہا الا بنیۃ او دلالۃ الحال[1] الخ قال الشامی قولہ قضاءً قید بہ لانہ لا یقع دیانۃً بدون النیۃ[2] الخ وفیہ ایضاً واراد بہذا البعض ما یحتمل الرد کما خرجی واذہبی وقومی الی ان قال ولذلک توقف فیہا علی النیۃ[3] فقط

سوال (۵۰۰) شخصے غائبانہ روبرو شاہدین عاقلین حین فلانۃ علی حرام کہنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

بالیقین اکہ زوجۂ خود گرفتہ میگوید کہ فلانۃ علی حرام من اورا فرحت خواہم نمود آیا بایں الفاظ طلاق بائنہ واقع شود یا رجعی۔

الجواب

دریں صورت طلاق بائن واقع گردد اگر بہ نیت طلاق گفتہ است۔ واگر بجائے این عرف جاری باشد کہ از حرام طلاق مراد نمیگیرند یعنی بمنزلہ طلاق صریح معروف است دریں صورت در درمختار وغیرہ فرمودہ کہ بلا نیت طلاق واقع میشود (ب ش) وحرام الی ان قال ففی حالۃ الرضی لا یقع الطلاق فی الالفاظ کلہا الا بالنیۃ کذا فی الہدایۃ فی قولہ وبقیۃ الکنایات الخ وبرہن قولہ واگر بجائے ایں عرف جاری باشد بقول صاحب الدر المختار قال لامرأتہ انت علی حرام (الی ان قال) یفتی بانہ طلاق بائن وان لم ینووہ لغلبۃ العرف[4] الخ قال الشامی قولہ وان لم ینووہ قلت الظاہر انہ اذا لم ینو شیئا اصلا یقع دیانۃ ایضاً وفیہ ایضا قولہ لغلبۃ العرف مکونہ بائنا فلانہ مستفی لفظ الحرام لان الرجعی لا یحرم الزوجۃ مادامت فی العدۃ وانما یصح وصفہا بالحرام بالبائن[5] فقط)

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲ ظفیر [2] رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۶ ج ۲ ظفیر [3] ایضاً ص ۶۳۶ ج ۲ ظفیر [4] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الایلاء ص ۶۶۱ ج ۲ ظفیر [5] رد المحتار باب الایلاء ص ۶۶۲ ج ۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

میرا تجھ سے کچھ تعلق نہیں کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۵۰۱) زید پسر بکر نے اپنی زوجہ حمیدہ کو اُس کے باپ کے گھر جانے سے منع کیا۔ جب وہ باجازت اپنے خسر بکر کی اپنے باپ عمر کے یہاں آنے پر آمادہ ہوئی تو زید نے بخوشنودی اپنی ماں ہندہ کے اپنی زوجہ حمیدہ کو علیحدگی میں کہا کہ اگر تو اپنے باپ کے یہاں جاتی ہے تو میرا تجھ سے کچھ تعلق نہیں۔ اب یہ کہدینا زید کا اپنی زوجہ حمیدہ کو تنہائی میں قابل تسلیم ہوگا یا نہیں۔ اور حمیدہ کی یہ شہادت شرع شریف میں معتبر ہے یا نہیں۔ عرصہ کے بعد زید کا ایک پرچہ حمیدہ کے باپ کے نام آیا۔ اُس میں بھی زید نے لکھا تھا کہ میرے خط نہ بھیجنے کا سبب تم کو کسی کی زبانی معلوم ہوگیا ہوگا۔ جس سے اشارہ اپنی زوجہ کی طرف تھا۔ فقط

الجواب:۔ جو الفاظ طلاق کے ہیں اور جن الفاظ سے شرعاً طلاق واقع ہوتی ہے وہ تنہائی میں شوہر اپنی زوجہ کو کہے یا مجمع میں کہے بہر طور طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ مگر صورت مسئولہ میں جو لفظ زید نے اپنی زوجہ کو علیحدگی میں کہا ہے وہ صریح لفظ طلاق کا نہیں ہے بلکہ کنایہ ہے اور حکم کنایہ کا یہ ہے کہ اگر نیت طلاق سے کہا ہوگا تو طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے ورنہ کچھ نہیں۔ پس اگر زید نے طلاق دینے کے خیال سے اور طلاق کے ارادہ سے یہ لفظ کہا ہے تو ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی اور اگر نیت طلاق کی نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ زید سے دریافت کرنے کی ضرورت ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

دلیل قولہ بلکہ یہ کنایہ ہے اور حکم کنایہ کا یہ ہے الخ لا یقع بھذا الطلاق الا بالنیۃ او بدلالۃ الحال عالمگیری مصری ص۳۶۵ **وایضاً فیہ**، وفی الفتاوی لم یبق بینی وبینک[1]

---

[1] فالکنایات لا تطلق قضاء الا بنیۃ او دلالۃ الحال وھی مذاکرۃ الطلاق او الغضب (درمختار) قولہ قضاء قید بہ لانہ لا یقع دیانۃ بدون النیۃ ولو وجدت دلالۃ الحال (ردالمحتار باب الکنایات ص۶۳۵ ج۳ و ص۶۳۶ ج۳ ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

عمل ونوی یقع کذا فی العتابیۃ عالمگیری ص۳۵۲

میری طرف سے جواب ہے اس سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۵۰۲) میرے شوہر نے بحالت غضب مجھ کو یہ الفاظ کہے کہ اگر تو شام تک میرے گھر نہ آئی تو میری طرف سے جواب ہے۔ اور میں شام تک اس کے گھر نہیں گئی۔ زید نے یہ الفاظ میرے مواجہ میں بھی کہے ہیں، اور اُس وقت اور رشتہ دار بھی موجود تھے، اور پھر ان ہی الفاظ کا اقرار میرے تایا صاحب کے روبرو جاکر کیا اور وہاں یہ بھی کہا کہ معافی نامہ مہر بھی میرے پاس موجود ہے جو خود نیت طلاق کا قرینہ ہوسکتا ہے۔ اب زید ان الفاظ کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے یہ الفاظ کہے تھے کہ اگر شام تک تو میرے گھر نہ آئی تو جواب دے دونگا۔ اور حالت غصہ کا ہی انکار کرتا ہے۔ لیکن میرے نزدیک وہ اپنے انکار میں سچا نہیں ہے۔ ان الفاظ کے حالت غصہ میں سرزد ہونے کے شاہد میرے تایا اور والدہ و نانی و تائی وچچی ہیں جو ثقہ و عدل ہیں۔ پس اس صورت میں مجھ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ اور واقع ہوئی تو قضاءً بھی ہوئی یا صرف دیانۃً ہی واقع ہوئی۔ اور مجھ کو اس شوہر کے ساتھ مقام کرنا اور تمکین وطی حلال ہے یا حرام۔ اور طلاق واقع ہوئی تو کون سی طلاق واقع ہوئی۔ زید یہ بھی کہتا ہے کہ اس وقت میری نیت طلاق کی ہرگز نہیں تھی۔ میں اس کو اس میں بھی سچا نہیں جانتی ہوں۔

الجواب:۔ اس صورت میں جو کچھ زوجہ کا بیان ہے اور شہادت عدول سے ثابت، اس کے موافق طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔ کیونکہ فقط لفظ جواب ہی طلاق سے کنایہ ہے اور کنایہ میں اگرچہ نیت کی ضرورت ہوتی ہے لیکن جبکہ قرینہ اور دلالت ارادۂ طلاق موجود ہے تو قضاءً طلاق کا حکم کردیا جائے گا۔ اور چونکہ عورت بھی اس بارہ میں قاضی کی مثل ہے۔ لہذا اس وقت وجود دلالت میں جو کہ حالت غضب ہے عورت کو وہی معاملہ کرنا لازم ہے جو قاضی کرتا۔ یعنی وہ اپنے شوہر سے علیحدہ رہے اور وطی حرام سمجھے تاوقتیکہ

Maktaba Tul Ishaat.com

تجدید نکاح نہ ہو قال فی الشامی ویقع قضاءً الا ان یکون مکرھا والمرأۃ کالقاضی اذا سمعتہ او اخبرھا عدل لا یحل لھا تمکینہ[۱] الخ اس عبارت سے واضح ہے کہ اگر عورت کو شوہر کے قول کی تصدیق ہو تو شوہر کی نیت کا اعتبار نہ کرے اور وقوع طلاق کا اعتقاد کرے۔ کیونکہ حالت غضب میں جس کا ثبوت شہادت سے ہے وقوع طلاق کے لئے نیت کی ضرورت نہیں ہے اور قاضی اور عورت اس بارہ میں شوہر کی تصدیق نہ کریں گے۔ نیز شوہر کا حالت غضب کا انکار کرنا شہادت عدول سے حالت غضب ثابت ہونے کے بعد معتبر نہ ہوگا قال فی الدر المختار لان مع الدلالۃ لا یصدق قضاءً فی نفی النیۃ الخ باب الکنایات[۲]۔ شامی جلد ثانی

واضح ہو کہ یہ سوال پہلے شوہر کی طرف سے آیا تھا۔ اس میں صورت سوال بدلی ہوئی تھی۔ اس میں بجائے ان الفاظ کے کہ میری طرف سے جواب ہے یہ لفظ لکھا تھا کہ اگر تو عشر تک نہ آئی تو میں جواب دے دوں گا یا اپنے نکاح سے خارج کر دوں گا الخ اس کا جواب سائل کے بیان کے موافق یہ لکھا تھا کہ چونکہ جواب دوں گا صیغۂ استقبال ہے لہذا اس سے طلاق واقع نہ ہوگی الخ مگر سوال ہذا سے معلوم ہوا کہ وہ بیان شوہر کا غلط ہے۔ اور شہادت ثقہ اور معتبر لوگوں سے یہ امر ثابت ہے کہ شوہر نے یہ لفظ کہے ہیں کہ میری طرف سے جواب ہے اور حالت غضب کا ہونا بھی ثابت ہے۔ لہذا صورت مسئولہ میں وقوع طلاق کا حکم ضروری ہے۔ پہلا جواب جو لکھا گیا وہ سوال کی غلطی کی وجہ سے صحیح نہیں ہے۔ فقط

کبھی میرے پاس نہ آنا کہنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۵۰۳) زید نے اپنی زوجہ کو کہا غصہ میں کہ اب سے کبھی میرے پاس نہ آنا۔ اس نے کہا کہ میں جہاں چاہوں کام کروں اس نے کہا تجھ کو اختیار ہے۔ جی میں یہ خیال تھا کہ اچھا پاپ کٹ جائے۔

---

[۱] رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۶۔ ظفیر [۲] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۱۳۱ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:۔ یہ الفاظ کہنا شوہر کا کہ اب سے کبھی میرے پاس نہ آنا اور زوجہ کا اس کے جواب میں یہ کہنا کہ میں جہاں چاہوں کام کروں اور شوہر کا یہ کہنا کہ تجھ کو اختیار ہے الفاظ طلاق صریح وکنایہ سے نہیں ہیں۔ پس ان الفاظ سے طلاق واقع نہ ہوگی۔ کیونکہ شوہر نے جو کہا ہے کہ تجھ کو اختیار ہے تو یہ جواب ہے کلام زوجہ کا اور کلام زوجہ یہ ہے کہ میں جہاں چاہوں کام کروں

میں نے چھوڑی کہنے سے طلاق ہوگی یا نہیں

سوال (۵۰۴) زید کا ارادہ تین ماہ سے طلاق دینے کا تھا اپنی عورت کو۔ تین ماہ کے بعد چوری سے طلاق دے بیٹھا۔ لوگ اس کو ہر چند سمجھاتے رہے مگر وہ باز نہ آیا اور دے بیٹھا۔ اور زید نے یہ الفاظ کہے "میں نے چھوڑی" تین مرتبہ۔ اور زید کی نیت اب تک یہی ہے کہ کسی طرح سے مجھ سے جدا ہو۔ زید کو یہ خبر نہ تھی کہ کن لفظوں سے طلاق واقع ہوتی ہے۔ آیا یہ طلاق ہوئی یا نہ۔ اور ہوئی تو کون سی بائن یا مغلظہ۔

الجواب:۔ یہ لفظ جو زید نے کہا "میں نے چھوڑی" اگر مراد اس سے اپنی زوجہ کو لیا ہے اور اسی کی نسبت کہا ہے اور نیت طلاق کی اس میں کی ہے تو ایک طلاق بائنہ اس سے واقع ہوگی۔ کیونکہ یہ لفظ کنایہ ہے۔ اور کنایہ میں نیت طلاق سے طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے[1] اور ایک بائنہ کے بعد دوسری بائنہ واقع نہیں ہوتی۔ اس لئے ایک ہی طلاق بائنہ رہی۔ ہکذا فی الدر المختار وغیرہ بریۃ حرام بائن الی قولہ سرحتک فارقتک درمختار۔ لایلحق البائن البائن اذا امکن جعلہ اخبارا الخ (درمختار علی ہامش الشامی جلد ۲ صفحہ ۶۴۶)

---

[1] ہمارے زمانہ میں عرف بدل گیا ہے۔ عام طور پر جب عورت سے یہ کہا جاتا ہے میں نے تجھ کو یا اکیلا عورت کو چھوڑ دیا تو طلاق ہی مراد ہوتی ہے۔ لہذا استعمال عرف کے اعتبار سے یہ صریح طلاق ہے اور اس سے طلاق رجعی واقع ہوگی۔ چنانچہ عالمگیری صفحہ ۳۹۰ نولکشور میں ہے وکان الشیخ الامام ظہیر الدین المرغینانی رح یفتی فی قولہ بہشتیہ والوقوع بلا نیۃ ویکون الواقع رجعیا اھ اسی طرح سرحتک وغیرہ میں شامی نے تفصیل کی کہ عرف پر مدار ہے۔ واللہ اعلم۔ مہدی حسن عاشیہ صفحہ ۳ دیکھا جائے۔ منہ

Maktaba Tul Ishaat.com

دختر تو مرا نہ باید بگیر ایں فارغطلی دسہ سنگریزہ داد کیا حکم ہے

سوال (۵۰۵) شخصے بہ پدر زن خود خطاب کردہ گفت کہ دختر تو مرا نباید بگیر ایں فارغطلی۔ ایں بگفت و سہ سنگریزہ را بدست پدر زن داد۔ الحال دریں صورت یک طلاق واقع میشود یا نہ۔

الجواب:۔ ایں الفاظ کنایات اند پس اگر نیت سہ طلاق کردہ است سہ طلاق واقع شود وگرنہ لغو است قال الشامی فی الکنایات وذکر فی الفتح هناك لو قال انت بثلاث وقعت ثلاث ان نوی لانه محتمل لفظه الخ وفیه ایضا فی باب الصریح واراد بما اللفظ او مایقوم مقامه من الکتابة المستبینة او الاشارة المفهومة فلا یقع بالقاء ثلثة احجار الیها او بامرها بحلق شعرها وان اعتقد الالقاء والحلق طلاقا کما قدمناہ لان رکن الطلاق اللفظ او مایقوم مقامه مما ذکر کما مر[۱]۔ وفیه ایضا فی شرح قوله ورکنه لفظ مخصوص الخ هو ما جعل دلالة علی معنی الطلاق من صریح او کنایة فخرج الفسوخ علی ما مر واراد اللفظ ولو حکما لیدخل الکتابة المستبینة واشارة الاخرس والاشارة الی العدد بالاصابع فی قوله انت طالق هکذا کما سیاتی وبه ظهر ان من تشاجر مع زوجته فاعطاها ثلثة احجار ینوی الطلاق ولم یذکر لفظا لا صریحا ولا کنایة لا یقع علیه کما افتی به الخیر الرملی وغیرہ[۲] الخ فقط

طلاق دی کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۵۰۶) عمرو نے اپنی بیوی کو ملانا شروع کیا کہ عمرو کا بھائی زید آگیا اور عمرو سے کہا کہ اگر تم اصل کے ہو تو طلاق دے دو۔ پس عمرو نے تین مرتبہ یہ کہا "طلاق دیا" خالد کہتا ہے کہ یہ طلاق عمرو کی زوجہ پر واقع نہیں ہوئی کیونکہ اس میں اضافت صریحہ موجود نہیں ہے۔ بکر کہتا ہے کہ یہ طلاق زوجہ عمرو پر واقع ہوگئی۔ اور زوجہ عمرو بائنہ بینونت مغلظہ ہوگئی اور بدون حلالہ کے عمرو اس کو ہرگز نہیں رکھ سکتا ہے۔ ان دونوں میں صحیح قول کس کا ہے۔

---

[۱] ردالمحتار باب الصریح ص ۵۹ ج ۲ ظفیر [۲] ردالمحتار کتاب الطلاق ص ۵۰۲ ج ۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:۔ اس میں قول بکر کا صحیح ہے۔ اضافت صریحہ ضروری نہیں۔ قرائن کا بھی لحاظ ہوتا ہے۔ شامی میں ہے۔ ولا یلزم کون الاضافۃ صریحۃ فی کلامہ[۱] وفیہ ایضا لو قال امرءۃ طالق او قال طلقت امرأۃ ثلثاً وقال لم اعن امرأتی یصدق ویفہم منہ انہ لو لم یقل ذلک تطلق امرأتہ[۲] لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقہا لا بطلاق غیرہا[۳] الخ وفیہ وسیذکر قریبا ان من الالفاظ المستعملۃ الطلاق یلزمنی و الحرام یلزمنی وعلی الطلاق وعلی الحرام فیقع بلا نیۃ للعرف الخ فاوقعوا بہ الطلاق مع انہ لیس فیہ اضافۃ الطلاق الیہا صریحا فہذا یوید لما فی القنیۃ وظاہرہ انہ لا یصدق فی انہ لم یرد امرأتہ للعرف[۴] فقط

بیوی سے کنایہ اور صریح الفاظ کہے اور تعلیقا بھی تو کیا حکم ہے

سوال (۵۰۷) زید نے اپنی زوجہ ہندہ سے متوجہ ہو کر یہ الفاظ کہے کہ یا تو تم چلی جاؤ۔ اگر تم کو میرے پاس رہنا منظور ہے تو ہر روز ایک دھڑی اناج پیسو اور پاخانہ اٹھاؤ اور سب کام کرو نہیں تو پھر طلاق۔ اور اس سے پہلے زید نے غصہ کی حالت میں اپنی منکوحہ کو یہ الفاظ بھی کہے کہ تجھ سے میرا کوئی واسطہ اور تعلق نہیں میں تجھے چھوڑ دوں گا طلاق دے دوں گا۔ میں چھوڑنے والا ہوں۔ پھر یہ بھی کہا کہ میں نے طلاق دے دی۔ لیکن تنہا زوجہ کے سامنے یہ الفاظ کہے کسی دوسرے کے سامنے نہیں۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں جس قدر الفاظ زید نے اپنی منکوحہ کی نسبت کہے اُن میں سے بعض کنایات ہیں جن میں نیت طلاق وغیرہ ہو تو طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے جیسے تجھ سے میرا کوئی واسطہ اور تعلق نہیں[۵]۔ اور بعض الفاظ ایسے ہیں کہ اُن میں دھمکی اور

---

[۱] ردالمحتار باب الصریح ص۵۹۲ ج۲ ظفیر [۲] ایضاً ص۵۹۲ ج۲ ظفیر [۳] ایضاً ص۵۹۲ ج۲ ظفیر

[۴] لم یبق بینی وبینک عمل ونوی الطلاق یقع ولو قال انا بری منک کاذبا یقع الطلاق اذا نوی (عالمگیری مصری باب الکنایات ص۳۶۶ ج۱ ظفیر)

Maktaba Tul Ishaat.com

وعدہ طلاق کا ہے۔ جیسے طلاق دے دونگا، چھوڑ دوں گا۔ ان الفاظ سے فی الحال طلاق واقع نہیں ہوتی۔ البتہ یہ الفاظ کہ "اگر تم کو میرے پاس رہنا منظور ہو" الی آخرہ۔ ان الفاظ میں جو یہ لفظ ہے "نہیں تو پھر طلاق" اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایسا نہ کرے گی تو تجھ پر طلاق ہے، تو یہ الفاظ تعلیق طلاق کے ہیں۔ اس میں یہ حکم ہے کہ اگر وہ کام اُس عورت نے کئے تو اس پر طلاق واقع ہوگئی[۱] یعنی ایک طلاق رجعی۔ ان الفاظ سے بعد تحقق شرط کے واقع ہوگئی، اور حکم ایسی طلاق کا یہ ہے کہ اگر عدت میں اس سے رجعت کرلیوے تو نکاح قائم رہتا ہے ورنہ نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور پھر بدون جدید نکاح وہ عورت اُس کی زوجہ نہیں ہے[۲]۔

تجھ کو تراق میرے گھر سے نکل جا کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۵۰۸) ایک شخص نے اپنی بیوی سے لڑائی کے وقت یہ کہا کہ تجھ کو تراق ایک دو اور تین۔ تو میرے گھر سے نکل جا۔ یہ تو اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے صرف عورت کو ڈرانے اور دھمکانے کے واسطے یہ کلمہ کہا ہے نہ طلاق کی نیت سے۔ یہ شخص کچھ خواندہ ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ طلاق اق کے حروف سے طلاق ہوتی ہے نہ ت ر ا سے۔ لیکن بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس نے لفظ طلاق کہا ہے اور یہی ہماری سمجھ میں آیا۔ اس شخص کی عورت نے پہلے تو یہ دعویٰ کیا کہ اس نے مجھے طلاق دے دی ہے مجھے مہر ملنا چاہیئے۔ لیکن اس شخص نے طلاق واقع ہونے کا انکار کر دیا اور اب وہ عورت بھی کہتی ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ اس نے مجھے لفظ طلاق کہا یا تراق وغیرہ غرض وہ دعویٰ سے دست بردار ہے۔ اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی۔

---

[۱] واذا اضافه الى شرط وقع عقيب الشرط مثل ان يقول لامرأته ان دخلت الدار فانت طالق وهذا بالاتفاق لان الملك قائم فى الحال (ہدایہ باب الایمان فی الطلاق ص) ظفیر

[۲] اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها فى عدتها رضيت بذالك اولم ترض لقوله تعالى فامسكوهن بمعروف من غير فصل (ہدایہ باب الرجعۃ ص) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: اگر دو مرد عادل نمازی پرہیزگار اس امر کے شاہد ہیں کہ شوہر نے لفظ طلاق کہا ہے تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی۔ قال فی الدر المختار ونصابہا لغیرہا من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیرہ کنکاح وطلاق الخ رجلان الخ او رجل وامرأتان[1] الخ پس جبکہ دو مرد عادل گواہ اس امر کے ہیں کہ شوہر نے لفظ طلاق کہا ہے تو طلاق ثابت ہوجاوے گی اور پھر اس بحث کی ضرورت نہیں ہے کہ لفظ تراق سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں۔ اس بحث کے متعلق درمختار میں یہ تحقیق کی ہے۔ ویقع بہا ای بہذہ الالفاظ وما بمعناہا من الصریح ویدخل نحو طلاغ وطلاک وتلاک الخ بلا فرق بین عالم وجاہل وان قال تعمدتہ تخویفا لم یصدق الخ وفی الشامی قال فی البحر ومنہ الالفاظ المصحفۃ وہی خمسۃ فزاد علی ماہنا تلاق وزاد فی النہر ابدال القاف لاماً الخ اس کا حاصل یہ ہے کہ الفاظ مصحفہ سے بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ اور یہ کہنا کہ تجھ کو تراق ایک دو اور تین، تو میرے گھر سے نکل جا۔ اس میں قرینہ اس کو مقتضی ہے کہ ان الفاظ سے طلاق واقع ہوجائے گی۔

چھوڑ دیا۔ صریح ہے یا کنایہ۔ بنگال میں اسی کے کہنے کا رواج ہے	**سوال** (۵۰۹) بنگال میں اپنی عورت کو کہتے ہیں چھوڑ دیا میں نے تجھ کو۔ اور عوام صریح طلاق مراد لیتے

ہیں۔ اس صورت میں صریح مراد ہوگی یا کنایہ۔

الجواب: یہ ترجمہ ہے سرحتک یا فارقتک کا اور یہ الفاظ کنایات میں سے ہیں۔ لہٰذا یہ بھی کنایہ ہی رہے گا اور نیت طلاق یا دلالت حال سے طلاق بائنہ واقع ہوگی۔

ماں نے دباؤ کی وجہ سے بیوی کو فارغ خطی لکھ دی، دو سال کے بعد دونوں مل گئے، کیا حکم ہے	**سوال** (۵۱۰) ایک شخص نے اپنی والدہ کے دباؤ سے اپنی زوجہ کو فارغ خطی لکھ دی۔ بعد دو سال کے

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادات ص ۵۱۶ ج ۴ ظفیر [2] ص ۵۹۰ ج ۲۔ رد المحتار ج ۲ باب الصریح ص ۵۹۰ ج ۲، ص ۵۹۱ ج ۲۔ ۱۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

دونوں فارغخطی کو غلط سمجھ کر مل گئے۔ آیا یہ فارغخطی صحیح ہے یا نہیں۔ اور اب دونوں کا ملنا حق ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ وہ فارغخطی صحیح ہوگئی اور طلاق بائنہ اُس کی زوجہ پر واقع ہوگئی لیکن عدت کے اندر اور بعد عدت کے نکاح جدید صحیح ہے اور باپ کا جبر و تعدی بیجا تھا۔ لیکن میاں بیوی کو بدون نکاح جدید ملنا دیکجا ہونا جائز نہیں ہے۔ چاہئے کہ پھر نکاح کریں۔[۱]

سوال (۵۱۱) ایک شخص نے اپنی سالی سے لڑتے ہوئے کہا کہ تیری بہن جو اسے لے جا اور جہاں چاہے جہاں نکاح کردے میری طرف سے طلاق۔ اس سے کون سی طلاق واقع ہوئی

میری زوجیت میں ہے اس کو لے جا اور جہاں چاہے اس کا نکاح کردے میری طرف سے اسے طلاق ہے۔ اس صورت میں طلاق رجعی واقع ہوئی یا بائن۔

الجواب:۔ اس صورت میں اگر اس لفظ سے کہ اس کو لے جا اور جہاں چاہے اس کا نکاح کردے نیت شوہر کی طلاق کی ہے تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوئی رجعت بلا نکاح درست نہیں ہے۔ تجدید نکاح بلا حلالہ کے عدت میں اور بعد عدت کے صحیح ہے۔[۲]

سوال (۵۱۲) ایک شخص نے اپنی عورت کو کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے۔ دریافت کرنے پر بیوی سے کہا تو مجھ پر حرام ہے شوہر کہتا ہے تنبیہاً کہا طلاق کی نیت سے نہیں کہا، کیا حکم ہے

---

[۱] وینکح مبانته بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالاجماع (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الرجعة ص۳۶۰ ج۲) نظیر [۲] ولو قال لها اذهبی فتزوجی نفع واحدة اذا نوی (عالمگیری کنایات ص۳۷۶ ج۱) ویقع ببائها ای باقی الفاظ الکنایات المذکورة الخ البائن ان نواها (درمختار) قوله البائن بالرفع فاعل یقع فی قوله ویقع ببائها (ردالمحتار باب الکنایات ص۶۳۱ ج۲ و ص۶۳۳ ج۲) نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کہتا رہا کہ میں نے طلاق دی ہوئی ہے۔ یہ لفظ کہنے والا ذی علم ہے اور عدت اس کی نافرمان ہے۔ نیت اس کی طلاق کی نہ تھی۔ تنبیہاً کہتا تھا۔ چند آدمیوں سے کہا ہے کہ میری نیت طلاق کی نہیں ہے۔ صرف ڈرانا ہے۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب: ۔ ان الفاظ سے کہ تو مجھ پر حرام ہے طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگی اور پھر دریافت کرنے پر یہ کہنا کہ میں نے طلاق دی ہوئی ہے اس سے دوسری بائنہ طلاق واقع ہوگئی۔ جیسا کہ درمختار میں ہے الصریح یلحق الصریح والبائن[1] الخ اور یہ بھی درمختار میں ہے کہ جن الفاظ کنایات سے طلاق واقع ہوتی ہے۔ اگر ان کو چند بار کہا جاوے تو ایک طلاق ہی رہتی ہے البائن لا یلحق البائن[2] الحاصل اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پر دو طلاق بائنہ واقع ہوگئیں۔ رجوع کرنا بلا نکاح اس میں صحیح نہیں ہے۔ البتہ نکاح جدید عدت میں اور بعد عدت کے کر سکتا ہے اور یہ کہنا اس شخص کا کہ میری نیت طلاق کی نہ تھی صرف ڈرانے کیلئے کہا ہے لغو ہے۔ فقط

بیوی کے متعلق کہا کہ نکاح کرنا چاہے تو کرے۔ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۵۱۳) زید نے اپنی بیوی ہندہ کو اس کی بدچلنی افواہاً سننے کی وجہ سے نہیں بلایا۔ اور ایک مرتبہ عمر سے بیان کیا کہ میں نے اب تک ہندہ کو طلاق نہیں دی اور نہ ہندہ کی خوشی ہے اور نہ میری۔ اور میری خوشی روٹی کپڑا دینے کی بھی نہیں ہے۔ وہ خود دستکار ہے، اسلئے اس کو ضرورت نہیں ہے اور میں اس کو اپنے پاس بلانا بھی نہیں چاہتا اور نہ مہر دینا چاہتا ہوں۔ اگر عورت نکاح کرنا چاہے تو کرے۔ مگر میرا مال عورت سے دلایا جاوے۔ اب تقریباً تین سال بعد زید اپنی عورت ہندہ کو بلانا چاہتا ہے کیونکہ ہندہ باعصمت ثابت ہوئی تو زید بلا سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ زید اپنی زوجہ ہندہ کو بلا سکتا ہے۔ اس کو ضرور بلانا چاہئے کیونکہ

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۴۵ ج۲ ظفیر [2] ایضاً ص۶۴۶ ج۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اُس پر طلاق واقع نہیں ہوئی ۔ اور صورت مذکورہ میں وہ زید کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی ہے

الجواب (مکرر) اگر خلع کی صورت ہو جاوے اور شوہر رضامند ہو تو خلع کر لیا جاوے ۔ عورت اپنا مہر معاف کر دے ۔ اور شوہر طلاق دیدے ۔

میرا زیور دے دو میں آزاد کر دونگا کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۵۱۴) ایک سال سے میری زوجہ اپنے باپ کے یہاں رہتی ہے ۔ مجھ کو میری زوجہ کے رشتہ داروں نے واسطے لے جانے میری زوجہ کے کہا کہ یا اس کو لے جاؤ یا طلاق دے دو ۔ میں نے کہا کہ میرا زیور دے دو میں اس کو آزاد کر دوں گا ۔ انہوں نے زیور نہیں دیا اور کہا کہ اب تمہارا کچھ تعلق نہیں رہا ۔ اور ایک مولوی نے کہدیا کہ طلاق ہو گئی ۔ حالانکہ اس گفتگو کے وقت میری زوجہ وہاں موجود نہ تھی اور نہ اُس نے اس گفتگو کو سنا ۔ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہ ۔

الجواب :۔ طلاق واقع ہونے کے لئے زوجہ کا پاس اور سامنے ہونا یا اُس کا سننا طلاق کی شرط نہیں ہے ۔ لیکن صورت مسئولہ میں اس وجہ سے طلاق واقع نہیں ہوئی کہ سائل نے اپنی زوجہ کو طلاق نہیں دی بلکہ یہ کہا ہے کہ میرا زیور دے دو ۔ میں اس کو آزاد کر دوں گا ۔ اس کے بعد نہ انھوں نے زیور دیا اور نہ شوہر نے طلاق دی ۔ لہذا اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی[۱] ۔

لکھا کہ زوجیت سے علیحدہ کر دیا کیا حکم ہے

سوال (۵۱۵) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو ایک تحریری نوٹس دیا جبکہ وہ اپنی ماں کے گھر چلی گئی تھی اور اُس نوٹس میں یہ الفاظ لکھے ۔ فی الحال میں نے تجھ کو اپنی زوجیت سے علیحدہ کر دیا ۔ لیکن جب عدالت میں زید سے پوچھا گیا

---

[۱] الفاظ الشرط ان واذا واذا ما الخ ففی هذه الالفاظ اذا وجد الشرط انحلت الیمین وانتهت لا تقتضی العموم والتکرار (عالمگیری مصری کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط ص۱۱۱ ج۱)

پھر دے دوں گا وعدہ ہے اذا اطلق نفسی لم یقع لانه وعد (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب تفویض الطلاق ص۵۵۵ ج۲) ظہر

Maktaba Tul Ishaat.com

تو زید نے کہا کہ میں نے طلاق نہیں دی۔ یہ کلمہ زجراً و تنبیہاً لکھا تھا میں نے طلاق نہیں دی نہ مقصود میرا ان کلمات سے طلاق تھی بلکہ زجر و تنبیہ تھی کہ ہندہ فوراً میرے گھر واپس چلی آئے۔ آیا طلاق ہوگئی یا نہیں۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے لست لکِ بزوج او لستِ لی بامرأۃ لغو طلاق ان نواہ[1]۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان الفاظ میں نیتِ طلاق سے طلاق واقع ہوتی ہے۔ پس جبکہ نیت شوہر کی طلاق کی نہ تھی اور وہ منکر ہے نیت طلاق سے تو قول اس کا معتبر ہے اور طلاق واقع نہ ہوگی۔ فقط

بھیجدو ورنہ میں جواب دیدونگا کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں

سوال (۵۱۶) ایک شخص حلفیہ کہتا ہے کہ میں بیمار تھا۔ میری بیوی نے میری خدمت اچھی طرح نہیں کی اور ایک مرتبہ میں نے اس کو کسی غیر مرد کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس وجہ سے بھی میرے دل میں اس کی نفرت پیدا ہوگئی اور میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ تم میری بیوی کو اس کے باپ کے یہاں بھیجدو۔ ورنہ میں یہاں سے چلا جاؤں گا یا اپنی عورت کو جواب دیدوں گا دو گواہ ہیں جن کا بیان مختلف ہے۔ ایک گواہ کے بیان سے طلاق کا ثبوت ہوتا ہے، اور دوسرے سے نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ دونوں گواہوں کے بیان میں اختلاف ہے۔ اس لئے بصورت انکار شوہر از طلاق، طلاق ثابت نہ ہوگی۔ فقط (دوسرے دے دونگا وعدہ ہے اس سے طلاق نہیں ظفیر)

دو طلاق پہلے دے چکا تھا کئی سال بعد تیسری دفعہ کہا کہ تم سے مجھے کوئی واسطہ نہیں کیا حکم ہے

سوال (۵۱۷) ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی۔ دو سال کے بعد پھر ایک طلاق دی۔ پھر تین سال کے بعد کسی بات پر ناراض ہوا اور بطور دھمکانے کے کہا

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۶۲۳ ۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ہم سے تم سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ہمارے سامنے سے چلی جاؤ۔ مگر نیت دھمکانے کی ہے۔ کیا اس صورت میں نکاح کر لینا چاہیئے۔

الجواب: ۔ اس صورت میں حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر عدت گزر گئی ہے تو دوبارہ نکاح کر سکتی ہے۔ فقط (دھمکانے کے لئے جو جملہ بلا نیت طلاق کہا اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ ظفیر)

بلا نیت غصہ میں کہا میرے مکان مت آنا مجھ سے قطع تعلق کیا حکم ہے۔

سوال (۵۱۸) زید اپنی زوجہ کے تکرار ہو جانے پر زوجہ بلا اجازت زید والدین کے گھر چلی جاتے اور زید غصہ میں خوشدامن سے یہ الفاظ کہے کہ میرے مکان پر اب زوجہ کو مت بھیجنا اور جو کچھ سامان تمہارا ہو اس کو منگا لینا۔ مجھ سے قطع تعلق لیکن زید کے دل میں یہ خیال تک بھی نہیں ہے کہ زوجہ کو طلاق ہو جاوے۔ اس صورت میں نکاح باقی رہا یا ٹوٹ گیا۔

الجواب: ۔ اس صورت میں موافق بیان زید کے کہ نیت اس کی طلاق کی نہ تھی اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ درمختار میں تصریح ہے کہ ان الفاظ سے جو قطع تعلق پر دال ہیں اگرچہ حالت غصہ میں سرزد ہوں بدون نیت کے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ چنانچہ عبارت ذیل درمختار کا یہی مفاد ہے۔ وفی الغضب توقف لاولاد ان نوی وقع والا لا اھ[1]

کہا گیا کہ اتنے دن تک خبر نہیں لی تو پھر تمہاری بیوی نہیں رہے گی شوہر نے منظور کر لیا کیا حکم ہے

سوال (۵۱۹) ایک شخص نے اپنے سالے کو خط لکھا جس میں اپنی زوجہ کو تین طلاق لکھی تھی۔ لیکن دریافت کرنے پر شوہر نے خط لکھنے سے انکار کر دیا۔ تب لوگوں نے اس سے قرار لیا کہ اب اگر چھ ماہ تک لڑکی کی خبر نہیں لوگے اور کھانا کپڑا نہ دوگے تو تمہاری بی بی بعد چھ ماہ کے نہ رہے گی۔ اس نے منظور کر لیا۔ مگر چھ ماہ سے

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۳۶۵ ج۲

Maktaba Tul Ishaat.com

دو تین ماہ زیادہ ہی ہو گئے۔ اُس نے کوئی خبر نہیں لی۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب: ۔خط کے انکار کی صورت میں بدون دو گواہان عادل کے طلاق ثابت نہ ہوگی اور یہ الفاظ جو شوہر نے بعد میں بطریق تعلیق کہے ہیں کہ چھ ماہ تک خبر گیری نہ کرنے سے وہ اس کی بی بی نہ رہے گی اس میں نیت شوہر کا اعتبار ہے۔ اگر شوہر نے بہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے ہوں تو شرط کے پائے جانے کے بعد اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو جاوے گی ورنہ نہیں[۱]۔

سوال (۵۲۰) اگر شوہر اپنی زوجہ کو یہ کہدے کہ میں نے تجھ کو چھوڑ دیا ہے۔ چاہے چکلے میں جا کر بیٹھ جا۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

بیوی سے کہا میں نے تجھ کو چھوڑ دیا کیا حکم ہے

الجواب: ۔لفظ چھوڑ دیا ترجمہ سرحتک اور فارقتک کا ہے۔ اور وہ اصل میں کنایات میں سے ہے جو کہ محتاج طرف نیت کے ہیں لیکن شامی میں ہے کہ عرف فارس میں رہا کردم صریح ہے طلاق میں۔ پس اسی طرح جبکہ ہندی میں چھوڑ دیا بمنزلہ صریح کے ہے تو اس میں بلا نیت طلاق واقع ہوگی[۲]۔ فقط

---

[۱] فالکنایات لا تطلق بها الا بنیة او دلالة الحال (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲) ظفیر [۲] قوله سرحتک وهو رها کردم لانه صار صریحا فی العرف علی ما صرح به بعض الزاهدی فی شرح القدوری (رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۸ ج ۲) اس سے پہلے اس طرح کے تمام سوالات میں اسے مفتی علام رحمۃ اللہ علیہ نے کنایہ قرار دیکر نیت کی شرط لگائی ہے، فالاصل یہ دیکھنا چاہئے کہ ہندوستان میں "چھوڑ دیا" کا لفظ طلاق کے معنی میں صریح ہے یا نہیں جس علاقہ میں صریح کے درجہ میں سمجھا جاتا ہے بلا نیت طلاق ہوگی اور جہاں صریح کے درجہ میں نہیں ہے بغیر نیت طلاق نہیں ہوگی۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ رہا کردم کہیں صریح ہو تو ہندوستان میں چھوڑ دیا بھی صریح ہی ہو۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

بغیر طلاق دوسرے کی بیوی سے خفیہ نکاح حرام ہے اور عدت میں نکاح حرام ہے اور یہ کہنا کہ بیوی سے سروکار نہیں بلا نیت اس سے طلاق نہیں ہوتی

سوال (۵۲۱) زید نے ہندہ سے نکاح کیا کچھ عرصہ بعد باہم ناچاقی رہنے لگی اور زید کا طرز عمل ہندہ کے ساتھ یہ رہا کہ کبھی التفات کرتا اور کبھی عرصہ تک بے التفاتی سی پیش آتا اسکے بعد ہندہ کو خالد نے بلایا اور اُس سے مخفی نکاح کر لیا۔ لوگوں کے کہنے پر خالد نے ہندہ کو گھر سے نکالدیا اور ہندہ اور زید میں پھر تعلق زوجیت پورا پورا رہا۔ اس کے بعد خالد نے زید کو بلوا کر اصلی حالت دریافت کی۔ زید نے کہا کہ میں نے ہندہ کو طلاق تو اب تک نہیں دی ہے۔ لیکن ڈیڑھ دو سال سے مجھے اس کے ساتھ کچھ سروکار نہیں ہے۔ اب حالت مثل طلاق ہی کے ہے۔ اگر ہندہ سے میرا مہر معاف کرادیا جائے تو میں طلاق دینے کے لئے آمادہ ہوں۔ اس پر خالد نے کہا کہ تم طلاق دے دو میں مہر معاف کرادوں گا۔ چنانچہ زید نے اس واقعہ کے دو تین دن بعد طلاق دے دی۔ طلاق دینے کے بعد ہی خالد نے ہندہ کو بلایا اور بلا نکاح و بلا انتظار عدت گھر میں رکھ لیا۔ کیا خالد کا وہ پہلا نکاح جو مخفی قبل از طلاق ہوا تھا صحیح ہوا اور بعد از طلاق ضرورت نہ تھی۔ خالد کہتا ہے کہ زید نے چونکہ یہ جملہ کہا کہ ڈیڑھ سال سے مجھے سروکار نہیں ہے اس کہنے سے ڈیڑھ سال پہلے طلاق واقع ہوگئی اور میرا پہلا نکاح بوجہ انقضائے عدت صحیح ہوا۔ زید کہتا ہے کہ میری نیت اس جملہ سے طلاق کی نہ تھی۔ اس صورت میں زید کا کہنا صحیح ہے یا نہ اور شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب: خالد نے جو نکاح مخفی بلا طلاق شوہر اول کیا وہ باطل اور حرام ہے اور طلاق کے بعد بھی بلا عدت گزارنے کے نکاح صحیح نہیں ہو سکتا اور طلاق اُس وقت واقع ہوئی جس وقت شوہر اول یعنی زید نے طلاق دی ہے اور زید کے اس کہنے سے کہ مجھے ہندہ سے ڈیڑھ دو سال سے کچھ سروکار نہیں ہے بدون نیت طلاق

لہ اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ الخ فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (ردالمحتار باب العدۃ ص ۳۲۵ ج ۲) غفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کے طلاق واقع نہیں ہوئی[1]۔

مجھ کو اس سے واسطہ نہیں آپ کو دیتا ہوں اختیار ہے یہ کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۵۲۲) زید مع اپنی بیوی منکوحہ کے بکر کے کمرہ میں داخل ہوا اور زید نے یہ الفاظ بکر سے اپنی بیوی کے بارے میں کہے کہ اس کو میں آپ کی خدمت میں دیتا ہوں۔ آپ کو اختیار ہے مجھ کو اب اس سے کچھ واسطہ نہیں۔ اور متواتر کئی شب ایسا ہی کیا۔ ایسی حالت میں شرعاً زید کی بیوی پر طلاق ہوگئی یا نہ۔ اور وہ عورت زید کے لئے جائز رہی یا نہیں اور بکر اس کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ وہ شخص دیوث اور بدکار و بے حیا ہے جو اس طرح اپنی زوجہ کو غیر مرد کے سپرد برائے حرام کاری کرے۔ مگر اس کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوئی اور زید کا نکاح اس سے قائم ہے اور بکر سے نکاح درست نہیں ہے جبتک زید طلاق نہ دیوے اور عدت نہ گزر جاوے بکر سے اس کا نکاح حرام ہے۔

بیماری کی حالت میں طلاق دی مگر تعداد یاد نہیں کیا حکم ہے

سوال (۵۲۳) ایک شخص نے بیماری کی حالت میں اپنی زوجہ کو طلاق دی۔ اور اس کو یاد نہیں کہ میں نے کے مرتبہ طلاق کا لفظ کہا۔ ایسی حالت میں کون سی طلاق واقع ہوگئی، اور تجدید نکاح کی ضرورت ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی۔ اب گمان غالب کا اعتبار کرے۔ اگر گمان غالب یہ ہے کہ تین یا زیادہ دفعہ طلاق کا لفظ کہا ہے تو بدون حلالہ کے نکاح میں نہ لاوے۔ اور اگر گمان غالب ایک یا دو کا ہے، اور عدت یعنی تین حیض گذر چکے ہیں تو دوبارہ نکاح کر لیوے۔ حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ ہکذا فی الشامی۔

---

[1] فالکنایات لا تطلق بہا الا بالنیۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۳۵) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق بائنہ میں تجدید نکاح ضروری ہے راضی نامہ کافی نہیں

سوال (۵۲۴) طلاق بائنہ بہ راضی نامہ بغیر تجدید نکاح زائل نہیں ہوتی یا نہ، بلکہ تجدید نکاح ضروری است۔

الجواب:۔ در طلاق بائنہ تجدید نکاح لابد است، بتراضی بدوں تجدید نکاح زائل نمی شود۔[1]

حرام کرلیا سے مراد اگر طلاق تھی واقع ہوگئی نہیں تو جب تحریری طلاق دی تب واقع ہوئی

سوال (۵۲۵) ایک عورت ۱۶ر نومبر ۱۹۱۶ء کو عدالت میں بیان دیتی ہے کہ میرا خاوند نامرد ہے اور میرا خسر مجھ سے ہمیشہ ہمبستر ہوتا رہا ہے۔ اب میں اپنے خسر سے حاملہ ہوں۔ نیز اس عورت کا خاوند ایک دوسرے مقدمہ میں ۳۰ر جولائی ۱۹۱۶ء کو دوسری عدالت میں بیان دیتا ہے کہ میں نے اپنی عورت کو مورخہ ۱۶ر نومبر ۱۹۱۶ء کو بوجہ اس کے عدالت میں مذکورہ بالا بیان دینے کے اپنے اوپر حرام تصور کرلیا تھا۔ حالانکہ ۱۵ر اپریل ۱۹۱۶ء کو اس نے تحریری طلاق بھی کردی اور ایام حمل میں عورت مذکورہ کے متعلق تین چار آدمیوں کے سامنے حلفیہ کہہ چکا تھا کہ یہ عورت میرے اوپر حرام ہے۔ یہ وجوہات دیکھ کر میں نے اس عورت کا نکاح مورخہ ۱۶ر اپریل ۱۹۱۶ء کو عورت اور اس کے والد کے کہنے پر دوسرے شخص سے پڑھا دیا۔ اس صورت میں عورت مذکورہ کو کس تاریخ سے طلاق واقع ہوئی اور یہ نکاح عدت کے اندر ہوا یا باہر۔

الجواب:۔ اگر نیت شوہر کی ان الفاظ سے کہ میں نے اپنی عورت کو ۱۶ر نومبر ۱۹۱۶ء کو اپنے اوپر حرام کرلیا تھا طلاق کی تھی تو طلاق

---

[1] اذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان یتزوجها فی العدة وبعد انقضائها۔

(عالمگیری مصری باب الرجعة ص۳۰۶ ج۱) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اسی وقت واقع ہو گئی[1]۔ عدت بھی اسی وقت سے شمار ہوگی۔ اور عورت چونکہ اس وقت حاملہ تھی تو وضع حمل سے اس کی عدت پوری ہو گئی۔ بعد وضع حمل کے جو نکاح ثانی اُس کا ۱۶ اپریل ۱۹۱۷ء کو ہوا وہ صحیح ہوا۔ اور اگر نیت شوہر کی الفاظ مذکورہ سے طلاق کی نہ تھی تو جس وقت اس نے ۱۵ اپریل ۱۹۱۷ء کو تحریری طلاق دی اُس وقت طلاق واقع ہوئی۔ اس صورت میں نکاح ثانی عدت میں ہوا اور باطل ہوا۔

بیوی کو لکھا تم کو طلاق دیتا ہوں میرا تمہارا کوئی تعلق نہیں کون سی طلاق واقع ہوئی

سوال (۵۲۶) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو خط لکھا جس میں تحریر تھا کہ آج سے میں تم کو طلاق دیتا ہوں۔ مجھے تمہارے گھر اور اولاد کی پرواہ نہیں۔ میرا تمہارا اب کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق رجعی واقع ہوئی یا بائنہ۔

الجواب:۔ اس خط کے موافق اُس شخص کی منکوحہ پر دو طلاق بائنہ واقع ہو گئی اول صریح طلاق تھی۔ پھر لفظ کنایہ سے یعنی میرا تعلق اب کوئی نہیں ہے۔ ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی اور چونکہ اول ذکر طلاق کا ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کنایہ میں نیت کی ضرورت نہیں ہے۔ قال فی الدر المختار وفی مذاکرۃ الطلاق یتوقف الاول فقط ای بخلاف الاخیرین وبتۃ وبتلۃ من الفاظ الثانی لا الاول[2]۔

---

[1] ومن الالفاظ المستعملۃ الطلاق یلزمنی والحرام یلزمنی وعلی الطلاق وعلی الحرام فیقع بلا نیۃ للعرف (درمختار) ای فیکون صریحا لا کنایۃ (ردالمحتار باب الصریح ص ۵۹۲ ج ۲) فنحو اخرجی واذهبی الخ یحتمل ردا او نحو خلیۃ وبریۃ حرام بائن ومرادفها الخ یصلح سبا (درمختار) وان کان الحرام فی الاصل کنایۃ یقع بها البائن الخ والحاصل ان المتاخرین خالفوا المتقدمین فی وقوع البائن بالحرام بلا نیۃ حتی لا یصدق اذا قال لم انو لاجل العرف الحادث فی زمان المتاخرین فیتوقف الآن وقوع البائن به علی وجود العرف کما فی زمانهم الخ (ردالمحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲) نظیر ۲ الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ص ۶۴۰ ج ۲ نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

جہاں چاہے چلی جا مجھے صورت نہ دکھانا کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۵۲۷) زید نے اپنی بیوی کو بے انتہا مار کر گھر سے یہ کہہ کر نکال دیا کہ تو جہاں تیرا دل چاہے چلی جا چاہے بھنگیوں میں چلی جا۔ مجھے صورت نہ دکھلانا۔ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں، اور عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(۲) شوہر سے دریافت کیا گیا تو یہ جواب دیا اگر مجھ کو ضرورت اُس کے لیجانے کی ہوتی تو میں اس قدر عرصہ تک اس کو یہاں کیوں چھوڑتا۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں جو دل چاہے سو کرے۔ میری طرف سے پانچ برس سے طلاق ہے۔ اب نکاح ثانی کے متعلق کیا ارشاد ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں اگر نیت شوہر کی الفاظ مذکورہ سے طلاق کی تھی تو ایک طلاق بائنہ ان الفاظ سے واقع ہوئی اور نیت ہونے نہ ہونے کا حال شوہر سے دریافت کر لیا جاوے اگر بہ نیت طلاق اس نے یہ الفاظ کہے تھے تو چونکہ[1] عدت اب گزر گئی ہوگی اس لئے دوسرا نکاح کرنا عورت کو درست ہے۔

(۲) شوہر کے اس بیان سے اُس وقت طلاق ہوتی ہے جس وقت اُس نے یہ کہا ہے کہ میری طرف سے تو پانچ برس سے طلاق ہے۔ کیونکہ ایسے بیان سے اسی وقت طلاق ہوتی ہے جس وقت یہ کلام کیا ہے۔ اُس سے پہلے طلاق نہیں ہوتی۔ کیونکہ جو زمانہ گذر گیا اُس سے اب طلاق دینے کا اختیار نہیں رہا۔ پس اس کلام شوہر کے بعد جب عدت گذر جاوے یعنی تین حیض اُس عورت کو ہو جاویں اُس وقت دوسرا نکاح درست ہوگا۔

غصہ میں کہا ایک دو تین تو میری ماں بہن ہے۔ لفظ طلاق نہیں کہا۔ کیا حکم ہے

سوال (۵۲۸) شخصے در حالت غضب وجہ خود را گفت یکے۔ دو۔ سہ۔ برو مادر و خواہر من

---

[1] فالکنایات لا تطلق بہا الا بالنیۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲) والقول قول الزوج فی ترک النیۃ مع الیمین (عالمگیری مصری کنایات ص ۳۷۵ ج ۱) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ہستی بلا ذکر لفظ طلاق و بلا مذاکرہ طلاق۔ پس دریں صورت کدام طلاق واقع شود

الجواب:۔ بدون لفظ طلاق و بدون مذاکرۂ طلاق از لفظ یکے۔ دو۔ سہ۔ مادر و خواہر من ہستی طلاق واقع نشود۔ و از لفظ مادر و خواہر من ہستی بلا حرف تشبیہ طلاق واقع نہ شود۔ فی الدر المختار وما لم ینو او حذف الکاف لغا[1] ۔ الخ و لفظ بر و از کنایات ست اگر بہ نیت طلاق گفتہ شود طلاق بائنہ واقع شود وگرنہ طلاق واقع نہ شود[2]۔ فقط

تو مجھ پہ حرام کہنے سے کتنی طلاق پڑی اور چند بار کہے تو کیا حکم ہے

سوال (۵۲۹) زید نے در حالت مذاکرہ طلاق بدلالۃ الحال و نزاع باہمی اپنی عورت منکوحہ کو کہا کہ تو مجھ پر حرام تو کتنی دفعہ حرام کہنے سے ثلاثہ ہوتی ہے۔ دو بار یا زیادہ حرام کہنے سے کون سی طلاق ہوتی ہے۔

الجواب:۔ مذاکرہ طلاق کے وقت لفظ حرام سے ایک طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے[3]۔ اور کئی لفظ حرام کہنے سے بھی ایک ہی طلاق بائنہ رہے گی۔ کیونکہ بائنہ کے بعد دوسری بائنہ واقع نہیں ہوتی۔ کما فی الدر المختار لا یلحق البائن البائن[4] الخ

شوہر کا یہ جملہ کہ جس طرح لائے تھے نکالدو۔ طلاق کے لئے کنایہ نہیں ہے

سوال (۵۳۰) ایک شخص کو اس کے سسر نے غصہ سے کہا کہ تم ہمارے یہاں مت آؤ۔ زیور ات کو لاکر اپنی بی بی کو مکان میں لے جاؤ۔ اُس نے کہا جس طرح ہم کو لایا تھا اسی طرح نکال دو۔ یہ کنایہ طلاق سے ہے یا نہیں۔ پھر غصہ میں آکر کہا میں طلاق دیا۔ اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الظہار ص۲۹۳ ج۲ ۔ نظیر [2] ولو قال لہا اذہبی ای طریق شئت لا یقع بدون النیۃ (عالمگیری مصری باب الکنایات ص۳۷۶ ج۱) نظیر [3] وان کان الحرام فی الاصل کنایۃ یقع بہا البائن الخ والحاصل ان المتأخرین خالفوا المتقدمین فی وقوع البائن بالحرام بلا نیۃ (رد المحتار باب الکنایات ص۶۳ ج۳) نظیر [4] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۴۶ ج۲) نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: یہ الفاظ شوہر کے کہ جس طرح ہم کو لایا تھا اسی طرح نکال دوانخ کنایہ طلاق سے نہیں ہیں اور پھر جو غصہ میں کہا میں طلاق دیا الخ اس سے ایک طلاق رجعی واقع ہوئی۔

طلاق دے دوں گا کہنے سے طلاق نہیں ہوتی

سوال (۵۳۱) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو بوجہ نااتفاقی ظلم کرکے اپنے مکان سے نکالدیا اور کہتا رہا کہ میں تجھے ضرور طلاق دے دونگا میں تجھ کو عمر بھر رکھنے والا نہیں۔ ہندہ اپنے بھائی کے مکان میں چلی گئی تین چار روز بعد زید کو اس کی سوتیلی ماں نے لعن طعن کی اور کہا کہ میں اور تیرا باپ ہندہ کو بلا کر ضرور مکان میں رکھیں گے اور تو نے اگر ہندہ کو طلاق دی تو پھر فلاں فلاں کی طرح جنہوں نے اپنی عورتوں کو طلاق دی ہے عمر بھر بے عورت رگڑے گا۔ اور کوئی تجھے عورت نہیں دے گا تو زید نے کہا کہ میں نے ہندہ کو چھوڑا کر دیا۔ میں عمر بھر نہیں رکھ سکتا۔ اب میں عمر بھر عورت نہیں کروں گا اس صورت میں ہندہ کو کس قسم کی طلاق واقع ہوئی۔

الجواب: اقول بہ نستعین مذاکرہ طلاق کی تفسیر فقہاء نے یہ کی ہے کہ زوجہ طلاق کو طلب کرے اور صورت مسئولہ میں عورت کی طرف سے طلب طلاق نہیں ہے اور شوہر کا یہ قول کہ میں تجھے ضرور طلاق دے دونگا حسب تفسیر فقہاء مذاکرہ طلاق نہیں ہے۔ کیونکہ لفظ استقبال سے طلاق واقع نہیں ہوتی اور وہ لغو ہوتا ہے[1] پس ظاہر یہ ہے کہ زید کا قول "میں نے ہندہ کو چھوڑا کر دیا میں عمر بھر نہیں رکھ سکتا" اگر اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں نے ہندہ کو چھوڑ دیا الخ تو یہ کنایہ ہے محتاج ہے نیت کا، لعدم مذاکرۃ الطلاق بالتفسیر المذکور قال فی الشامی وعلی ھذا فتفسیر المذاکرۃ بسوال الطلاق اوتقدیم الایقاع کما فی اعتدی ثلثا وقال قبلہ المذاکرۃ ان تسئلہ ھی

---

[1] ولو قال بالعربیۃ اطلقی لایکون طلاقا الا اذا غلب استعمالہ للحال فیکون طلاقا (عالمگیری مصری کنایات ص۳۸۴ ج۱) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

او اجبنی الطلاق الخ اور لفظ او تقدیم الایقاع سے کچھ شبہ نہ کرنا چاہئے کیونکہ وہ خاص اعتدی وغیرہ الفاظ ہیں کہ اول میں ایقاع طلاق مقدماً مقدر ہوتا ہے ای لانی طلقتک وغیرہ الغرض خود مرد کا ذکر طلاق بصیغۂ وعدہ کرنا اور پھر لفظ کنایہ کہنا مفید اس کو نہیں ہے کہ اس کو مذاکرہ طلاق سمجھ کر لفظ کنایہ سے بلا نیت وقوع طلاق کا حکم کیا جاوے وھذا ماظھر لی فقط

پہلے کہا حرام پھر کہا طلاق کیا حکم ہے

سوال (۵۳۲) ہندہ کا نکاح زید سے بغرض حلالہ کیا گیا ہمبستری اور وطی ہوئی۔ صبح کو بکر نے زید سے کہا کہ اب تم طلاق دے دو۔ زید نے انکار کیا کہ ابھی میرا دل طلاق دینے کو نہیں چاہتا۔ آخر بکر کے رعب سے متاثر ہو کر مجبوراً زید نے کہدیا کہ اچھا حرام۔ بکر نے کہا کہ یہ نہیں تین طلاق کہو۔ زید نے اس لفظ کے کہنے سے انکار کیا۔ بکر نے پھر مجبور کیا تو زید نے بکر سے خلاصی پانے کیلئے صرف ایک دفعہ بغیر کسی نام کے کہدیا کہ اچھا جی طلاق۔ زید نے ہندہ کا نام نہیں لیا۔ نہ ہندہ وہاں موجود تھی۔ اس معاملہ کے ڈیڑھ ماہ بعد ہندہ مذکورہ نے رجوع کر کے برضائے خود زید سے وطی کی اور اب بکر نے ہندہ کو زید کی مطلقہ سمجھ کر دیگر جگہ نکاح کر لینے کی اجازت دیدی ہے۔ اس صورت میں ہندہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ جب کہ زید نے لفظ حرام کہا اور بعد میں کہا اچھا طلاق، تو وہ عورت منکوحہ یعنی ہندہ مطلقہ بائنہ ہوگئی کیونکہ بکر اسی کو طلاق دلواتا تھا۔ لہذا قرینہ اسی کی طرف اضافہ کا موجود ہے اور جبکہ وہ مطلقہ بائنہ ہو چکی ہے تو زید کا اس سے وطی کرنا حرام ہوا۔ الحاصل ہندہ بعد عدت کے دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔ شامی میں ہے ویؤیدہ ما فی البحر لو قال امرءتہ طالق او قال طلقت امرءتہ ثلاثاً وقال لم آعن امرءتی یصدق ام ویفھم منہ انہ لو لم یقل ذلک تطلق امرءتہ لان

لہ ردالمحتار کتاب الطلاق باب الکنایات ص ۶۳۲ ج ۲ ۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

العادة ان من له امرءة انما يحلف بطلاقها لا بطلاق غيرها فقوله انی حلفت بالطلاق ينصرف اليها ما لم يرد غيرها[1] الخ وسيذكر قريبا ان من الالفاظ المستعملة الطلاق يلزمنی وعلی الطلاق وعلی الحرام فيقع بلا نية للعرف[2] الخ فقط

کہا کہیں چلی جا مجھے ضرورت نہیں کیا حکم ہے

سوال (۵۳۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہیں چلی جا مجھے ضرورت نہیں۔ ان الفاظ سے طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ایسے الفاظ میں نیت کا اعتبار ہوتا ہے۔ اگر طلاق کی نیت سے اس نے یہ لفظ کہا ہے تو طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی۔ اس سے پوچھنا چاہئے کہ طلاق کی نیت سے کہے ہیں یا کس نیت سے[3]۔ فقط

میرا کسی قسم کا تعلق نہیں رہا یہ لکھے تو کیا حکم ہے

سوال (۵۳۴) زید کی منکوحہ بدون اجازت شوہر اپنے والدین کے یہاں چلی گئی کہ جس کو ایک سال ہو چکا ہے، زید نے اُس کے چلے جانے کے دو مہینہ بعد اُس کے پاس ایک تحریری بھیجی کہ تم چونکہ بغیر میری اجازت اپنے والدین کے یہاں چلی گئی ہو۔ لہذا میرا کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رہا اور تم اسی روز سے میرے نکاح سے باہر ہو۔ اطلاعاً تحریر ہے۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے کہ لست لک بزوج او لست لی بامراۃ او قالت له لست لی بزوج فقال صدقت طلاق ان نواه وفی الشامی، واشار بقوله طلاق الی ان الواقع بهذه الکنایة رجعی کذا فی البحر[4] الخ اس عبارت سے واضح ہوا کہ اس بصورت میں اگر نیت طلاق کی ہے تو طلاق واقع ہو گئی۔ بعد عدت کے عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

---

[1] ردالمحتار باب الصریح ص۵۹۱ ج۲ ظفیر [2] ردالمحتار باب الصریح ص۵۹۱ ج۲۔ ظفیر

[3] اذهبی الی جهنم یقع ان نوی وکذا اذهبی عنی (الدرالمختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ص۶۵۲ ج۲) ظفیر [4] ردالمحتار باب الصریح ص۶۲۳ ج۲۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

چھوڑ چکا ہوں اگر بیوی کے متعلق کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۵۳۵) ایک شخص نے اپنی بیوی کو اس حالت میں چھوڑ رکھا ہے کہ حقوق زوجیت ادا نہیں کرتا اور اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ خواہ کہیں رہے۔ اور دوسری عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ طلاق کے لئے اس کو کہا جاتا ہے تو کہتا ہے کہ طلاق کے صریح لفظ سے میں اس کو مطلقہ نہیں کرتا۔ میرا نفس اس کو نہیں مانتا۔ البتہ میری طرف سے کوئی روک نہیں خواہ کہیں نکاح کرے۔ میں اس کو چھوڑ چکا ہوں اور اپنا نکاح ثانی کر چکا ہوں۔ اس صورت میں اس عورت کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: "میں اس کو چھوڑ چکا ہوں" اگر نیت طلاق کی ہے اور بنیت طلاق شوہر نے یہ الفاظ کہے ہیں تو اس سے ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی۔ صریح لفظ "طلاق" کا اگرچہ نہ کہا ہو لیکن بہ نیت یہ لفظ کہا ہو جو اس نے کہا تب بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور مذاکرۂ طلاق کی صورت میں قضاءً ان الفاظ سے بلا نیت بھی طلاق کا حکم ہوتا ہے۔ بہر حال شوہر سے یہ دریافت کر لیا جاوے۔ اگر اس بہ نیت طلاق کے لفظ "چھوڑنے کا" کہا ہے تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔ بعد عدت کے دوسرا نکاح اس کا جائز ہے۔[1]

فارغخطی لکھ چکا ہوں میرے لئے حرام ہے یہ لکھا تو کیا حکم ہے

سوال (۵۳۶) ایک شخص نے اپنے داماد کو لکھا کہ تم میری دختر کا پوری طرح خرچ نہیں دے سکتے اور تم اپنے مکان میں چھوڑ گئے تھے تمہارے خویش واقارب نے اس کو نکال دیا ہے لہذا جب تم میں نان نفقہ دینے کی طاقت نہیں ہے تو اس کی گلو خلاصی کر دو۔ اس کا جواب

---

[1] واذا بہ یشتم ترا فان کان فی حالۃ غضب ومذاکرۃ الطلاق فواحدۃ یملک الرجعۃ وان نوی بائنا او ثلاثا فھو کما نوی (عالمگیری مصری باب الکنایات ص۳۷۹ ج۱) سرحتک وفارقتک الخ یقع بباقیھا البائن ان نواھا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۴۱ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

داماد نے اپنی عورت کو یہ لکھا، اے بیوی تمہارے والد کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ تم فارغخطی طلب کرتی ہو تو میں پیشتر فارغخطی لکھ چکا ہوں اور اس خط میں تو فارغخطی لے، تو میرے لئے حرام ہے۔ سب طرح سے میں راضی، تو میرے کام کی نہیں۔ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔

مندرجہ ذیل اشعار بیوی کو لکھے اس سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۵۳۷) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو جو کہ اپنی ہمشیرہ خورد کے گھر گئی ہوئی تھی۔ الفاظ ذیل اشعار خط میں لکھ کر بھیجے تھے۔

ترک ہرگز ہو نہیں پردہ وہاں الطاف سے — جیسے بے پردہ رہی ہو کچھ دنوں ممتاز سے
گر خلاف اس کے عمل ہے یا کیا اب جائے گا — زوجیت کا باہمی رشتہ قطع ہو جائے گا

شعر متذکرہ موصول کے پہلے ہی سے مکتوب الیہا نے میاں الطاف سے جو کہ اُن کے بہنوئی ہیں پردہ ترک کر دیا تھا اور بعد اطلاع پانے کے بھی بے پردہ رہی، اس صورت میں طلاق بائن ہوئی یا نہیں۔ شوہر کا قول ہے کہ انھوں نے طلاق دینے کی نیت نہیں کی تھی۔

الجواب:۔ اگر شوہر کی نیت طلاق کی نہیں تھی تو اس صورت میں طلاق نہ ہوگی کہ یہ لفظ کنایات میں سے ہے۔

چلی جا میرے کام کی نہیں ان الفاظ کا کیا حکم ہے

سوال (۵۳۸) میاں بیوی میں ہمیشہ تکرار رہتی تھی۔ اس عرصہ میں بہت دفعہ مرد نے عورتوں کے سامنے یہ لفظ کہے کہ تو میرے کام کی نہیں جہاں چاہے چلی جا۔ ہمیں کچھ غرض نہیں۔ مجبور ہو کر وہ عورت اپنے ماں باپ کے یہاں چلی آئی۔ جس کو آٹھ سال گذر گئے۔ آج تک شوہر نے اس کی کچھ پروا نہیں کی۔ اس صورت میں وہ عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- اگر شوہر نے ان الفاظ سے نیت طلاق کی کی تھی اور بارادۂ طلاق یہ الفاظ کہے تھے تو ایک طلاق بائنہ اس عورت پر واقع ہوگئی ہے۔ اب کہ بظاہر عدت گذر گئی دوسرا نکاح کرسکتی ہے لیکن اگر نیت شوہر کی طلاق کی نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ پھر نکاح ثانی بھی درست نہیں ہے۔ شوہر سے دریافت کیا جاوے کہ اس کی نیت کیا تھی۔

تو مجھ سے علیحدہ ہو تیری ضرورت نہیں یہ کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۵۳۹) زید نے اپنی زوجہ کو کئی مرتبہ یہ کہا کہ تو میرے سے علیحدہ ہو۔ اور نہ مجھ کو تیری ضرورت ہے اور شوہر نو ماہ سے لاپتہ ہے، اس میں عورت دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- یہ کلمات صریح طلاق کے نہیں ہیں۔ ان کلمات میں طلاق نیت شوہر پر واقع ہوتی ہے اور جب کہ نیت شوہر کا حال معلوم نہیں ہوسکتا تو کچھ حکم اس پر نہ کیا جاوے گا۔ اور طلاق ثابت نہ ہوگی اور دوسرا نکاح عورت مذکورہ کو درست نہیں ہے۔[1]

میرے گھر سے نکل جاؤ۔ یہ جملہ بیوی کو لکھا کیا حکم ہے

سوال (۵۴۰) ایک شخص مسلمان اس وقت بصرہ انگریزی فوج میں ملازم۔ اس شخص نے جنگ میں سے اپنے گھر خط تحریر کیا اور اپنی عورت کو مخاطب کرکے یہ لکھا کہ تم میرے گھر سے نکل جاؤ۔ ہمارا تمہارے ساتھ کچھ تعلق نہیں ہے۔ تم ہمارے سے مرگئی اور ہم تمہارے سے مرگئے، اس لفظ کے سوا اور کچھ ذکر طلاق وغیرہ کا نہیں لکھا۔ ایک مولوی نے اس تحریر پر طلاق تصور کرکے دوسرے مرد کے ساتھ اس عورت کا نکاح کردیا ہے۔ ان الفاظ سے طلاق ہو جاتی ہے یا نہ۔ اگر نہیں ہوتی ہے تو نکاح کرنے والے اور نکاح پڑھنے والے کے لئے کیا

---

[1] فالکنایات لاتطلق بہا الابنیۃ او دلالۃ الحال (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

حکم ہے۔

الجواب:۔ یہ الفاظ جو اس شخص نے اپنی زوجہ کو لکھے ہیں اگر طلاق کی نیت سے لکھے ہوں تو ایک طلاق بائن اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی[۱]۔ عدت تین حیض کے بعد دوسرا نکاح اس عورت کا صحیح ہے اور اگر نیت طلاق کی نہ ہو تو طلاق واقع نہیں ہوئی اور نیت کا حال شوہر سے دریافت کرنے پر معلوم ہو سکتا ہے۔ بدون تحقیق حال کے اور بدون معلوم ہونے نیت شوہر کے طلاق کا حکم لگا دینا صحیح نہیں ہے اور طلاق کا حکم کرنے والا اور دوسرا نکاح کرنے والا گناہگار ہے۔ توبہ کرے اور شوہر سے دریافت کیا جائے کہ اس کی نیت کیا تھی۔

اب تو میرے کام کی نہیں رہی نکل جا یہ کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۵۴۱) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یہ الفاظ کہہ کر کہ تو اب میرے کام کی نہیں رہی میرے یہاں سے نکل جا، گھر سے نکال دیا۔ ہنوز زوجیت قائم ہے یا طلاق ہوگئی۔

الجواب:۔ یہ الفاظ جو اس شخص نے اپنی زوجہ کو لکھے ہیں صریح الفاظ طلاق کے نہیں ہیں کنایات کے الفاظ ہیں۔ اگر طلاق کی نیت سے یہ الفاظ کہے ہیں تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ پس شوہر سے دریافت کیا جاوے کہ اس کی نیت ان الفاظ سے کیا تھی۔ اگر نیت طلاق سے کہا ہے تو طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی ورنہ نہیں[۲]۔

بیوی سے کہا چھوڑ دیا طلاق ہوگی یا نہیں

سوال (۵۴۲) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کہا کہ میں نے تم کو چھوڑ دیا تو کیا طلاق واقع ہوگئی۔

الجواب:۔ لفظ چھوڑ دیا کنایہ ہے۔ اگر بہ نیت طلاق یہ لفظ کہا ہے تو

---

[۱] فالکنایات لاتطلق بہا ای بالکنایات الاتیۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲) ظفیر [۲] فالکنایات لاتطلق بہا الا بنیۃ۔ فنحو اخرجی واذہبی وقومی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق بائنہ واقع ہوگئی اور اگر بہ نیت طلاق نہیں کہا تو طلاق واقع نہیں ہوئی اور نیت ہونے نہ ہونے میں اعتبار شوہر کے قول کا ہے مع الیمین قال فی الدر المختار والقول لہ بیمینہ فی عدم النیۃ[1] اور مذاکرۂ طلاق میں اگر شوہر نے لفظ مذکورہ اپنی زوجہ کو کہا ہے تو طلاق بائنہ واقع ہو جائے گی۔ کیونکہ مذاکرۂ طلاق بھی اس لفظ میں قائم مقام نیت کے ہے۔

کہا تو کسی سے نکاح کرلے کیا حکم ہے

سوال (۵۴۳) ایک شخص نے غصہ کی حالت میں صفائی سے اپنی زوجہ سے کہا میں اس بات سے خوش ہوں کہ تو میرے سامنے کسی سے نکاح کرلے۔ اس صورت میں طلاق بائنہ ہوئی یا رجعی یا وہ اس کی زوجہ بدستور باقی ہے۔

الجواب:- یہ لفظ کنایہ ہے اگر شوہر نے طلاق کی نیت سے کہا ہے تو ایک طلاق بائنہ واقع ہوگئی اور اگر طلاق کی نیت نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی کما فی الشامی عن الذخیرۃ اذھبی وتزوجی لایقع الا بالنیۃ وان نوی فھی واحدۃ بائنۃ[2] الخ اور صاحب درمختار نے جو یہ نقل کیا ہے اذھبی وتزوجی تقع واحدۃ بلا نیۃ[3] علامہ شامی نے فرمایا کہ یہ خلاف ہے قاضی خان کی تصحیح کے اور پھر ذخیرہ سے اس کی تائید کی۔ کما مر

کہا تو میری عورت نہیں ہے۔ کیا حکم ہے

سوال (۵۴۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا تو میری عورت نہیں ہے لڑکے کی عورت ہے اور تجھ کو جو حمل ہے میرے لڑکے کا ہے۔ اس کہنے سے اس کی عورت پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اس کہنے سے اس کی عورت پر طلاق واقع نہیں ہوئی اور عورت

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴ ج ۲ والقول قول الزوج فی ترک النیۃ مع الیمین (عالمگیری مصری کنایات ص ۳۷۵ ج ۱) ظفیر

[2] رد المحتار شامی قبیل باب تفویض الطلاق ص ۶۵۲ ج ۲ ظفیر

[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۵۲ ج ۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اس کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی[۱]۔ فقط

جانکل جا طلاق دی کہنے سے بائنہ طلاق واقع ہوئی

سوال (۵۴۵) کریم نے اپنی عورت کو مارا اور کہا جانکل جا میں نے تجھ کو طلاق دیا۔ اس کے بعد کریم نے عورت کو نوٹس دیا کہ میں نے تجھ کو طلاق نہیں دی۔ اس پر پنچایت مقرر ہوئی: در کریم نے عورت کے رکھنے سے انکار کیا۔ لوگوں نے کہا کہ عورت کیا کرے۔ کریم نے کہا کہ جہاں چاہے جاوے اور جس سے چاہے نکاح کرے۔ اس صورت میں کریم کی زوجہ پر طلاق ہوئی یا نہ۔

الجواب:۔ اگر واقعی کریم نے یہ لفظ کہا تھا کہ جانکل میں نے تجھ کو طلاق دی تو ایک طلاق بائنہ اسی وقت اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی لیکن اگر شوہر اس سے منکر ہے اور گواہ طلاق کا کوئی نہیں ہے اور عورت کو یہ واقعہ معلوم ہے تو گو قاضی اس صورت میں حکم طلاق کا نہ کرے گا مگر عورت کے لئے حکم جدائی کا ثابت ہے یعنی اس عورت کو حلال نہیں ہے کہ اس مرد کے پاس رہے۔ مجبوری میں وہ معذور[۲] ہے اور دوسرے الفاظ جو کریم نے پنچایت کے سامنے کہے وہ کنایہ کے الفاظ ہیں۔ اگر پہلا لفظ جو صریح ہے ثابت نہ ہو تو ان الفاظ میں نیت کی ضرورت ہے۔ اگر نیت طلاق کی ہوگی تو طلاق واقع ہوگی ورنہ نہیں۔

جملہ تم کو چھوڑ کر جاتا ہوں کہنے کا کیا حکم ہے

سوال (۵۴۶) ایک شخص نے زوجہ سے کہا میں

---

[۱] ولو قال ما انت لی بامرأۃ او لست لک بزوج ونوی الطلاق یقع عند ابی حنیفۃ وعندھما لا یقع (عالمگیری مصری ج ۱ ص ۳۵۵) ظفیر [۲] والمرأۃ کالقاضی اذا سمعھا او اخبرھا عدل لا یحل لھا تمکینہ الخ وفی البزازیۃ عن الاوزجندی انھا ترفع الامر للقاضی فان حلف ولا بینۃ لھا فالاثم علیہ قلت ای اذا لم تقدر علی الھرب والا فھی ولا علی منعہ عنھا فلا ینافی ما قبلہ (رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

تم کو چھوڑ کر جاتا ہوں۔ تم اور یہ بستی مجھ سے ہمیشہ کے لئے چھوٹ گئے اور یہ لفظ بھی کہا کہ تم کو طلاق دے کر جاؤنگا۔ طلاق ہوئی یا نہ۔

الجواب:۔ اس صورت میں ایک طلاق بائن واقع ہوگی۔ کیونکہ یہ لفظ کنایات سے ہے اور دلالۃ الحال کی وجہ سے طلاق بائن ہوجاوے گی۔ ولا تطلق بہا الا بنیۃ او دلالۃ الحال کذا فی الدر المختار[1] وافاد الشامی تحتہ فتقسیر المذاکرۃ بسوال الطلاق الخ اور تین طلاق نہیں واقع ہوگی اگرچہ نیت بھی کی ہو۔ لا یلحق البائن البائن الخ درمختار[2]۔

چھوڑی سہ بار | **سوال** (۵۴۷) ایک شخص نے اپنی منکوحہ کو ایک دفعہ یہ لفظ کہا "چھوڑی سہ بار" اس صورت میں حلالہ کی ضرورت تو نہیں ہوگی۔

الجواب:۔ اگر بہ نیت طلاق یہ لفظ شوہر نے کہا ہے تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔ نکاح جدید بلا حلالہ درست ہے[2]۔

انت لی حرام کہا کیا حکم ہے | **سوال** (۵۴۸) زید زوجۂ خود را در حالت جنگ و مجادلہ گفت انت لی حرام۔ ازیں لفظ طلاق واقع شد یا نہ۔

الجواب:۔ قال فی الشامی فی لفظ حرام وسیاتی وقوع البائن بہ بلا نیۃ فی زماننا للتعارف[3] پس ہرگاہ در لفظ حرام وقوع طلاق بائنہ بلا نیت متعارف گشت۔ از قول زید انت لی حرام طلاق بائنہ واقع خواہد شد۔

فلاں مجھ پر حرام ہے میں اسے بیچ دونگا کہنے سے کون سی طلاق واقع ہوگی | **سوال** (۵۴۹) شخصے غائبانہ روبروئے شاہدین عاقلین حرین بالغین اسم زوجہ خود گرفتہ میگوید کہ فلانہ علی

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۳۵ ج۲ ظفیر [2] ایضاً ص۶۴۶ ج۲ ظفیر

[3] فالکنایات لا تطلق بہا الا بنیۃ الخ فنحو اخرجی واخرجی واذہبی الخ سرحتک و فارقتک (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۳۵ ج۲) ظفیر [4] رد المحتار باب الکنایات ص۶۳۵ ج۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

حرام من اورا فروخت خواہم نمود۔ آیا بایں الفاظ طلاق بائنہ واقع شد یا رجعی۔

الجواب:۔ دریں صورت طلاق بائن واقع گردد اگر بہ نیت طلاق گفتہ است و اگر بجائے عرف جاری باشد کہ از حرام طلاق مراد میگیرند یعنی بمنزلہ طلاق صریح معروف است دریں صورت ورد در مختار فرمودہ کہ بلا نیت طلاق واقع میشود قال فی الدر المختار قال لامرأتہ انت علی حرام او الی ان قال یفتی بانہ طلاق بائن وان لم ینو لغلبۃ العرف الخ قال الشامی قولہ وان لم ینو قلت الظاھر انہ اذا لم ینو شیئا اصلا یقع دیانۃ ایضاً وفیہ ایضاً قولہ لغلبۃ العرف اما کونہ بائنا فلانہ مقتضی لفظ الحرام لان الرجعی لا یحرم الزوجۃ مادامت فی العدۃ وانما یصح وصفہا بالحرام بالبائن[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال (۵۵۰) زید کی بیوی اس کے تشدد کی وجہ سے میکے چلی گئی مگر زید سے اجازت لے کر۔ اور پندرہ دنوں میں واپسی کا وعدہ بھی کیا مگر واپس نہیں ہوئی۔ زید نے دو خط لکھے۔ اس کے بھائی کے نام لکھا' اس خط کو دیکھتے ہی پہونچا دو۔ جس طرح ممکن ہو' اگر خدانخواستہ نہیں پہونچاؤ گے تو واضح رہے کہ مجھ سے اور آپ کی ہمشیرہ سے کچھ سروکار نہیں رہے گا۔ آئندہ آپ جانیں اور آپ کا کام۔ دوسرا خط بیوی کے نام بھیجا "اگر تو فلاں دن اپنے بھائی کے ہمراہ میرے یہاں پہونچ گئی تو فبہا' ورنہ تو جان اور ترا کام" بیوی اس متعینہ دن پر نہیں گئی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ الفاظ "تو جان اور ترا کام" الفاظ کنایات میں سے ہیں اور ظاہرا خلیۃ بریۃ کے ہم معنی ہیں۔ لہذا اگر شوہر کی نیت ان الفاظ سے طلاق کی ہے تو ایک طلاق بائنہ ہندہ پر واقع ہوگی ورنہ نہیں۔

---

[1] دیکھئے رد المحتار باب الامامۃ ص۶۰ ج۱ و ص۶۲ ج۲۔ ظہیر [2] فالکنایات لا تطلق بہا الا بنیۃ او دلالۃ الحال (الی قولہ) نحو خلیۃ بریئۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۳۵ ج۲۔ ظہیر

Maktaba Tul Ishaat.com

چلی جا نکل جا بیوی سے کہا

سوال (۵۵۱) اگر کوئی شخص غصہ میں عورت کو کہے چلی جا نکل جا تو ان الفاظ سے طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اپنی زوجہ کو چلی جا نکل جا کہنے سے اگر نیت طلاق کی ہے طلاق ہو جاتی ہے ورنہ نہیں[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ۔

تجھ سے کچھ واسطہ نہیں نکل جا سے طلاق

سوال (۵۵۲) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کہا کہ تجھ سے کچھ واسطہ نہیں نکل جا چلی جا میری طرف سے بھنگیوں میں جا یا چماروں میں، میں تیرا خواہاں نہیں ہوں۔ ان الفاظ سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ ان الفاظ میں نیت سے طلاق پڑتی ہے۔ اگر شوہر کی نیت طلاق کی تھی تو طلاق واقع ہو گئی اس سے دریافت کر لیا جاوے[۲]۔

تیرا میرا کچھ تعلق نہیں کہا

سوال (۵۵۳) مساۃ فاطمہ سے عزیز الدین نے نکاح کیا۔ اور کوئی حق زوجیت ادا نہ کرنے کی وجہ سے مساۃ نے یہ الفاظ کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے میں تجھے باپ سمجھتی ہوں اور میں تیری بیٹی ہوں بلکہ زوجہ نے طلاق تک لے لی اور شوہر نے یہ الفاظ کہے کہ جہاں جی چاہے بیٹھ جا میرا تیرا کچھ تعلق نہیں ہے اور مساۃ کو طلاق بنا چکا تھا جب جھگڑا ہوا فوراً طلاق لے لی کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ زوجہ کے ان الفاظ کہنے سے نکاح میں کچھ فرق نہیں آتا کیونکہ اختیار طلاق کا شوہر کو ہوتا ہے نہ زوجہ کو۔ زوجہ اگر یہ کہے کہ تو میرے اوپر حرام ہے یا تو میرا باپ ہے یا میں تیری بیٹی ہوں یا اسی قسم کے الفاظ کہنے سے یا صریح طلاق کہنے سے طلاق وغیرہ کچھ نہیں ہوتی۔ البتہ شوہر نے جو یہ الفاظ کہے کہ میرا تیرا کچھ تعلق نہیں جہاں تیرا جی چاہے بیٹھ جا۔ اگر ان الفاظ سے نیت شوہر کی طلاق کی تھی تو ایک طلاق بائنہ

---

[۱] فالکنایات لا تطلق بہا قضاء الا بنیۃ او دلالۃ الحال (الی قولہ) فنحو اخرجی واذہبی وقومی الخ (درمختار باب الکنایات) ظفیر [۲] ایضاً ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی ہے[1] مگر یہ الفاظ جو شوہر نے کہے ہیں کہ جہاں تیرا جی چاہے بیٹھ جا الخ۔ یہ الفاظ ایسے نہیں ہیں کہ اُن سے عورت کو طلاق لینے کا اختیار حاصل ہو جاوے۔ فقط

یہ کہنا کہ مجھ کو اس کی زوجیت کا دعویٰ نہیں

سوال (۵۵۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ کے بھائی کو خط لکھا اور اس میں یہ الفاظ لکھے کہ تم کو اپنی ہمشیرہ یعنی میری زوجہ کا اختیار ہے اُس کو جس جگہ تمہارا دل چاہے بٹھلا دو۔ مجھ کو کچھ اُس کی زوجیت کا دعویٰ نہیں ہے۔ یہ خط پڑھتے ہی اُس شخص نے بعد گذرنے عدت کے دوسری جگہ نکاح کر دیا' یہ نکاح صحیح ہے یا نہ' اور یہ طلاق بائن ہے یا کیا۔

الجواب: اگر نیت شوہر کی ان الفاظ سے طلاق کی ہے تو طلاق واقع ہو جائیگی لست لك بزوج او لستِ لی بامرءۃ او قالت لست لی بزوج فقال صدقت طلاق ان نواہ۔ درمختار۔ وفی الشامی واشار بقولہ طلاق الی ان الواقع بھذہ الکنایۃ رجعی کذا فی البحر[2]۔ اس عبارت سے واضح ہوا کہ اس صورت میں نیت کرنے پر طلاق رجعی واقع ہوگی بعد عدت کے نکاح اُس کا دوسرے شخص سے صحیح ہے۔

بیوی سے کہا جس سے چاہے ہمبستر ہو۔

سوال (۵۵۵) ایک شخص نے اپنی اہلیہ کو یہ کہا کہ تو فلاں شخص سے ہمبستر نہ ہونا اور جس سے چاہے ہمبستر ہو۔ اس کہنے سے وہ عورت زید کے نکاح خارج ہوئی یا نہ۔

الجواب:۔ اس کلام سے زید کی زوجہ زید کے نکاح سے خارج نہ ہوگی اور اُس پر طلاق نہ پڑے گی۔ فقط

مجھ سے تجھ سے کوئی واسطہ نہیں

سوال (۵۵۶) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو اُس کی ماں' دادی' چچا کے روبرو مجھ سے اس کلمہ کو کہا کہ مجھ سے اور تجھ سے کوئی واسطہ نہیں ہے اس صورت میں وہ عورت اپنے شوہر کے نکاح میں رہی یا نہ۔ اور بچے والد سے کچھ پانے

[1] لو قال لم یبق بینی وبینک شیء ونوی یقع (عالمگیری کشوری ۳۹۲/۲) [2] ردالمحتار ۶۲۳/۲ باب الصریح ۱۲ منہ

Maktaba Tul Ishaat.com

کے مستحق ہیں یا نہ۔ اور وہ لڑکی اپنا نکاح دوسری جگہ کر سکتی ہے یا نہ۔

الجواب:۔ اگر شوہر نے یہ لفظ کہ مجھ سے تجھ سے کچھ واسطہ نہیں ہے بہ نیت طلاق کہا ہے تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔ عدت کے بعد دوسرا نکاح اس عورت کو درست ہے اور اگر بہ نیت طلاق اس نے یہ لفظ نہیں کہا یا سرے سے وہ اس لفظ کے کہنے سے انکار کرتا ہے تو چونکہ گواہی شرعی پوری موجود نہیں اس لئے طلاق ثابت نہ ہوگی اور نیت کا حال شوہر سے دریافت کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے[۱]۔ بچوں کا خرچ باپ کے ذمہ ہے اور جب تک طلاق ثابت نہ ہو عورت کا نفقہ بھی اسی کے ذمہ ہے اور باپ کے مرنے کے بعد بچوں کو اس کا مال حسب حصص شرعیہ ملیگا۔ فقط

یہ کہا کہ تجھ کو چھوڑ دیا کیا حکم ہے

سوال (۵۵۷) زید نے غصہ میں زوجہ سے کہا "میں نے تجھ کو چھوڑ دیا تو میری بیٹی کے مانند ہے۔ اس صورت میں طلاق ہوئی یا ظہار۔ اگر زید اس سے نکاح کرنا چاہے تو عدت کے بعد کر سکتا ہے یا جب چاہے، مہر اور گواہوں کا ہونا ضروری ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر طلاق کی نیت سے یہ لفظ کہا ہے تو ایک طلاق بائنہ واقع ہو گئی اور اگر طلاق کی نیت نہیں تھی تو طلاق واقع نہیں ہو گی اور ظہار اس سے نہیں ہوتا، نیت طلاق ہو جانے کی صورت میں زید اس سے نکاح عدت میں اور بعد عدت کے کر سکتا ہے۔ مہر اور گواہوں کا ہونا ضروری ہے[۲]۔

دوسرے کو لکھا کہ میری بیوی کو فارغ الباں کر دیں کیا حکم ہے

سوال (۵۵۸) زید نے اپنے بھائی کو خط لکھا کہ "دو ماہ کے بعد میری زوجہ کو فارغ البال کر دیں" اس خط کو آئے ایک سال ہو گیا ہے

---

[۱] لو قال لم حبق بینی وبینک عمل ونوی یقع (عالمگیری کشوری ۳۹۵/۲) فالکنایات لا تطلق بها الا بنیة الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ۶۳۵/۲) ظفیر [۲] وان نوی بانت علی مثل امی او کامی او کظهر امی او الوحدة علی برا او ظهارا او طلاقا تحت نیته ووقع ما نواه لانه کنایة (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الظہار ۶۹۲/۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

وہ عورت دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہ۔

الجواب :شوہر نے جو اپنے بھائی کے نام خط لکھا ہے کہ بعد دو ماہ یہ بی بی کو فارغ البال کردیں۔ اگر بہ نیت طلاق ایسا لکھا تھا اور اس کے بھائی نے موافق تحریر شوہر کے اس عورت کو فارغ البال کردیا یعنی طلاق دیدی تو اس عورت پر طلاق واقع ہوگئی۔ بدون نیت شوہر کے طلاق کی اور بدون اپنے بھائی کے طلاق دینے کے، طلاق واقع نہ ہوگی[۱] پس اگر بھائی نے طلاق دیدی ہے اور شوہر کی نیت بھی یہی تھی تو بعد طلاق دینے کے اگر عدت یعنی تین حیض گذر گئے تو اب وہ عورت دوسرا نکاح جس سے چاہے کرسکتی ہے اور اگر ایسا نہیں ہوا تو نکاح نہیں کرسکتی۔ بھائی کو چاہئے کہ اول شوہر سے دریافت کرے کہ تمہاری نیت اس لفظ سے کیا ہے۔ اس کے بعد جب وہ لکھے کہ میری غرض یہ تھی کہ طلاق دے دو۔ اس وقت بھائی کو چاہئے کہ طلاق دیدے جب وہ طلاق دیدے گا۔ اس کے بعد تین حیض عدت کے پورے کرکے عورت دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔ فقط

سوال (۵۵۹) ایک شخص نے چھ سال ہوئے اپنی زوجہ کو ان لفظوں سے طلاق دی کہ تو میری ماں بہن ہے۔ میں اس کو اپنے گھر میں نہیں رکھوں گا۔ یہ میرے کام کی نہیں میں تو طلاق دے چکا۔ اب وہ عورت دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے مزید کہتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی، اور جن لوگوں کے سامنے مذکورہ الفاظ کہے تھے ان میں بعض مرگئے بعض زندہ ہیں۔

کہا کہ میرے کام کی نہیں طلاق دے چکا کیا حکم ہے

الجواب :اس صورت میں طلاق بائنہ واقع ہوگئی لیکن اگر شوہر انکار کرے تو دو مرد عادل کی گواہی سے طلاق ثابت[۲] ہوگی، اور دو گواہ عادل طلاق کے ہوں تو طلاق ثابت۔

---

[۱] فالکنایات لاتطلق بہا الا بنیۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب [illegible] ص ۶۳۵ ج ۲

[۲] ویثبت بالعبر ہا من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیرہ کنکاح وطلاق [illegible] وجلان او رجل وامرأتان (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادۃ ص ۵۱۵ ج ۴ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوگی۔ انکار شوہر معتبر ہوگا اور باوجود گواہوں کے انکار شوہر کا معتبر نہ ہوگا۔ اگر دو گواہ طلاق کے موجود ہیں تو اب جبکہ چھ سال طلاق کو گذر چکے ظاہر ہے کہ عدت طلاق جو تین حیض ہیں بھی گذر گئی۔ اس حالت میں عورت مطلقہ کو دوسرا نکاح کرنا صحیح و درست ہے۔

کہا کہ جہاں تیری مرضی ہو چلی جا۔ کیا حکم ہے

سوال (۵۶۰) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی کہ جہاں تیری مرضی ہو چلی جاؤ۔ مجھے کچھ دعویٰ نہیں ہے۔ اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوگی۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق بائنہ واقع ہوگئی[۱]۔ فقط

سرو کار نہیں کہ جملہ طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۵۶۱) ہاجرہ کے شوہر نے ہاجرہ کے ساتھ بدسلوکی کی۔ ہاجرہ کے دریافت کرنے پر کہا کہ جاؤ تم کو مجھ سے کوئی سروکار نہیں اور نہ مجھ کو تم سے۔ ہاجرہ اپنے میکہ میں چلی آئی اور دوسری جگہ نکاح کرنا چاہتی ہے۔ شوہر اول آمادۂ فساد و تکرار ہے۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اگر شوہر نے یہ لفظ کہ جاؤ تم کو مجھ سے کوئی سروکار نہیں الخ بہ نیت طلاق کہا ہو تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔ لیکن اگر شوہر بہ نیت طلاق کہنے سے انکار کرے تو طلاق واقع نہ ہوگی[۲] اور بدون طلاق شوہر اول کے دوسرا نکاح ہاجرہ کا درست نہ ہوگا۔ فقط

دوسرا خاوند کرلے کہنے سے بشرانیت طلاق ہوگئی

سوال (۵۶۲) زبیدہ کا خاوند کئی سال سے اپنی بی بی زبیدہ سے بے خبر ہے اور گداگری کرتا ہے۔ بی بی کی طرف سے سوال کرنے

---

[۱] فنحو اذهبي واخرجي وقومي الخ ففي حالة الرضاء تتوقف الاقسام على نيته (درمختار، و لو قال لها اذهبي اى طريق شئت لا يقع بدون النية (عالمگيري مصري كتاب الطلاق ص۳۵۲ ج۱) ظفير

[۲] فالكنايات لا تطلق بها الا بنية او دلالة الحال (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الكنايات ص۶۳۵ ج۳) لم يبق بيني وبينك عمل ونوى يقع كذا في القاهيه (عالمگيري كنايات ص۳۷۶ ج۱) ظفير

Maktaba Tul Ishaat.com

پر جواب دیا کہ میں اس کا خرچہ نہیں چلا سکتا وہ اپنا دوسرا خاوند کرلے۔ میرا کوئی اعتراض نہیں۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اگر یہ الفاظ بہ نیت طلاق شوہر نے کہے ہوں تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی اور اگر نیت طلاق سے نہ کہے ہوں تو طلاق واقع نہیں ہوئی اور نیت کا حال شوہر سے معلوم ہوسکتا ہے[1]۔ فقط

میں اس کو اپنی عورت نہیں سمجھتا کہنے سے طلاق کی نیت ہوگی تو طلاق ہوگی

سوال (۵۶۳) ایک شخص نے عدالت میں یہ بیان دیا جو درج ذیل ہے۔ کیا اُس کی عورت کو طلاق ہوگئی اور کسی دوسرے سے نکاح کرسکتی ہے یا نہیں۔ مسماۃ دھولاں میری عورت تھی وہ بدچلن ہوگئی تھی اور بارہ سال ہوئے میرے گھر سے نکل آئی تھی میں نے اس کو طلاق نہیں دی ہے۔ اس کا گذارہ حرامکاری پر ہے۔ اب میں اس کو اپنی عورت نہیں سمجھتا۔ میری شادی کو ۱۳ سال کا عرصہ ہوا۔

الجواب:۔ اس لفظ سے کہ اب میں اس کو اپنی عورت نہیں سمجھتا کنایات میں سے ہے اگر بہ نیت طلاق شوہر اس لفظ کو کہے تو اس کی زوجہ پر طلاق رجعی واقع ہوتی ہے اور اگر نیت نہ ہو تو طلاق واقع نہیں ہوگی اور شامی میں کہا کہ دلالت حال اس صورت میں نیت کے قائم مقام نہیں ہے عبارت درمختار یہ ہے لست لك بزوج او لست لی بامرأۃ او قالت له لست لی بزوج فقال صدقت طلاق ان نواه الخ شامی میں ہے قوله طلاق ان نواه) لان الجملة تصلح لانشاء الطلاق كما تصلح لانكاره فيتعين الاولى بالنية لانه لايقع بدونها اتفاقا لكونه من الكنايات واشار الى انه لا يقوم مقام دلالة الحال الخ واشار بقوله طلاق الى ان الواقع بهذه الكناية

---

[1] ولو قال اذهبی وتزوجی واحدة اذا نوی (عالمگیری مصری کنایات ص۳۷۶ ج۱) والقول قول الزوج فی ترك النية مع اليمين (ایضاً ص۳۷۵ ج۱) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

مرجع کذا فی البحر من الکنایات[1] ص۴۵۳ ج۳

کسی اور شخص سے شادی کر لو کہنے سے بغیر نیت طلاق نہ ہوگی

سوال (۵۶۴) ایک شخص نے اپنی عورت کو کہا کہ تم قلم دوات لے آؤ کہ تم کو تحریر کر دوں ازدواج کسی اور شخص سے کر لو آیا اس صورت میں طلاق پڑ جاوے گی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں بدون نیت طلاق واقع نہ ہوگی۔ کذا فی الدر المختار[2]

بیوی سے کہا کہ تو میری ہمشیرہ ہے تو کیا حکم ہے

سوال (۵۶۵) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو جھگڑے میں یہ کہا کہ تو میری ہمشیرہ ہے یہ بھی کہا کہ اب میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے والا بینونۃ شیئا او حذف الکاف لغا[3] الخ یعنی اگر کچھ نیت نہ کرے یا صرف تشبیہ کو حذف کر دے مثلاً یہ کہے کہ تو میری بہن ہے تو یہ لغو ہے۔ اس سے ظہار اور طلاق کچھ نہیں ہوگی اور یہ لفظ کہ اب میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے کنایات میں سے ہے۔ اگر نیت طلاق سے یہ لفظ کہا ہو تو طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوئی ورنہ کچھ نہیں۔ پس اگر نیت شوہر کی ان الفاظ سے طلاق کی نہ تھی تو وہ اس عورت کو رکھ سکتا ہے وہ اس کی زوجہ ہے اور اگر نیت طلاق کی یہ الفاظ کہے ہیں تو نکاح جدید کے بدون حلالہ کے وہ اس کو لوٹا سکتا ہے۔ فقط

ایک جملہ کا مطلب

سوال (۵۶۶) درمختار کے اس قول کا کیا مطلب ہے۔

---

[1] رد المحتار باب الصریح ص۶۲۳ ج۲ ظفیر [2] ولو قال اذهبی فتزوجی وقال لم انو الطلاق لا یقع شیٔ الخ ویویدہ ما فی الذخیرۃ اذهبی وتزوجی لا یقع الا بالنیۃ (رد المحتار باب الکنایات ص۶۵۲ ج۲ ظفیر [3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الظہار ص۹۲۴ ج۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ولا یقع باربعۃ طرق علیک مفتوحۃ[1])

الجواب:- اربعہ طرق مفتوح ہونے سے مطلب یہ ہوتا ہے کہ جس طرف چاہے چلی جاوے اختیار ہے اور جس راستہ کو چلے کچھ روک نہیں ہے پس غرض فقہاء کی یہ ہے کہ اس لفظ کے کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

ایک طلاق کے بعد رجعت کا حق ہے لیکن اگر چھوڑ دیا کہا تو پھر بائنہ ہوگئی رجعت نہیں ہوسکتی

سوال (۵۶۷) اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو بحالت غصہ ایک مرتبہ لفظ طلاق کا کہدے اور دوسرا لفظ چھوڑ دے منہ سے نکل جاوے تو رجعت کا کیا حکم ہے اور اگر چند مرتبہ لفظ چھوڑ دے کہا جاوے تو کیا حکم ہے۔

الجواب:- ایک یا دو مرتبہ لفظ طلاق کہنے سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے۔ اس میں عدت کے اندر رجعت بلا نکاح کے درست ہے اور اگر اس کے بعد لفظ چھوڑ دے بھی کہا تو طلاق بائنہ ہو جاتی ہے اس میں نکاح جدید کی ضرورت ہے اور لفظ چھوڑ دے بہ نیت طلاق کہنے سے بھی ایک طلاق بائنہ رہتی ہے۔ فقط

بیوی سے کہا "تو میری بہن ہو چکی ہے جہاں چاہے نکاح کرلے" کیا حکم ہے

سوال (۵۶۸) ایک شخص نے بحالت غصہ اپنی زوجہ کو کہا کہ تو میری بہن ہو چکی جہاں چاہے اپنا نکاح کرلے تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اپنی زوجہ کو یہ لفظ کہنا کہ تو میری بہن ہو چکی لغو ہے اس سے طلاق نہیں ہوئی۔ مگر یہ لفظ کہنا مکروہ ہے آئندہ ایسا نہ کہنا چاہئے۔ البتہ یہ لفظ کہ جہاں چاہے نکاح

---

[1] دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ج۲ ص۶۵۲۔ پوری عبارت ہے ولا یقع باربعۃ طرق علیک مفتوحۃ وان نوی مالم یقل خذی ای طریق شئت (درمختار) کانہ یرید ان مراد الناس بمثلہ اسلکی الطریق الاربع والا فاللفظ انما یعطی الامر بسلوک احدھا والاوجہ ان تقع واحدۃ بائنۃ فتح (رد المحتار باب الکنایات ج۲ ص۶۵۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کرے[1] کنایہ طلاق ہے اس میں اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہو جاتی ہے اور اگر نیت نہ ہو تو طلاق واقع نہیں ہوتی[2]۔ فقط

کسی نے ہنسی سے کہا بیوی چھوڑ دی کیا حکم ہے

سوال (۵۶۹) ایک شخص نے دوسرے سے آکر کہا کہ بیوی چھوڑ دی اس نے ہنسی میں جواب دیا چھوڑی۔ دل میں کچھ خیال نہیں تھا، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی کیونکہ ہنسی میں بھی طلاق دینے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے[3] اور چھوڑنے کا لفظ عرف ہندوستان میں بمعنی طلاق کے ہے۔ فقط (اگر نیت طلاق کی ہوگی تو طلاق واقع ہوگی ورنہ نہیں ظفیر)

اچھا جاؤ قطع تعلق بیوی کے جواب میں کہا مگر نیت طلاق کی نہ تھی کیا حکم ہے

سوال (۵۷۰) زید نے اپنی زوجہ سے کہا کہ تم ایک سال کے لئے اپنے والدین کے یہاں چلی جاؤ میں کسی دوسری جگہ جاؤں گا۔ زوجہ نے کہا کہ میں سال بھر کے لئے تو جاتی نہیں۔ ہاں اگر تم قطع تعلق کر کے ہمیشہ کے لئے چھوڑ آؤ تو چلی جاؤنگی۔ زید نے کہا یہ میں ہرگز نہیں کر سکتا۔ پھر زید کے منہ سے ویسے ہی اثنارِ گفتگو میں بلا نیت و ارادہ یہ نکلا کہ اچھا جیسے تم چاہتی ہو ویسے چھوڑ آؤں۔ وہ بولی کہ ہاں، زید کے منہ سے بلا ارادہ طلاق کے یہ نکلا کہ اچھا جاؤ۔ آیا اس لفظ سے طلاق پڑ گئی یا نہیں۔

الجواب:۔ بدون نیت طلاق کے اس لفظ سے طلاق واقع نہیں ہوتی[4]۔ فقط

---

[1] ویکرہ قولہ انت امی ویا ابنتی ویا اختی ونحوہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الظہار ص۹۹۲ ج۲) ظفیر [2] ولو قال لہا اذہبی فتزوجی یقع واحدۃ اذا نوی (عالمگیری مصری کنایات ص۳۵۶ ج۱) ظفیر [3] ثلث جدھن جدوھزلھن جد النکاح والطلاق الخ مشکوۃ باب الطلاق ص۲۸۳ ظفیر [4] فالکنایات لا تطلق بہا الا بنیۃ او دلالۃ الحال فنحو اخرجی واذہبی وقومی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۳۵ ج۲ و ص۶۳۶ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

بلانیت طلاق غصہ میں بیوی سے کہا تم آزاد ہو، تو کیا حکم ہے

سوال (۵۷۱) ایک شخص نے اپنی عورت کو بحالت غصہ کہا کہ تو مجھ سے آزاد ہے اور ان الفاظ کے کہنے سے اس کی نیت طلاق دینے کی نہ تھی۔ صرف غصہ میں ڈانٹنے کی وجہ سے اُسے کہدیا تھا۔ بعد ازاں وہ عورت ڈیڑھ سال تک اپنی والدہ کے یہاں رہی۔ اب وہ شخص راضی کر کے پھر اپنے گھر لایا کیا ان الفاظ سے طلاق واقع ہوگئی اور کون سی طلاق واقع ہوگی جس میں صرف نکاح کی حاجت پڑے گی یا تحلیل کی۔

الجواب:- حالتِ غصہ میں اپنی زوجہ کو اس لفظ کے کہنے سے کہ تو آزاد ہے، ایک طلاق بائنہ واقع ہوجاتی ہے قضاءً نیت کا اعتبار نہیں ہے کذا فی الشامی[1]۔ لہٰذا اس عورت کو بدون نکاح جدید کے رکھنا درست نہیں ہے۔ پس اگر دوبارہ نکاح کرنے پر رضامند ہیں تو بدون حلالہ کے نکاح ہوسکتا ہے از سرِ نو نکاح کرلیا جاوے۔ فقط

لے فارغخطی۔ لے طلاق کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۵۷۲) ایک شخص نے اپنے داماد کو لکھا کہ تم میری دختر کا خرچ پوری طرح نہیں دے سکتے اور جب تم میں نان ونفقہ دینے کی طاقت نہیں تو اس کا کوئی خلاصہ راستہ کردو۔ اس کا جواب داماد نے اپنی عورت کو یہ دیا کہ تمہارے والد کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ تم فارغخطی طلب کرتی ہو۔ اب تو میرے کام کی نہیں۔ میرے واسطے تو حرام ہوچکی لے فارغخطی، لے طلاق۔ اس صورت میں طلاق ہوگئی یا نہیں۔

الجواب:- فارغخطی کا لفظ کہنے یا لکھنے سے طلاق بائنہ واقع ہوجاتی ہے۔ اگر عورت اُس کو قبول کرلے۔ اور حرام ہوچکی وغیرہ الفاظ بھی ایسے ہیں کہ اگر شوہر کی نیت طلاق کی ہو یا مذاکرۂ طلاق کے وقت یہ الفاظ کہے جاویں تو

---

[1] قال انت طالق او انت حرۃ ونحو الاخبار کذا وقع قضاء الا اذا شھد علی ذالک (درمختار) ای علی انہ یخبر کذبا (ردالمحتار باب الصریح ص۶۳۳ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے[۱]۔ فقط

طلاق دیتا ہوں اپنے نفس پر حرام کر لیا جہاں چاہے چلی جا طلاق نامہ میں لکھ کیا حکم ہے

سوال (۵۷۳) غلام جیلانی نے اپنی زوجہ کو طلاق نامہ اس مضمون کا لکھکر بھیجدیا کہ مسماۃ فاطمہ بی بی کو طلاق دیتا ہوں۔ آج کی تاریخ سے میں نے اس کو اپنے نفس پر حرام کر دیا ہے۔ اس کو اختیار ہے جہاں چاہے اپنا نکاح کر لے۔ اگر عدت میں یا بعد عدت کے تجدید نکاح کر لیں تو صحیح ہے یا نہ۔

الجواب:۔ اس صورت میں غلام جیلانی کی زوجہ پر دو طلاق بائنہ[۲] واقع ہو گئیں۔ وہ مطلقہ ثلثہ نہیں ہوئی۔ لہذا عدت میں یا بعد عدت کے غلام جیلانی اس کو نکاح جدید کے ساتھ لوٹا سکتا ہے حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط

بیوی سے کہا میں تیرے لائق نہیں تم دوسرا انتظام کر لو کیا حکم ہے

سوال (۵۷۴) ہندہ بیان کرتی ہے کہ جس وقت سے میری شادی ہوئی شوہر بالکل میری طرف مخاطب نہیں ہوا ایک روز شب کو میں نے شوہر کا ہاتھ پکڑا۔ تب شوہر نے مجھ سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ میں بالکل تیرے لائق نہیں ہوں تم اپنا دوسرا انتظام کر لو۔ یہ کہہ کر پانچ روپیہ دیدیئے اور صبح کو کہیں چلا گیا۔ اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

---

[۱] فالکنایات لا تطلق بہا الا بنیۃ او دلالۃ الحال الخ فنحو اخرجی واذہبی وقومی الخ خلیۃ بریۃ حرام (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۳۶ ج۲) نظیر [۲] الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدۃ (درمختار) واذا لحق الصریح البائن کان بائنا لان البینونۃ السابقۃ علیہ تمنع الرجعۃ کما فی الخلاصۃ (رد المحتار باب الکنایات ص۶۴۵ ج۲) قال الزوج طلاق میکنم طلاق میکنم؟ کرلی ثلاثا طلقت ثلاثا بخلاف قولہ کنم لانہ استقبال فلم یکن تحقیقا بالتنکیث ولو قال بالعربیۃ اطلق لا یکون طلاقا الا اذا غلب استعمالہ للحال فیکون طلاقا (عالمگیری مصری کنایات ص۳۸۴ ج۱) نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: ۔ اگر بہ نیت طلاق شوہر نے یہ لفظ کہا ہے تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔ عدت گذرنے کے بعد وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے لیکن نیت کا حال شوہر سے ہی معلوم ہو سکتا ہے اور شوہر کے نامرد ہونے کی وجہ سے قاضی شرعی بعد تاجیل کے تفریق کر سکتا ہے۔ مگر وہ اس زمانہ میں نہیں ہو سکتا، کیونکہ قاضی شرعی موجود نہیں ہے۔ فقط

صورت ذیل میں کیا حکم ہے

سوال (۵۷۵) ہندہ کا نکاح زید سے ہوا تھا دو ڈھائی سال تک دونوں میں تعلق زن و شو رہا۔ بعدہ زید نے ہندہ کو گھر سے نکال دیا اور کہہ دیا کہ جہاں تیرا جی چاہے چلی جا میرے کام کی تو نہیں ہے۔ مجھ سے کوئی تعلق نہیں جو تیرا جی چاہے سو کر۔ تب ہندہ پیشہ کسب کا کرنے لگی۔ اب کسی عالم دین کا وعظ سن کر اس کو یہ خیال ہوا کہ میں اس فعل قبیح کو چھوڑ کر اپنا نکاح کسی شریف کسی بھلے آدمی سے کر لوں چونکہ زید نے ہندہ کو طلاق نہیں دی ہے لیکن کسب کرنے کی حالت میں نکاح ٹوٹتا یا نہیں اور دوسرا نکاح کرنے کی حالت میں طلاق کی ضرورت ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ پیشہ زنا وغیرہ سے نکاح شوہر اول کا باطل نہیں ہوا اور الفاظ مذکورہ جو زید نے کہے کنایات طلاق میں سے ہیں[1] ان میں وقوع طلاق کے لئے نیت طلاق کی ضرورت ہے پس اگر وہ الفاظ بہ نیت طلاق کہے ہوں تو طلاق واقع ہو گی دوبارہ طلاق کی ضرورت نہیں ہے اور نہ عورت پھر محل طلاق ہے اور اگر بہ نیت طلاق الفاظ مذکورہ نہ کہے تھے تو جواز نکاح ثانی کیلئے شوہر اول کے طلاق کی ضرورت ہے کذا فی الشامی وغیرہ۔ فقط

زندگی بھر ہم سے تم سے کوئی تعلق واسطہ نہیں کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۵۷۶) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو یہ کہا کہ اس سے اور ہم سے زندگی بھر کوئی واسطہ اور تعلق نہیں تو طلاق واقع ہوئی یا نہ بگر یہ الفاظ غصہ کی حالت میں کہے بلکہ اگر نیت طلاق ہو جب بھی وہی حکم ہے جو غصہ کی حالت میں ہے یا

[1] فالکنایات لا تطلق بہا الا بنیۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۱۰۳ ج ۳ طبع سعید) وقال لہا اذہبی ای طریق شئت لا تقع بدون النیۃ (رد محتار مصری باب الکنایات ص ۲۰۶ ج ۲ طبع مصر)

Maktaba Tul Ishaat.com

نہیں۔ زید مہندہ کو اپنے پاس رکھ سکتا ہے یا نہیں اور بعد نکاح پھر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ لفظ کنایات کی قسم ثانی میں داخل ہے اور حکم اس کا یہ ہے کہ حالت غصہ میں بدون نیت کے اس میں طلاق واقع نہ ہوگی فی الدر المختار وفی الغضب توقف[1] الاولان الخ پس اگر نیت طلاق نہ تھی تو طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر نیت طلاق کی تھی تو ایک طلاق بائنہ اس میں واقع ہوئی۔ دوبارہ اس سے نکاح کر سکتا ہے اور لفظ مذکور سے پھر اس پر طلاق واقع نہ ہوگی۔ فقط

پانچ برس جو جی آئے کرنا کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۵۷۷) ایک شخص کو دربائے شور کیا گیا۔ ورثاء نے اس سے دریافت کیا کہ تمہارے بعد تمہاری بیوی کا کس طرح گذر ہوگا۔ کیا تمہارے بعد اس کا نکاح دوسری جگہ کر دیا جائے تو اس نے جواب دیا کہ میرے جانے کے پانچ برس بعد جو تمہارا دل چاہے سو کرنا تم کو اختیار ہے۔ اب اس کو گئے ہوئے چھ سال گذر گئے اب اس کی عورت کا دوسرا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ کیونکہ اس نے صاف لفظوں میں طلاق نہیں دی اور نہ اس کی نیت کا حال معلوم ہوا اور نہ وہ مفقود الخبر ہے کہ اب اس کی زوجہ کا نکاح دوسری جگہ جائز ہو جاوے۔ بہر حال اس صورت میں نکاح ثانی کرنا اس عورت کا درست نہیں ہے۔ فقط

طلاق چاہتی ہے بیوی نے کہا ہاں شوہر نے کہا جا چلی جا یہ حکم ہے

سوال (۵۷۸) زید اپنی بیوی کو کچھ سمجھا رہا تھا پر وہ نہیں مانتی تھی۔ بیوی کی خواہش آزمانے کے لئے زید نے کہا کیا تو طلاق چاہتی ہے اس نے کہا ہاں زید نے کہا جا چلی جا۔ بیوی وہاں سے اٹھی نہیں۔ کچھ دیر بعد زید نے رجوع کر لیا۔ زید کہتا ہے کہ میں نے یہ لفظ بہ نیت طلاق نہیں کہا۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔ اگر یہ اس لفظ کو تین مرتبہ یا زیادہ کہتا تو کیا حکم ہوگا۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ج۲ ص۶۱۰ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: اس کلمہ سے جیسا کہ زید کہتا ہے جبکہ اس کی نیت طلاق کی نہ تھی تو طلاق اس پر واقع نہیں ہوگی اور بدستور نکاح اُن میں قائم ہے اور اگر زید کی نیت طلاق کی ہوتی اور نیت طلاق تین مرتبہ یا زیادہ یہ کلمہ جا چلی جا کہتا تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوتی اور رجعت صحیح نہ ہوتی۔ کیونکہ طلاق بائنہ میں رجعت صحیح نہیں ہے۔ نکاح جدید کی ضرورت ہوتی ہے۔[1]

سوال (۵۷۹) زید اپنی زوجہ کی نسبت اپنی خوشدامن کو تحریر کرتا ہے کہ اپنی نورچشمی کا عقد کہیں کر دیں کیا حکم ہے

اس کو لکھا کہ اپنی نورچشمی کا عقد کہیں کر دیں یہ رائے از روئے مخالفت نہیں ہے بلکہ بہتر ائی کی رائے دے رہا ہوں۔ کیا طلاق ہوئی۔

الجواب: اس سے طلاق نہیں ہوئی۔ فقط

سوال (۵۸۰) میری منکوحہ میری بغیر اجازت بیگانہ کے گھر چلی گئی ہیں نے اس کو سمجھایا اس نے نہیں مانا۔ بلکہ مجھ کو گالیاں دینی شروع کیں اور بغیر اجازت اپنے والدین کے گھر چلی گئی۔ اس کے والد نے مجھے مجبور کیا تو میں اُس کے چھوڑنے پر تیار ہو گیا۔ اشامپ نویس نے شوہر سے پوچھا کہ تم نے اپنی عورت کو اپنے اوپر حرام کیا تو میں نے مارے ڈر کے تین مرتبہ کہا کہ میں نے اپنی عورت کو اپنے اوپر حرام کیا اور عرائض نویس نے میرا انگوٹھا لگوا لیا۔ چند روز بعد عورت میرے پاس آئی کہ میں تم سے علیحدہ ہونا نہیں چاہتی لیکن اس کے والد نے بعد عدت کے اس کا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا۔ یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

اپنے اوپر حرام کیا کہنے کا کیا حکم ہے

الجواب: اس صورت میں سائل کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ ہو گئی جیسا کہ حکم[2] کنایات کا ہے کہ الفاظ کنایات کے بار بار اعادہ سے ایک طلاق بائنہ ہی رہتی ہے۔ کذا فی الشامی۔

---

[1] فالکنایات لا تطلق بها الا بنیة الخ فنحو اخرجی واذهبی (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲) ظفیر [2] فالکنایا لا تطلق بها الا بنیة او دلالة الحال الخ فنحو اخرجی واذهبی وقومی یحتمل ردا الخ ویقع بها قیها ای باقی الفاظ الکنایات المذکورة الخ (الدر المختار باب الکنایات ص ۶۳۵ و ص ۶۳۶ ج ۲) ظفیر البائن ان نواها الخ لا یلحق البائن البائن (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات

Maktaba Tul Ishaat.com

پس اگر دوسرے شخص سے اس عورت مطلقہ کا نکاح بعد گذرنے عدت کے ہوا ہے تو وہ نکاح صحیح ہو گیا، ورعدت طلاق اس عورت کے لئے جس کو حیض آتا ہو تین حیض ہیں۔ پس اگر تین ماہ دس یوم میں اس عورت کو تین حیض آ چکے ہیں تو عدت اس کی پوری ہو گئی اور نکاح جو کہ بعد عدت کے ہوا صحیح ہو گیا شامی وغیرہ۔ اور واضح ہو کہ طلاق بائنہ میں شوہر اول اس عورت مطلقہ کو بلا نکاح کے رجوع نہیں کر سکتا۔ مگر نکاح جدید کر سکتا ہے۔ لیکن جبکہ اس عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا اور نکاح بعد عدت کے ہوا تو شوہر اول اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔ فقط

بیوی کے رشتہ داروں سے کہا عورت میرے کام کی نہیں۔ یہی میری طلاق و فارغطی سمجھو کیا حکم ہے

سوال (۵۸۱) ایک شخص نے اپنی زوجہ کے رشتہ داروں سے کہا کہ عورت میرے کام کی نہیں ہے میں اسکو رکھنا نہیں چاہتا۔ لہذا اپنی لڑکی کو میرے گھر سے لے آؤ اور یہی میری طلاق و فارغطی سمجھو ان الفاظ کے کہنے سے عقد قائم رہا یا طلاق واقع ہو گئی۔

الجواب:۔ اس صورت میں ایک طلاق بائنہ اُس عورت پر واقع ہو گئی اور عدت گذرنے پر وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ فقط

ایک مرتبہ طلاق کہا اور تین مرتبہ چھوڑ دی تو کتنی طلاق پڑی

سوال (۵۸۲) مجھ میں اور میری زوجہ میں ایک روز تکرار ہوا۔ اس پر اُس کے ماموں ظہور احمد نے مجھ کو اس قدر مارا کہ میری آنکھیں پتھرا گئیں میرا اگلا گھونٹ کر تقریباً دو سو جوتے مارے۔ اس وجہ سے بحالت غصہ میں نے ایک مرتبہ کہا کہ میں نے تجھ کو طلاق دی۔ اس پر ایک شخص نے آکر کہا کہ اس نے اپنی بیوی کو چھوڑی۔ میں نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ یہ کہا کہ چھوڑ دی۔ لیکن لفظ طلاق صرف ایک مرتبہ کہا۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں سائل کی زوجہ پر دو طلاق بائنہ واقع ہوئیں۔ کیونکہ ایک طلاق صریح لفظ طلاق سے واقع ہوئی اور پھر تین بار چھوڑ دی چھوڑ دی کہنے سے ایک طلاق بائنہ اور واقع ہوئی۔ جیسا کہ درمختار میں ہے والبائن

Maktaba Tul Ishaat.com

یلحق الصریح[1] پس سائل اگر اس عورت سے دوبارہ نکاح کرنا چاہے اور وہ عورت بھی راضی ہو تو دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ فقط

کنایہ کے مختلف جملے کہے تو کتنی طلاق واقع ہوئی

سوال (۵۸۳) میں نے اپنی زوجہ کی نسبت یہ الفاظ کہے آج میں نے عورت کے نکاح کا سوت توڑ دیا غیر عورت کے موافق حرام جانا۔ زندگی کے واسطے چھوڑ دیا اور وہ میرے واسطے حلال نہ ہو سکے گی۔ اس صورت میں سائل کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوئی یا مغلظہ۔ دوبارہ اس کو رکھنے کی کیا صورت ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں سائل کی زوجہ سائل پر حرام ہو گئی اور اس پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی اور نکاح کا تعلق منقطع ہو گیا۔ مگر چونکہ یہ طلاق لفظ کنایہ سے دی گئی ہے اسلئے وہ عورت ایک طلاق کے ساتھ بائنہ ہو گئی۔ جیسا کہ درمختار وغیرہ میں تصریح ہے البائن لا یلحق البائن[2] الخ لہذا سائل اُس مطلقہ بائنہ سے بلا حلالہ کے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ عدت میں بھی اور بعد عدت کے بھی۔ کیونکہ تین طلاق اس صورت میں نہیں ہوئی۔ کذا فی کتب الفقہ۔ فقط

تو میرے گھر سے نکل جا طلاق کی نیت سے کہے تو طلاق ہو جائیگی

سوال (۵۸۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو غصہ میں یہ الفاظ کہے تو میری بہن ہے میں تیرا بھائی ہوں۔ اب تو میرے گھر سے نکل جا۔ اب میں نے تجھ کو تمام تکلیفوں سے علیحدہ کر دیا۔ تو اپنے باپ کے یہاں رہا کیجئے۔ اب تیرا نا سطہ مجھ سے نہیں رہا۔ پھر معلوم ہوا کہ ان الفاظ سے اُس کی نیت طلاق کی تھی تو اس صورت میں کون سی طلاق ہوئی۔ شوہر بلا حلالہ کے نکاح کر سکتا ہے یا نہ اور عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔

الجواب:۔ شوہر کا یہ کہنا کہ تو میری بہن ہے میں تیرا بھائی ہوں بلا حرف تشبہ

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۵ ج ۲ لا یلحق البائن البائن (درمختار) المراد بالبائن الذی لا یلحق ھو ما کان بلفظ الکنایۃ لانہ ھو الذی لیس ظاھرا فی انشاء الطلاق کذا فی الفتح (رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۶ ج ۲) نظیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۶ ج ۲ نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

النوت۔ اس سے طلاق وظہار کچھ نہیں ہوتا۔ کذا فی الدر المختار[۱]۔ البتہ یہ کہنا شوہر کا کہ تو میرے گھر سے نکل جا الخ یہ لفظ کنایہ طلاق کا ہے۔ اس میں نیت کا اعتبار ہوتا ہے۔ پس اگر شوہر نے الفاظ مذکورہ بہ نیت طلاق کہے ہیں تو اُس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی اور تجدید نکاح عورت کی رضامندی سے ہوسکتی ہے۔ حلالہ کی ضرورت نہیں ہے اور اگر عورت راضی نہ ہو اور دوسرے شخص سے نکاح کرنا چاہے تو کرسکتی ہے بعد عدت کے۔ فقط

تو مجھ پر حرام ہے کہنے کے وقت گواہ ہوں تو طلاق بائنہ ہوگی

سوال (۵۸۵) ایک شخص نے غصہ کی حالت میں اپنی زوجہ کو مارا اور چھرا دکھا کر ڈرایا کہ مجھے باپ کہہ۔ زوجہ نے ڈر کر کہدیا۔ پھر اُس نے کہا کہ تو ہم پر حرام ہے ہم سے تجھ سے کچھ بات نہیں۔ یہ زوجہ اور اس کے طرفدار لوگوں کا بیان ہے مگر شخص مذکور بجز مارنے کے اور تمام باتوں سے انکار کرتا ہے ایسی صورت میں شریعت کا کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اگر اس لفظ کے سننے والے (کہ تو ہم پر حرام ہے) دو گواہ ثقہ اور عادل موجود ہیں تو اس صورت میں وہ عورت اس مرد پر حرام ہوگئی اور اگر دو گواہ سننے والے الفاظ مذکورہ کے موجود نہیں ہیں اور شوہر انکار کرتا ہے تو پھر طلاق واقع نہ ہوگی۔ درمختار میں ہے۔ والقول لہ بیمینہ[۲] الخ وفی الشامی کما افتی المتاخرون فی انت علی حرام بانہ طلاق بائن للعرف[۳] الخ۔ فقط

---

[۱] وان نوی بانت علی مثل امی برا او ظہار ا او طلاقا صحت نیتہ وان لا ینوشیئا او حذف الکاف لغا (درمختار) لانہ یحمل فی حق التشبیہ فما لم تبین مراد مخصوص لا یحکم بشئ (ردالمحتار باب الظہار ج۲ ص۶۹۲) فنحو اخرجی واذہبی وقومی الخ یقع ببائنہا البائن الخ (ردالمحتار باب الکنایات ج۲ ص۶۳۵) ظفیر

[۲] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب الکنایات ج۲ ص۶۴۰ ظفیر [۳] الحاصل ان المتاخرین خالفوا المتقدمین فی وقوع البائن بالحرام بلا نیۃ حتی لا یصدق اذا قال لم انو لاجل العرف الحادث فی زمان المتاخرین الخ لکن الرجحی لا یحرم الوطئ وفتحین البائن (ردالمحتار باب الکنایات ج۲ ص۶۳۵ و ص۶۳۹) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق شرعی دیتا ہوں جہاں چاہے نکاح کرلیوے کہا تو کونسی طلاق ہوئی

سوال (۵۸۶) ایک شخص کے طلاقنامہ میں یہ لکھا ہوا ہے کہ میں اپنی زوجہ کو بوجہ اختلاف باہمی کے شرعی طلاق دیتا ہوں۔ اس کو اختیار ہے کہ جہاں چاہے نکاح کرلیوے میری طرف سے وہ مطلق العنان ہے۔ میں نے طلاق شرعی دیدی۔ اس نے مجھ کو مہر معاف کردیا۔ یہ طلاق رجعی ہے یا بائنہ۔

الجواب: شامی نے تصریح کی ہے کہ اگر صریح طلاق کے ساتھ کوئی لفظ کنایہ کا بولا جاوے گا تو دونوں طلاق بائنہ ہوجاوینگی اور ظاہر ہے کہ مطلق العنان کردینا زوجہ کا آزاد کرنے کے معنی میں ہے اسی طرح اس کو نکاح کا اختیار دینا بمعنی تزوجی یا تمنی الازواج یا اذھبی و تزوجی کے ہے اور یہ سب کنایات طلاق ہیں اور مذاکرہ طلاق میں ان الفاظ سے طلاق بائنہ واقع ہوجاتی ہے۔ پس جبکہ صریح طلاق کے بعد ان الفاظ میں سے کوئی لفظ واقع ہوگا تو اس صریح طلاق کو بھی بائنہ کردے گا۔ شامی میں بشرح قول صاحب درمختار کما لو نوی بطلاق واحدۃ وبخمو بائن اخری مذکور ہے۔ قولہ (بنحو بائن) ای من کل کنایۃ قرنت بطالق کما فی الفتح و البحر شامی اور یہ مسلم ہے کہ بعض کنایات میں غضب اور مذاکرہ طلاق قائم مقام نیت کے ہے اور انت حرۃ کو اس قسم میں سے شمار کیا ہے جس سے بحالت غضب و مذاکرہ طلاق بلا نیت طلاق بائنہ واقع ہوجاتی ہے۔ الغرض صورت مسئولہ میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگی۔ فقط

تو مجھ پر حرام ہے جب تک ایسا نہ ہو کہا، کیا حکم ہے

سوال (۵۸۷) زید کی زوجہ اور اس کے رشتہ داروں نے زید پر کچھ بہتان لگایا۔ زید نے غصہ میں آکر اپنی زوجہ سے کہا کہ جو بہتان مجھ پر لگایا گیا ہے جب تک اس کا تصفیہ نہ ہوگا تو مجھ پر حرام ہے۔ اس پر اس کی زوجہ بلا اجازت اپنے رشتہ داروں میں چلی گئی۔ تین ماہ سے زائد ہوئے نہ وہ خود آئی نہ زید نے بلایا، اور نہ ابھی تک اس اتہام کا فیصلہ ہوا۔ اس صورت میں طلاق ہوگئی یا نہیں

الجواب:۔ لفظ حرام کنایات میں سے ہے۔ اصل قاعدہ فقہ کے موافق اس میں

Maktaba Tul Ishaat.com

نیت کی ضرورت ہے۔ بلانیت بحالت غضب اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی کما فی الدر المختار وفی الغضب توقف الاولان[۱] الخ اور الفاظ خلیۃ بریۃ۔ حرام۔ بائن وغیرہ دوسری قسم میں سے ہیں جو کہ بحالت غصب بھی نیت پر موقوف ہیں۔ پس اگر یہ لفظ بہ نیت طلاق اپنی زوجہ کو کہا جاوے گا تو اس سے ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی اور بحالت مذاکرہ طلاق بلانیت بھی اس لفظ سے طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے اور شامی نے نقل کیا ہے کہ متأخرین کا فتویٰ یہ ہے کہ لفظ حرام سے بلانیت طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے حیث قال ونحن فی زماننا للتعارف الخ وفی الدر المختار وبقی امر الحرام بانہ طلاق بائن وان لم ینوہ الخ اور واضح ہو کہ کسی مدت تک یا مدت تصفیہ معاملہ مذکورہ تک اپنی زوجہ کو اپنے نفس پر حرام کرنا ہمیشہ کے لئے حرام کرنا ہوتا ہے اور شوہر اول اگر اس سے نکاح کرنا چاہے اور عورت راضی ہو تو عدت کے اندر بھی نکاح کرنا صحیح ہے اور بعد عدت کے بھی صحیح ہے۔ وتنکح مبانتہ بما دون الثلث فی العدۃ وبعدھا بالاجماع[۲] الخ فقط

تین لکیر کھینچ کر کہہ جانے کو چھوڑا کیا حکم ہے

سوال (۵۸۸) ایک شخص بیان کرتا ہے کہ حالت غصہ میں بہ نیت طلاق اثنار جنگ کے اپنی زوجہ کو میں نے کہا کہ ایک لکیر دو لکیر تین لکیر زمین پر اس طرح تین لکیر کھینچ کر /// کہا کہ ایک لکیر دو لکیر تین لکیر جا میں نے تجھ کو چھوڑا اور ہمارے ملک میں لکیریں زمین پر طلاق دینے کے وقت کھینچتے ہیں۔ آیا صورت بالا میں تین طلاق واقع ہوئی یا نہ۔

الجواب:۔ درمختار باب الصریح میں ہے صریحہ مالم یستعمل الا فیہ الخ قال فی الشامی واراد بما اللفظ او ما یقوم مقامہ من الکتابۃ المستبینۃ او الاشارۃ

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۲ ج ۲ ظفیر [۲] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص ۴۳۵ ج ۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

المفهومة فلا يقع بالقاء ثلثة احجار اليها او بامرها بحلق شعرها وان اعتقد الالقاء والحلق طلاقا كما قدمناه لان ركن الطلاق اللفظ او ما يقوم مقامه مما ذكر كما[1] وقال الشامي فيما سبق في شرح قوله وركنه لفظ مخصوص وبه ظهر ان من تشاجر مع زوجته فاعطاها ثلثة احجار ينوي الطلاق ولم يذكر لفظا لا صريحا ولا كناية لا يقع عليها كما افتى به الخير الرملي رد المحتار شامي[2] پس معلوم ہوا کہ صورت مذکورہ میں تین لکیر زمین پر یہ نیت طلاق کھینچنے سے اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع نہیں ہوئی۔ البتہ اس لفظ سے کہ جا میں تجھ کو چھوڑا بہ نیت طلاق یا بحالت غضب وبمذاکرۂ طلاق ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی کذا فی باب الکنایات من درر المختار[3]

اگر اتنے دن نہ آؤں تو میں لاذعوی ہوں اس صورت میں کیا حکم ہے

سوال (۵۸۹) ایک عورت اپنے خاوند سے زبانی یا بذریعہ خط طلاق طلب کرے۔ اس پر شوہر یہ کہے یا لکھے کہ چھ ماہ تک اگر میں نہ آؤں یا تیری حوائج کا انتظام نہ کروں تو میں لاذعوی ہوں جو تیرا جی چاہے کر۔ چنانچہ قدوری و ہدایہ میں مذاکرۂ طلاق کے وقت جواب بالکنایہ سے طلاق واقع ہو جاتی ہے کیا یہ صحیح ہے۔

الجواب:۔ جو الفاظ کنایہ کے سوال میں مذکور ہیں ان سے بیشک مذاکرۂ طلاق کی صورت میں طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ لاذعوی ہونا انت بریۃ یا انت حرۃ وغیرہ کے معنی کے قریب ہے اور ان دونوں لفظوں میں مذاکرہ طلاق کے وقت طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے[4] اور جو تیرا جی چاہے کر بمعنی اختاری کے ہو سکتا ہے اس میں وقوع طلاق بائنہ

---

[1] رد المحتار باب الصریح ص۵۹۰ ج۲ ظفیر [2] دیکھئے رد المحتار کتاب الطلاق ص۶۲۴ ج۲ ظفیر [3] فالکنایات لا تطلق بها الا بنیة او دلالة الحال الخ فنحو اخرجی واذهبی الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۳۲ ج۲ ظفیر [4] وفی مذاکرة الطلاق یتوقف الاول فقط ویقع بالاخیرین وان لم ینو (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۳۲ ج۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کے لئے یہ شرط ہے کہ عورت اپنے نفس کو اختیار کرے یا طلاق دے۔ شامی میں ہے خلا اختاری ای حیث ذکر انہ لایقع بہما الطلاق ما لم تطلق المرءۃ نفسہا[1] الخ۔ فقط

تجھ کو نہیں رکھوں گا تجھ کو چھوڑ دیا کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۵۹۰) بشیر الدین کی بیوی اور اس کی والدہ میں لڑائی ہوئی۔ بشیر الدین نے بیوی کو مارنے کا قصد کیا۔ جس سے مسماۃ بھاگ کر دوسرے مکان میں چلی گئی جب اس کی تلاش میں اس مکان تک پہنچا تو ایک عورت نے کہا کہ تو اس کو کیوں مارتا ہے اس کو چھوڑ دے۔ اسی وقت بشیر الدین نے اپنی بیوی کو خطاب کرکے کہا کہ میں تجھ کو نہیں رکھوں گا اگر رکھوں تو تو میری ماں ہے تین مرتبہ کہا۔ تجھ کو چھوڑ دیا شرعاً اس بارے میں کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ صورت مذکورہ میں اس شخص نے پہلے یہ لفظ کہا کہ میں تجھ کو نہیں رکھونگا اس میں استقبال ہے اور استقبال سے طلاق نہیں ہوتی بلکہ وعدہ طلاق ہوتا ہے جس کو علامہ شامی نے لکھا ہے بقولہ لانہ وعد[2]۔ اس کے بعد کہا کہ تو میری ماں ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ کو کسی محرمہ ابدیہ کے ساتھ تشبیہ دے مثلاً یوں کہے انت علی کظہر امی تو اس سے ظہار ثابت ہوتا ہے۔ بغیر ادائے کفارہ کے وطی ناجائز رہتی ہے۔ لیکن مذکورہ میں بوجہ حرف تشبیہ نہ ہونے کے ظہار ثابت نہیں ہوا۔ اس لئے کہ بغیر حرف تشبیہ کے کلام لغو قرار دیا جاتا ہے۔ یہاں پر اس نے کہا کہ تو میری ماں ہے۔ یہ بعینہ ترجمہ ہے انت امی کا یہاں حرف تشبیہ مذکور نہیں۔ لامحالہ یہ کلام اسکا لغو قرار دیا جائیگا کما فی الدر المختار ولا یقع شیئا او حذف الکاف لغا وتعین الادنی ای البر یعنی الکرامۃ[3] حذف کاف کی مثال علامہ شامی نے بان قال انت امی کے ساتھ دی ہے۔ وفی العالمگیریۃ لو قال لہا انت امی

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۴۲ ج۲ ظفیر [2] دیکھئے رد المحتار باب تفویض الطلاق ص۶۵۵ ج۲ ظفیر [3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الظہار ص۹۲۴ ج۲ اس کے بعد یہ بھی ہے ویکرہ قولہ انت امی ویا ابنتی ونحوہ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

لایکون مظاهرا وینبغی ان یکون مکروها وفی البحر قید ھا التشبیه لانه لو خلا عنه لان قال انت الی لایکون مظاهرا لکنه مکروه لقربه من التشبیه وقیاسا علی یا اخیته المنهی عنه فی حدیث ابی داؤد المصرح بالکراهة ولولا التصریح بها لامکن القول بالظهار فعلم انه لابد فی کونه ظهارا باداة التشبیه شرعا انتهی[1] البتہ قول اس کا تجھ کو چھوڑ دیا یہ ترجمہ ہے سرحتک کا۔ اور سرحتک الفاظ کنایہ کی تیسری قسم میں داخل ہے اور تیسری قسم کا حکم یہ ہے کہ حالت غضب میں بغیر نیت کے طلاق پڑ جاتی ہے کما فی فتاوی الشامیه وفی الغضب توقف الاولان ای مایصلح ردا وجوابا ومایصلح سبا وجوابا بخلاف الفاظ الاخیر مایتعین للجواب فقط لانها وان احتملت الطلاق وغیره ایضا لکنها لما زال عنها احتمال الرد والتبعید والسب والشتم اللذین احتملتهما حال الغضب تعینت الحال دالة علی ارادة الطلاق فترجح جانب الطلاق فی کلامه ظاهرا فلا یصدق فی الصرف عن الظاهر فلذا وقع بها قضاء بلا توقف علی النیة انتهی[2] پس یہ ثابت ہو گیا کہ چھوڑ دیا کے لفظ سے بغیر نیت کے ایک طلاق بائن پڑے گی جب تک تجدید نکاح نہ ہو وطی ناجائز ہوگی۔ فقط

دو طلاق رجعی کے بعد کہا جواب ہے تو کیا حکم ہے

سوال (۵۹۱) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو دو مرتبہ طلاق رجعی دی اور دونوں مرتبہ ہندہ کے معافی مانگنے پر رجوع کر لیا تین سال کے بعد زید نے تنگ آکر ہندہ کو اس کے باپ کے گھر جانے کو کہا کہ تم اب میرے کام کی نہیں ہو۔ ہندہ کے باپ نے پوچھا کہ وہ ہندہ کو اپنے گھر لے جائے۔ زید نے کہا لے جاؤ۔ ہندہ کے باپ نے پوچھا کہ تمہاری طرف سے اب جواب ہے۔ زید نے کہا ہاں جواب ہے۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں

الجواب:۔ وبحکم الطلاق مرتان زید کو دو طلاق تک حق رجعت ہندہ کا

---

[1] البحر الرائق باب الظہار ۔ [2] رد المحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۳۰ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

حاصل تھا لہذا رجعت دونوں دفعہ صحیح ہوگئی۔ تیسری دفعہ جو لفظ زید نے کہا وہ کنایہ کا لفظ ہے۔ اس میں نیت طلاق یا دلالۃ حال سے طلاق واقع ہوتی ہے یعنی حالت غضب یا مذاکرہ طلاق میں طلاق واقع ہوتی ہے۔ مگر اس صورت میں دلالۃ حال موجود نہیں ہے کیونکہ عورت یا اس کے باپ کی طرف سے طلب طلاق صریح الفاظ میں نہیں ہے اور نہ حالت غضب سوال میں مذکور ہے۔ لہذا بدون نیت زید کے اُس سے طلاق واقع نہ ہوگی۔ پس اگر نیت زید کی طلاق کی تھی تو یہ تیسری طلاق بھی ہندہ پر واقع ہوگئی اور وہ مطلقہ ثلثہ مغلظہ ہوگئی۔ بدون حلالہ کے زید اس سے نکاح نہیں کرسکتا اور اگر نیت طلاق کی نہ تھی تو ہندہ مطلقہ ثلثہ نہیں ہوئی۔ بدستور تعلق نکاح اُن میں قائم ہے۔ ھکذا فی الدر المختار[۱]۔ فقط

نکال دو جہاں جی چاہے چلی جا کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۵۹۲) ایک شخص نے بذریعہ خط اپنی والدہ کو لکھا کہ میری منکوحہ کو گھر سے نکال دو۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ جہاں اس کا جی چاہے چلی جائے۔ زید نے یہ الفاظ ایک مفتی کو دکھلا کر بینونت کا فتوی حاصل کرکے اس عورت سے نکاح کرلیا۔ شوہر نے دعوی کردیا۔ آخر اس سے تحریری طلاق حاصل کی گئی۔ آیا زید کا پہلا نکاح درست ہے یا تجدید نکاح ضروری ہے۔

الجواب:۔ اگر اس شخص نے یہ الفاظ بہ نیت طلاق نہ لکھے تھے جیسا کہ اس کے دعوی کرنے سے ظاہر ہوتا ہے تو طلاق کے بعد عدت گذار کر پھر اس سے نکاح کیا جاوے کیونکہ اس صورت میں پہلا نکاح باطل ہے۔ لان نکاح منکوحۃ الغیر باطل در مختار[۲] و شامی قال اللہ تعالی والمحصنات من النساء الآیۃ[۳]۔ فقط

غصہ میں سرحک فارحک کہا تو کیا حکم ہے۔

سوال (۵۹۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو غایت غصہ میں سرحتک فارحتک کہا۔ قائل مدد کی تصریح نہیں کرتا۔ مگر زوجہ اور اس کی والدہ مع شاہد

---

[۱] فالکنایات لا تطلق بھا الا بنیۃ او دلالۃ الحال او فحوا الخ رد المحتار علی الدر المختار باب الکنایات ص ۳۵۳ ج ۲ [۲] لما ان نکاح منکوحۃ الغیر فلم یقل احد بجوازہ (رد المحتار ص ۳۶۲ ج ۲) [۳] سورۃ النساء ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

تین بار کہنے کا اظہار کرتے ہیں۔ اس صورت میں عدد کو کچھ دخل ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ درمختار وغیرہ میں ہے کہ سرحتك وفارقتك كنايات كى اس قسم میں سے ہے کہ غصہ کی حالت میں بلا نیت اس سے طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے اور بحکم لایلحق البائن درمختار۔ عورت مذکورہ ایک طلاق کے ساتھ بائنہ ہو جاوے گی۔ دوسری اور تیسری طلاق جو بلفظ کنایہ ہو اس پر واقع نہ ہوگی اور نکاح جدید عدت میں اور بعد عدت کے شوہر اول سے جائز ہے حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ درمختار وشامی۔ فقط

ایسا نہ کیا تو آزاد سمجھی جاؤ گی لکھا مگر نیت طلاق کی نہ تھی تو کیا حکم ہے

سوال (۵۹۴) ہندہ اپنے شوہر زید کے گھر جانے اور رہنے سے انکار کرتی تھی۔ زید کے ایک رشتہ دار نے محض دھمکی کی غرض سے بالفاظ ذیل ایک خط اپنے قلم سے لکھ کر اور زید کے دستخط کرا کر ہندہ کے پاس بھیج دیا۔ آج ۱۷ اگست ۱۹۲۶ء سے ۵ یوم کے اندر زید کے گھر آکر ہنسی خوشی رہنے لگو۔ ورنہ تم آزاد سمجھی جاؤ گی۔ ہم سے کچھ واسطہ نہ ہوگا۔ لیکن ہندہ پانچ یوم گذرنے پر بھی زید کے گھر نہیں آئی اور اب کہتی ہے کہ میں مطلقہ ہو چکی۔ آیا ہندہ پر طلاق ہوئی یا نہیں۔ زید تصریح کر رہا ہے کہ میری نیت طلاق دینے کی ہرگز نہ تھی، اور نہ الفاظ کے لکھنے سے راضی ہوں۔

الجواب: ۔ اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ کیونکہ اول تو زید ان الفاظ کے لکھوانے اور ان الفاظ سے راضی ہونے سے انکار کرتا ہے اور ثانیاً اس کی نیت طلاق کی نہ تھی اور نہ حالت غضب ومذاکرہ طلاق کی تھی کہ جس کے قرینہ سے وقوع طلاق سمجھا جاوے۔ لہذا اس صورت میں زید کی طرف سے ہندہ پر طلاق واقع نہیں ہوتی۔ درمختار وشامی۔ فقط

خرچہ کے مطالبہ پر چھوڑی کہنے سے بغیر ملانے کہنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۵۹۵) صرف لفظ چھوڑی کہنے سے بغیر ملانے قرینہ بیونت کے بوقت مطالبہ خرچ طلاق بائن واقع ہوتی ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

یا رجعی یا کچھ نہیں۔

(۲) جب ہندہ نے بحیثیت نکاح خرچہ کا دعویٰ کیا تو زوج تردید دعویٰ کے لئے کہتا ہے کہ میں نے چھوڑی ہوئی ہے اور یہ حق دار خرچہ کی نہیں ہے۔ پر تردید زوج کی جو دال برانقطاع کی ذمہ ہے متضمن اقرار بالطلاق البائن ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ در مختار میں ہے کہ سرجتک وفارقتک جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں نے تجھ کو چھوڑی، ان کنایات میں سے ہے کہ مذاکرہ طلاق کے وقت ان الفاظ سے بلانیت طلاق واقع ہو جاتی ہے اور مذاکرہ طلاق کے معنی شامی میں یہ کہنے کے ہیں کہ عورت طلاق کا سوال کرے کہ مجھے طلاق دیدے۔ ان الفاظ سے بلانیت طلاق واقع ہو جاتی ہے یا کوئی غیر شخص شوہر سے کہے کہ اپنی زوجہ کو طلاق دیدے۔ اس کے جواب میں شوہر یہ کہے کہ میں نے چھوڑی تو اس وقت اس لفظ سے طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے اور طلب نفقہ کے جواب میں یہ لفظ کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی فتضیر المذاکرۃ بسوال الطلاق اوتقدیم الایقاع۔ فقط

سوال (۵۹۶) دو حقیقی بہنیں ہیں۔ ایک کی شادی زید کے ہمراہ ہوئی اور دوسری کی شادی عمر کے ساتھ ہوئی عمر اپنی زوجہ سے اظلام کرتا تھا۔ اسی وجہ سے ان میں ناراضگی ہو گئی اور عمر نے اپنی زوجہ کو یہ الفاظ کہے تو کہیں چلی جا، مجھ کو تیری قطعی پروا نہیں۔ وہ اپنی ہمشیرہ زید کی زوجہ کے پاس چلی گئی اور زید سے ناجائز تعلق ہو گیا اور بچہ پیدا ہوا۔ آیا عمر نے جو الفاظ اپنی زوجہ کو کہے اس سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور ارتکاب اظلام سے نکاح فسخ ہوا یا نہیں اور زید کی زوجہ کا نکاح قائم ہے یا نہیں۔

طلاق ہو گی اور اظلام سے طلاق واقع نہیں ہوتی

الجواب:۔ جو عمر نے الفاظ مذکورہ بنیت طلاق کہے ہیں تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی اور اگر عمر کہے کہ ان الفاظ سے میری نیت طلاق کی نہ تھی تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی اور اظلام کے ارتکاب سے نکاح فسخ نہیں ہوا اور زید کی زوجہ کا نکاح بھی

Maktaba Tul Ishaat.com

زید سے قائم ہے۔ فقط (مگر ایسے شخص کو جو اغلام کرنے پر قادر ہو اور بیوی سے جماع پر قدرت نہ رکھتا ہو فقہاء نے عنین کے حکم میں لکھا ہے۔ ظفیر)

اپنی لڑکی کو جس جگہ چاہو دے دو مجھ کو ضرورت نہیں، اگر طلاق کی نیت سے کہے گا تو طلاق ہو جائے گی

سوال (۵۹۷) زید نے بوقت جدائی اپنے خسر کو کہا کہ اپنی لڑکی کو جس جگہ چاہے دیدو میری توبہ ہے اور مجھ کو کوئی ضرورت تیری لڑکی کی نہیں ہے۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اقول وباللہ التوفیق ظاہر یہ ہے کہ اس صورت میں اگر شوہر نے الفاظ مذکورہ بہ نیت وقصد طلاق کہے ہیں تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی ورنہ نہیں۔ کیونکہ الفاظ مذکورہ پہلی دو قسموں میں ہیں تیسری قسم میں سے نہیں ہیں جس کے حالت غضب وجدال میں بلا نیت طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ تیسری قسم کے الفاظ سرحتک فارقتک انت واحدۃ انت حرۃ وغیرہ کے ہیں اور الفاظ خلیۃ بریۃ حرام بائن بتۃ بتلۃ یہ سب دوسری قسم میں ہیں اور شامی میں خانیہ سے منقول ہے اذھبی فتزوجی وقال لم انو الطلاق لا یقع شیٔ[1] الخ وفی سراج الجامع ولا فرق بین الواو والفاء ویؤیدہ ما فی الذخیرۃ اذھبی وتزوجی لا یقع الا بالنیۃ انتہی[2] المحتار۔ فقط

نہیں اس کے رکھنے کی ضرورت نہیں درمیان میں نیت سے طلاق ہوتی ہے

سوال (۵۹۸) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یہ کہا کہ ہم کو اس کے رکھنے کی ضرورت نہیں اور اس سے ہم کو کچھ واسطہ نہیں۔ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ الفاظ جو شخص مذکور نے اپنی زوجہ کو کہے کنایات میں سے ہیں۔ صریح طلاق کے الفاظ نہیں۔ ان میں اگر قرینہ طلاق کا نہ ہو تو نیت شوہر کی دریافت کی جائے گی

[1] رد المحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۲۵۲ ظفیر [2] رد المحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۲۵۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اگر نیت شوہر کی ان الفاظ سے طلاق کی ہو تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوئی اور اگر نیت طلاق کی نہ ہو تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ درمختار[1]۔ شامی۔

جہاں چاہو شادی کردو کہنے سے بشرط نیت طلاق ہو جائے گی

سوال (۵۹۹) ہندہ صغیرہ کا نکاح اس کے والد نے ایک بڑی عمر والے شخص کے ساتھ کر دیا تھا۔ ہندہ اپنے شوہر زید کے یہاں رخصت ہو کر گئی۔ چونکہ میاں بی بی کی عمر میں بڑا فرق تھا، لڑائی شروع ہو گئی۔ کچھ دنوں کے بعد زید رنگون چلا گیا اور ہندہ کو اس کے میکہ میں چھوڑ گیا۔ چونکہ کچھ خبر نہ لیتا تھا عورت نے خط لکھوایا کہ آنا ہو تو آجاؤ۔ ورنہ صاف صاف لکھو۔ میں دوسری جگہ شادی کر لوں۔

زید نے اپنی ساس کے نام خط بھیجا کہ میں نہ آؤں گا، اس کی جہاں چاہو شادی کردو۔ ان الفاظ سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ کچھ دنوں کے بعد زید کا بھتیجہ ہندہ کو رخصت کرا لایا اور زید کو لکھا۔ وہ بھی رنگون سے چلا آیا۔ اپنی عورت ہندہ سے ملا۔ پھر کچھ دنوں کے بعد لڑائی شروع ہو گئی۔ ہندہ نے اپنے بھائی وغیرہ کو خبر دی۔ وہ کسی طرح ہندہ کو زید کے گھر سے لے آئے۔ اب ہندہ زید کے یہاں جانے پر کسی طرح رضامند نہیں ہوتی اور زید اس کو علیحدہ کرنے اور خلع کرنے پر رضامند نہیں۔ ہندہ نے زید سے کہلا بھیجا کہ تم نے خط لکھا تھا کہ جہاں چاہو شادی کر لو۔ میں اپنا نکاح کرتی ہوں۔ زید نے جواب دیا کہ میں نے غصہ میں لکھا تھا۔ ہندہ نے عمر سے نکاح کر لیا۔ یہ نکاح شرعاً درست ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ زید کے یہ الفاظ کہ اس کی جہاں چاہو شادی کردو کنایات طلاق سے ہیں۔ جن سے بصورت نیت طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ پس صورت مسئولہ میں

---

[1] فالکنایات لاتطلق بہا الابنیۃ او دلالۃ الحال فنحو اخرجی واذہبی وتومی، (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص ۶۳۵ ج ۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

یہ لفظ اگر بہ نیت طلاق کہے تھے تو ہندہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی، اور اس کا نکاح عمر سے صحیح ہوگیا۔ لیکن اگر زید کی نیت طلاق کی نہیں تھی بلکہ وہ اس سے انکاری ہے تو یہ الفاظ بیکار ہیں۔ ہندہ بدستور اس کی منکوحہ ہے[۱]۔ اُس نے عمر سے جو نکاح کیا صحیح نہیں ہوا جس طرح بھی ہو زید سے پہلے طلاق دلائی جائے یا یہ معاملہ قاضی کے یہاں پیش کیا جائے۔ وہ کسی شافعی المذہب قاضی کے ذریعہ اُن میں تفریق کرا سکتا ہے۔ کیونکہ عدم ادائے نفقہ کی صورت میں اگرچہ حنفی قاضی کو تفریق کا اختیار نہیں۔ لیکن اگر یہ کسی ایسے حاکم کو جس کے مذہب میں تفریق جائز ہو حکم کر دے تو اُس کا فیصلہ حنفی المذہب زوجین کے حق میں نافذ ہے۔

اس کو لے جاؤ اس سے نکاح کر لینا اگر طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق واقع ہوگئی

سوال (۶۰۰) ایک شخص نے باہمی جھگڑے کی وجہ سے اپنی زوجہ کو ایک غیر شخص کے ہمراہ کر کے یہ کہا کہ یہ ہمارے قابل نہیں ہے۔ تم اس کو لے جاؤ۔ اس سے نکاح کر لینا۔ یا اور کسی کے ساتھ نکاح کرا دینا۔ اس صورت میں عورت کو دوسرا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس کے شوہر سے دریافت کر لیا جاوے۔ اگر اُس نے الفاظ مذکورہ بہ نیت طلاق کہے ہیں تو اس عورت پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔ عدت کے بعد دوسرے شخص سے اس کا نکاح صحیح ہے۔ درمختار[۲]۔ فقط

میری طرف سے اجازت ہے رکھو، یا عقد کرا دو لکھنے سے طلاق ہوگی یا نہیں

سوال (۶۰۱) شوہر نے دو خطوط میں اپنی زوجہ کی نسبت یہ الفاظ لکھے کہ میری طرف سے اجازت ہے جو طبیعت میں آوے کرو، یا اپنے گھر رکھو یا دوسری جگہ عقد کرا دو۔ اس صورت میں مسماۃ کے لئے کیا حکم ہے۔

---

[۱] لو قال لها اذهبي فتزوجي نفع واحدة اذا نوى (عالمگیری مصری ج ۱ ص ۳۷۲ ، ۳۷۳ ولو قال ابعدي عني ونوى الطلاق يقع (عالمگیری مصری ج ۱ ص ۳۷۳)

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- یہ الفاظ جو اس کے شوہر نے دو خطوط میں لکھے ہیں صریح طلاق کے الفاظ نہیں ہیں۔ بلکہ یہ کنایہ کے الفاظ ہیں۔ ان میں نیت کی ضرورت ہے۔ اگر شوہر نے بہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے یا لکھے ہوں تو ایک طلاق بائنہ اس صورت میں واقع ہوگئی ہے۔ اور نیت کا حال شوہر سے صاف طور سے دریافت کرلیا جاوے کہ تمہاری نیت ان الفاظ کے لکھنے سے طلاق دینے کی ہے یا کیا مطلب ہے۔ کذا فی الدر المختار۔ فقط

تم آزاد ہو دو مرتبہ کہا کون سی طلاق ہوئی

سوال (۶۰۲) ایک شخص نے اپنی بیوی کو غصہ میں پہلی مرتبہ یہ کہا کہ تم مجھ سے آزاد ہو۔ اور دوسری مرتبہ کہا جاؤ تم مجھ سے اور تیسری مرتبہ کہا کہ مجھ سے آزاد ہو۔ اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی۔ صرف تجدید نکاح سے حلال ہو جائے گی یا حلالہ بھی شرط ہے۔ اس سوال پر ایک دوسرے مولوی کا جواب لکھا ہوا تھا جس سے وقوع طلاق ثلثہ مفہوم ہوتا تھا۔

الجواب:- اس صورت میں بندہ کے نزدیک طلاق بائنہ اُس شخص کی زوجہ پر واقع ہوئی۔ جیسا کہ درمختار میں ہے انت حرۃ تو آزاد ہے۔ کنایات کی اس قسم میں سے ہے کہ جس میں بحالت غصہ بلا نیت کے طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد جو الفاظ کنایہ شوہر نے کہے اُن سے بحکم لایلحق البائن البائن جدید طلاق واقع نہ ہوگی۔ عبارت درمختار انت واحدۃ انت حرۃ الخ۔ وفی الغضب تقف الاولان الخ ولا یتوقف ما یتعین للجواب الخ شامی ج ۲ ص ۴۶۵ اقول وانت انت حرۃ للجواب۔ فقط

یہ میرے مصرف کی نہیں اس جملہ میں طلاق کی نیت کا اعتبار ہے

سوال (۶۰۳) زید ہفتہ عشرہ سے اپنی زوجہ سے ناراض تھا۔ جس پر چند آدمی بوجہ اتفاق کرانے کے جمع ہوگئے اور زید کو کہا کہ تم اپنی زوجہ کو لے جاؤ۔ جس پر زید نے یہ کہا کہ یہ میرے مصرف کی نہیں میں نہیں لے جاتا اور میں طلاق بھی نہیں دوں گا۔ اس صورت میں طلاق شرعی ہو سکتی

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں اگر زید کی نیت طلاق کی نہ تھی جیسا کہ اس کے لفظوں سے ظاہر ہے کہ میں طلاق بھی نہ دوں گا تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی۔ کیونکہ جو الفاظ زید نے کہے ہیں وہ صریح الفاظ نہیں ہیں کنایہ کے ہیں۔ اُن میں نیت کی ضرورت ہے یا دلالتِ حال کی ضرورت ہے اور وہ دونوں اس صورت میں موجود نہیں ہیں۔ بلکہ یہ وہ الفاظ ہیں کہ جن سے غصہ کی حالت میں اور مذاکرہ طلاق کی حالت میں بھی طلاق واقع نہیں ہوتی[1]۔ شامی۔ فقط

میں نے اپنی زوجیت سے علیحدہ کردیا کہنے سے طلاق

سوال (۶۰۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کہا کہ میں نے تجھ کو زوجیت سے علیحدہ کردیا۔ آج سے تو میری بیوی نہیں اور تم سے ہمارا نباہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ زوجہ علیحدہ ہوگئی اور پانچ چھ ماہ کے بعد اُسی عورت سے جدید نکاح کیا۔ لہٰذا قول سابق سے طلاق پڑی یا نہیں۔ اور جدید نکاح کے بعد جو صحبت کی وہ زنا ہے یا نہیں۔

الجواب:- الفاظ مذکورہ اگر بہ نیت طلاق کہے جاویں تو اُن سے طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے اور دوبارہ نکاح اُس سے صحیح ہے۔ لہٰذا نکاح مذکور ہوگیا اور بعد نکاح کے صحبت اس سے جائز ہے۔ کما فی الدر المختار لایلحق البائن البائن الخ[2]۔ فقط

صورت مذکورہ میں طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۶۰۵) خلاصۂ سوال یہ ہے کہ (۱) ایک دفعہ زن و شوہر میں تکرار ہوئی۔ شوہر نے اپنی بیوی سے یہ کہہ دیا کہ تیرا میرا نباہ نہ ہوگا تو اپنا مہر لے کر اپنے والدین کے یہاں ہمیشہ رہ۔ پھر مجھ سے تجھ سے کچھ واسطہ نہ رہے گا۔

---

[1] فالکنایات لاتطلق بہا قضاء الا بنیۃ او دلالۃ الحال ففی حالۃ الرضا تتوقف الاقسام الثلاثۃ علی نیتہ وفی الغضب الاولان وفی مذاکرۃ الطلاق الاول فقط اھ مختارو الحاصل ان الاول یتوقف علی النیۃ فی حالۃ الرضا والغضب والمذاکرۃ (رد المحتار ۲/۶۳۵ و ۶۳۶ ظفیر

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۲ ج ۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اس کے بعد مزوجہ کو لینے کے لئے آیا نہ خرچ وخوراک دیا۔

(۲) بیوی کے خرچ مانگنے پر یہ کہا کہ مجھ سے تجھ سے کیا واسطہ ہے۔

(۳) شوہر نے اثنائے گفتگو میں خسر سے یہ کہا کہ فیصلہ تو اس طرح ہوگا کہ یا تو میری بیوی کو ساتھ کر دو، یا مجھ سے طلاق لو۔ خسر نے کہا کہ بس میں یہی چاہتا ہوں۔ یعنی طلاق ہی چاہتا ہوں۔ اُس نے کہا اچھا چھوڑ دیا۔ اس کے بعد طلاق کی تحریر ہوگئی جو منسلک استفتاء ہے۔ لہٰذا اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی۔ رجوع ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اور زوجہ چونکہ حاملہ ہے عدت اُس کی وضع حمل ہوگی یا نہیں۔ اور نفقہ گذشتہ ایام کا اور عدت کا شوہر کے ذمہ ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوئی یعنی ۳ میں جو شوہر نے یہ لفظ بجواب قول خسر خود کہ میں یہی چاہتا ہوں یعنی طلاق ہی چاہتا ہوں کہا کہ اچھا چھوڑ دیا۔ اس لفظ سے ایک طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔ کیونکہ یہ لفظ طلب طلاق کے بعد کہا گیا۔ لہٰذا مذاکرۂ طلاق کے بعد یہ لفظ کہا گیا ہے جو کہ موجب وقوع طلاق ہے۔ درمختار[۱]۔ بخلاف ۱ و ۲ کے کہ وہاں کوئی قرینہ اور دلالت حال وقوع طلاق کی نہیں ہے اور نیت شوہر بھی طلاق کی نہ تھی۔ جیسا کہ تمام تحریر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے ظاہر ہے اور پھر جو تحریر طلاق کی ہوئی وہ چونکہ اسی طلاق سابق کی خبر دینے کے طریق سے تھی اس لئے اس سے دوبارہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔ الغرض رجوع اس میں جائز نہیں[۲] ہے۔ البتہ نکاح بہر حد بدرضائے فریقین ہو سکتا ہے اور عدت اس کی وضع حمل ہے۔ اور نان نفقہ گذشتہ زمانہ کا واجب نہیں رہا۔ اور نفقہ عدت کا شوہر کے

ذمہ ہے فقط

---

[۱] دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۶/۲ ۔ ظفیر

[۲] وقع بباقیہا ای البائن ان نواہا (ایضاً ص ۶۴۲/۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

سوال (۶۰۶) خلاصہ سوال یہ ہے کہ زید نے اپنی زوجہ کا زیور لے کر کہا کہ اب تم نے تمہاری صفائی کر دی۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ اپنی زوجیت سے علیحدہ کر دیا۔ زید کی زوجہ میکہ چلی آئی۔ اب زید کے بعد زید دعویدار ہے کہ میں نے تم کو طلاق نہیں دیا۔ زید اس کو شرعاً لے جا سکتا ہے یا نہیں۔

میں نے تمہاری صفائی کر دی کہہ کر علیحدہ کر دے تو طلاق ہو گی یا نہیں

الجواب:- اگر زید یہ کہے کہ میری نیت ان الفاظ سے طلاق کی نہ تھی تو یوں اُس کا معتبر ہو گا اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہو گی۔ وہ اس کو رکھ سکتا ہے۔ فقط

لہ والقول لہ بیمینہ فی عدم النیۃ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الکنایات ص۲۴۶ ج۲) ظفیر۔

قد تم الجزء التاسع بعون اللہ تعالیٰ وتوفیقہ فی شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن سنۃ ثلاث وتسعین وثلث مائۃ والف علی ید العبد الضعیف محمد ظفیر الدین المفتاحی فوض الیہ الترتیب والتحشیہ تحت اشراف صاحب الفضیلۃ حکیم الاسلام مولانا القاری محمد طیب صاحب دامت فیوضہ۔ رئیس دار العلوم دیوبند۔ ویاتی الجزء العاشر انشاء اللہ